فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں، خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمّل

عکسی

مصنفہ: حکیم الامّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اسلامک بک سروس

THE ISLAMIC BULLETIN

REFLECT ON THE WONDERS OF ISLAM!

Friends or Family interested in Islam?
Read an introductory book on the beauty of Islam.

Live Quranic Radio
From all over the world

Need to find direction to pray?
Type your address in our
QIBLA LOCATOR

Masjid Finder

Islamic videos and TV
Watch *Discover Islam* in English and *Iqra* in Arabic

MOUNTAINS OF INFORMATION FOR MUSLIMS & NON-MUSLIMS!

Available now in:

- **Arabic**
- **French**
- **German**
- **Italian**
- **Spanish**

GO TO:
www.islamicbulletin.org

Click:
"ENTER HERE"

Our site is
user friendly
With **EASY-FINDING** icons
Plus **QUICK-LOADING** for all systems

Email us at:
info@islamicbulletin.org

Last Will and Testament

Want to learn Tajweed?
Hear the world's most
RENOWNED RECITERS!

Free E-Books!

Learning how to pray?
Step-by-step guide!

One-Page Hajj Guide
In 8 different languages!

Read Past Issues

Interested in Islam?
Read convert's stories in
HOW I EMBRACED ISLAM

IB hopes that this website can bring both Muslims and non-Muslims together in a place of mutual respect and enlightenment.

The Islamic Bulletin is the Official Newsletter of the Islamic Community of N. California – Since 1991!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین بہشتی زیور پہلا حصّہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ قدیمہ	۲۱	تیسری کہانی	۴۵
اصلی انسانی زیور	۲۵	چوتھی کہانی	۴۶
مفرد حروف کی صورت اور تلفّظ	۲۶	عقیدوں کا بیان	۴۷
مہینوں کے نام	۳۱	فصل	۵۳
جُملے	۳۱	کُفر اور شرک کی باتوں کا بیان	۵۳
قواعد مخصوصہ استعمال حروف ذیل	۳۲	بدعتوں اور بُری رسموں کا بیان	۵۴
حرکات وسکنات ذیل کا استعمال	۳۴	بعضے بڑے بڑے گناہ جن کے کرنے والے پر بہت سختی آئی ہے	۵۵
خط لکھنے کا بیان	۳۵		
بڑوں کے القاب اور آداب	۳۶	گناہوں سے بعضے دنیا کے نقصانوں کا بیان	۵۵
چھوٹوں کے القاب و آداب	۳۷	عبادت سے بعضے دنیا کے فائدوں کا بیان	۵۶
شوہر کے القاب اور آداب	۳۷	وضو کا بیان	۵۶
بیوی کے القاب و آداب	۳۸	وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	۵۹
باپ کے نام خط	۳۸	غسل کا بیان	۶۳
بیٹی کے نام خط	۳۸	کِس پانی سے وضو و غسل کرنا درست ہے اور کِس پانی سے درست نہیں	۶۵
بیٹی کی طرف سے خط کا جواب	۴۰		
بھانجی کے نام خط	۴۱	کُنویں کا بیان	۶۷
القاب	۴۲	جانوروں کے جھوٹے کا بیان	۷۰
خط کے پتے لکھنے کا طریقہ	۴۲	تیمم کا بیان	۷۱
گِنتی	۴۳	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۷۵
سچّی کہانیاں	۴۴	جن چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان کا بیان	۷۸
دوسری کہانی	۴۴		

فہرست مضامین بہشتی زیور دوسرا حصّہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نجاست کے پاک کرنے کا بیان	۸۴	استخارہ کی نماز کا بیان	۱۰۶
استنجے کا بیان	۸۶	نمازِ توبہ کا بیان	۱۰۷
نماز کا بیان	۸۸	قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان	۱۰۷
نماز کے وقتوں کا بیان	۸۹	سجدۂ سہو کا بیان	۱۰۹
نماز کی شرطوں کا بیان	۹۱	سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۱۳
نیّت کرنے کا بیان	۹۲	بیمار کی نماز کا بیان	۱۱۶
قبلہ کی طرف مُنہ کرنے کا بیان	۹۳	مسافرت میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۸
فرض نماز کے پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۹۳	گھر میں موت ہو جانے کا بیان	۱۲۱
قرآن مجید پڑھنے کا بیان	۹۷	نہلانے کا بیان	۱۲۲
نماز توڑ دینے والی چیزوں کا بیان	۹۸	کفنانے کا بیان	۱۲۴
جو چیزیں نماز میں مکروہ اور منع ہیں ان کا بیان	۹۹	مسائلِ ذیل کے پڑھانے کا طریقہ	۱۲۶
		حیض اور استحاضہ کا بیان	۱۲۶
جن وجہوں سے نماز کا توڑ دینا درست ہے ان کا بیان	۱۰۱	حیض کے احکام	۱۲۸
		استحاضہ اور معذور کے احکام	۱۳۰
نمازِ وتر کا بیان	۱۰۲	نفاس کا بیان	۱۳۱
سُنّت اور نفل نمازوں کا بیان	۱۰۳	نفاس اور حیض وغیرہ کے احکام کا بیان	۱۳۲
فصل، دن میں نفل پڑھنے کے متعلق	۱۰۵	جوان ہونے کا بیان	۱۳۳

فہرست مضامین بہشتی زیور تیسرا حصّہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
روزے کا بیان	۱۳۶	چاند دیکھنے کا بیان	۱۳۸
رمضان شریف کے روزہ کا بیان	۱۳۷	قضا روزے کا بیان	۱۳۹

مضمون	صفحہ
نذر کے روزے کا بیان	۱۴۰
نفل روزے کا بیان	۱۴۱
جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے ان کا بیان	۱۴۲
سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان	۱۴۵
کفارے کا بیان	۱۴۶
جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے ان کا بیان	۱۴۷
جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان کا بیان	۱۴۸
فدیہ کا بیان	۱۴۹
اعتکاف کا بیان	۱۵۱
زکوٰۃ کا بیان	۱۵۱
زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۱۵۵
پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان	۱۵۷
جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کا بیان	۱۵۸
صدقۂ فطر کا بیان	۱۶۱
قربانی کا بیان	۱۶۲
عقیقہ کا بیان	۱۶۷

مضمون	صفحہ
حج کا بیان	۱۶۸
زیارتِ مدینہ کا بیان	۱۷۰
منّت ماننے کا بیان	۱۷۰
قسم کھانے کا بیان	۱۷۳
قسم کے کفّارے کا بیان	۱۷۵
گھر میں جانے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۶
کھانے پینے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۷
نہ بولنے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۷
بیچنے اور مول لینے کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۸
روزے نماز کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۸
کپڑے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان	۱۷۸
دین سے پھر جانے کا بیان	۱۷۹
ذبح کرنے کا بیان	۱۸۰
حلال و حرام چیزوں کا بیان	۱۸۱
نشہ کی چیزوں کا بیان	۱۸۲
چاندی سونے کے برتنوں کا بیان	۱۸۲
لباس اور پردہ کا بیان	۱۸۲
متفرقات	۱۸۵
کوئی چیز پڑی پانے کا بیان	۱۸۷
وقف کا بیان	۱۸۸

فہرست مضامین بہشتی زیور چوتھا حصّہ

مضمون	صفحہ
نکاح کا بیان	۱۹۰
جن لوگوں سے نکاح کرنا حرام ہے ان کا بیان	۱۹۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ولی کا بیان	۱۹۳	بی بی کو ماں کے برابر کہنے کا بیان	۲۱۷
کون لوگ اپنے میل کے اور اپنے برابر کے ہیں اور کون برابر کے نہیں	۱۹۷	ظہار کے کفّارہ کا بیان	۲۱۸
		لعان کا بیان	۲۱۹
مہر کا بیان	۱۹۸	میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان	۲۱۹
مہرِ مثل کا بیان	۲۰۱	عدّت کا بیان	۲۲۰
کافروں کے نکاح کا بیان	۲۰۲	موت کی عدت کا بیان	۲۲۱
بیبیوں میں برابری کرنے کا بیان	۲۰۲	سوگ کرنے کا بیان	۲۲۲
دودھ پینے اور پلانے کا بیان	۲۰۳	روٹی کپڑے کا بیان	۲۲۳
طلاق کا بیان	۲۰۵	رہنے کے لیے گھر ملنے کا بیان	۲۲۵
طلاق دینے کا بیان	۲۰۶	لڑکے کے حلالی ہونے کا بیان	۲۲۶
رخصتی سے پہلے یا بعد طلاق ہوجانے کا بیان	۲۰۸	اولاد کی پرورش کا بیان	۲۲۷
		بیچنے اور مول لینے کا بیان	۲۲۸
تین طلاق دینے کا بیان	۲۰۹	قیمت کے معلوم ہونے کا بیان	۲۳۰
کسی شرط پر طلاق دینے کا بیان	۲۱۰	سودا معلوم ہونے کا بیان	۲۳۱
بیمار کے طلاق دینے کا بیان	۲۱۱	اُدھار لینے کا بیان	۲۳۲
طلاق رجعی میں رجعت کر لینے یعنی روک رکھنے کا بیان	۲۱۲	پھیر دینے کی شرط کر لینے کا بیان اور اس کو شرع میں خیارِ شرط کہتے ہیں	۲۳۳
بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کا بیان	۲۱۴	بے دیکھی ہوئی چیز کے خریدنے کا بیان	۲۳۵
		سودے میں عیب نکل آنے کا بیان	۲۳۵
خلع کا بیان	۲۱۵	بیع باطل اور فاسد وغیرہ کا بیان	۲۳۷

فہرست مضامین بہشتی زیور پانچواں حصہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نفع لے کر یا دام کے دام بیچنے کا بیان	۲۴۲	چاندی سونے اور اس کی چیزوں کا بیان	۲۴۴
سودی لین دین کا بیان	۲۴۳	جو چیزیں تول کر بکتی ہیں ان کا بیان	۲۴۷

مضمون صفحہ
بیع سلم کا بیان ۲۵۰
قرض لینے کا بیان ۲۵۲
کسی کی ذمّہ داری لینے کا بیان ۲۵۳
اپنا قرضہ دوسرے پر اُتار دینے کا بیان ۲۵۴
کسی کو وکیل کر دینے کا بیان ۲۵۵
وکیل کے برطرف کر دینے کا بیان ۲۵۷
مضاربت کا بیان یعنی ایک کا روپیہ ایک کا کام ۲۵۷
امانت رکھنے اور کھانے کا بیان ۲۵۸
مانگے کی چیز کا بیان ۲۶۱
ہبہ یعنی کسی کو کچھ دے دینے کا بیان ۲۶۲
بچّوں کو دینے کا بیان ۲۶۴
دے کر پھیر لینے کا بیان ۲۶۵
کرایہ پر لینے کا بیان ۲۶۶
اجارہ فاسدہ کا بیان ۲۶۷
تاوان لینے کا بیان ۲۶۸
اجارہ توڑ دینے کا بیان ۲۶۹
بلا اجازت کسی کی چیز لے لینے کا بیان ۲۶۹
شرکت کا بیان ۲۷۰
ساجھے کی چیز تقسیم کرنے کا بیان ۲۷۲

مضمون صفحہ
گروی رکھنے کا بیان ۲۷۲
وصیّت کا بیان ۲۷۳
تجوید یعنی قرآن مجید کو سنبھال کر صحیح پڑھنے کا بیان ۲۷۵
اُستاد کے لیے ضروری ہدایات ۲۸۱
شوہر کے حقوق کا بیان ۲۸۲
میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ ۲۸۳
اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ ۲۸۶
کھانے کا طریقہ ۲۸۹
محفل میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ ۲۸۹
حقوق کا بیان ۲۸۹
ماں باپ کے حقوق ۲۸۹
عام مسلمانوں کے حقوق ۲۹۰
ہمسایہ کے حقوق ۲۹۱
جو حقوق صرف آدمی ہونے کی وجہ سے ہیں ۲۹۱
حیوانات کے حقوق ۲۹۱
ضروری بات ۲۹۱
ضمیمہ اشاعتی بہشتی زیور ۲۹۱
اضافہ : مولوی محمد رشید صاحب مدرس جامع العلوم کان پور ۲۹۸

فہرست مضامین بہشتی زیور چھٹا حصّہ

ناچ کا بیان ۲۹۰
کُتّا پالنے اور تصویروں کے رکھنے کا بیان ۳۰۲

آتش بازی کا بیان ۳۰۲
شطرنج، تاش گنجفہ چوسر کنکوّے وغیرہ کا بیان ۳۰۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بچوں کا بیچ میں سے سر کھلوانے کا بیان	۳۰۳	حضرت ﷺ کی بیبیوں کا نکاح	۳۴۰
دوسرا باب : ان رسموں کے بیان میں جن کو لوگ جائز سمجھتے ہیں	۳۰۳	شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصّہ	۳۴۱
		بیوہ کے نکاح کا بیان	۳۴۲
بچّہ پیدا ہونے کی رسموں کا بیان	۳۰۴	تیسرا باب	۳۴۳
عقیقے کی رسموں کا بیان	۳۰۹	فاتحہ کا بیان	۳۴۳
ختنہ کی رسموں کا بیان	۳۱۰	ان رسموں کا بیان جو کسی کے مرنے میں برتی جاتی ہیں	۳۴۴
مکتب یعنی بسم اللہ کی رسموں کا بیان	۳۱۲		
تقریبوں میں عورتوں کے جانے اور جمع ہونے کا بیان	۳۱۲	رمضان شریف کی بعض رسموں کا بیان	۳۵۲
		عید کی رسموں کا بیان	۳۵۳
منگنی کی رسموں کا بیان	۳۱۶	بقرعید کی رسموں کا بیان	۳۵۳
بیاہ کی رسموں کا بیان	۳۱۸	ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان	۳۵۴
مہر زیادہ بڑھانے کا بیان	۳۲۸	ربیع الاوّل یا اور کسی وقت میں مولود شریف کا بیان	۳۵۴
نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور بیٹیوں کے نکاح کا بیان	۳۳۹	رجب کی رسموں کا بیان	۳۵۴
		شب برأت کا حلوہ اور محرّم کا کھچڑا اور شربت	۳۵۴
حضرت فاطمہ زہراؓ کا نکاح	۳۳۹	تبرّکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا	۳۵۶

فہرست مضامین بہشتی زیور ساتواں حصّہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
عبادتوں کا سنوارنا	۳۶۰	دُعا و ذِکر کا بیان	۳۶۲
وضو اور پاکی کا بیان	۳۶۰	قسم و منّت کا بیان	۳۶۳
نماز کا بیان	۳۶۰	برتاؤ کا سنوارنا۔ لینے دینے کا بیان	۳۶۳
موت اور مصیبت کا بیان	۳۶۱	نکاح کا بیان	۳۶۴
زکوٰۃ اور خیرات کا بیان	۳۶۱	کسی کو تکلیف دینے کا بیان	۳۶۵
روزہ کا بیان	۳۶۱	عادتوں کا سنوارنا۔ کھانے پینے کا بیان	۳۶۵
قرآن مجید کی تلاوت کا بیان۔	۳۶۱	پہننے اوڑھنے کا بیان	۳۶۶

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
بیماری اور علاج کا بیان	۳۶۷	صبر اور اس کا طریقہ	۳۷۷
خواب دیکھنے کا بیان	۳۶۷	شُکر اور اس کا طریقہ	۳۷۷
سلام کرنے کا بیان	۳۶۸	خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا اور اس کا طریقہ	۳۷۸
بیٹھنے، لیٹنے، چلنے کا بیان	۳۶۸	خدا تعالیٰ سے محبّت کرنا اور اس کا طریقہ	۳۷۸
سب میں مل کر بیٹھنے کا بیان	۳۶۸	خدا تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا اور اس کا طریقہ	۳۷۸
زبان کے بچانے کا بیان	۳۶۹	سچّی نیت اور اس کا طریقہ	۳۷۸
متفرق باتوں کا بیان	۳۷۰	مراقبہ یعنی دل سے خدا کا دھیان کرنا اور اس کا طریقہ	۳۷۸
دل کا سنوارنا: زیادہ کھانے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۰	قرآن مجید پڑھنے میں دل لگانا	۳۷۹
زیادہ بولنے کی حرص کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۱	نماز میں دل لگانا	۳۷۹
غصّہ کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۱	پیری مُریدی کا بیان	۳۷۹
حسد کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۲	پیری مریدی کے متعلق تعلیم	۳۸۰
دُنیا اور مال کی محبّت کی برائی اور اس کا علاج	۳۷۲	مرید کو بلکہ ہر مسلمان کو اس طرح رات دن رہنا چاہیئے	۳۸۱
کنجوسی کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۳	نیّت خالص رکھنا	۳۸۴
نام و تعریف چاہنے کی برائی اور اس کا علاج	۳۷۴	سُناوے اور دکھلاوے کے واسطے کام کرنا	۳۸۴
غرور اور شیخی کی بُرائی اور اس کا علاج	۳۷۴	قرآن اور حدیث کے حکم پر چلنا	۳۸۴
اِترانے اور اپنے آپ کو اچّھا سمجھنے کی برائی اور اس کا علاج	۳۷۵	نیک کام کی راہ نکالنا یا بُری بات کی بنیاد ڈالنا	۳۸۵
نیک کام دکھلانے کے لئے کرنے کی برائی اور اس کا علاج	۳۷۵	دین کا علم ڈھونڈنا	۳۸۵
ضروری بات بتلانے کے قابل	۳۷۵	دین کا مسئلہ چُھپانا	۳۸۵
ایک اور ضروری کام کی بات	۳۷۶	مسئلہ جان کر عمل نہ کرنا	۳۸۵
توبہ اور اس کا طریقہ	۳۷۶	پیشاب سے احتیاط نہ کرنا	۳۸۵
خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کا طریقہ	۳۷۶	وضو اور غسل میں خوب خیالی سے پانی پہنچانا	۳۸۶
اللہ تعالیٰ سے اُمیّد رکھنا اور اس کا طریقہ	۳۷۶	مسواک کرنا	۳۸۶

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
وضو میں اچھی طرح پانی نہ پہنچانا	۳۸۶	رحم اور شفقت کرنا	۳۹۱
عورتوں کا نماز کے لیے باہر نکلنا	۳۸۶	اچھی باتیں دوسروں کو بتلانا اور بُری باتوں سے منع کرنا	۳۹۱
نماز کی پابندی	۳۸۶		
اوّل وقت نماز پڑھنا	۳۸۷	مسلمان کا عیب چُھپانا	۳۹۲
نماز کو بُری طرح پڑھنا	۳۸۷	کسی کی ذلّت اور نقصان پر خوش ہونا	۳۹۲
نماز میں اوپر یا اِدھر اُدھر دیکھنا	۳۸۷	کسی کو کسی گناہ پر طعنہ دینا	۳۹۲
نمازی کے سامنے سے نکلنا	۳۸۷	چھوٹے چھوٹے گناہ کر بیٹھنا	۳۹۲
نماز جان کر قضا کرنا	۳۸۷	ماں باپ کا خوش رکھنا	۳۹۲
قرض دے دینا	۳۸۸	رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنا	۳۹۳
غریب قرضدار کو معاف کر دینا	۳۸۸	بے باپ کے بچّوں کی پرورش کرنا	۳۹۳
قرآن مجید پڑھنا	۳۸۸	پڑوسی کو تکلیف دینا	۳۹۳
اپنی جان یا اولاد کو کوسنا	۳۸۸	مسلمان کا کام کر دینا	۳۹۳
حرام مال کمانا اور اس کا کھانا	۳۸۸	شرم اور بے شرمی	۳۹۳
دھوکہ کرنا	۳۸۹	خوش خلقی اور بدخلقی	۳۹۴
قرض لینا	۳۸۹	نرمی اور روکھاپن	۳۹۴
مقدور ہوتے ہوئے کسی کا حق ٹالنا	۳۸۹	کسی کے گھر میں جھانکنا	۳۹۴
سود لینا یا دینا	۳۸۹	کنسویں لینا	۳۹۴
کسی کی زمین دبا لینا	۳۸۹	غصّہ کرنا	۳۹۴
مزدوری فوراً دے دینا	۳۹۰	بولنا چھوڑنا	۳۹۵
اولاد کا مرجانا	۳۹۰	کسی کو بے ایمان کہہ دینا یا پھٹکار ڈالنا	۳۹۵
غیر مردوں کے روبرو عورت کا عطر لگانا	۳۹۰	کسی مسلمان کو ڈرا دینا	۳۹۵
عورت کا باریک کپڑا پہننا	۳۹۰	مسلمان کا عُذر قبول کرنا	۳۹۵
عورت کا مردوں کی سی وضع و صورت بنانا	۳۹۰	غیبت کرنا	۳۹۶
شان دکھانے کو کپڑا پہننا	۳۹۱	چغلی کھانا	۳۹۶
کسی پر ظلم کرنا	۳۹۱	کسی پر بہتان لگانا	۳۹۶

مضمون صفحہ

کم بولنا ۳۹۶
اپنے آپ کو سب سے کم سمجھنا ۳۹۶
اپنے آپ کو اوروں سے بڑا سمجھنا ۳۹۷
سچ بولنا اور جھوٹ بولنا ۳۹۷
ہر ایک کے مُنہ پر اس کی سی بات کہنا ۳۹۷
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا ۳۹۷
ایسی قسم کھانا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو ایمان نصیب نہ ہو ۳۹۷
راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا ۳۹۸
وعدہ اور امانت پورا کرنا ۳۹۸
کسی غیب کے حال بتانے والے کے پاس جانا ۳۹۸
کُتّا پالنا یا تصویر رکھنا ۳۹۸
بدون لاچاری کے اُلٹا لیٹنا ۳۹۹
کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں بیٹھنا لیٹنا ۳۹۹
بدشگونی اور ٹوٹکا ۳۹۹
دُنیا کی حرص نہ کرنا ۳۹۹
موت کو یاد رکھنا ۳۹۹
بُلا اور مصیبت میں صبر کرنا ۴۰۰
بیمار کو پوچھنا ۴۰۰
مُردے کو نہلانا اور کفن دینا ۴۰۰
چلّا کر اور بیان کر کے رونا ۴۰۰
یتیم کا مال کھانا ۴۰۰
قیامت کے دن کا حساب کتاب ۴۰۱
بہشت اور دوزخ کا یاد رکھنا ۴۰۱
تھوڑا سا حال قیامت کا اور اس کی نشانیوں کا ۴۰۲
خاص قیامت کے دن کا ذکر ۴۰۶
بہشت کی نعمتوں اور دوزخ کی مصیبتوں کا بیان ۴۰۷
ان باتوں کا بیان کہ ان کے بدون ایمان ادھورا رہتا ہے ۴۰۹
اپنے نفس کی اور عام آدمیوں کی خرابی ۴۱۰
نفس کے ساتھ برتاؤ کا بیان ۴۱۱
عام آدمیوں کے ساتھ برتاؤ کا بیان ۴۱۲

فہرست مضامین بہشتی زیور آٹھواں حصّہ

نیک بیبیوں کے حال میں ۴۱۸
پیغمبر ﷺ کی پیدائش اور وفات ۴۱۸
پیغمبر ﷺ کے مزاج وعادت کا بیان ۴۲۰
حضرت حوا علیہا السلام کا ذکر ۴۲۲
حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ کا ذکر ۴۲۲
حضرت سارہ علیہا السلام کا ذکر ۴۲۲
حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا ذکر ۴۲۳
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی دوسری بی بی کا ذکر ۴۲۵
نمرود کافر بادشاہ کی بیٹی کا ذکر ۴۲۵
حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹیوں کا ذکر ۴۲۶
حضرت ایوب علیہ السلام کی بی بی کا ذکر ۴۲۶

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضرت لیاؒ یعنی حضرت یوسفؑ کی خالہ کا ذکر	۴۲۷	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۰
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	۴۲۷	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا ذکر	۴۲۷	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۱
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی کا ذکر	۴۲۸	حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سالی کا ذکر	۴۲۹	حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۲
حضرت آسیہ علیہا السلام کا ذکر	۴۲۹	حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۳
فرعون کی بیٹی کی خواص کا ذکر	۴۳۰	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۴
حضرت موسیٰؑ کے لشکر کی ایک بُڑھیا کا ذکر	۴۳۰	حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۴
حیسور کی بہن کا ذکر	۴۳۱	حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۵
حیسور کی ماں کا ذکر	۴۳۱	حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۶
حضرت سلیمانؑ کی والدہ کا ذکر	۴۳۲	حضرت اُمِّ عبد رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۶
حضرت بلقیس علیہا السلام کا ذکر	۴۳۲	حضرت ابوذر غفاریؓ کی والدہ کا ذکر	۴۴۶
بنی اسرائیل کی ایک لونڈی کا ذکر	۴۳۳	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کا ذکر	۴۴۷
بنی اسرائیل کی ایک عقل مند بی بی کا ذکر	۴۳۳	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۷
حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا ذکر	۴۳۴	حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا ذکر	۴۴۷
حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	۴۳۴	حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۸
حضرت زکریا علیہ السلام کی بی بی کا ذکر	۴۳۵	ایک انصاری عورت کا ذکر	۴۴۸
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۶	حضرت اُمِّ فضل لبابہ بنت حارثؓ کا ذکر	۴۴۹
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۶	حضرت اُمِّ سلیط رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۹
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۷	حضرت ہالہ بنت خُویلد رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۴۹
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۷	حضرت ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۰
حضرت زینب خزیمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کا ذکر	۴۳۷	حضرت اُمِّ خالد رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۰
حضرت زینب جحش رضی اللہ عنہا کی بیٹی کا ذکر	۴۳۸	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۰
حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۹	حضرت ابوالہیثمؓ کی بی بی کا ذکر	۴۵۱
حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۳۹	حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا ذکر	۴۵۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضرت اُمِّ رومان رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۱	حضرت شعوانہ کا ذکر	۴۵۹
حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۲	حضرت آمنہ رملیہ کا ذکر	۴۵۹
حضرت بُریرہ رضی اللہ عنہا کا ذکر	۴۵۲	حضرت منفوسہ بنت الفارس کا ذکر	۴۵۹
فاطمہ بنت ابی حبیش اور رمنہ بنت جحش اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بی بی زینب کا	۴۵۲	حضرت سیّدہ نفیسہ بنت حَسن بن زید بن حُسن بن علی کا ذکر (رضی اللہ عنہم)	۴۶۰
امام حافظ ابن عساکر کی اُستاد بیبیاں	۴۵۳	حضرت میمونہ سودا کا ذکر	۴۶۰
حفید بن زہرا طبیب کی بہن اور بھانجی	۴۵۳	حضرت ریحانہ مجنونہ کا ذکر	۴۶۰
امام یزید بن ہارون کی لونڈی	۴۵۳	حضرت سری سقطی کی ایک مُریدنی کا ذکر	۴۶۱
ابن سماک کوفی کی لونڈی	۴۵۳	حضرت تحفہ کا ذکر	۴۶۱
بن جوزی کی پھوپھی	۴۵۴	حضرت جویریہ کا ذکر	۴۶۲
امام ربیعۃ الرائے کی والدہ کا ذکر	۴۵۴	حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر	۴۶۳
امام بُخاری کی والدہ اور بہن کا ذکر	۴۵۵	حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر	۴۶۳
قاضی زادہ رومی کی بہن	۴۵۵	حضرت ست الملوک کا ذکر	۴۶۳
حضرت معاذہ عدویہ کا ذکر	۴۵۵	ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر	۴۶۴
حضرت رابعہ عدویہ کا ذکر	۴۵۵	رسالہ کسوۃ النسوۃ جزوی از حصّہ ہشتم	۴۶۴
حضرت ماجدہ قرشیہ کا ذکر	۴۵۶	فصل اوّل نیک بیبیوں کی خصلت وتعریف	۴۶۵
حضرت عائشہ بنت جعفر صادق کا ذکر	۴۵۶	آیتوں کا مضمون	۴۶۶
رباح قیسی کی بی بی کا ذکر	۴۵۶	حدیثوں کا مضمون	۴۶۶
حضرت فاطمہ نیشاپوری کا ذکر	۴۵۷	دوسری فصل کنز الاعمال کے ترغیبی مضمون میں	۴۶۸
حضرت رابعہ شامیہ بنت اسماعیل کا ذکر	۴۵۷	اضافات از مشکوٰۃ	۴۷۱
حضرت اُمِّ ہارون کا ذکر	۴۵۷	تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں	۴۷۲
حبیب عجمی کی بیوی حضرت عمرہ کا ذکر	۴۵۸	عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت	۴۷۲
حضرت امۃ الجلیل کا ذکر	۴۵۸	آیتوں کا مضمون	۴۷۲
حضرت عبیدہ بنت کلاب کا ذکر	۴۵۸	حدیثوں کا مضمون	۴۷۳
حضرت عفیرہ عابدہ کا ذکر	۴۵۸		

فہرست مضامین بہشتی زیور نواں حصّہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ہوا کا بیان	۴۷۷	تلّی کی بیماریاں	۵۰۰
کھانے کا بیان	۴۷۸	انتڑیوں کی بیماریاں	۵۰۱
عمدہ غذائیں	۴۷۸	گُردہ کی بیماریاں	۵۰۳
خراب غذائیں	۴۷۸	مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں	۵۰۴
پانی کا بیان	۴۸۱	رحم کی بیماریاں	۵۰۴
آرام اور محنت کا بیان	۴۸۱	کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد	۵۰۸
علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے	۴۸۲	بُخار کا بیان	۵۱۰
		کمزوری کے وقت کی تدبیروں کا بیان	۵۱۳
بعض طبّی اصطلاحوں کا بیان	۴۸۵	ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان	۵۱۵
بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج	۴۸۶	ورم کی کچھ دواؤں کا بیان	۵۱۵
سر کی بیماریاں	۴۸۶	آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان	۵۱۸
آنکھ کی بیماریاں	۴۸۷	بال کے نسخوں کا بیان	۵۱۸
کان کی بیماریاں	۴۹۰	چوٹ لگنے کا بیان	۵۱۹
ناک کی بیماریاں	۴۹۱	زہر کھا لینے کا بیان	۵۲۰
زبان کی بیماریاں	۴۹۲	مردار سنگ کھا لینا	۵۲۰
دانت کی بیماریاں	۴۹۲	زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان	۵۲۱
حلق کی بیماریاں	۴۹۳	کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان	۵۲۳
سینہ کی بیماریاں	۴۹۳	سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان	۵۲۴
دل کی بیماریاں	۴۹۴	حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۵۲۵
معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں	۴۹۵	اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان	۵۲۷
نسخہ نمکِ سلیمانی	۴۹۸		
مسہل کا بیان	۴۹۹	زچّہ کی تدبیروں کا بیان	۵۲۸
جگر کی بیماریاں	۵۰۰	بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان	۵۳۱

عبادت میں خوب محنت کرنا چاہیئے تب آدمی خدا کا دوست بنتا ہے جب رات گذر گئی تو چلائیں ہائے لُٹ گئی میں نے کہا کیا ہوا کہنے لگیں رات جاتی رہی جس میں خدا سے خوب جی لگایا جاتا ہے ۔

فائدہ ۔ دیکھو رات کی ان کو کیسی قدر تھی اور جس کو عبادت کا مزہ چاہتا ہوگا اسکو رات کی قدر ہوگی ۔ بیبیو تم بھی اپنا تھوڑا حصہ رات کا اپنی عبادت کیلئے مقرر کرلو اور دیکھو خدا کے سوا کسی سے جی لگانے کی کیسی بُرائی اُنہوں نے بیان کی تم بھی مال و متاع پوشاک زیور اولاد جائیداد اور برتن مکان سے بہت جی مت لگاؤ ۔

(۹۴) حضرت سرّی سقطی کی ایک مُریدنی کا ذکر (۱۹)

ان بزرگ کے ایک مُرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مُریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا اُستاد کو خبر ہوئی اُسنے حضرت سریؒ کے پاس جاکر خبر کی آپ اُٹھ کر اُس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ صبر کا مضمون کیوں فرما رہے ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا اُنہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اسجگہ پہنچیں اور جاکر بیٹے کا نام لے کر پکارا ، اے ظار اُسنے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا حضرت سریؒ نے حضرت جنید سے پوچھا یہ کیا بات ہے اُنہوں نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ ہے کہ اس عورت پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اُسکو خبر کر دی جاتی ہے اور اسکی خبر نہیں ہوئی تھی اسلئے اُس نے کہا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا ۔

فائدہ ۔ ہر ولی کو جُدا درجہ ملتا ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ درجہ ایسے ولی سے بڑا ہے جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو کہ مجھ پر کیا گذرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جسکے ساتھ جو برتاؤ چاہیں رکھیں مگر پھر بھی بڑی کرامت ہے ، اور یہ سب برکت اسکی ہے کہ خدا و رسولؐ کی تابعداری کرے اس میں کوشش کرنا چاہیئے پھر خدائے تعالیٰ چاہے یہی درجہ دے دیں چاہے اس سے بھی بڑا دے دیں ۔

(۹۵) حضرت تحفہ کا ذکر (۲۰)

حضرت سری سقطیؒ کا بیان ہے کہ میں ایک بار شفا خانہ میں گیا دیکھا کہ ایک جوان لڑکی زنجیروں میں بندھی ہوئی رو رہی ہے اور محبت کی شعریں پڑھ رہی ہے میں نے وہاں کے داروغہ سے پوچھا کہنے لگا یہ پاگل ہے یہ سُنکر وہ اور روئی اور کہنے لگی میں پاگل نہیں ہوں عاشق ہوں میں نے پوچھا کس کی عاشق ہے کہنے لگی جسنے ہم کو نعمتیں دیں اور جو ہمارے ہر وقت پاس ہے یعنی اللہ تعالیٰ اتنے میں اس کا مالک آگیا داروغہ سے پوچھا تحفہ کہاں ہے اُسنے کہا اندر ہے اور حضرت سریؒ اسکے پاس ہیں اُس نے

میری تعظیم کی میں نے کہا مجھ سے زیادہ یہ لڑکی تعظیم کے لائق ہے اور تو نے اسکا یہ حال کیوں کیا ہے کہنے لگا کہ میری ساری دولت اسمیں لگ گئی بیس ہزار روپے کی میری خرید ہے مجھ کو اُمید تھی کہ خوب نفع سے بیچوں گا مگر یہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے رات دن رویا کرتی ہے میں نے کہا میرے ہاتھ اسکو بیچ ڈال کہنے لگا آپ فقیر آدمی ہیں اتنا روپیہ کہاں سے دینگے میں نے گھر جا کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑ گڑا کر دعا کی ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت سے توڑے روپوں کے لئے کھڑا ہے میں نے کہا تو کون ہے کہنے لگا میں احمد بن المثنیٰ ہوں مجھکو خواب میں حکم ہوا کہ آپکے پاس روپیہ لاؤں میں خوش ہوا اور صبح کو شفاخانہ پہنچا اتنے میں مالک بھی روتا ہوا آیا میں نے کہا رنج مت کریں سو روپیہ لایا ہوں دو گنے نفع تک اگر مانگے گا تو دونگا کہنے لگا اگر ساری دنیا بھی ملے نہ بیچوں گا میں اسکو اللہ کے واسطے آزاد کرتا ہوں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہنے لگا خواب میں مجھ پر خفگی ہوئی ہے اور تم گواہ رہو میں نے سب مال اللہ کی راہ میں چھوڑا میں نے جو دیکھا تو احمد بن المثنیٰ بھی رو رہا ہے میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہنے لگا میں بھی سب مال اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں میں نے کہا سبحان اللہ بی بی تحفہؒ کی برکت ہے کہ اتنے آدمیوں کو ہدایت ہوئی تحفہؒ وہاں سے اٹھیں اور روتی ہوئی چلیں ہم بھی ساتھ چلے تھوڑی دور جا کر خدا جانے وہ تو کہاں چلی گئیں اور ہم سب مکے کو چلے احمد بن المثنیٰ کا تو راہ میں انتقال ہو گیا اور میں اور وہ مالک مکے پہنچے ہم طواف کر رہے تھے کہ ایک دردناک آواز سُنی پاس جا کر پوچھا کون ہے کہنے لگیں سبحان اللہ بھول گئے میں تحفہ ہوں میں نے کہا کہو کیا ملا کہنے لگیں اپنے ساتھ میرا جی لگا دیا اوروں سے اٹھا دیا میں نے کہا احمد بن المثنیٰ کا انتقال ہو گیا، کہنے لگیں اسکو بڑے بڑے درجے ملے ہیں۔ میں نے کہا تمہارا مالک بھی آیا ہے اُنہوں نے کچھ چپکے سے کہا دیکھتا کیا ہوں کہ مُردہ ہیں مالک نے جو یہ حال دیکھا بیتاب ہو کر گر پڑا ہلا کر دیکھا تو مُردہ تھا میں نے دونوں کو کفن دے کر دفن کر دیا۔

فائدہ سبحان اللہ کیسی اللہ کی عاشق تھیں بیبیو حرص کرو اس قصّہ کو ہمارے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنی کتاب "تحفۃ العشاق" میں زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

(۹۶)

حضرت جویریہ کا ذکر

(۲۱)

یہ ایک بادشاہ کی لونڈی تھیں اس بادشاہ نے آزاد کر دیا تھا اسکے بعد ابو عبداللہ ترابی ایک بزرگ ہیں اُنکی عبادت دیکھ کر اُن سے نکاح کر لیا تھا اور عبادت کیا کرتی تھیں ایک دفعہ خواب میں بڑے اچھے اچھے خیمے لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے لئے ہیں معلوم ہوا جو لوگ تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں اسکے بعد رات کا سونا چھوڑ دیا اور خاوند کو جگا کر کہتیں کہ قافلے چل دیئے۔

فائدہ بیبیو خود بھی عبادت کرو اور خاوند کو بھی سمجھایا کرو۔

(۹۷) حضرت شاہ بن شجاع کرمانی کی بیٹی کا ذکر (۲۲)

یہ بزرگ بادشاہی چھوڑ کر فقیر ہو گئے تھے اُن کی ایک بیٹی تھیں ایک بادشاہ نے پیغام دیا مگر اُنہوں نے منظور نہیں کیا ایک غریب نیک بخت لڑکے کو اچھی طرح نماز پڑھتے دیکھ کر اس سے نکاح کر دیا جب وہ رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئیں ایک سوکھی روٹی گھڑے پر ڈھکی ہوئی دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے۔ لڑکے نے کہا یہ رات بچ گئی تھی روزہ کھولنے کے لئے رکھ لی یہ سُنکر وہ اُلٹے پاؤں ہٹیں لڑکے نے کہا کہ میں پہلے ہی جانتا تھا کہ بھلا بادشاہ کی بیٹی میری غریبی پر کب راضی ہوگی وہ بولیں بادشاہ کی بیٹی غریبی پر ناراض نہیں ہے بلکہ اس سے ناراض ہے کہ تم کو خدا پر بھروسہ نہیں ہے اور مجھ کو باپ سے تعجب ہے کہ مجھ سے یُوں کہا کہ ایک پارسا جوان ہے بھلا جسکو خدا پر بھروسہ نہ ہو وہ پارسا کیا۔ وہ جوان عذر کرنے لگا وہ بولیں عذر تو میں جانتی نہیں یا تو گھر میں میں ہونگی یا یہ روٹی رہے گی۔ اس جوان نے فوراً وہ روٹی خیرات کر دی اسوقت وہ گھر میں بیٹھیں۔

فائدہ۔ بیبیو یہ بھی عورت تھیں تم کچھ تو صبر سیکھو اور مال و متاع کی ہوس کم کرو۔

(۹۸) حضرت حاتم اصم کی ایک چھوٹی سی لڑکی کا ذکر (۲۳)

یہ ایک بڑے بزرگ ہیں کوئی امیر چلا جا رہا تھا اس کو پیاس لگی ان کا گھر رستے میں تھا پانی مانگا اور جب پانی پی لیا تو کچھ نقد پھینک کر چلا گیا سب کا توکّل پر گذر تھا سب خوش تھے اور گھر میں ان کے ایک چھوٹی سی لڑکی تھی وہ رونے لگی گھر والوں نے پُوچھا کہنے لگی کہ ایک ناچیز بندے نے ہمارا حال دیکھ لیا تو ہم غنی ہو گئے اور خدائے تعالیٰ تو ہر وقت ہم کو دیکھتے ہیں افسوس ہم اپنا دل غنی نہیں رکھتے۔ فائدہ کیسی سمجھ کی بچی تھیں افسوس ہے کہ اب بوڑھوں کو بھی اتنی عقل نہیں کہ خدا پر نظر نہیں رکھتیں خلقت پر نگاہ کرتی ہیں کہ فلانی سے نفع ہو جاوے گا فلانا مدد کرے گا۔ خدا کے واسطے دل کو ٹھیک کرو۔

(۹۹) حضرت ست الملوک کا ذکر (۲۴)

یہ ملک عرب کی رہنے والی ہیں اُن کے زمانہ میں تمام ولی اور عالم اُن کی تعظیم کرتے تھے ایک بار بیت المقدس کی زیارت کو آئیں تھیں اس زمانہ میں وہاں ایک بزرگ تھے علی بن علبس یمانی اُن کا بیان ہے کہ میں اسی مسجد میں تھا میں نے دیکھا کہ آسمان سے مسجد کے گنبد تک ایک نُور کا تار بندھ رہا ہے میں نے جا کر دیکھا تو اس گنبد کے نیچے یہ بی بی نماز پڑھ رہی ہیں اور وہ تار اُن سے ملا ہے۔

فائدہ۔ یہ نور پرہیزگاری کا تھا دل میں تو سب پرہیزگاروں کے پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی ظاہر میں بھی دکھلا دیتے ہیں لیکن اصل جگہ اس نور کی دل ہے۔ بیبیو پرہیزگاری اختیار کرو نیک کاموں کی پابندی کرو جو چیزیں منع ہیں اُن سے بچو۔

ابو عامر واعظ کی لونڈی کا ذکر

(۱۰۰) (۲۵)

اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک لونڈی بہت ہی بے حقیقت داموں کو بکتی دیکھی جس کا رنگ تو زرد ہو گیا تھا اور پیٹ پیٹھ ایک ہو گیا تھا اور بال میل سے جم گئے تھے مجھ کو اس پر ترس آیا میں نے مول لے لیا میں نے کہا بازار میں جا کر رمضان کا سامان خرید لا کہنے لگی خدا کا شکر ہے میرے لئے بارہ مہینے برابر ہیں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی پھر جب عید آئی تو میں نے اسکے لئے سامان خریدنے کا ارادہ کیا۔ کہنے لگی تمہارے مزاج میں دنیا کا بڑا بکھیڑا ہے پھر اپنی نماز میں لگ گئیں ایک آیت پڑھی جس میں دوزخ کا ذکر تھا بس ایک چیخ مار کر گر گئیں اور مر گئیں۔

فائدہ ۔ دیکھو خدا کا خوف ایسا ہوتا ہے خیر یہ حال تو اختیار سے باہر ہے مگر اتنا ضرور ہے کہ گناہ سے رک جایا کریں چاہے کسی طرح کا گناہ ہو خواہ دل کا ہو یا زبان کا ہو۔

فائدہ ۔ اس حصہ میں کل سو قصے نیک بیبیوں کے بیان ہوئے اس طرح سے کہ پہلی امتوں کی بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں بیٹیوں کے (۱۵) اور حضرت کے زمانے کی اور بیبیوں کے (۲۵) اور حضرت کے زمانے کے بعد کی بیبیوں میں علم والی بیبیوں کے (۱۰) اور درویش بیبیوں کے (۲۵)

یہ سب مل کر سو ہو گئے کتابوں میں اور بھی بہت قصے ہیں مگر نصیحت ماننے والیوں کے واسطے اتنے ہی بہت ہیں۔

رسالہ کسوۃ النسوۃ جزوی از حصہ ہشتم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس کا اکثر حصہ عورتوں کی ترغیبات اور اُن ترغیبات پر عمل کرنے والیوں کے فضائل پر مشتمل ہے سبب اسکے جمع کا کہ اسی سے غایت بھی اس جمع کی معلوم ہو جاوے گی یہ ہے کہ بندہ اوائل رمضان ۱۳۲۵ھ

میں حسب تحریک بعض احباب مخلصین کے مقام ٹونک ریاست بھرت پور میں مہمان ہوا اتفاق سے ایک روز میزبان صاحب کے زنانہ میں وعظ ہوا تو حسب ضرورت زیادہ تر عورتوں کی کوتاہیوں کا بیان کیا گیا بعد فراغ ایک صالحہ بی بی کا پیام آیا کہ عورتوں کی برائیاں تو بہت سی سُنی ہیں لیکن اگر ان میں کچھ خوبیاں یا اُن کے کچھ حقوق بھی ہوں تو ان کا علم ہونا بھی ضروری تھا میرے قلب میں فوراً خیال آیا کہ واقعی جس طرح ترہیبات ایک خاص طریق سے نافع ہوتی ہیں ترغیبات بھی کہ اُنکے ملحقات میں سے حقوق بھی ہیں بعض اوقات ان سے زیادہ نافع ہوتی ہیں اُن سے دل بڑھتا ہے جس سے اعمال صالحہ کی رغبت زیادتی ہوتی ہے اور ترہیب محض سے بعض اوقات دل کمزور اور اُمید ضعیف ہو جاتی ہے پس فوراً قصد کر لیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ خاص ان مضامین میں ایک مستقل مجموعہ لکھوں گا اس واقعہ کو دو ماہ گذرے تھے کیونکہ اب اوائل ذیقعدہ ہے کہ کنز العمال میں اس کی ایک مستقل سُرخی نظر پڑی اس سے وہ خیال تازہ ہوا اور مناسب معلوم ہوا کہ اُسی کا ترجمہ کر دیا جائے اور اثناء تحریر میں اگر کوئی اور حدیث یاد آ جاوے اس کا بھی اضافہ کر دیا جاوے پھر یاد آیا کہ بہشتی زیور حصہ ہشتم میں بھی ایسی آیات و احادیث جمع کی گئی ہیں چنانچہ دیکھنے سے وہ یاد صحیح نکلی پس مناسب معلوم ہوا کہ اول ایک فصل میں بہشتی زیور کا مضمون بعینہٖ پورا لے کر پھر دوسری فصل میں کنز العمال کی روایات مع اضافات جمع کر دی جاویں اور چونکہ بہشتی زیور حصہ ہشتم کے ترغیبی مضمون مذکور کے بعد کسی قدر ترہیبی مضمون بھی ہے اور ترغیب کے ساتھ کسی قدر ترہیب ہونے سے مضمون رجا کی تعدیل ہو جاتی ہے اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ تیسری فصل میں وہ ترہیبی مضمون بعینہٖ لکھ دیا جاوے پس اس رسالہ میں اصل مضمون ترغیب و فضائل ہے مگر ممزوج ترہیب عن الرذائل اور نام اس کا کسوۃ النسوۃ ہے یعنی عورتوں کا لباس تقویٰ۔ واللہ الموفق

فصل اوّل نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف

یہاں تک نیک بیبیوں کے سو قصے لکھے گئے چونکہ اصل مطلب ان قصوں سے اچھی خصلتوں کا بتلانا ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ تھوڑی سی ایسی آیتوں اور حدیثوں کا خلاصہ ترجمہ لکھ دیا جاوے جن میں اللہ و رسولؐ نے خاص کر نیک بیبیوں کی خصلت اور تعریف اور درجہ کا بیان فرمایا ہے کیونکہ بیبیوں کو جب خبر ہو گی کہ ان میں تو اللہ و رسولؐ نے ارادہ کر کے خاص ہمارا ہی بیان فرمایا ہے تو اس سے ضرور دل بڑھے گا اور نیک خصلتوں کا زیادہ شوق ہو جاوے گا اور مشکل بات آسان ہو جاوے گی۔

* * *

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عورتیں ایسی ہیں کہ اسلام کا کام کرتی ہیں یعنی نماز اور روزے کی پابندی گناہ ثواب کے کاموں کا خیال رکھتی ہیں اور جو ایمان درست رکھتی ہیں یعنی حدیث و قرآن کے خلاف کسی بات میں پا تاویل نہیں جاتیں اور جو عورتیں تابعداری سے رہتی ہیں یعنی شیخی نہیں کرتیں اور جو عورتیں خیرات و زکوٰۃ دیتی ہیں اور جو عورتیں روزہ رکھتی ہیں اور جو عورتیں اپنی عزت و آبرو کو بچاتی ہیں یعنی کسی کے سامنے ہو جانے کا اور کسی کو آواز سنانے کا اور خلاف شرع کپڑے پہننے کا اور بے ضرورت کسی سے ہنسنے بولنے کا اور بھی ہر طرح کی بے شرمی کا پرہیز رکھتی ہیں اور جو عورتیں اللہ کو بہت یاد رکھتی ہیں یعنی دل سے بھی ان کا دھیان رکھتی ہیں اور زبان سے بھی ان کا نام لیتی ہیں ایسی عورتوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنی بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نیک بخت عورتیں ہوتی ہیں ان میں یہ باتیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ تابعدار ہوتی ہیں اور خاوند گھر میں ہو جب بھی اپنی آبرو کا بچاؤ رکھتی ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی بیبیاں اچھی ہیں جو شرع کے کاموں کی پابند ہوں اور ان کے عقیدے ٹھیک ہوں اور وہ تابعداری کرتی ہوں اور جہاں کوئی خلاف شرع بات ہوئی فوراً توبہ کر لیتی ہوں اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگی رہتی ہیں اور روزہ رکھتی ہوں۔

حدیثوں کا مضمون

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگاوے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنوار پنے کی حالت میں یا حمل میں یا بچہ جننے کے وقت یا چلے کے دنوں میں مر جاوے اس کو شہیدی کا درجہ ملتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اور جس کے دو ہی بچے مرے ہوں آپ نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے، ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے ایک بچے کے مرنے کو پوچھا آپ نے اس میں بھی بڑا ثواب بتلایا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچا حمل گر جاوے وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لیجاوے گا جبکہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے اچھا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اسکے دیکھنے سے خوش ہو جاوے اور جب خاوند کوئی کام اسکو بتلاوے تو حکم بجا لاوے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت آبرو تھامے بیٹھی رہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں۔ ایک تو بچے

---

[1] مقصود یہ ہے کہ یہ خصلتیں جو کنواری عورت کی بیان کی گئیں عمدہ اور قابل تحصیل ہیں اگر بیوہ میں کہیں یہ عادتیں پائی جاویں تو وہ بھی اس اعتبار سے کنواری کے برابر ہے اور جو کوئی کنواری اتفاقاً ان خصائل سے موصوف نہ ہو تو وہ بھی بری شمار ہوگی ۱۲ محشی۔

پر خوب شفقت کرتی ہیں دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں آج کل عورتیں خاوند کا مال بڑی بیدردی سے اڑاتی ہیں اور اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اسکی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہیئے نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔ اور فرمایا[۷] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم وحیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور ان کو تھوڑا خرچ دے دو تو خوش ہو جاتی ہیں۔

فائدہ۔ معلوم ہوا کہ عورتوں میں شرم ولحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اسکا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعضی حدیثوں میں بیان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے[۱] اور فرمایا[۸] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے تو ایسی عورت بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جاوے۔

فائدہ۔ مطلب یہ ہے کہ دین کی ضروری باتوں کی پابندی رکھے تو اور بڑی بڑی محنت کی عبادتیں کرنے کی اسکو ضرورت نہیں جو درجہ ان محنت کی عبادتوں سے ملتا ہے وہ عورت کو خاوند کی تابعداری اور اولاد کی خدمت گذاری اور گھر کے بندوبست میں ملجاتا ہے اور فرمایا[۹] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کی موت ایسی حالت میں آوے کہ اسکا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جاوے گی اور فرمایا[۱۰] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہو گئیں اسکو دنیا اور آخرت کی دولت مل گئی ایک[۱] تو دل ایسا کہ نعمت کا شکر ادا کرتا ہو دوسری[۲] زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے[۳] بدن ایسا کہ بلا ومصیبت پر صبر کرے چوتھے[۴] بی بی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا وفریب نہ کرے۔

فائدہ۔ یعنی نہ آبرو کھووے نہ مال بے مرضی خاوند کے خرچ کرے۔ اور فرمایا[۱۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت بیوہ ہو جاوے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اسنے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کر دیا یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہو کر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسی نزدیک ہوگی جیسی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

فائدہ۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوا کہ بیوہ کا بیٹھا رہنا زیادہ ثواب ہے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہو جاوینگے اور اس عورت کو بناؤ سنگار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو تو اسکا یہ درجہ ہے اور رسول[۱۲] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی عورت کثرت سے نفل نمازیں اور روزے اور خیر خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف بھی پہنچاتی ہے آپ نے فرمایا وہ دوزخ میں جاوے گی پھر اس شخص نے عرض کیا کہ فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے

اور خیر خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یونہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلادیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جاوے گی۔ اور ۱۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اسکے ساتھ دو بچے تھے ایک کو گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی۔ آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں پھر جنتی ہیں پھر ان کے ساتھ کس طرح محبت اور مہربانی کرتی ہیں اگر ان کا برتاؤ خاوندوں سے برا نہ ہوا کرتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

دوسری فصل کنز الاعمال کے ترغیبی مضمون میں

حدیث (۱ ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہیئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اسکو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اسکو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اسکی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اسکی خبر نہیں پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اسکے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اسکی پستان سے ایک دفعہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اسکو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچہ کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اسکو راہ خدا میں ستر غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے اے سلامت (یہ نام ہے حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا وہی اس حدیث کی راوی ہیں آپ ان سے فرماتے ہیں کہ) تم کو معلوم ہے کہ میری اس سے کون عورتیں مراد ہیں جو (باوجودیکہ) نیک ہیں نازپروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں اس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں۔ (الحسن بن سفیان طس، ابن عساکر عن سلامۃ حاضنۃ السید ابراھیم)

حدیث ۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدر اجازت و مقدار مناسب سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے بسبب اسکے خرچ کرنے کے اور اسکے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اسکے کمانے کے اور تحویلدار کو بھی اسکی برابر ملتا ہے کسی کے سبب کسی کا اجر گھٹتا نہیں (ق عن عائشہ)

ف۔ پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہونگی۔

حدیث ۳۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو تمہارا جہاد حج ہے (خ عن عائشہ)

ف۔ دیکھئے ان کی بڑی رعایت ہے کہ ان کو حج کرنے سے جس میں جہاد کی برابر دشواری بھی نہیں جہاد کا ثواب ملتا ہے جو کہ سب سے

زیادہ مشکل عبادت ہے۔

حدیث ۴۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ رہے) اور نہ جمعہ اور نہ جنازہ کی ہمراہی (طس عن ابی قتادہ)

ف ۔ پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیبیوں کو ساتھ لے کر حج فرمایا تو ارشاد ہوا کہ بس یہ حج ادا کر لیا پھر اسکے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا (حم عن ابی ہریرۃ)

ف ۔ مطلب یہ کہ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا۔

حدیث ۶ ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ تو محبت اور لاگ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے (فر عن علی)

ف یہ مطلب ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اسکی منت سماجت کرنے کو خلافِ شان نہ سمجھے جیسی مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔

حدیث ۷۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتیں بھی مردوں ہی کے اجزا ہیں (حم عن عائشہ)

ف ۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا علیہا السلام کا پیدا ہونا مشہور ہے مطلب یہ کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا بھی نہ ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے ان ہی اعمال پر ان سے ہے۔

حدیث ۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ میں رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی راہ سے رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا صبر کرے گی اسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن مسعود) ف دیکھئے ایک ذرا سے ضبط پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے

حدیث ۹ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کے کاروبار کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (فر عن ابن عمر)

ف دیکھئے عورتوں کو راحت پہنچانے کا کیسا سامان شریعت نے کیا ہے کہ اس میں ثواب کا وعدہ فرمایا جسکی طمع میں ہر مسلمان اپنی بی بی کو راحت پہنچاوے گا۔

حدیث ۱۰ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب عورتوں سے اچھی وہ عورت ہے کہ جب خاوند اسکی طرف نظر کرے تو وہ اسکو مسرور کرے اور جب اسکو کوئی حکم دے تو وہ اسکی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اسکو ناخوش کر کے اسکی کوئی مخالفت نہ کرے (حم ن ک عن ابی ہریرۃ)

حدیث ۱۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحمت فرماوے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر (قط فی الافراد ک فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃ)

30

ف دیکھئے حالانکہ پاجامہ اپنی مصلحت پردہ کے لئے مثل امر طبعی کے ہے پہننا مگر اس میں بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا لے لی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

حدیث ۱۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کی برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیا کی عبادت کے برابر ہے (ابو الشیخ عن ابن عمر) دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا یہ رعایت نہیں عورتوں کی تو کیا ہے۔

حدیث ۱۳ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کا اپنے گھر میں گھرستی کا کام کرنا جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (ر ع عن انس)

ف :۔کیا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حدیث ۱۴ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بیبیوں میں سب سے اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو (فر عن انس)

ف ۔ دیکھئے شوہر سے محبت کرنا ایک خواہش ہے نفس کی مگر اس میں بھی فضیلت اور ثواب ہے۔

حدیث ۱۵ ۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک بی بی ہے میں جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے آپ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ اس عورت کو خبر کر دو کہ اللہ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اسکو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے (الخرائطی عن عبداللہ الوصافی)

ف دیکھئے شوہر کی معمولی آؤبھگت میں اسکو کتنا بڑا ثواب مل گیا۔

حدیث ۱۶ اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں وہ عرض کرتی ہیں کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے آپ نے فرمایا تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جویاں رہنا اور شوہر کے موافق مرضی کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے (کر عن اسماء)

حدیث ۱۷ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے اور دودھ چھڑانے تک (فضیلت و ثواب میں) ایسی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا (جس میں ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے) اور اگر اس درمیان میں مر جاوے تو اسکو شہید کی برابر ثواب ملتا ہے (طب عن ابن عمر)

حدیث ۱۸ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہی مضمون ہے جو اس فصل کی سب سے اول حدیث کا بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ فرمایا) جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دیدی پھر جب

دُودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اسکے کندھے پر (شاباشی سے ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے کہ (پچھلے گناہ سب معاف ہوگئے) اب آگے جو کرے از سرِ نو کر (یعنی جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جاوے گا اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہیں مگر صغائر کا معاف ہوجانا کیا تھوڑی بات ہے

حدیث ۱۹ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیبیو یاد رکھو کہ تم میں جو نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاوینگی پھر (جب شوہر جنت میں آوینگے تو) اُن عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کردی جائیں گی سُرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر اور اُن کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی (ابو الشیخ عن ابی امامہ)

ف بیبیو اور کونسی فضیلت چاہتی ہو جنت میں مردوں سے پہلے تو پہنچ گئیں ہاں نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کچھ مشکل نہیں۔

حدیث ۲۰ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس عورت کا شوہر باہر ہو اور وہ اپنی ذات میں اسکی اس حالت میں نگہبانی کرے اور بناؤ سنگار ترک کردے اور اپنے پاؤں کو مقید کردے اور سامان زینت کو معطل کردے اور نماز کی پابندی رکھے وہ قیامت کے دن کنواری لڑکی کرکے اُٹھائی جاوے گی پس اگر اسکا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اسکی بی بی ہوگی اور اگر اسکا شوہر مومن نہ ہوا (مثلاً خدا نخواستہ دنیا سے بے ایمان ہوکر مَرا تھا تو اللہ تعالیٰ اسکا نکاح کسی شہید سے کردے گا (ابن زنجویہ وسندہ حسن)

حدیث ۲۱ ابو الدرداء سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہلِ خانہ پر الخ (ابن جریر)

ف جو لوگ باوجود وسعت کے بی بی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں،

حدیث ۲۲ مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ کار نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جاوے کہ نہ اسکی پرواہ ہے کہ اُسنے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اسکا خیال ہے کہ بھوک کی آگ کس چیز نے بجھائی (الدینوری)

ف جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں بقول سعدیؒ ؎

ببیں آں بے حمیت را کہ ہرگز   تن آسانی گزیند خویشتن را
نخواہد دید روئے نیک بختی   زن و فرزند بگذارد بسختی

اضافات از مشکوٰۃ

حدیث ۲۳ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اسلئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں الخ متفق علیہ

ف یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اسکی کج فہمی پر صبر کرو دیکھئے عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔

حدیث ۲۴ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بی بی سے) بغض نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر اسکی ایک عادت کو ناپسند رکھے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا، روایت کیا اسکو مسلم نے۔

ف یعنی یہ سوچ کر صبر کر لے۔

حدیث ۲۵ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بی بی کو غلام کی طرح (بیدردی سے) نہ مارنا چاہیئے اور پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے الخ متفق علیہ۔

ف یعنی پھر مروت کیسے گوارہ کرے گی۔

حدیث ۲۶ حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پر ہماری بی بی کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ وہ حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھاوے اسکو بھی کھلاوے اور جب تو کپڑا پہنے اسکو بھی پہناوے اور اسکے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر کے ہی اندر رہ کر چھوڑ دی جاوے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔

ف ۔ یعنی اگر اس سے روٹھے تو گھر سے باہر نہ جاوے۔

حدیث ۲۷ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مومن ہیں (مگر) ایمان کا کامل وہ شخص ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسکو حسن صحیح کہا ہے،

ف یہ فصل ثانی کی (۲۷) حدیثیں ہیں اور فصل اول میں تیرہ تھیں سب ملا کر چالیس ۴۰ ہو گئیں گویا یہ مجموعہ فصلین فضائل نساء کی اربعین حدیث ہے

تیسری فصل بہشتی زیور کے ترہیبی مضمون میں

عورتوں کے بعضے عیبوں پر نصیحت

جب ہم نیک بیبیوں کی خصلتیں تبلا چکے تو معلوم ہوا کہ بعضے عیب جو عورتوں میں پائے جاتے ہیں اور ان سے نیکی میں کمی آجاتی ہے ان عیبوں کی جو اللہ و رسولؐ نے خاصکر عورتوں کو انتظام یا نصیحت فرمائی ہے انکا خلاصہ بھی لکھ دیں تاکہ ان عیبوں سے نفرت کھا کر بچیں جس سے پوری نیکی تمام ہے۔

آیتوں کا مضمون

فرمایا اللہ تعالٰے نے جن بیبیوں میں آثار سے تم کو معلوم ہو کہ یہ کہنا نہیں مانتیں تو اول ان کو نصیحت کرو اور اس سے نہ مانیں تو انکے پاس سونا بیٹھنا چھوڑ دو اور اس پر بھی نہ مانیں تو انکو مارو[1] اسکے بعد اگر وہ تابعداری کرنے لگیں تو ان کو تکلیف دینے کے لئے بہانہ مت ڈھونڈو۔

---

[1] مارنے سے تھوڑا سا مارنا مراد ہے ۱۲۔

فائدہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کا کہنا نہ ماننا بہت بری بات ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر مت رکھو جس میں زیور وغیرہ کی غیر مرد کو خبر ہو جاوے ۔

فائدہ ۔ باجے دار زیور تو پہننا بالکل درست نہیں اور جس میں باجہ نہ ہو ایک دوسرے سے لگ کر بج جاتا ہو اس میں یہ احتیاط ہے اور سمجھو کہ جب پاؤں میں جو ایک چیز ہے اسکی آواز کی اتنی احتیاط ہے تو خود عورت کی آواز اور اسکے بدن کھلنے کی تو کتنی تاکید ہو گی

حدیثوں کا مضمون

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو میں نے تم کو دوزخ میں بہت دیکھا ہے عورتوں نے پوچھا اسکی کیا وجہ آپ نے فرمایا تم مار پھٹکار[2] سب چیزوں پر بہت ڈالا کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری بہت کرتی ہو اور اسکی دی ہوئی چیز کو بہت ناک مارتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بی بی نے بخار کو برا کہا آپ نے فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر کے رونے والی عورت اگر توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے روز اس حالت میں کھڑی کی جاوے گی کہ اسکے بدن پر کرتے کی طرح ایک روغن لیپا جاوے گا جس میں آگ بڑی جلدی لگتی ہے اور کرتے ہی کی طرح تمام بدن میں خارش بھی ہو گی یعنی اسکو دو تکلیفیں ہوں گی خارش سے تمام بدن نوچ ڈالے گی اور دوزخ کی آگ لگے گی وہ الگ، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے مسلمان عورتو کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی چیز کو حقیر اور ہلکا نہ سمجھے چاہے بکری کی کھری[3] کیوں نہ ہو۔

فائدہ ۔ بعضی عورتوں میں یہ عادت بہت ہوتی ہے کہ دوسرے کے گھر کی آئی ہوئی چیز کو ناک مارا کرتی ہیں طعنے دیا کرتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا تھا اس نے اسکو پکڑ کر باندھ دیا تھا نہ تو کھانے کو دیا اور نہ اسکو چھوڑا یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر گئی۔

فائدہ ۔ اسی طرح جانور پال کر اسکے کھانے پینے کی خبر نہ لینا عذاب کی بات ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مرد اور عورت ساٹھ برس تک خدا کی عبادت کرتے ہیں پھر موت کا وقت آتا ہے تو خلاف شرع وصیت کر کے دوزخ کے قابل ہو جاتے ہیں

ف ۔ جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے یوں کہہ مرتے ہیں دیکھو میری چیز میرے نواسہ کو دیجیو بھائی کو نہ دیجیو یا فلانی بیٹی کو فلانی چیز دوسری بیٹی سے زیادہ دیجیو یہ سب حرام[4] ہے وصیت اور میراث[5] کے مسئلے کسی عالم سے پوچھ کر اسکے موافق عمل کرے کبھی اس کے خلاف نہ کرے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عورت دوسری عورت سے اس طرح نہ ملے کہ اپنے خاوند کے سامنے اس کا حال

---

[1] از مشکوٰۃ شریف ۱۲ [2] یعنی کہتی ہیں فلانے پر خدا کی پھٹکار ۱۲ [3] مقصود یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی ہدیہ خوشی سے قبول کر لینا چاہیئے کیونکہ کام تو ہے ہی اور خدا تعالیٰ کی نعمت ہے اسمیں مسلمان کی دلداری ہے اور کھری کا ذکر مبالغہ کے لئے ہے یہ غرض نہیں ہے اگر وہ بھی دی جائے اور وہ قبول بھی کی جائے خوب سمجھ لو ۱۲ [4] یعنی شریعت نے جس شخص کو وارث بنایا ہے اسکو محروم کرنا اور غیر مستحقوں کو دینا حرام ہے ۔ [5] مفید الوارثین شرح اردو میراث المسلمین کو مطالعہ کریں۔

اس طرح کہنے لگے جیسے وہ اسکو دیکھ رہا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ آپ کی دو بیبیاں بیٹھی تھیں ایک نابینا صحابی آنے لگے آپ نے دونوں کو پردے میں ہو جانے کا حکم دیا دونوں نے تعجب سے عرض کیا وہ تو اندھے ہیں آپ نے فرمایا تم تو اندھی نہیں ہو تم تو انکو دیکھتی ہی ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں کچھ تکلیف دیتی ہے تو بہشت میں جو حور اس خاوند کو ملیگی وہ کہتی ہے کہ خدا تجھے غارت کرے وہ تو تیرے پاس مہمان ہے جلدی ہی تیرے پاس سے ہمارے پاس چلا آوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی دوزخی عورتوں کو نہیں دیکھا یعنی میرے زمانہ سے پیچھے ایسی عورتیں پیدا ہونگی کہ کپڑا پہنے ہوں گی اور ننگی ہوں گی یعنی نام کو بدن پر کپڑا ہوگا لیکن کپڑا باریک اس قدر ہوگا کہ تمام بدن نظر آوے گا اور اترا کر بدن کو مٹکا کر چلیں گی اور بالوں کے اندر موباف یا کپڑا دے کر بالوں کو لپیٹ کر اسطرح باندھیں گی جس میں بال بہت معلوم ہوں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے ایسی عورتیں بہشت میں نہ جاویں گی بلکہ اسکی خوشبو بھی ان کو نصیب نہ ہوگی۔

ف یعنی جب پرہیزگار بیبیاں بہشت میں جانے لگیں گی اُن کو انکے ساتھ جانا نصیب نہ ہوگا پھر چاہے سزا کے بعد ایمان کی برکت سے چلی جاویں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت سونے[1] کا زیور دکھلاوے کو پہنے گی اُسی سے اسکو عذاب دیا جاوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف رکھتے تھے ایک آواز سنی جیسے کوئی کسی پر لعنت کر رہا ہو آپ نے پوچھا یہ کیا بات ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ یہ فلانی عورت ہے کہ اپنی سواری کی اونٹنی پر لعنت کر رہی ہے وہ اونٹنی چلنے میں کمی یا شوخی کرتی ہوگی اس عورت نے جھلا کر کہہ دیا ہوگا تجھے خدا کی مار جیسا کہ عورتوں کا دستور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس عورت کو اور اسکے اسباب کو اس اونٹنی پر سے اتار دو یہ اونٹنی تو اس عورت کے نزدیک لعنت کے قابل ہے، پھر اسکو کام میں کیوں لاتی ہے۔

ف خوب سزا دی، تمام شد رسالہ کسوۃ النسوۃ۔

ان دونوں مضمونوں یعنی تعریف اور نصیحت میں یہاں[2] پانچ آیتیں اور پچیس حدیثیں لکھی گئیں اور اس حصے کے شروع میں ہم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک عادتیں بہت سی لکھ دی ہیں جن کی ہر وقت کے برتاؤ میں ضرورت ہے اور اس سے پہلے سات حصوں میں ہر طرح کی نیکی اور ہر طرح کی نصیحت تفصیل سے لکھ دی ہے جس کا دھیان رکھو اور عمل کرو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت میں بڑے بڑے درجے پاؤ گی ورنہ خدا پناہ میں رکھے بری عورتوں کا برا حال ہوگا اگر قرآن و حدیث سمجھنے کے قابل کبھی ہو جاؤ تو بہت سے قصے ایسی بددین اور بدذات اور بدعقیدہ اور بدعمل عورتوں کے تم کو معلوم ہوں گے اللہ ہمارا تمہارا نیکوں میں گذارا دے اور ان ہی میں خاتمہ اور ان ہی میں حشر کرے۔ تمام شد

---

[1] اور تمام زیوروں کا یہی حکم ہے خواہ چاندی کا ہو یا کسی اور چیز کا ہو اور اگر کوئی کپڑا اس نیت سے پہنے اسکا بھی یہی حکم ہے ۱۲ محشی عفی عنہ از ابوداؤد ۱۲

[2] یعنی اصل حصہ میں ورنہ رسالہ کسوۃ کی روایات ملا کر تو بہت حدیثیں یعنی باون ہو گئیں ۱۲ منہ

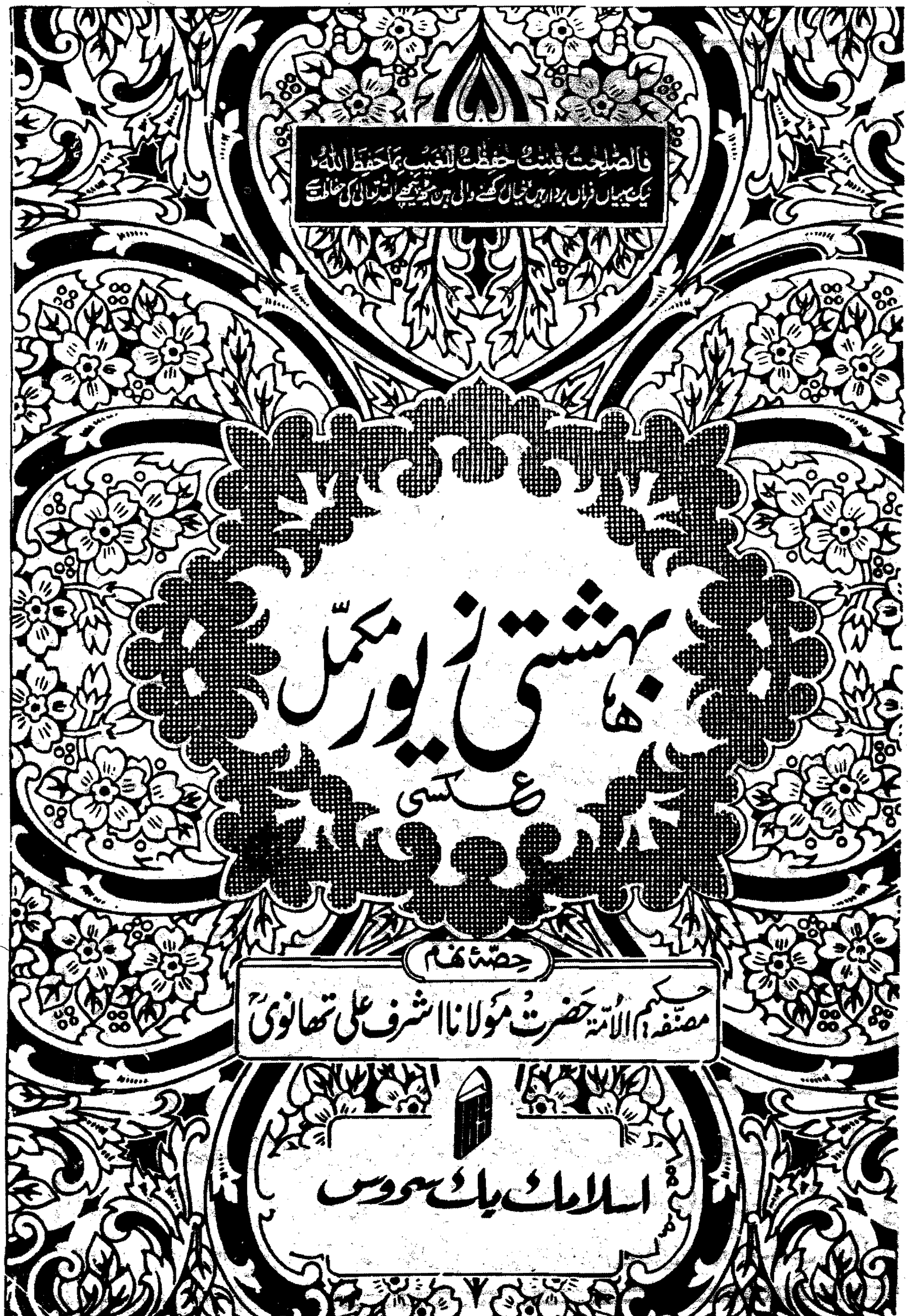

فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ
نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمّل

عکسی

حصّۂ نہم

مصنفہ حکیم الامّۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا نواں حصّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ بندۂ ناچیز کمترین غلامان اشرفی محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی عرض رسا ہے کہ احقر نے حسب ارشاد سیدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی (نوراللہ مرقدہٗ) کے اس نویں حصہ بہشتی زیور میں عورتوں اور بچوں کیلئے صحت کے متعلق ضروری باتیں اور کثیر الوقوع امراض کے علاج درج کئے ہیں اور اس میں چند ضروری باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔

۱۔ اُن امراض کا علاج لکھا گیا ہے جن کی تشخیص اور علاج میں چنداں لیاقت کی ضرورت نہیں معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی اُن کو سمجھ سکتی ہیں اور جن امراض کے علاج میں علمی قابلیت درکار ہے اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ بہت جگہ تصریح کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے کہ اسکے علاج کی جرأت نہ کریں بلکہ طبیب سے علاج کرائیں۔

۲۔ نسخے مجرب اور سہل الحصول لکھے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہ رعایت بھی رکھی گئی ہے کہ ایسی دوائیں ہوں کہ اگر تجویز میں غلطی ہو یا اور کوئی وجہ ہو تو نقصان نہ کریں۔

۳۔ عبارت ایسی سہل لکھی گئی ہے کہ بہت معمولی لیاقت والا بھی بخوبی سمجھ سکے۔

۴۔ نظر ثانی میں جبکہ امداد المطابع میں یہ کتاب چھپی تھی کچھ نسخے بڑھائے گئے تھے اُن کو اپنے اپنے موقعوں پر بطور حاشیہ کے لکھ دیا تھا۔ اور اس مرتبہ نظر ثالث میں بھی بعض نسخے اور مضامین اضافہ کئے ہیں جن کو اُن کے موقعوں پر صفحہ کے نیچے بطور حاشیہ علیحدہ لکھا ہے تاکہ جنکے پاس پہلا طبع شدہ یہ حصہ موجود ہو وہ بھی ان نسخوں کو اسمیں نقل کر سکیں اور جو نسخے اور مضامین اس نظر ثالث میں بڑھائے گئے ہیں ہر ایک کے آگے یہ لفظ (نظر ثالث) لکھ دیا ہے تاکہ جنکے پاس نظر ثانی کی کتاب ہو وہ بھی اُنکو نقل کر لیں۔

مقدمہ۔ اس میں تندرستی حاصل کرنے اور اسکے قائم رکھنے کی کچھ ضروری تدبیریں ہیں جن کے جاننے سے عورتیں اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت اور احتیاط کر سکیں۔ تندرستی ایسی چیز ہے کہ اس سے آدمی کا دل خوش رہتا ہے تو عبادت اور نیک کام میں خوب جی لگتا ہے کھانے پینے کا لطف حاصل ہوتا ہے تو دل سے خدائے تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔ بدن میں طاقت رہتی ہے تو اچھے کام اور دوسروں کی خدمت خوب کر سکتا ہے حقداروں کا حق اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے اسواسطے تندرستی کی تدبیر کرنا ایسی نیت سے عبادت اور دین کا کام ہے خاصکر عورتوں کو ایسی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اُن کے ہاتھوں میں بچے پلتے ہیں اور وہ اپنا نفع نقصان کچھ نہیں سمجھتے تو جو عورتیں ان باتوں کو نہیں جانتیں اُنکی بے احتیاطیوں سے بچے بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ پڑھنے کے قابل ہوتے تو اُن کے علم میں بھی حرج ہوتا ہے پھر یہ کہ بچوں کی بیماری میں یا خود عورتوں کی بیماری میں مردوں کو الگ پریشانی ہوتی اگر

دوا دارو میں اُن ہی کا روپیہ خرچ ہوتا ہے غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوا اور پرہیز کو پسند فرمایا ہے اسواسطے تھوڑا تھوڑا بیان ایسی ضروری باتوں کا لکھ دیا ہے۔

ہوا کا بیان

۱۔ پوروا ہوا جو کہ سورج نکلنے کی طرف سے آتی ہے چوٹ اور زخم کو نقصان کرتی ہے اور کمزور آدمی کو بھی سستی لاتی ہے۔ چوٹ اور زخم والے اور سہل میں اس سے حفاظت رکھیں، دوہرا کپڑا پہن لیا کریں۔

۲۔ جنوبی ہوا یعنی جو ہوا دکن کی طرف سے چلتی ہے گرم ہوتی ہے مسامات[1] کو ڈھیلا کرتی ہے جو لوگ ابھی بیماری سے اُٹھے ہیں ان کو اس ہوا سے بچنا چاہیئے ورنہ بیماری کے لَوٹ آنے کا ڈر ہے۔

۳۔ گھر میں جگہ جگہ کیچڑ نہ کرو اس سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے اور یہ بھی خیال رکھو کہ پاخانہ اور غسل خانہ اور برتن دھونے کی جگہ یہ سب مقام اپنے اُٹھنے بیٹھنے کی جگہ سے جہاں تک ہو سکے الگ اور دُور رکھو۔ بعضی عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو کسی جگہ پاؤں پر بٹھلا کر ہگا مُتا لیا پھر بڑی احتیاط کی تو اس جگہ کو لیپ دیا یہ بالکل بے تمیزی اور نقصان کی بات ہے۔ اوّل تو اسکے لئے جگہ مقرر رکھو نہیں تو کم سے کم اتنا کرو کہ کوئی برتن اس کام کے لئے علیحدہ ٹھہرالو اور اسکو فوراً صاف کر لیا کرو۔

۴۔ کبھی کبھی گھر میں خوشبودار چیزیں سُلگا دیا کرو جیسے لوبان اگر، کافور وغیرہ اور وَبا کے موسم میں گندھک یا لوبان گھر کے ہر کمرے میں سلگاؤ اور کواڑ بند کردو تاکہ اچھی طرح ان چیزوں کا اثر ہو جائے[2]۔

۵۔ سوتے وقت چراغ ضرور گل کر دیا کرو خاصکر مٹی کا تیل جلتا چھوڑنے میں زیادہ نقصان ہے۔ ہوا میں خشکی غالب ہو جاتی ہے اور دماغ اور آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے بعض وقت موت کی نوبت آگئی ہے[3]۔

۶۔ بند مکان میں دھواں کر کے ہرگز نہ بیٹھو۔ بعضی جگہ ایسا ہوا ہے کہ اسطرح سے تاپنے والوں کا یکدم دَم گُھٹ گیا اور اتنی فرصت نہ ملی کہ کواڑ کھول کر باہر نکل آئیں وہیں مر کر رہ گئے۔

۷۔ جاڑے کے دِنوں میں سردی سے بچو اگر نہانے کا اتفاق ہو تو فوراً بال سُکھالو۔ اگر مزاج زیادہ سرد ہے تو چائے پی لو یا دو تولہ شہد اور پانچ ماشہ کلونجی چاٹ لو۔

---

[3] بند مکان میں مٹی کا تیل ہرگز نہ جلاؤ خواہ لالٹین میں ہو یا لیمپ میں یا ڈبیہ میں، اس سے پھیپھڑہ خراب ہو جاتا ہے ۱۲ نظر ثالث

[1] بدن کے وہ باریک باریک سوراخ جن سے ٹھنڈ اور گرمی اندر پہنچتی ہے۔ اور پسینہ باہر نکلتا ہے۔

[2] صرف نیم کے پتوں کی دھونی بھی اچھا اثر رکھتی ہے۔ ۱۲ نظر ثالث

۸ ۔ جسطرح ٹھنڈی ہوا سے بچنا ضروری ہے اسی طرح گرم ہوا یعنی لو[1] سے بھی بچو موٹا دوہرا کپڑا پہنو۔ گرمی میں آنولوں سے سر دھویا کرو

کھانے کا بیان

۱۔ کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھاؤ۔ یہ ایسی تدبیر ہے کہ اسکا خیال رکھنے سے سینکڑوں بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

۲۔ ربیع کے دنوں میں غذا کم کھاؤ کبھی کبھی روزہ رکھ لیا کرو اور ربیع کے دن وہ کہلاتے ہیں جب کہ جاڑا جاتا ہو اور گرمی آتی ہو۔

۳ ۔ گرمی کے دنوں میں ٹھنڈی غذائیں استعمال میں رکھو جیسے کھیرا ککڑی۔ ترئی وغیرہ۔ اور اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی دوا بھی ٹھنڈی تیار رکھو اور بچوں کو اور بڑوں کو ضرورت کے موافق دیتے رہو۔ جیسے شربت نیلوفر۔ شربت عناب وغیرہ فالودہ بھی عمدہ چیز ہے اس سے نئے اناج کی گرمی بھی نہیں ہوتی اور صرف تخم ریحاں پھانک لینا بھی بہی نفع رکھتا ہے اس موسم میں گرم وخشک غذائیں بہت کم کھاؤ جیسے ارہر کی دال اور آلو وغیرہ۔

۴ ۔ خریف کے دنوں میں ایسی چیزیں کم کھاؤ جس سے سودا پیدا ہوتا ہے۔ جیسے تیل، بینگن، گائے کا گوشت وغیرہ اور خریف کے دن وہ کہلاتے ہیں جس کو برسات کہتے ہیں۔

۵ ۔ جاڑے کے دنوں میں جس کو مقدور ہو مقوی غذائیں اور دوائیں استعمال کرے تاکہ تمام سال بہت سی آفتوں سے حفاظت رہے۔ جیسے نیم برشت[2] انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ اور گاجر کا حلوا اور نیم برشت انڈا اسکو کہتے ہیں کہ اندر سے پورا جما نہ ہو ترکیب اسکی یہ ہے کہ انڈے کو ایک باریک کپڑے میں لپیٹ کر کھولتے پانی میں سو دفعہ غوطہ دیں یا انڈے کو کھولتے پانی میں ٹھیک تین منٹ ڈالکر نکال لیں اور تین منٹ ٹھنڈے پانی میں ڈال رکھیں اسکی صرف زردی کھانا چاہیئے۔ سفیدی عمدہ چیز نہیں ہے

۶ ۔ جب تک زیادہ ضرورت نہ ہو دوا کی عادت مت ڈالو، چھوٹے موٹے مرض میں غذا کے کم کر دینے سے یا بدل دینے سے کام نکال لیا کرو۔

۷ ۔ آجکل غذا میں بہت بے ترکیبی ہو گئی ہے جس سے طرح طرح کے نقصان ہوتے ہیں اسلئے عمدہ اور خراب غذائیں لکھی جاتی ہیں۔

عمدہ غذائیں

انڈا نیم برشت۔ کبوتر کے بچوں کا گوشت۔ گائے کے بچوں کا گوشت۔ بکری کا گوشت۔ مینڈھے کا گوشت۔ لوا۔ بٹیر۔ تیتر۔ مرغ۔ اکثر جنگلی پرند، ہرن نیل گائے اور دوسرے شکاروں کا گوشت۔ مچھلی۔ گیہوں کی روٹی۔ انگور۔ انجیر۔ انار سیب۔ شلجم، پالک، خرفہ۔ دودھ جلیبی۔ سری پائے۔ لیکن سری پایوں سے خون گاڑھا پیدا ہوتا ہے۔

خراب غذائیں

بینگن۔ مولی۔ لاہی کا ساگ یعنی سیاہ پتوں کی سرسوں کا ساگ، سینگرے (جو مولی کے درخت پر لگتے ہیں) بوڑھی گائے کا گوشت۔ گاجر۔ سکھایا ہوا گوشت۔ بطخ کا گوشت۔ لوبیا، مسور، تیل

---

[1] لو سے بچنے کے لئے کپڑوں میں کسی جگہ یا جیب میں پیاز رکھنا بہت مفید ہے یہ لو کو اپنے اوپر کھینچ لیتا ہے اور آدمی بچ جاتا ہے

[2] آدھا پکا آدھا کچا ۱۲ ی

غرض۔ ترشی اور ان غذاؤں کے خراب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بالکل نہ کھاویں بلکہ بیماری کی حالت میں تو بالکل نہ کھاویں اور تندرستی میں بھی اپنے مزاج وغیرہ کو دیکھ کر ذرا کم کھاویں۔ البتہ جن کا مزاج قوی ہے اور انکو عادت ہے ان کو کچھ نقصان نہیں بعضی جگہ دستور ہے کہ زچہ کو مختلف قسم کی غذائیں کہیں ماش کی دال کہیں گائے کا گوشت اور ثقیل ثقیل ترکاریاں ضرور کر کے دیتی ہیں یہ بری رسم ہے ایسے موقعوں پر احتیاط رکھنے کے لئے خراب غذاؤں کو لکھ دیا گیا اب تھوڑا سا بیان ان غذاؤں کی خاصیت کا بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اچھی طرح سے معلوم ہو جائے۔

بینگن:۔ گرم خشک ہے۔ اس میں غذائیت بہت کم ہے۔ خون برا پیدا کرتا ہے۔ بواسیر والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو بہت نقصان کرتا ہے اگر اس میں گھی زیادہ ڈالا جاوے اور سرکہ کے ساتھ کھایا جاوے تو کچھ اصلاح یعنی درستی ہو جاتی ہے۔

مولی:۔ گرم خشک ہے اسکے پتوں میں اور زیادہ گرمی ہے سر کو اور حلق کو اور دانتوں کو زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ دیر میں ہضم ہوتی ہے لیکن اس سے دوسری غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں بواسیر والوں کو کسی قدر فائدہ دیتی ہے۔ مگر گرم ہے اگر اس میں سرکہ کا بھگویا ہوا زیرہ ملا دیا جائے تو اسکے نقصان کم ہو جاتے ہیں تلی کے لئے مفید ہے خاصکر سرکہ میں پڑی ہوئی۔

لاہی کا ساگ:۔ گرم ہے گردہ کے مریض کو بہت نقصان کرتا ہے اور حمل کی حالت میں کھانے سے بچے کے مر جانے کا ڈر ہے۔

سینگرے۔ بھی گرم ہیں۔ بوڑھی گائے کا گوشت گرم خشک ہے۔ اس سے خون گاڑھا اور بری قسم کا پیدا[1] ہوتا ہے۔ سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔ خارش والوں کو اور بواسیر والوں کو اور مراق و تلی والوں کو اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتا ہے اگر پکتے میں خربوزہ کا چھلکا اور کالی مرچ ڈالدی جاوے تو نقصان کم ہو جاتا ہے البتہ محنتی لوگوں کو زیادہ نقصان نہیں کرتا۔ بلکہ بکری کے گوشت سے زیادہ موٹا تازہ کرتا ہے لیکن بیماری میں احتیاط لازم ہے۔

بطخ کا گوشت:۔ گرم خشک ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ مگر پودینہ ڈال دینے سے اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے اور دریائی بطخ کا گوشت اتنا نقصان نہیں کرتا جتنا کہ گھریلو بط کا کرتا ہے۔

گاجر:۔ گرم تر ہے اور دیر میں ہضم ہوتی ہے۔ البتہ تبخیر کو روکتی ہے اور فرحت دیتی ہے اسلئے لوگ اس کو ٹھنڈی کہتے ہیں۔ گوشت میں پکانے سے اسکے نقصان کم ہو جاتے ہیں۔ اور مربہ اسکا عمدہ چیز ہے۔ رحم کو تقویت دیتا ہے۔ اور حاملہ عورتیں گاجر کھانے سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔

لوبیا:۔ گرم تر ہے دیر میں ہضم ہوتا ہے اس سے خواب پریشان نظر آتے ہیں سرکہ اور دارچینی ملانے سے اسکا نقصان کم ہو جاتا ہے لیکن حاملہ عورتیں ہرگز نہ کھائیں۔

---

[1] یہ تاثیریں بڑی گائے کے گوشت کی ہیں اور گائے کے بچوں کا گوشت سب سے اچھا گوشت ہے۔ جیسا کہ قانون شیخ میں تصریحاً لکھا ہے ۱۲

مسور: خشک ہے بواسیر والوں کو نقصان کرتی ہے اور جن کا معدہ ضعیف ہے اور سوداوی مزاج والوں کو نقصان کرتی ہے۔ زیادہ گھی ڈالنے سے یا سرکہ ملا کر کھانے سے اسکی کچھ اصلاح ہوجاتی ہے۔

تیل: گرم ہے سودا پیدا کرتا ہے اور سوداوی بیماریوں میں نقصان کرتا ہے ٹھنڈی ترکاریاں ملانے سے کچھ اصلاح ہو جاتی ہے

گڑ: گرم ہے سودا زیادہ پیدا کرتا ہے۔

کھٹائی: زیادہ کھانا پٹھوں کو نقصان کرتا ہے اور جلد بڑھا کرتا ہے عورتیں بہت احتیاط رکھیں اور حمل میں اور زچہ ہونے کی حالت میں اور زکام میں زیادہ احتیاط لازم ہے۔ اگر ترشی میں میٹھی چیز ملا دی جائے تو نقصان کم ہوجاتا ہے۔

۸۔ بعضی غذائیں ایسی ہیں کہ الگ الگ کھاؤ تو کچھ ڈر نہیں لیکن ساتھ کھانے سے نقصان ہوتا ہے یعنی جب تک اس میں سے ایک چیز معدہ میں ہو دوسری چیز نہ کھائیں اکثر مزاجوں میں تین گھنٹہ کا فاصلہ دینا کافی ہوتا ہے۔ حکیموں نے کہا ہے کہ دودھ کے ساتھ ترشی نہ کھائیں۔ اسی طرح دودھ پی کر پان نہ کھاویں۔ اس سے دودھ کا پانی معدہ میں الگ ہوجاتا ہے۔ دودھ اور مچھلی ساتھ نہ کھائیں اس سے فالج اور جذام یعنی کوڑھ کا ڈر ہے۔ دودھ چاولوں کے ساتھ ستو نہ کھائیں۔ چکنائی کھا کر پانی نہ پئیں۔ تیل یا گھی بے قلعی کے برتن میں نہ رکھیں۔ کسیایا ہوا کھانا نہ کھاویں۔ مٹی کے برتن میں پکایا ہوا کھانا سب سے بہتر ہے۔ امرود کھیرا، ککڑی، خربزہ، تربوز اور دوسرے سبز میووں پر پانی نہ پئیں۔ انگور کے ساتھ سری پائے نہ کھاویں۔

۹۔ کھانا بہت گرم نہ کھاؤ۔ گرم کھانا کھا کر ٹھنڈا پانی پینے سے دانتوں کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

۱۰۔ موٹا آٹا میدہ سے اچھا ہے اور لقمہ کو خوب چبانا چاہیئے اور کھانا جلدی جلدی کھا لینا چاہیئے بہت دیر سے کھانے میں ہضم میں خرابی ہوتی ہے۔

۱۱۔ بہت بھوک میں نہ سوؤ اور نہ کھانا کھاتے ہی سوؤ۔ کم سے کم دو گھنٹہ گذر جاویں تب سوؤ۔

۱۲۔ جب تک کھانا ہضم نہ ہوجاوے دوبارہ نہ کھاؤ کم سے کم ۲ گھنٹہ گذر جاویں اور طبیعت ہلکی ہلکی معلوم ہونے لگے اسوقت مضائقہ نہیں

فائدہ:۔ اگر کبھی قبض ہوجائے تو اسکی تدبیر ضرور کرو۔ آسان سی تدبیر تو یہ ہے کہ روٹی نہ کھاؤ ایک دو وقت صرف شوربا ذرا چکنائی کا پی لو، اگر اس سے دفع نہ ہو تو بازار سے نو ماشہ حب قرطم یعنی کرڑ کے بیج اور اڑھائی تولہ انجیر ولایتی منگا کر آدھ پاؤ پانی میں جوش دے کر دو تولہ شہد ملا کر پی لو۔ اس دوا میں غذائیت بھی ہے۔

۲۔ اگر پاخانہ معمول سے زیادہ نرم آوے تو روکنے کی تدبیر کرو اور چکنائی کم کر دو۔ بھونا ہوا گوشت کھاؤ اور اگر دست آنے لگیں یا معمولی قبض سے زیادہ قبض ہوجاوے تو حکیم کو خبر کرو۔

۳۔ کھانا کھا کر فوراً پاخانہ میں مت جاؤ۔ اور جو بہت تقاضا ہو تو مضائقہ نہیں۔

۴- پیشاب پاخانہ کا جب تقاضا ہو ہرگز مت روکو۔ اس طرح سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔

پانی کا بیان

۱- سوتے اُٹھ کر فوراً پانی نہ پیو اور نہ یکلخت ہوا میں نکلو اگر بہت ہی پیاس ہے تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ناک پکڑ کر پانی پیو، اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیو اور پانی پی کر ذرا دیر تک ناک پکڑے رہو سانس ناک سے مت لو اسی طرح گرمی میں چل کر فوراً پانی مت پیو خاصکر جس کو لُو لگی ہو وہ اگر فوراً بہت سا پانی پی لے تو اُسی وقت مر جاتا ہے۔ اسی طرح نہار منہ نہ پینا چاہیئے اور پاخانہ سے نکل کر فوراً پانی نہ پینا چاہیئے ۔

۲- جہاں تک ہو سکے پانی ایسے کنوئیں کا پیو جس پر بھرائی زیادہ ہو۔ کھارا پانی اور گرم پانی مت پیو۔ بارش کا پانی سب سے اچھا ہے مگر جسکو کھانسی یا دمہ ہو وہ نہ پیئے کسی کسی پانی میں تیل سا ملا ہوا معلوم ہوتا ہے وہ پانی بہت بُرا ہے۔ اگر خراب پانی کو اچھا بنانا ہو تو اسکو اتنا پکائیں کہ سیر کا تین پاؤ رہ جائے پھر ٹھنڈا کر کے چھان کے پیئیں ۔

۳- گھڑوں کو ہر وقت ڈھکا رکھو بلکہ پینے کے برتن کے منہ پر باریک کپڑا باندھا رکھو تاکہ چھنا ہوا پانی پینے میں آئے۔

۴- برف گردہ کو نقصان کرتا ہے خاص کر عورتیں اسکی عادت نہ ڈالیں اس سے بہتر شورے کا جھلا ہوا پانی ہے ۔

۵- کھاتے پیتے میں ہرگز نہ ہنسو اس سے بعضے وقت موت کی نوبت آجاتی ہے۔

آرام اور محنت کا بیان

۱- نہ تو اس قدر آرام کرو کہ بدن پھول جائے سستی چھا جائے ہر وقت پلنگ ہی پر دکھلائی دو گھر کے کاروبار دوسروں ہی پر ڈال دو کیونکہ زیادہ آرام سے اپنے گھر کا بھی نقصان ہے اور بعضی بیماریاں بھی لگ جاتی ہیں اور نہ اتنی محنت کرو کہ بیمار ہو جاؤ بلکہ اپنے ہاتھ پاؤں اور سارے بدن سے بیچ کی راہ سے محنت کا کام ضرور لینا چاہیئے اسکے طریقے یہ ہیں کہ ہر کام کو ہاتھ چلا کر پھرتی سے کرو سستی کی عادت چھوڑ دو اور گھر میں تھوڑی دیر ضرور ٹہل لیا کرو۔ دو چار مرتبہ اگر بے پردگی نہ ہو تو کوٹھے پر چڑھ اتر لیا کرو اور چرخہ اور چکی کا ضرور تھوڑا بہت مشغلہ رکھو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم اس سے پیسے کماؤ۔ اول تو اس میں بھی کوئی عیب کی بات نہیں لیکن اپنی تندرستی کا قائم رکھنا تو ضروری چیز ہے۔ اس سے تندرستی خوب رہتی ہے۔ دیکھو جو عورتیں محنتی ہیں کوٹتی پیستی ہیں کیسی قوی اور تازی رہتی ہیں اور جو آرام طلب ہیں ساری عمر دوا کا پیالہ منہ کو لگا رہتا ہے۔ ایسی محنت کو ریاضت کہتے ہیں کھانا کھا کر جب تک تین گھنٹے نہ گذر جائیں سوقت تک ریاضت نہ کرنا چاہیئے اور جب ذرا پسینہ آنے لگے یا سانس زیادہ پھولنے لگے ریاضت موقوف کر دینا چاہیئے

۲۔ بچوں کے لئے جھولا جھولنا اچھی ریاضت ہے۔

۳۔ صبح کو سویرے اُٹھنے کی عادت رکھو بلکہ ہمت کر کے تہجد پڑھا کرو اس سے تندرستی خوب بنی رہتی ہے۔

۴۔ دوپہر کو بے ضرورت نہ سوؤ اور اگر کچھ تکان یا نیند کا غلبہ ہو تو اور بات ہے۔

۵۔ دماغ سے بھی کچھ کام لینا ضروری ہے۔ اگر اس سے بالکل کام نہ لیا جاوے تو دماغ میں رطوبت بڑھ جاتی ہے اور ذہن کُند ہو جاتا ہے اور جو حد سے زیادہ زور ڈالا جائے ہر وقت فکر اور سوچ میں رہے تو خشکی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اسواسطے اندازے سے محنت لینا مناسب ہے۔ پڑھنے پڑھانے کا شغل رکھو۔ قرآن شریف روزمرہ پڑھا کرو۔ کتاب دیکھا کرو۔ باریک باتوں کو سوچا کرو۔ نہ اتنا غصہ کرو کہ آپے سے باہر ہو جاؤ نہ ایسی بردباری کرو کہ کسی پر بالکل روک ٹوک نہ رہے۔ نہ ایسی خوشی کرو کہ خدا کی بے نیازی اور اسکی قدرت کو بھول جاؤ کہ وہ ایک دم میں چاہیں تو ساری خوشی کو خاک میں ملادیں نہ اتنا رنج کرو کہ خدائے تعالیٰ کی رحمت ہی بالکل یاد نہ رہے اور اسی غم کرلے کر بیٹھ جاؤ۔ اگر کوئی زیادہ صدمہ پہنچے تو اپنی طبیعت کو دوسری طرف ہٹادو۔ کسی کام میں لگ جاؤ۔ ان سب باتوں سے بیماری کا بلکہ ہلاکت کا ڈر ہے۔ اگر کسی کو بہت خوشی کی بات سنانا ہو اور وہ دل کا کمزور ہو تو یک لخت نہ سناؤ۔ پہلے پوچھو کہ اگر تمہارا یہ کام ہو جائے تو کیسا، پھر کہو دیکھو ہم کوشش کر رہے ہیں شاید ہو جائے اور اُمید تو ہے کہ ہو جائے۔ پھر اُسی وقت یا دو چار گھنٹہ کے بعد سنادو کہ تمہارا یہ کام ہو گیا۔ اسی طرح غم کی خبر یکلخت نہ سناؤ۔ کسی کے مرنے کی خبر سنانی ہو تو یوں کہو کہ فلاں شخص بیمار تھا اسکی حالت تو غیر تھی ہی اور موت سب کے واسطے ہے کبھی نہ کبھی آئے گی۔ قضائے الٰہی سے اُسنے انتقال کیا۔

فائدہ۔ بیماری کی حالت میں اور پیٹ میں جب بچہ میں جان پڑ جاوے میاں کے پاس سونے سے نقصان ہوتا ہے۔

علاج کرانے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

۱۔ چھوٹی موٹی بیماری میں دوا نہ کرنا چاہیئے۔ کھانے پینے چلنے پھرنے ہوا کے بدلنے سے اسکی تدبیر کر لینا چاہیئے۔ جیسے گرم ہوا سے سر میں درد ہو گیا ہو تو سرد ہوا میں بیٹھ جائیں۔ یا کھانا کھانے سے پیٹ میں بوجھ ہو گیا تو ایک دو وقت فاقہ کر لیں یا نیند کی کمی سے سر میں درد ہو گیا تو سو رہیں یا زیادہ سونے سے سستی ہو گئی تو کم سوئیں یا دماغ سے زیادہ کام لیا تھا اس سے خشکی ہو گئی۔ ذرا محنت کم کریں اسکو آرام و فرحت دیں جب ان تدبیروں سے کام نہ چلے تو اب دوا کو اختیار کریں۔

۲۔ مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو گھبراؤ مت اس سے علاج کا انتظام خراب ہو جاتا ہے خوب استقلال اور اطمینان سے علاج کرو

۳۔ مسہل اور قے اور فصد کی عادت نہ ڈالو یعنی بلا سخت ضرورت کے ہر سال مسہل یا قے یا فصد نہ لیا کرو۔ اگر مسہل کی عادت پڑ جائے تو اسکے چھوڑنے کی ترکیب یہ ہے کہ جب موسم مسہل کا قریب آوے غذا کم کردو۔ ریاضت زیادہ کرو۔ کوئی ایسی دوا کھاتے

رہو جس سے پاخانہ کھل کر آتا رہے جیسے ہڑ کا مربہ یا گلقند یا جوارش مصطگی وغیرہ۔ پھر اگر مسہل کے دنوں میں طبیعت کچھ میلی بھی رہے تو کچھ پروانہ کرو اور مسہل کو ٹالدو۔ اس طرح سے عادت چھوٹ جائے گی۔

۴۔ بدون سخت ضرورت کے بہت تیز دوائیں نہ کھاؤ۔ ایسی دواؤں میں یہ خرابی ہے کہ اگر موافق نہ آئیں تو نقصان بھی پورا کریں گی۔ خاصکر کشتوں[1] سے بہت بچو کیونکہ یہ جب نقصان کرتے ہیں تو تمام عمر روگ نہیں جاتا البتہ رانگ اور مونگے کا کشتہ بہت ہلکا ہوتا ہے اس میں چنداں خوف نہیں اور ہڑتال اور سنکھیا اور زہریلی دواؤں کے کشتوں کے پاس نہ جاؤ اور حرام[2] اور نجس دوا نہ کھاؤ نہ لگاؤ

۵۔ جب کوئی دوا ایک مدت دراز تک کھانا ہو تو کبھی کبھی ایک دو دن کو چھوڑ دیا کرو یا اُسکی جگہ اور دوا بدل دیا کرو کیونکہ جس دوا کی عادت ہو جاتی ہے اُسکا اثر نہیں ہوتا۔

۶۔ جب تک غذا سے کام چلے دوا کو اختیار نہ کرو۔ مثلاً مسہل کے بعد طاقت آنے کے لئے جوان آدمی کو یخنی کافی ہے اُسکو مشک و عنبر وغیرہ کی ضرورت نہیں البتہ بوڑھے آدمی کو یخنی قبض کرتی ہے اور اسکے ہضم کرنے کے لئے بھی طاقت چاہیے ایسے شخص کو کوئی معجون وغیرہ بنا لینا بہت مناسب ہے۔

۷۔ دوا کو بہت احتیاط[3] سے ٹھیک تول کر نسخہ کے موافق بناؤ۔ اپنی طرف سے مت گھٹاؤ بڑھاؤ۔

۸۔ دوا پہلے حکیم کو دکھلاؤ اگر بُری ہو اُسکو بدلاؤ۔

۹۔ دل اور جگر اور دماغ اور پھیپھڑا اور آنکھ وغیرہ جو نازک چیزیں ہیں اُن کے لئے ایسی دوائیں استعمال مت کرو جو بہت تیز ہیں یا بہت ٹھنڈی یا بہت تحلیل کرنے والی ہیں یا زہریلی ہیں۔ ہاں جہاں سخت ضرورت ہو لاچاری ہے مثلاً جگر پر اکاس بیل نہ رکھیں۔ کھانسی میں سنکھیا کا کشتہ نہ کھائیں آنکھ میں نرا کافور نہ لگائیں بلکہ جب تک آنکھ میں باہر کی دوا سے کام چل سکے اندر دوا نہ لگائیں۔

۱۰۔ علاج ہمیشہ ایسے طبیب سے کرائیں جو حکمت کا علم رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو۔ علاج غور اور تحقیق سے کرتا ہو بے سوچے سمجھے نسخہ نہ لکھ دیتا ہو مسہل دینے میں جلدی نہ کرتا ہو کسی کا نام مشہور سُن کر دھوکے میں نہ آؤ۔

۱۱۔ بیماری میں پرہیز کو دوا سے زیادہ ضروری سمجھو اور تندرستی میں بہت پرہیز ہرگز نہ کرو فصل کی چیزوں میں سے جسکو دل چاہے شوق سے کھاؤ مگر یہ خیال رکھو کہ پیٹ سے زیادہ نہ کھاؤ اور پیٹ میں گرانی پاؤ تو فاقہ کر دو۔

۱۲۔ یوں تو ہر بیماری کا علاج ضروری ہے خاصکر ان بیماریوں کے علاج میں ہرگز غفلت مت کرو اور بچوں کے لئے تو اور زیادہ

---

[1] سونا چاندی رانگ سنکھیا اور بہت سی چیزوں کو آگ میں خاص طریقے سے پھونکا جاتا ہے جس سے وہ راکھ ہو جاتی ہے اُسے کشتہ کہتے ہیں [2] اس کے مسائل طبی جوہر میں دیکھ لو جو اسی حصہ میں بطور ضمیمہ شامل ہے ۱۲ نظر ثالث [3] دوا کو ہمیشہ ڈھانک کر اور حفاظت سے رکھو بعضی دواؤں پر بعض جانور عاشق ہوتے ہیں وہ ان میں ضرور منہ ڈالتے ہیں جیسے بلی بالچھڑ اور باورنجبویہ پر یا سانپ کیوڑہ پر ۱۲ نظر ثالث۔

خیال کرو۔ زکام۔ کھانسی۔ آنکھ دکھنا۔ پسلی کا درد۔ بدہضمی۔ بار بار پاخانہ جانا۔ پیچش۔ آنت اترنا۔ حیض کی کمی یا زیادتی۔ بخار جو ہر وقت رہتا ہو یا کھانا کھا کر ہو جاتا ہو۔ کسی جانور یا آدمی کا کاٹ کھانا۔ زہریلی دوا کھا لینا۔ دل دھڑکنا۔ چکر آنا۔ جگہ جگہ سے بدن پھڑکنا تمام بدن کا سُن ہو جانا اور جب بھوک بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا نیند بہت بڑھ جائے یا بہت گھٹ جائے یا پسینہ بہت آنے لگے یا بالکل نہ آئے یا اور کوئی بات اپنی ہمیشہ کی عادت کے خلاف پیدا ہو جاوے تو سمجھو کہ بیماری آتی ہے جلدی حکیم سے خبر کر کے تدبیر کرو اور غذا وغیرہ میں بے ترکیبی نہ ہونے دو۔

۱۳۔ نبض دکھلانے میں ان باتوں کا خیال رکھو کہ نبض دکھلانے کے وقت پیٹ نہ بھرا ہو نہ بہت خالی ہو کہ بھوک سے بیتاب ہو طبیعت پر نہ زیادہ غم ہو نہ زیادہ خوشی ہو نہ سو کر اٹھنے کے بعد فوراً دکھلاوے۔ نہ بہت جاگنے کے بعد نہ کسی محنت کا کام کرنے کے بعد نہ دور سے چل کر آنے کے بعد نبض دکھلانے کے وقت چار زانو ہو کر بیٹھو یا چارپائی پر یا پیڑھی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھو۔ کسی کروٹ پر زیادہ زور دے کر مت بیٹھو نہ کوئی سا ہاتھ ٹیکو۔ تکیہ بھی نہ لگاؤ۔ جس ہاتھ کی نبض دکھاؤ اس میں کوئی چیز مت پکڑو نہ ہاتھ کو بہت سیدھا کرو نہ بہت موڑو بلکہ بازو کو پسلیوں سے ملا کر ڈھیلا چھوڑ دو۔ سانس بند نہ کرو۔ طبیب سے نہ ڈرو اس سے نبض میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اگر لیٹ کر نبض دکھلانا ہو تو کروٹ پر مت لیٹو چت لیٹ جاؤ۔

۱۴۔ قارورہ رکھنے میں ان باتوں کا خیال رکھو۔ قارورہ ایسے وقت کیا جائے کہ آدمی عادت کے موافق نیند سے اٹھا ہو۔ ابھی تک کچھ کھایا پیا نہ ہو۔ سبز ترکاری کے کھانے سے قارورے میں سبزی آجاتی ہے۔ زعفران اور املتاس سے زردی آجاتی ہے اور مہندی لگانے سے سرخی آجاتی ہے۔ روزہ رکھنے اور نیند نہ آنے سے اور زیادہ تکان سے اور بہت بھوک اور دیر تک پیشاب روکنے سے زردی یا سرخی آجاتی ہے کبھی بہت جاگنے سے قارورہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے بہت پانی پینے سے رنگ ہلکا ہو جاتا ہے دستوں کے بعد قارورہ قابلِ اعتبار نہیں رہتا۔ غذا کھانے سے بارہ گھنٹے بعد کا قارورہ پورے اعتبار کے قابل ہے جب صبح کو قارورہ دکھلانا ہو تو رات کو بہت پیٹ بھر کر نہ کھائیں زچہ کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں۔ رات کو اگر کئی بار پیشاب کیا تو صبح کا قارورہ قابلِ اعتبار نہیں۔ اگر قارورہ چھ گھنٹے رکھا رہا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا اور بعضے قارورے اس سے کم میں بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ غرض جب دیکھیں کہ اسکے رنگ اور بو میں فرق آگیا تو دکھلانے کے قابل نہیں رہا[1]۔

۱۵۔ جلدی جلدی بے ضرورت حکیموں کو نہ بدلو۔ حکیم کو خوش رکھو اسکے خلاف مت کرو اگر فائدہ نہ ہو تو اسکو الزام مت دو اسکو دے کر احسان مت جتلاؤ۔

۱۶۔ مریض پر سختی مت کرو۔ اسکی سخت مزاجی کو جھیلو اسکے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرو جس سے اسکو نا امیدی ہو جائے چاہیے

---

[1] قارورہ کا برتن بالکل صاف ہو اور ڈھانک کر رکھنا چاہیئے۔ اگر شیشی میں دکھایا جائے تو شیشی بھی بالکل صاف ہو ۱۲ نظر ثالث

کیسی ہی اسکی حالت خراب ہو مگر اسکی تسلی کرتے رہو۔

بعض طبّی اصطلاحوں کا بیان

نسخوں میں بعضے الفاظ اصطلاحی لکھے جاتے ہیں اور بعضے علاجوں کے خاص خاص نام ہیں انکو مختصراً یہاں لکھا جاتا ہے (یہ نظر ثالث کا اضافہ ہے) ۱۲

مُدِر بول :- پیشاب اُتارنے والی دوا۔

مُدِر حیض :- حیض جاری کرنے والی دوا۔

مُدِر لبن :- دُودھ اُتارنے والی دوا۔

مُدمِل :- زخم بھرنے والی دوا۔

منضج :- وہ دوا جو مادہ کو نکلنے کے لئے تیار کرے۔

مسہل :- دست لانے والی دوا۔

مفتت حصاة :- پتھری کو توڑنے والی دوا۔

مقیّی :- قے لانے والی دوا۔

حقنہ۔ احتقان :- پاخانہ کے مقام سے بذریعہ پچکاری دوا پہنچانا۔

حمول :- رحم میں دوا کا رکھنا۔

ملیّن :- بہت ہلکا مسہل۔

آبزن :- خالی پانی میں یا پانی میں کوئی دوا پکا کر اس میں بیٹھنا

انکباب :- بھپارہ لینا۔

بخور :- دوا سُلگا کر دھونی لینا بعض وقت رحم کے اندر کسی دوا کا دھواں پہنچانا منظور ہوتا ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دوا کو آگ پر ڈال کر ایک کونڈا سوراخ دار اس پر ڈھانک کر اس سوراخ پر بیٹھ جائیں۔

فرزجہ :- اسکے بھی وہی معنے ہیں۔

قطور :- کان وغیرہ میں دوا ٹپکانا

لخلخہ :- تر چیز سُنگھانا اسکی ترکیب بھی بخار کے بیان میں ہے

پاشویہ :- دوا کے پانی سے پیروں کو دھانا اسکی مفصل ترکیب بخار کے بیان میں ص۱۲ پر مذکور ہے۔

تبرید :- ٹھنڈی دوا دینا مسہل کے بعد جو دوا دی جاتی ہے اسکو تبرید اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ دوا اکثر ٹھنڈی ہوتی ہے اور مسہل کے نقصانات دُور کرنے کے لئے دی جاتی ہے کیونکہ مسہل سے آنتوں وغیرہ کو ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہنچتا ہے۔ فالج وغیرہ ٹھنڈے امراض میں تبرید کبھی معتدل بلکہ گرم بھی ہوتی ہے۔

نطول :- دھارنا اسکی ترکیب ہے کہ جن دواؤں سے دھارنا ہو اُن کو پانی میں پکا کر جب نیم گرم رہ جائے ایک بالشت اُونچے سے دھار باندھ کر ڈالیں۔

تولنے کے باٹ

آٹھ چاول کی — ایک رتی
آٹھ رتی کا — ایک ماشہ
بارہ ماشہ کا — ایک تولہ
۵ تولہ کی — ایک چھٹانک
۱۶ چھٹانک کا — ایک سیر
۵ سیر کی — ایک دھڑی
۴۰ سیر کا — ایک من
درہم — ساڑھے تین ماشہ
دانگ — پونے چار رتی
رطل — ۳۴ تولے ساڑھے چار ماشہ
مثقال — ساڑھے چار ماشہ
دام پختہ — بیس ماشہ

انگریزی باٹ

گرین — آدھی رتی
ڈرام — تیس رتی
اونس — ۸ ڈرام یا ۲½ تولہ
پونڈ — ۱۶ اونس یا آدھ سیر

بعض بیماریوں کے ہلکے ہلکے علاج

ان علاجوں کے لکھنے سے یہ مطلب نہیں کہ ہر آدمی حکیم بن جاوے بلکہ اتنی غرض ہے کہ ہلکی ہلکی معمولی شکایتیں اگر اپنے آپ کو یا بچوں کو ہو جاویں اور حکیم دور ہو تو ایسے وقت میں جیسے اکثر عورتوں کی عادت ہے کہ سستی کی وجہ سے نہ حکیم کو خبر کرتی ہیں اور ناواقف ہونے کی وجہ سے خود بھی کوئی تدبیر نہیں کرسکتیں۔ آخر کو وہ مرض یونہی بڑھ جاتا ہے پھر مشکل پڑ جاتی ہے تو ایسے موقع کے واسطے اگر عورتوں کو کچھ واقفیت ہو جاوے تو ان کے کام آوے۔ اور دوسرے بعض بیماریوں کے پرہیز اور بعض بیماریوں سے بچنے کے طریقے معلوم ہو جاویں گے تو اپنی اور اپنے بچوں کی حفاظت کرسکیں گی تیسرے بعض دواؤں کا بنانا اور حکیم کے بتلائے ہوئے علاج کے برتاؤ کا طریقہ اور مریض کی خدمت کرنا اور اسکو آرام دینے کا سلیقہ آجاوے گا اسواسطے تھوڑا تھوڑا لکھ دیا ہے۔ اور اس میں ان باتوں کا خیال رکھا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان تدبیریں بتلائی ہیں اور ایسی طرح لکھا ہے کہ اگر عورتیں ذرا بھی سمجھ رکھتی ہوں تو سمجھ لیں اور بیماریاں وہی لکھی گئی ہیں جو اکثر ہوا کرتی ہیں اور دوائیں ایسی لکھی ہیں جو کسی حال میں نقصان نہ کریں اور اگر کہیں قیمتی نسخہ لکھا گیا ہے تو اسکے ساتھ ہی سستا بھی لکھ دیا ہے جو فائدہ میں قیمتی کے قریب ہے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے یا مرض اچھی طرح نہ پہچانا جاوے یا مرض بھاری ہو تو ہرگز دوا خود مت دو حکیم کو خبر کرو اور اگر دور ہو یا وہ نذرانہ چاہتا ہو یا دوا قیمتی بتلائے اور خدائے تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو خرچ کی کچھ پرواہ مت کرو جان سے بہتر مال نہیں ہے اور بالکل گنجائش نہ ہو تو خدائے تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان کو بڑی قدرت ہے کچھ دوا دارو پر حصر نہیں ہے دوا سے ذرا نفس کو تسلی ہوتی ہے اور شفا دینے والے اور خود دوا میں اثر دینے والے وہی ہیں وہ اگر چاہیں دوا سے بھی اچھا نہ ہو اور اگر وہ چاہیں بے دوا بھی اچھا کردیں چنانچہ دونوں باتیں رات دن نظر آتی ہیں۔ اب بیماریوں کے نام اور ان کی دوائیں لکھی جاتی ہیں اور یاد رکھو کہ تم کو جو دوا بازار سے منگوانا ہو جس طرح کتاب میں اسکا نام لکھا ہے۔ اسی طرح خوب صاف خط سے لکھ کر یا لکھوا کر بازار بھیجو پنساری دے دے گا۔

سر کی بیماریاں

سر کا درد:۔ یہ کئی طرح کا ہوتا ہے اور ہر ایک کا علاج جدا ہے۔ مگر یہاں ایسی دوائیں لکھی جاتی ہیں کہ کئی طرح کے درد سر میں فائدہ دیتی ہیں اور نقصان کسی طرح کا نہیں کرتیں۔

دوا:۔ تین ماشہ بنفشہ۔ تین ماشہ گل مچکن تین ماشہ گل نیلوفر پانی میں پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

دوسری دوا:۔ تین ماشہ آڑو کی گٹھلی کی گری پانی میں پیس لیں اور تین ماشہ تخم کاہو الگ خشک پیس لیں پھر دونوں کو ملا کر پیشانی اور کنپٹی پر

لیپ کردیں بہت مؤثر یعنی اثر والی دوا ہے اور اگر سردی ہو تو تین ماشہ کباب چینی پیس کر اس میں اور ملا لیں۔

تیسرا نسخہ:۔ جو ہر قسم کے دردِ سر کیلئے مفید ہے خواہ نیا ہو یا پرانا۔ مادہ سے ہو یا بلا مادہ کے سوت خطمی کے پھول، گل سرخ بنفشہ، صندل سرخ اور صندل سفید سب تین تین ماشہ، گل بابونہ ایک ماشہ، پوست خشخاش ایک ماشہ، املتاس ایک ماشہ ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

دماغ کا ضعیف ہونا:۔ اگر مزاج گرم ہے تو خمیرہ گاؤزبان کھاویں اور اگر مزاج سرد ہے تو خمیرہ بادام کھائیں ان دونوں خمیروں کی ترکیب سب بیماریوں کے بیان ختم ہونے کے بعد لکھی ہوئی ہے وہاں دیکھ لو اور بھی لمبے لمبے نسخے سب اسی جگہ ساتھ ہی لکھ دیتے ہیں۔ بیچ میں جہاں ایسے نسخوں کا نام آوے گا اسجگہ اتنا لکھ دیا جاوے گا کہ اسکو خاتمہ میں دیکھو تم خاتمہ کا یہی مطلب سمجھ جانا۔

آنکھ کی بیماریاں

آئینہ یا کوئی چمکدار چیز آفتاب کے سامنے کر کے آنکھ پر اسکا عکس ہرگز مت ڈالو اس سے کبھی دفعۃً بینائی جاتی رہتی ہے۔

دوا:۔ جس سے آنکھ کی بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہے اور نگاہ کو قوت ہو۔ انار شیریں اور انار ترش کے دانے اور دانوں کے بیچ کے پردے اور گودا لے کر کچلیں اور کئی تہ کپڑے میں چھان لیں جو عرق نکلے وہ آبِ انار کہلاتا ہے یہ عرق ڈیڑھ چھٹانک اور اس میں شہد چھٹانک بھر ملا کر مٹی یا پتھر کے برتن میں ہلکی آنچ پر پکائیں اور جھاگ اتارتے رہیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو کر جمنے کے قریب ہو جاوے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی اپنے اور اپنے بچوں کی آنکھ میں لگایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ آنکھ کی اکثر بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور بینائی میں ضعف نہ آئے گا۔

دوسری دوا:۔ کہ وہ بھی آنکھ کو اکثر بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے تازہ آملے یعنی آنولے لے کر کچل کر پانی نچوڑ لیں اور چھان کر لوہے کے برتن میں پکائیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر شیشی میں احتیاط سے رکھ لیں اور ایک ایک سلائی لگایا کریں۔

رگڑا:۔ جو کہ گھانجنی یعنی انجن ہاری اور پڑوال اور پلکوں کی خارش اور موٹا پن اور آنکھ کی سرخی کے لئے بہت مفید ہے۔ سفیدہ جست دو دو تولہ سمندر جھاگ اور کونپل نیم کی اور پھٹکری کچی اور اقلیمیائے ذہب سونے کا پانی ۱۲۔ نو نو ماشہ اور لونگ چھ ماشہ اور افیون اور چراغ کا گل پانچ پانچ ماشہ اور نیلا تھوتھا کھیل کیا ہوا دو ماشہ اور رسوت ایک تولہ اور چھوٹی ہڑ ایک تولہ سب کو سرمہ کی طرح پیس کر سرسوں کے چھ تولہ خالص تیل میں ملا کر کانسی کے کٹورہ میں نیم کے سونٹے سے آٹھ دن تک رگڑیں پھر ایک سو ایک بار ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں اور کسی صاف برتن میں گرد سے بچا کر رکھ لیں پڑوالوں کو اکھاڑ کر جڑوں پر لگائیں دو چار دفعہ کے لگانے سے نکلنے بند ہو جاتے ہیں اور گھانجنی پر چالیس دن لگائیں تمام عمر نہ نکلیں اور بھی آنکھ کے بہت سے

امراض کو مفید ہے۔ چراغ کا گل یہ ہے کہ روئی کو تیل میں بھگو کر جلائیں جب بجھنے کے قریب آئے تو ڈھانک دیں کہ ٹھنڈی ہو جائے

آنکھ دکھنے آنا۔ یہ جو مشہور ہے کہ جب آنکھ دکھنے آئے تو تین دن تک دوا نہ کرے یہ بالکل غلط ہے بلکہ پہلے ہی دن سے غور سے علاج کرو البتہ شروع میں کوئی تیز دوا نہ لگاؤ بلکہ اخیر میں بھی نہ لگاؤ۔ جب تک کوئی بڑا ہوشیار تجربہ کار حکیم نہ بتلاوے

دوا :۔ اگر اول دن آنکھ دکھنے میں لگائی جاوے تو مفید ہو اور کسی حال میں مضر نہ ہو یعنی نقصان نہ کرے ذرا سی رسوت گلاب میں یا مکوہ کے پانی میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسری دوا پوٹلی کی :۔ تین تین ماشہ پھٹکری سفید اور زیرہ سفید اور پوست کا ڈوڈہ اور ایک ماشہ افیون اور چار ماشہ پٹھانی لودھ اور چھ ماشہ املی کے پتے اور اڑھائی عدد نیم کے پتے سب کو کچل کر دو تین پوٹلی بنالے کوری پیالی میں پانی بھر کر اس میں چھوڑے رکھے اور آنکھوں کو لگایا کرے۔ اگر سردی کے دن ہوں تو ذرا گرم کرلے۔

تیسری دوا :۔ آنکھ دکھنے کے شروع سے لے کر اخیر تک لگا سکتے ہیں دھوں اور چھوٹے موٹے زخم اور آنکھ کی بہت سی بیماریوں کو فائدہ مند ہے۔ آنکھ میں بالکل نہیں لگتی۔ چاکسو کی گری چھ ماشہ اور مصری مدبر کی ہوئی انزروت اور نشاستہ تین تین ماشہ سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی یا تین تین سلائی سوتے وقت چاہے صبح و شام لگائیں اور اگر اسکو لگا کر اوپر سے دو پھایہ روغن گل یا گھی میں بھگو کر تھوڑی دیر ٹھنڈے گھڑے پر رکھ کر جب وہ ٹھنڈے ہو جاویں پھر ان پھایوں کو آنکھوں پر رکھ کر مٹی کی دو ٹکیاں جو پانی میں گوندھ کر بنائی ہوں رکھ کر پٹی باندھ دیں تو بہت جلدی نفع ہو۔ چاکسو کی گری نکالنے کی ترکیب ابھی موتیابند کے بیان میں آتی ہے۔ اور انزروت اس طرح مدبر ہوتی ہے کہ انزروت کو باریک پیس کر بکری یا گائے یا بھینس کے دودھ میں گوندھ کر جھاؤ کی لکڑی پر لپیٹ کر بہت ہلکی آنچ پر سکھائیں پھر لکڑی پر سے اتار کر کام میں لاویں اور انزروت آنکھ میں کبھی بدون مدبر کیے ہوئے نہ لگائیں ورنہ نقصان دے گی۔

فائدہ :۔ جہاں بچوں کی آنکھیں دکھنے کا بیان آوے گا وہاں کچھ ضروری چیزیں کھانے پینے کے متعلق لکھی ہیں بڑے آدمی بھی ان کا خیال رکھیں اور کچھ نسخے بھی اور لکھے ہیں۔

آنکھ کا باہر نکل آنا :۔ اس کو عربی میں جحوظ العین کہتے ہیں۔

دوا :۔ دو ماشہ گل خطمی۔ تین ماشہ گل سرخ۔ تین ماشہ صندل سرخ۔ دو ماشہ ہلیلہ سیاہ۔ ایک ماشہ نرکسی۔ ان سب کو ہری مکوہ اور ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر نیم گرم یعنی ہلکا ہلکا سہاتا گرم کر کے لیپ کریں۔

دوا :۔ جس کو اگر تندرستی میں لگاویں تو اکثر امراض سے حفاظت رہے اور اگر آنکھ دکھ کر اچھی ہونے کے بعد لگاویں تو ایک عرصہ تک نہ دکھے اور معمولی جالے تک کو کاٹ دے اور بینائی کو نہایت تیز کرے۔ سوکھے آنولے پاؤ بھر لے کر آدھ سیر

پانی میں اوٹا لیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جاوے ملکر چھان کر یہ پانی رکھ لیں۔ پھر چھوٹی ہڑ بارہ[12] عدد اور چھوٹی پیپل بارہ[12] عدد اور کالی مرچ اڑھائی عدد کھرل میں یا سل پر ڈال کر پیسنا شروع کر دیں اور وہ آنولے کا پانی ڈالتے جاویں اور یہاں تک پیسیں کہ سب پانی جذب ہو جاوے پھر اس دوا کی گولیاں بنا کر رکھ لیں اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر سلائی سے لگا دیں

موتیا بند:۔ اس کا نام عربی میں نزول الماء ہے۔ آجکل یہ مرض بہت ہونے لگا ہے اور اس میں آنکھ کے تل میں پانی اتر آتا ہے اور رفتہ رفتہ بینائی بالکل جاتی رہتی ہے اور گو اسکا پہچاننا مشکل ہے مگر ایسی تدبیریں لکھی جاتی ہیں کہ اگر پہچاننے میں غلطی بھی ہو تو نقصان نہ کرے۔

شروع علامت یعنی پہچان اسکی یہ ہے کہ آنکھ کے سامنے مکھی بھنگے ترمرے سے معلوم ہوتے ہوں۔ اور چراغ کی لَو صاف نہ معلوم ہو بلکہ ایسا معلوم ہو کہ لَو کے آس پاس ایک بڑا سا حلقہ ہے اسوقت یہ سرمہ بنا کر لگائیں اگر موتیا بند نہ ہو گا تو آنکھ کی دوسری بیماریوں کو بھی فائدہ دے گا۔ سوا تولہ سفیدہ کاشغری اور آٹھ ماشہ ببول کا گوند اور آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ اور چار ماشہ سنگ بسخ اور چار ماشہ سچا سیپ اور چھ ماشہ شادنج عدسی جو پانی سے مغسول کیا گیا ہو یعنی خاص ترکیب سے دھویا گیا ہو اور وہ ترکیب ابھی بتائی جاوے گی اور دو ماشہ سرمہ اور دو ماشہ چاندی کے ورق اور تین ماشہ چھلے ہوئے چاکسو۔ ان کے چھیلنے کی بھی ترکیب ابھی بتلا دی جاوے گی اور ایک ماشہ نشاستہ ان سب کو سرمہ کی طرح پیس کر رکھ لیں اور ایک ایک سلائی صبح و شام لگایا کریں یہ سرمہ آنکھ سے پانی بہنے اور ضعف بصارت کو بھی مفید ہے۔

شادنج کے مغسول کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ شادنج کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر بڑے سے برتن میں پانی میں ڈالدیں ایک منٹ کے بعد اوپر کا پانی علیحدہ کر لیں اس علیحدہ کیے ہوئے پانی میں جو کچھ شادنج نیچے بیٹھ جاوے وہ نکال لیں یہ مغسول ہے اور اس بڑے برتن میں جو شادنج رہ گیا ہے پھر پیس کر اسی طرح دھو لیں اور چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب یہ ہے کہ اسکو ڈھیلی پوٹلی میں باندھ کر نیم کے پتوں کے ساتھ جوش دیں جب خوب پھول جاویں مل کر چھلکے دور کر دیں اور اندر کا مغز لے لیں اور موتیا بند والے کو یہ گل لگانا بھی چاہیے ترکیب اسکی یہ ہے کہ چار ماشہ سفید صندل اور دو ماشہ انزروت اور چار رتی ببول کا گوند اور چار رتی افیون اور چار رتی زعفران سب کو باریک پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر روپے کے برابر کاغذ کی دو ٹکیاں تراش کر اسمیں سوئی سے بہت سے سوراخ کر کے ان دونوں کاغذوں پر یہ دوا لگا کر دونوں کنپٹیوں پر چپکا دے اور صبح و شام بدل دیا کرے[1]۔ یہ گل لگانا بھی کسی حالت میں نقصان نہیں کرتا اور رات کو ہر روز اطریفل کشنیزی ایک تولہ کھایا کریں اور کبھی چھٹے ساتویں دن ناغہ بھی کر دیا کریں تاکہ عادت نہ ہو جائے اگر موتیا بند ہو گا۔ ان تدبیروں سے نفع ہو جائے گا اور موتیا بند نہ ہوا جب بھی ان میں کسی طرح کا نقصان نہیں۔ جب آنکھ میں ذرا بھی دھند پائیں یہ تدبیر ضرور کر لیں اور کم سے کم

---

[1] جب وضو کرنا ہو تو ان ٹکیوں کو ذرا نمی دے کر چھوٹا کر وضو کر لیں اور فوراً پانی خشک کر کے پھر ان ٹکیوں کو اسی جگہ چپکا دیں ۱۲۔ نظر ثالث

تین مہینے نباہ کر کریں جب پانی زیادہ اُتر آتا ہے تو بینائی جاتی رہتی ہے پھر سوائے شگاف دینے کے اور کوئی علاج نہیں جس کو آنکھ بنوانا کہتے ہیں بلکہ بننے کے بعد بھی آنکھ کمزور رہتی ہے ۔

کان کی بیماریاں

فائدہ :۔ پیٹ بھر کر کھانا کھا کر فوراً سو رہنے سے کان جلدی بہرے ہو جاتے ہیں جب تک کھانا کھانے کے بعد دو گھنٹے نہ گذر جائیں ہرگز مت سویا کرو۔

فائدہ :۔ اگر کان میں کوئی دوا ڈالو خواہ تاثیر میں گرم ہو یا سرد ہمیشہ نیم گرم ڈالو۔

فائدہ :۔ اگر بچپن سے عادت رکھیں کہ کبھی کبھی کان میں روغن بادام تلخ پانچ بوند نیم گرم ٹپکا لیا کریں تو اُمید ہے کہ اخیر عمر تک کبھی سننے میں فرق نہ آوے ۔

دوا[۱] **:**۔ جس سے کان کا میل نکل جاتا ہے۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا۔ خوب باریک پیس کر تھوڑا سا کان میں ڈالیں اور اوپر سے کاغذی لیموں کا عرق نیم گرم پانچ چھ بوند ٹپکا دیں اور جس کان میں یہ دوا ڈالیں اسی طرف کی کروٹ پر سو رہیں دو تین دن میں میل بالکل صاف ہو جائے گا اور سلائی وغیرہ سے میل نکلوانے کی ضرورت نہ پڑے گی ۔

دوا :۔ جس سے مچھر یا اور کوئی جانور جو کان میں گھس گیا ہو نکل جاوے۔ تین ماشہ آڑو کے پتے ۔ یہ باغوں میں بہت ملتے ہیں اور تین ماشہ ہرے پودینے کے پتے اور تین ماشہ سقمونیا سب کو باریک پیس کر چھان کر کان میں نیم گرم ٹپکا دیں اس سے وہ جانور مر جائے گا جب اُسکا چلنا پھرنا کان میں معلوم نہ ہو اسوقت روغن بادام نیم گرم خوب بھر دو اور کان کے سوراخ میں روئی لگا کر کان کو جھکا کے رکھو۔ تھوڑی دیر بعد روئی نکال دو وہ جانور بھی تیل کے ساتھ نکل آوے گا اور فقط تیل کان میں خوب بھر دینے سے بھی جانور مر جاتا ہے[۱] ۔

کان کا درد :۔ خواہ کسی قسم کا ہو اسکے لئے یہ روغن مفید ہے اور کسی وقت میں نقصان دینے والا نہیں اگر گھر میں ہمیشہ تیار رہے تو بہتر ہے چھ ماشہ بنفشہ اور چھ ماشہ افسنتین رومی اور تین ماشہ اسطوخودوس اور چھ ماشہ گل بابونہ رات کو پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح کو اتنا جوش دیں کہ پانی آدھا رہ جائے پھر مل کر چھان کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ سرکہ ملا کر اتنا اوٹائیں کہ پانی اور سرکہ جل کر صرف تیل رہ جائے پھر چار رتی کافور اور ایک ماشہ مصطگی رومی اور ایک ماشہ انزروت باریک پیس کر اس تیل میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

---

[۱] جانور کے کان میں سے نکالنے کی ایک اور تدبیر بھی ہے اگر وہ جانور زندہ ہو تو ایسا کرو کہ اندھیرے میں جا کر تیز روشنی کا لیمپ یا چراغ کان کے سامنے رکھو۔ حشرات الارض روشنی پر عاشق ہیں۔ وہ جانور روشنی دیکھ کر باہر نکل آوے گا ۔۱۲ تقریر ثالث۔

[۱] یہ دوا بہت نافع نمک کان میں ڈال جائے تو کان بہنے کو بھی مفید ہے ۔۱۲ از قادری

ناک کی بیماریاں

فائدہ :- اگر سرسام میں نکسیر جاری ہو جاوے تو اسکو مت بند کرو۔ البتہ اگر بہت زیادہ ہو جاوے تو بند کر دینا چاہیئے۔

نکسیر :- اگر خفیف جاری ہووے تو امرود کے پتوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں چڑھانے سے بند ہو جاتی ہے۔

دوسری دوا :- جس کی بہت قوی تاثیر ہے۔ اول ٹھنڈا پانی سر پر ڈالو پھر تین ماشہ مازو اور تین ماشہ پوست انار اور تین ماشہ گل سرخ اور چھ ماشہ چھلکے اتری ہوئی مسور اور پندرہ ماشہ رسوت ان سب کو باریک پیس کر گلاب اور خرفہ کے پتوں کے پانی میں ملا کر پیشانی اور سر پر لیپ کیجئے۔ مگر یہ دوا بہت بوڑھے آدمیوں کو استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

تیسری دوا :- جو ہر طرح کی نکسیر کو مفید ہے اور ہر عمر میں استعمال کر سکتے ہیں۔ تین ماشہ سفید صندل اور تین ماشہ رسوت اور تین ماشہ گلنار اور چار رتی کافور ان سب کو چھ تولہ گلاب میں پیس کر اس میں کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں۔

زکام اور نزلہ :- آجکل یہ بہت ہونے لگا ہے اسکو ہلکا مرض نہ سمجھو بلکہ شروع ہوتے ہی فکر کر کے علاج اور پرہیز کرو یہ جو مشہور ہے کہ تین دن تک نہ دوا نہ ہووے یہ بات پہلے زمانہ میں تھی جس وقت طبیعتیں قوی ہوتی تھیں اور بیماری کو خود دفع کر دیتی تھیں اب طبیعتیں کمزور ہو گئیں اب اس بات کے بھروسہ نہ رہیں زکام اگر ہمیشہ رہے دماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اگر شروع ہو کر بند ہو جاوے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ کبھی جنون ہو جاتا ہے جس طرح کا زکام ہو فوراً حکیم سے کہہ کر اسکا علاج کرنا چاہیئے اور غذا زکام میں مونگ کی دال رکھو چکنائی اور مٹھائی اور دودھ، دہی اور ترشی سے پرہیز لازم سمجھو۔ اور شروع زکام میں سر پر تیل نہ ملو۔ اخیر میں مضائقہ نہیں اور شروع زکام میں چھینک لینے کے لئے کوئی ہلاس نہ سونگھو اس سے بعض دفعہ آنکھ میں پانی اُتر آتا ہے اور بینائی جاتی رہتی ہے۔ اور جب زکام بالکل اچھا ہو جاوے تو کوئی دوا دماغ کی طاقت کی ضرور کھا لیا کرو۔ یہ حریرہ بہت اچھا ہے نزلہ نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب یہ ہے کہ نو دانے بادام شیریں کا مغز اور چھ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں اور پانچ ماشہ تخم خشخاش سفید پانی میں خوب باریک پیس کر چار ماشہ نشاستہ ملا کر چار تولہ گھی میں حریرہ پکا کر چار تولہ مصری سے میٹھا کر کے پیئیں۔ یا نو ماشہ خمیرہ گاؤزبان میں دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھاویں اور خمیرہ اور کشتہ کی ترکیب خاتمہ میں آویگی[1]

[1] ایک قسم کا زکام وہ ہے کہ شروع میں حلق میں سوزش ہوتی ہے اور سانس رُکتا ہے اور پتلا بلغم نکلتا ہے پھر بند ہو جاتا ہے اور سر میں درد وغیرہ ہوتا ہے اور ہمیشہ تکلیف رہتی ہے تھوڑے دنوں کے بعد پھر زکام شروع ہوتا ہے اور وہی حالتیں ہوتی ہیں اسی طرح سلسلہ لگا رہتا ہے یہ زکام گرمی سے ہوتا ہے اگر ایک دفعہ اسکا علاج باقاعدہ ہو جاوے تو بہت فائدہ ہوتا ہے اور دورہ نہیں ہوتا وہ علاج یہ ہے کہ جس وقت اس زکام کے شروع ہونے کی علامتیں شروع ہوں فوراً عناب ۵ دانہ بھگو کر چھان کر شکر سفید دو تولہ ملا کر صبح شام تین تین وقت پیئے بعد اس کے گل بنفشہ ۵ ماشہ بڑھا لیں اور صبح شام دونوں وقت پیئیں تین وقت کے بعد یہ نسخہ پیئیں عناب ۵ دانہ گل بنفشہ ۵ ماشہ مویز منقیٰ ۵ دانہ سپستان ۹ دانہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر شکر سفید یا خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پیئیں اور تین وقت کے بعد یہ نسخہ پیئیں ملیٹھی ۴ ماشہ گل بنفشہ ۵ ماشہ سپستان ۹ دانہ مویز منقیٰ ۵ دانہ، ہنسراج ۵ ماشہ بھگو کر یا جوش دے کر چھان کر شکر سفید یا خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پیئیں۔ تین وقت کے بعد کوئی حریرہ مقوی دماغ یا خمیرہ گاؤزبان چند روز کھاتے رہیں حریرہ کا نسخہ ابھی گذرا اور خمیرہ گاؤزبان کی ترکیب خاتمہ میں ہے ہر شروع زکام میں دوا کو جوش دے کر پینا کبھی سرسام لے آتا ہے ۱۲ نظر ثالث۔

زبان کی بیماریاں

قلاع یعنی منہ آجانا :۔ اگر سفید رنگ ہو تو یہ دوا کریں ایک ایک ماشہ کباب چینی اور بڑی الائچی کے دانے اور سفید کتھا باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں تاکہ لعاب یعنی رال نکل جاوے اور اگر سرخ رنگ ہے تو یہ دوا کرو ایک ایک ماشہ گلاب زیرہ اور تخم خرفہ اور طباشیر اور زہر مہرہ خوب باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور اگر گہرا سرخ نہ ہو بلکہ سرخ زردی مائل ہو تو یہ دوا لگائیں تین ماشہ مصری اور ایک ماشہ کافور پیس کر منہ میں ملیں اکثر سرسام اور تیز بخار میں ایسا قلاع ہوتا ہے اور اگر سیاہ رنگ ہو تو اسکی تدبیر کسی حکیم سے پوچھو[۲]۔

دوا :۔ جو منہ آنے کی اکثر قسموں کو نافع ہے ایک ایک ماشہ گاؤزبان سوختہ یعنی گاؤزبان کی جلی ہوئی چھائی اور کتھا سفید اور طباشیر اور گل ارمنی اور گلنار بڑی الائچی کے دانے اور کباب چینی باریک پیس کر منہ میں چھڑکیں اور منہ لٹکا دیں۔

دانت کی بیماریاں

فائدہ :۔ گرم چیز جیسے زیادہ گرم روٹی یا جلتا سالن وغیرہ کھا کر اوپر سے ٹھنڈا پانی مت پیو۔ اس سے دانتوں کو نقصان پہنچتا ہے اور دانت سے کوئی سخت چیز مت توڑو اس سے دانت اور آنکھ دونوں کو صدمہ پہنچتا ہے۔ برف کثرت سے چبانا بھی مضر ہے

منجن :۔ جو کہ عورتوں کے لئے بہت مفید ہے۔ دو تولہ بادام کے چھلکے جلے ہوئے اور چھ ماشہ زرد کوڑی کی راکھ اور چھ ماشہ رومی مصطگی سب کو باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

دوسرا منجن :۔ بہت آزمایا ہوا سات ماشہ بارہ سنگے کا جلا ہوا سینگ اور سات ماشہ چھوٹی مائیں اور سات ماشہ ناگرموتھا اور سات ماشہ گل سرخ اور سات ماشہ بالچھڑ اور پونے دو ماشہ نمک لاہوری باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ملا کریں۔

تیسرا منجن :۔ دانت کیسے ہی کمزور ہوں اور ہلنے لگے ہوں اس منجن سے جم جاتے ہیں مسوڑھوں سے اگر خون بہتا ہو اسکو بھی مفید ہے۔ رومی مصطگی۔ پھٹکری خام۔ لوبان۔ سنگجراحت، طباشیر۔ لوہے کا برادہ سیاہ مرچ۔ سفید گول مرچ۔ گتیس۔ اتیس چھالیہ۔ مازو۔ سیلکھڑی۔ جھڑبیری کی چھال جامن کی چھال (ببول کی چھال۔ ۱۲ ق) گوندنی کی چھال یہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ لیکر باریک پیس کر رکھ لیں، اور رات کو مل کر پان کھا کر سو رہیں صبح کو ایک شاخ کھجور کی پانی میں جوش دے کر کلی کریں۔ اگر یہ کلی نہ بھی کریں تو مضائقہ نہیں۔ **چوتھا منجن :۔** جو دانتوں کے درد اور داڑھ ہلنے اور نکلنے کے لئے مفید ہے مصطگی رومی۔ عاقرقرحا۔ نمک لاہوری۔ تمباکو سب تین تین ماشہ لے کر باریک پیس کر ملیں اور منہ لٹکا دیں۔

حلق کی بیماریاں

گلا دُکھنا:۔ شہتوت کا شربت دو چار دفعہ چاٹ لیں بہت فائدہ ہوتا ہے اور بیماریوں میں حکیم سے پوچھیں۔

سینہ کی بیماریاں

آواز بیٹھ جانا:۔ اگر زکام کھانسی کی وجہ سے ہے تو زکام کھانسی کا علاج کرنا چاہیئے اور اگر یوں ہی بیٹھ گئی ہو تو یہ دوا کریں۔ ساڑھے تین ماشہ ابریشم خام مقرض اور پانچ ماشہ بیخ سوسن اور چار ماشہ اصل السوس مقشر یعنی ملٹھی چھلی ہوئی اور نو دانہ سپستان یعنی لہسوڑہ اور دو تولہ مصری۔ ان سب کو جوش دے کر چھان کر چائے کی طرح گرما گرم پئیں۔

دوا:۔ گاڑھے اور جمے ہوئے بلغم کو نکالنے والی۔ چار ماشہ اصل السوس مقشر اور چار ماشہ گاؤ زبان اور ایک عدد ولایتی انجیر اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ سپستان اور دو تولہ مصری ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اور سات دانہ بادام شیریں کا شیرہ نکالکر اس میں ملا کر نیم گرم پیویں اور یہ چٹنی چاٹیں اس سے بھی بلغم نکل جاتا ہے۔ رب السوس۔ کتیرا صمغ عربی۔ کاکڑا سینگی[1]۔ نشاستہ سب چیزیں ایک ایک ماشہ اور ایک دانہ مغز بادام شیریں ان سبکو باریک پیس کر دو تولہ شربت بنفشہ میں ملا کر رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی چاٹیں اور اگر کھانسی میں کف پتلا نکلتا ہے تو یہ دوا کرو چار ماشہ اصل السوس مقشر اور پانچ دانہ عناب اور پانچ ماشہ تخم خطمی اور پانچ ماشہ گل بنفشہ اور نو دانہ مویز منقےٰ پانی میں بھگو کر چھان کر مصری ملا کر پیویں۔

گولی۔ ہر طرح کی کھانسی کو مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتی۔ کاکڑا سینگی باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولی بنا کر ایک ایک گولی منہ میں رکھیں اور اگر کھانسی میں خون آنے لگے تو جلدی کسی حکیم سے کہو ایسا نہ ہو کہ پھیپھڑے میں زخم ہو گیا ہو جس کو سل کہتے ہیں اور اگر اسکے شروع میں تدبیر نہ کی جائے تو پھر لاعلاج ہو جاتا ہے اور شروع میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ تین ماشہ برگ گاؤزبان اور ایک ماشہ تخم خشخاش سفید اور ایک تولہ مغز تخم کدوئے شیریں پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ مصری ملا کر گیرو، کتیرا، صمغ عربی سب ایک ایک ماشہ لے کر باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔ ایک ہفتہ برابر پئیں اور ترشی اور دُودھ دہی وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں انشاء اللہ تعالیٰ تمام عمر سل نہ ہوگی۔ کھانسی کا ایک لعوق دمہ کے بیان میں آتا ہے۔ خشک کھانسی تر سے زیادہ بُری ہے حکیم سے علاج کراؤ۔

گولی کہ سرد اور گرم کھانسی کے لئے مفید ہے اور بلغم کو آسانی سے نکالتی ہے تین ماشہ رب السوس اور تین ماشہ مویز منقےٰ اور نشاستہ اور صمغ عربی اور کتیرا اور مغز کدوئے شیریں چاروں چیزیں ایک ایک ماشہ اور پانچ ماشہ قند سفید پیس کر بہدانہ کے لعاب میں

---

[1] اسکو نیا بھی کہتے ہیں یہ خزف کی ایک قسم ہے۔ اکثر باغوں میں ڈنڈوں پر اور گملوں میں لگایا جاتا ہے ۱۲

گوندھ کر سیاہ مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھیں۔

پسلی کا درد:۔ یہ لیپ اسکے لئے مفید ہے تخم کتان چھ ماشہ اور تخم حلبہ چھ ماشہ اور مکو خشک چھ ماشہ اور بنفشہ چھ ماشہ پانی میں بھگو کر جوش دے کر مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملا کر پھر جوش دیں جب پانی جل کر تیل اور موم رہ جاوے تو تین ماشہ مصطگی رومی اور تین ماشہ لوبان باریک پیس کر ملالیں لیکن اگر بخار تیز ہو تو اس لیپ میں لوبان نہ ملائیں اور اگر درد بہت ہی زیادہ ہو تو اسی لیپ میں ایک ماشہ افیون اور ایک ماشہ زعفران اور ملالیں اور نیم گرم مالش کریں۔

دمہ:۔ اس بیماری کی جڑ تو کم جاتی ہے لیکن تدبیر کرنے سے دورے ہلکے پڑ جاتے ہیں جب دورے کے آثار معلوم ہوں تو ایک وقت کھانا نہ کھائیں اور جب دورہ پڑے تو جو دوا اور چٹنی کھانسی میں لکھی ہے وہ کریں اور گوشت یا کوئی اور چیز زیادہ گرم و خشک نہ کھائیں اور چکنائی نہ کھائیں البتہ مکھن اور مصری دورے کے وقت چاٹنا بہت مفید ہے۔ اگر کوئی خاص غذا یا دوا تجربہ سے فائدہ مند ہو برابر کھاویں[1]۔

لعوق:۔ یہ کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور اس سے دمہ کے دورے بھی کم پڑتے ہیں اور قبض بھی رفع ہوتا ہے چار تولہ دو ماشہ مغز املتاس پانی میں بھگو کر مل کر چھان لیں پھر اسی پانی میں دس ماشہ مغز بادام شیریں پیس لیں پھر بیس تولہ قند سفید ملا کر شربت سے ذرا گاڑھا قوام کرلیں پھر کتیرا، صمغ عربی، آرد باقلہ تینوں چیزیں سات سات ماشہ پیس کر ملالیں اور دو تولہ روغن بادام اس میں ملا کر رکھ لیں اور تین تولہ روز چاٹیں[2]۔

دل کی بیماریاں

ہول دلی اور غشی یعنی بیہوشی:۔ جب دل میں کسی وجہ سے ضعف بڑھ جاتا ہے ہول دلی پیدا ہو جاتی ہے اور جب زیادہ ضعف ہو جاتا ہے تو غشی ہو جاتی ہے اور جب غشی جلدی جلدی ہونے لگتی ہے تو آدمی کسی وقت دفعۃً مر جاتا ہے اسکا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے لیکن یہ دوا کسی حال میں نقصان نہیں کرتی اور اکثر حالتوں میں مفید ہوتی ہے۔ ایک عدد مربائے آملہ پانی سے دھو کر

---

[1] دمہ والے کو گنا چوسنا اکثر مفید ہوتا ہے۔ دمہ کے لئے بہت مجرب تدبیر یہ ہے جب موسم زیادہ گرم نہ ہو تو بادام کھائیں اس ترکیب سے کہ ایک بادام کو گرم پانی میں بھگو کر چھلکا اتار کر مصری ہم وزن ملا کر خوب باریک پیس کر چاٹ لیں اور اگلے دن دو بادام اور ہموزن مصری اور تیسرے دن تین اسی طرح ایک ایک بڑھا کر ۴۰ تک پہنچا دیں۔ بعد ازاں ایک ایک کم کریں یہاں تک کہ ایک رہ جائے پھر چھوڑ دیں اگر دو تین برس تک ایسا کریں تو دمہ بشرطیکہ ابتدائی ہو ان شاء اللہ تعالیٰ بالکل جاتا رہے گا نہایت مجرب ہے اگر چالیس تک نہ کھا سکیں تو بیس تک سہی۔ ۱۲ ظفر ثالث

[2] **کالی کھانسی:۔** سو لی مچھلی پاؤ بھر لیں اور مع آلائش اور کرن (چھلکے) کے ٹکڑے کر لیں اور نمک لاہوری پاؤ بھر لیں اور اسکے بھی ٹکڑے کر لیں اور دونوں کو ملا کر ایک مٹی کے برتن میں بند کر کے اوپر سے مٹی لپیٹ کر دس سیر کنڈوں میں پھونک لیں یہ سب جل کر کوئلہ ہو جائیگی پھر نکال کر سب کو پیس کر رکھ لیں اور ایک رتی مکھن میں یا بالائی میں ملا کر چٹائیں دوسرا نسخہ۔ کالی مرچ تین ماشہ۔ پیپل ۶ ماشہ انار دانہ ایک تولہ۔ گڑ دو تولہ۔ دواؤں کو باریک پیس کر گڑ میں ملالیں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور منہ میں رکھیں تنبیہ۔ انار دانہ کی ترشی سے شبہ نہ کریں یہ نسخہ مجرب ہے ۱۲۔

ایک ورق چاندی کا لپیٹ کر اول کھا کر پانچ ماشہ گل سیوتی اور پانچ ماشہ تخم کاسنی اور چار ماشہ گل گاؤزباں اور تین ماشہ برگ بادرنجبویہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ شربت سیب ملا کر پی لیں اور اگر عرصہ تک صرف آملہ کا مربہ ہی کھاتے رہیں تو خفقان یعنی دھڑکن کو کھو دیتا ہے اور جب کسی کو غشی آوے تو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارو۔ دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے[1]

معدہ یعنی پیٹ کی بیماریاں

فائدہ:۔ معدہ کی صحت کا بڑا خیال رکھو۔ بے بھوک ہرگز نہ کھاؤ اور جب بھوک لگنے کے بعد کھاؤ تو تھوڑی سی بھوک چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو اور یوں نہ سمجھو کہ تھوڑا کھانے سے جان کو کیا لگے گا۔ بلکہ زیادہ کھانے سے ہضم میں فتور ہوتا ہے وہ جان کو نہیں لگتا۔ اور تھوڑا کھایا ہوا خوب ہضم ہوتا ہے اس سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے اور کھانے میں زیادہ تکلف نہ کرو اور ہمیشہ عمدہ اور نرم غذا کھانے کی عادت نہ ڈالو بلکہ ہر قسم کی غذا کی عادت رکھو۔ اگر خاص چیز کی عادت ہو جاتی ہے پھر اور غذا نقصان کرنے لگتی ہے اور کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو اس میں ثواب بھی ملتا ہے اور پیٹ کی کثافت بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور بہت بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

فائدہ:۔ تربوز۔ کھیرا۔ ککڑی وغیرہ ہلکی چیزیں پیٹ بھرے پر نہ کھاؤ اور نہ نہار منہ کھاؤ بلکہ ایسے وقت کھاؤ کہ نہ بہت بھوک ہو اور نہ بالکل پیٹ بھرا ہو۔ بہت بھوک میں ان چیزوں کے کھانے سے بعضی دفعہ یہ چیزیں بالکل صفرا یعنی پت بن جاتی ہیں اور ہیضہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور بھرے پیٹ پر کھانے سے دوسری غذا کو اچھی طرح ہضم نہیں ہونے دیتیں۔

فائدہ:۔ چکنائی زیادہ کھانے سے معدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔

فائدہ:۔ حتی الامکان مسہل کی عادت نہ ڈالو اس سے معدہ کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے۔

فائدہ:۔ معدہ بالکل بیچ پیٹ میں ہے اگر معدہ پر کوئی دوا لگانا ہو تو بیچ پیٹ میں ناف[2] تک لگاؤ۔

قے کرانیکا بیان: اگر کبھی زیادہ کھانے سے یا اور کسی ضرورت سے قے کرنا ہو تو اس دوا سے قے کرو۔ ڈیڑھ تولہ مولی کے بیج اور

---

[1] بیہوشی تین مرضوں میں ہوتی ہے (۱) غشی میں اور (۲) اختناق الرحم میں (۳) اور مرگی میں۔ تینوں میں فرق اختناق الرحم کے بیان میں آتا ہے ۱۲ نظر ثالث

[2] ناف ٹل جانا معدہ کے اوپر کچھ پٹھے حفاظت کے لئے کھینچے ہوئے ہیں ان کی بندش میں فرق آجاتا ہے تو اسکو لوگ ناف ٹلنا کہتے ہیں اس سے بعض وقت بہت تکلیفیں ہوتی ہیں اس کے متعلق یاد رکھو کہ بلا مسہل لئے پیٹ کو ہرگز نہ ملواؤ اس سے بعض وقت جان پر بن جاتی ہے اسی طرح پیٹ پر گھڑا رکھنا یا دوسرے آدمی کا کھڑا ہونا یہ سب جاہلانہ ترکیبیں ہیں۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ جب ناف ٹلنے تو لاٹھی ہاتھ میں لے کر ایک دیوار سے کمر لگا کر اسطرح کھڑے ہوں کہ دونوں پیروں کی ایڑیاں دیوار سے لگی رہیں اور سر بھی دیوار سے لگا رہے پھر ایک پیر کو اس طرح اٹھاویں کہ پیٹ سے لگ جاوے پھر چھوڑ دیں اسکے بعد دوسرے پیر کو اسی طرح اٹھاویں اور چھوڑ دیں اسی طرح دو تین وقت نہار منہ کرنے سے ناف ٹھیک ہو جاوے گی اس ترکیب میں کسی طرح کا نقصان نہیں مگر حمل کی حالت میں یہ کبھی نہ کریں درست ہونے کے بعد مہینہ دو مہینے پیٹی باندھنا بہت مفید ہے آئندہ کو اس مرض کی جڑ جاتی رہتی ہے ۱۲ نظر ثالث۔

ڈیڑھ تولہ سویہ کے بیج ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر چار تولہ سرکہ کی سکنجبین ملا کر نیم گرم پئیں۔ اور انگلی یا پر حلق میں ڈال کر قے کریں۔ یہ دوا بہت تیز نہیں ہے اور کسی حال میں نقصان[1] نہیں کرتی اور قے کی حالت میں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو ورنہ آنکھ پر بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور قے کے بعد جب تک طبیعت بالکل نہ ٹھیر جاوے (ٹھنڈا) پانی ہرگز نہ پیو ورنہ بائے گولہ کے درد کا اندیشہ ہے بلکہ قے کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو ڈالو اور اگر مزاج سرد ہے تو نیم گرم پانی سے کلی کر دو۔ اور اگر مزاج گرم ہے تو ٹھنڈے پانی سے کلی کرو۔

قے روکنے کا بیان :۔ بعض وقت مسہل پینے سے متلی ہونے لگتی ہے اسکا دفعیہ یہ ہے کہ بازو خوب کس کر باندھو اور ٹہلاؤ اور الائچی اور پودینے کے پتے چباؤ اگر اس سے طبیعت نہ ٹھیرے تو فم معدہ یعنی کوڑی پر یہ لیپ کرو۔ تین ماشہ گلاب زیرہ، اور ایک ماشہ صندل سفید اور ایک ماشہ طباشیر۔ ان سب کو دو تولہ گلاب اور تین ماشہ سرکہ میں پیس کر کوڑی پر مالش کرو۔ یہ دوا لگا کر تھوڑی دیر کے بعد جو دوا چاہو پلاؤ قے نہیں ہوتی۔

ہیضہ کا بیان :۔ یہ سخت بیماری ہے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے جلدی کرانا چاہیئے۔ یہاں دو نسخے ایسے لکھے جاتے ہیں جو کسی حالت میں نقصان نہ کریں خواہ دست بند کرنے ہوں یا جاری رکھنے ہوں۔ ایک نسخہ تو یہ ہے۔ چھ ماشہ گلِ سرخ تین چھٹانک گلاب میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو دو تولہ شربت انار شیریں ملا دیا جائے اور چھ رتی نارجیل دریائی اور ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی، عرق بید مشک میں گھس کر بغیر چھانے ملا دیا جاتا اور دو تین دفعہ میں پلائیں اسکے پینے سے اگر پیٹ میں کچھ مادہ ہوتا ہے تو ایک دو دست ہو جاتے ہیں اور اگر کچھ مادہ نہیں تو اسی سے دست بند ہو جاتے ہیں۔

دوسرا نسخہ :۔ عرق[2] کافور نہایت مفید چیز ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک تولہ کافور پیس کر اسمیں تین تولہ سرکہ ملا کر شیشی میں بند کر کے تیس روز دھوپ میں رکھیں اور ہر روز ہلا دیا کریں۔ بعد تیس روز کے چھان کر کاگ لگا کر نیلا کاغذ یا نیلا کپڑا شیشی پر لپیٹ کر احتیاط سے رکھ لیں جب ہیضہ میں پیاس زیادہ ہو تو دس دس بوند دو دو تولہ گلاب میں ملا کر پلائیں نہایت مفید ہے اور اگر وبا کے موسم میں تندرست آدمی بھی اسی عرق کو ہر روز پانچ بوند پانی میں ڈال کر یا بتاشہ میں لیکر پیتے رہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ ہیضہ سے حفاظت رہے یہ گھروں میں تیار رہنے کی چیز ہے لیکن سرد مزاج والے اور بچے اسکو تندرستی میں نہ پئیں اور ہیضہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ عرق کافور کتے کے کاٹے پر لگائیں تو اکسیر ہے اور بعضی قسموں کے ہیضہ میں خالی پانی دینا بہت نقصان کرتا ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ آدھ سیر پانی یا آدھ سیر عرق سونف میں آدھ پاؤ عرق گلاب ملا کر رکھ لیں اور پیاس میں یہی پلائیں۔ اس سے

---

[1] البتہ حمل کی حالت میں بلا رائے حکیم قے مت کراؤ۔ [2] عرق کافور کا ایک اور نسخہ جو بہت سے امراض کو مفید ہے اور اس کا نام اشتہاروں میں امرت دھارا ہے وہ علاج کے بیان میں ہے ہیضہ میں بہت مفید ہے اور ہیضہ کے موسم میں تندرستوں کو بھی مفید ہے ۔۱۲ اختر ثالث

کسی حالت میں نقصان نہیں ہوتا ہیضہ کے مریض کو خواہ مخواہ پانی سے نہ ترسا دیں اور ہیضہ والے کو جب تک ایسی بھوک نہ ہو جس سے بیقرار ہو جاوے تب تک غذا نہ دو۔ اور جب ایسی بھوک ہو تب دو تین تولہ شوربا یا اسی قدر آش جو لیموں کاغذی کا عرق ڈال کر پلاؤ اور آہستہ آہستہ غذا بڑھاؤ۔ یکلخت پیٹ بھر کر نہ دو ورنہ پھر بچنا مشکل ہے۔ اور اگر ہیضہ والے کو نیند آجاوے تو سونے دو یہ اچھے ہونے کی نشانی ہے اور بخار آجانا بھی اچھی علامت ہے اور پیشاب[1] بند ہو جانا بری علامت ہے نبض چھوٹ جانا چنداں بری علامت نہیں علاج کئے جاؤ۔

ہضم میں فتور ہو جانا یا قبض ہونا:۔ یہ چورن معدہ اور انتڑیوں کو طاقت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اگر دست آتے ہوں تو بند کرتا ہے۔ اگر قبض ہو تو دست لاتا ہے۔ چار تولہ آٹھ ماشہ انار دانہ ترش کہنہ یعنی پرانا اور سات ماشہ زنجبیل یعنی سونٹھ اور سات ماشہ زیرہ سفید اور بیس ماشہ تربد سفید یعنی نسوت اور بیس ماشہ زیرہ سیاہ اور بیس ماشہ تتریک یعنی سماق اور بیس ماشہ پوست بلیلہ زرد اور بیس ماشہ پوست بلیلہ اور چار تولہ دو ماشہ نمک لاہوری۔ ان سب کو ملا کر نصف کو خوب باریک پیس لیں اور نصف کو ایسا موٹا پیسیں کہ چھلنی میں چھن جائے اور اٹھا کر رکھ لیں اگر قبض دور کرنا ہو تو موٹا پسا ہوا سات یا نو ماشہ ہر روز نہار منہ کھایا کریں اور اگر بار بار پاخانہ کا تقاضا ہوتا ہے اور بند کرنا منظور ہے تو باریک پسا ہوا سات ماشہ یا نو ماشہ نہار منہ یا کھانا کھانے کے بعد کھاویں۔

نمک سلیمانی۔ کہ نہایت ہاضم ہے اور بہت سے فائدے رکھتا ہے اور پیٹ کے درد کو کھوتا ہے۔ اگر سات رتی نہار منہ ہر روز کھاویں تو بینائی تیز کرتا ہے۔ اگر بھڑ یعنی بھرڑ (تتیہ زنبور) کے کاٹے پر خوب ملدیں خواہ خشک یا گلاب میں ملا کر تو اسکے لئے بھی آزمایا ہوا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں جہاں درد ہو وہاں اگر شہد مل کر اوپر سے اسکو چھڑک دیں تو فائدہ دے۔ اگر نیم برشت انڈے کے ساتھ اسکو کھاویں تو بہت قوت دے اور اس سے حافظہ قوی ہوتا ہے، رنگ نکھرتا ہے جتنا پرانا ہو اثر زیادہ ہو۔

---

[1] پیشاب بند ہو تو یہ علاج نہایت مجرب ہے رائی پیس کر کپڑے پر لگا کر الٹی طرف سے یعنی کپڑا بدن پر رہے اور رائی اوپر رہے اس کپڑے کو گردوں پر رکھا اور منہ میں برف رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ دس منٹ میں پیشاب ہوگا دس منٹ کے بعد اتار دیں ۱۲ نظر ثالث

نسخہ نمک سلیمانی[1]

نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں	نام دوا	وزن عبارت میں	وزن ہندسوں میں
نمک لاہوری بریاں	پچھتر تولہ چھ ماشہ	۷۵ تولہ ۶ ماشہ	مرچ سفید (دکھنی مرچ)	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ
نمک سانبھر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۳۔ ماشہ	اذخر یعنی مرچیا گند	سوا انیس ماشہ	۱۹ ماشہ ۲ رتی
نوشادر	آٹھ تولہ پونے چار ماشہ	۸ تولہ ۳۔ ماشہ	افتیمون ولایتی	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی
تخم کرفس	دو تولہ گیارہ ماشہ	۲ تولہ ۱۱ ماشہ	سونٹھ	سات ماشہ	۷ ماشہ
ہینگ	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی	انیسون رومی	سات ماشہ	۷ ماشہ
زیرہ سیاہ (سرکہ میں بھگولیا)	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی	ملیٹھی	سات ماشہ	۷ ماشہ
دار چینی قلمی	سات ماشہ	۷ ماشہ	زیرہ سفید	ساڑھے دس ماشہ	۱۰ ماشہ ۴ رتی
حب القرطم	سات ماشہ	۷ ماشہ	سوڈا بائی کارب	ساڑھے پانچ تولہ	۵ تولہ ۶ ماشہ
مرچ سیاہ	اکیس ماشہ	۲۱ ماشہ	ایسڈ ٹاٹری	ساڑھے پانچ تولہ	۵ تولہ ۶ ماشہ

ترکیب:۔ نمک لاہوری کے ٹکڑے کرکے ایک مٹی کے برتن میں رکھ کر گرم تنور میں رکھ دیں جب تنور کی آگ سرد ہو جائے تو نکال لیں اور کوٹ لیں اور ہر دوا کو الگ الگ کوٹ کر وزن کے موافق تول کر ملا لیں اور سبز رنگ کی بوتل میں رکھ کر چند روز جو میں دفن کر دیں اور اگر بلا دفن کئے بھی کام میں لا دیں تو کچھ حرج نہیں خوراک ایک ماشہ کھیرے ککڑی وغیرہ کو اسکے ساتھ کھاویں تو نقصان نہ ہو۔

گولی ہاضم:۔ نمک سیاہ اور مرچ سیاہ اور آکھ کے سربند پھول جو کھلے نہ ہوں اور خشک پودینہ۔ ان سب کو ایک ایک تولہ لے کر خوب کوٹ چھان کر عناب کی برابر گولیاں بنا لیں اور کھانے کے بعد ایک گولی کھا لیا کریں اور ہیضہ کے دنوں میں ہر روز ایک گولی نہار منہ کھا لیا کریں تو بہت مفید ہے۔

دوا:۔ جس سے قبض دفع ہو۔ دو ماشہ گل سرخ اور دو ماشہ سنا کی گھی سے چکنی کی ہوئی کوٹ چھان کر ایک تولہ اطریفل کشنیزی میں ملا کر سوتے وقت کھاویں۔ اور اطریفل کشنیزی کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ:۔ جو پیٹ کی سختی کے لئے مفید ہے اور کسی حال میں نقصان نہیں کرتا۔ تین ماشہ مصطگی پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر

---

[1] نمک سلیمانی کا نسخہ پڑھنے میں لوگوں نے بہت غلطیاں کیں اسواسطے نسخہ اصلاح بہت صاف صاف لکھا گیا ہے ۱۲ نظر ثالث عـہ اضافہ در وقت نظر ثالث ۱۲

گرم کر کے ملیں اور ایک لیپ رحم کی بیماریوں میں لکھا گیا ہے جس کا پہلا جزو گل بابونہ ہے۔

پیٹ کا درد:- اس پوٹلی سے سینکو۔ گیہوں کی بھوسی اور باجرہ اور نمک سانبھر سب دو دو تولہ لے کر کچل کر دو پوٹلیوں میں باندھ کر چھ تولہ گلاب کسی برتن میں آگ پر رکھ کر وہ پوٹلیاں ڈالدو اور ایک ایک سے سینکو اگر گلاب فوراً نہ ملے تو خشک پوٹلیوں کو گرم کر کے سینکو اور یہ ہر جگہ کے درد کو مفید ہے اور اسمیں کسی طرح کا نقصان نہیں اگر اس سے اچھا نہ ہو تو حکیم سے پوچھو۔

مسہل کا بیان

فائدہ :- بدون کسی حکیم کی رائے کے مسہل ہرگز مت لو۔

فائدہ :- مسہل میں املتاس کو جوش نہ دو۔

فائدہ :- املتاس کے ساتھ بادام یا کوئی چکنی چیز ملالیں تاکہ انتڑیوں میں پیچ نہ کرے۔

فائدہ :- اگر مسہل میں سنا ہو تو اسکو گھی سے چکنا کر کے بھگوؤ ورنہ پیٹ میں پیچ ہوگا۔

فائدہ :- مسہل لے کر سوؤ مت ورنہ دست نہ آوینگے اور نقصان ہوگا۔

فائدہ :- مسہل کے زمانہ میں اور مسہل کے پندرہ بیس روز بعد تک نرم غذا اور بھوک سے کم کھاؤ۔

فائدہ :- مسہل کی دواؤں کو بہت مت ملو ہلکے ہاتھ سے مل کر چھان لو۔ بہت گاڑھی دوا دست کم لاتی ہے۔ مسہل کے دن کوئی لیپ مت کرو البتہ اگر دست نہ آویں اور پیٹ پر کوئی لیپ دست لانے والا کیا جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں مسہل کے اگلے دن ٹھنڈائی ضرور پیو اور پے درپے مسہل نہ لو۔ ٹھنڈائی کے لئے کوئی نسخہ مقرر نہیں حکیم کی رائے پر[1] ہے۔

---

[1] دودھ ہضم نہ ہونا - اس کی مجرب دوا یہ ہے کہ سوڈا سا ینڈ راس دودھ میں ملا کر پانچ منٹ کے بعد دودھ پئیں یہ سوڈا انگریزی دوا خانوں میں ملتا ہے اور سوڈے کی بوتل میٹھی ہو یا کھاری دودھ میں ملا کر پینے سے بھی دودھ ہضم ہو جاتا ہے ۱۲ نظر ثالث درد باسئے سول - یہ کوڑی یعنی فم معدہ کا درد ہے اور نہایت سخت درد ہے اکثر قے کے بعد ٹھنڈا پانی پینے سے ہو جاتا ہے جس وقت یہ درد ہو فوراً بارود جو بندوق میں بھری جاتی ہو ۴ ماشہ پھانک کر دو گھونٹ گرم پانی پی لیں یہ فوری علاج ہے اسکے بعد چالیس روز ارنڈ خربوزے (پپیتہ) کا اچار سرکہ میں پڑا ہوا دو تولہ روز کھاویں نہایت مجرب ہے، ارنڈ خربوزہ کے اچار کی ترکیب خاتمہ میں ہے برھٹ ۱۲ نظر ثالث **فواق** - یعنی ہچکی اسکی دوا یہ ہے کہ عود یعنی اگر دانہ الائچی خورد مصطگی رومی سب ایک ایک ماشہ پیس کر شربت بنفشہ دو تولہ میں ملا کر ذرا ذرا سی چاٹیں - دوسری دوا ہچکی - کالے اُڑد (ماش) تمباکو کی جگہ چلم میں رکھ کر پئیں اسی طرح چھچھڑے کے پرانے بند حقہ میں پینا مفید ہے - ایک قسم ہچکی کی وہ ہے کہ خشکی سے ہوتی ہے جیسے دق کے مریض کو اخیر میں آیا کرتی ہیں اسوقت دودھ حلق میں ڈالنا یا مکھن یا بادام اور مصری چبانا چاہیئے معمولی ہچکی سانس روکنے سے بھی جاتی رہتی ہے - **پیٹ کا ورم** - پیٹ میں کئی چیزیں ہیں بیچ میں ناف اُسکے اوپر معدہ اور داہنی طرف جگر اور بائیں طرف تلی اور معدہ کے اوپر کئی پٹھے (عضلے) ہیں اور ناف کے نیچے سب کے اوپر مثانہ ہے جس میں پیشاب رہتا ہے اسکے نیچے رحم اور رحم کے نیچے آنتیں ہیں ان میں سے ہر ایک میں ورم ہو سکتا ہے اور سب کے علاج الگ الگ ہیں اسواسطے حکیم سے علاج کرانے کی ضرورت ہے لیکن یہاں ایک لیپ ایسا لکھا جاتا ہے کہ سب کے ورم کو ہر حالت میں مفید ہوتا ہے وہ لیپ رحم کے ورم کے بیان میں لکھا ہوا ہے - پہلی دوا اس میں گل بابونہ ہے وہ لیپ دراصل ٹلوں کے ورم اور رحم اور معدہ کے ورم کے لئے ہے لیکن اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں بلکہ کچھ مفید ہی ہوتا ہے ۱۲ نظر ثالث -

جگر کی بیماریاں

جگر کلیجہ کو کہتے ہیں یہ پیٹ میں داہنی پسلیوں کے نیچے ہے جب جگر پر کوئی دوا لگانا ہو تو داہنی پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔ جب بیمار کے منہ یا ہاتھ پیروں پر ورم سا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ اسکے جگر یا اسکے آس پاس کسی چیز میں ضعف آگیا ہے علاج میں دیر نہ کرو اور جب تک اچھا حکیم نہ ملے معجون دبید الورد پانچ ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ پاؤ عرق مکوہ اور دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پلاتے رہو اور لعاب دار چیزوں سے پرہیز رکھو معجون دبید الورد اور شربت بزوری کا نسخہ خاتمہ میں لکھا ہے۔

استسقا یعنی جلندر کی بیماری:۔ اس کا علاج حکیم سے کراؤ اور مکوہ کی بھوجی اس میں بہت فائدہ دیتی ہے اگر سب غذاؤں کی جگہ اسی کو کھایا جائے تو بہت بہتر ہے۔

تلی کی بیماریاں

تلی پیٹ میں بائیں پسلیوں کے نیچے ہے اگر اس میں کوئی دوا لگانا ہو تو بائیں پسلیوں کے نیچے لگاؤ۔

تلی بڑھ جانا:۔ چونہ پانی میں ڈالدو جب وہ نیچے بیٹھ جاوے اوپر کا صاف پانی لے کر اس پانی میں بیس عدد انجیر ولایتی جوش دے لو جب انجیر خوب پھول جاویں تو نکال کر صاف کپڑے پر پھیلا دو جب پانی خشک ہو جاوے پاؤ بھر عمدہ سرکہ میں ڈالدو اور نمک مرچ بقدر ذائقہ ملا دو اور پندرہ بیس روز کے بعد ایک ایک انجیر روز کھانا شروع کردو۔

گولی:۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے چودہ ماشہ بیخ سوسن اور سات ماشہ دکھنی مرچ کوٹ چھان کر اور سات ماشہ اشق کو ایک تولہ سرکہ میں ملا کر پھر اسمیں سب دوائیں ملا کر چنے کی برابر گولیاں بنالیں اور سات ماشہ ہر روز دو تولہ سکنجبین سادہ کے ساتھ کھائیں آزمائی ہوئی ہے۔ سکنجبین سادہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔

لیپ:۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے نہایت مفید ہے۔ ببول کا گوند اور کتیرا اور زراوند مدحرج سب چیزیں ڈھائی ماشہ اور اشق ڈیڑھ تولہ۔ ان سب کو آدھ پاؤ سرکہ میں خوب پیس کر مرہم سا بنا کر ایک کپڑا تلی کے برابر کاٹ کر اس پر یہ مرہم لگا کر تلی پر چپکا دیں جتنی تلی کم ہوتی جاوے گی کپڑا چھوٹا جاوے گا اتنا کپڑا کترتے جاویں اگر تلی بڑھی ہوئی ہو اور تیز بخار بھی ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

انتڑیوں کی بیماریاں

دست آنا:۔ اگر زیادہ کھانے سے یا اتفاقیہ دست آنے لگیں تو پیٹ کی بیماری میں اسکے علاج دیکھ لو اور اگر زیادہ دست آئیں یا عرصہ تک آتے رہیں یا دَورہ کے طور پر آئیں تو علاج میں غفلت نہ کرو کسی ہوشیار حکیم سے رجوع کرو۔

قولنج:۔ ایک انتڑی کا نام قولون ہے اسکے درد کو قولنج کہتے ہیں اور عام لوگ اسکو پیٹ کا درد کہتے ہیں اور یہ درد ناف کی برابر داہنی طرف نیچے کو ہوتا ہے اس میں ارنڈی کا تیل چار تولہ پی لینا بہت مفید ہے ایک دو دست آکر درد جاتا رہتا ہے۔

قولنج کی اور دوا:۔ گڑ۔ بچھ۔ سونٹھ۔ السی۔ تخم میتھی۔ ہینگ۔ تخم سویا سب چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ کر چھان کر پاؤ بھر ماش کے آٹے میں ملا کر سونف کے عرق سے گوندھ کر دو ٹکیہ پکائیں ایک طرف سے کچی رکھیں اور کچی کی طرف چھ ماشہ ارنڈی کا تیل یا چھ ماشہ روغنِ گُل لگا کر ایک کو نیم گرم باندھیں جب وہ ٹھنڈی ہو جائے دُوسری بدل دیں۔ یہ روٹی درد گردہ کو بھی مفید ہے۔

فائدہ:۔ قولنج والے کو جب تک خوب بھوک نہ لگے کھانا مت دو اور دُودھ سے پرہیز کراؤ۔ البتہ اگر اسکو دُودھ کی عادت ہو اور کچھ نقصان نہ کرے تو گرم گرم دے دو لیکن حکیم سے پوچھ لینا چاہیئے۔

پیچش (فائدہ) پیچش میں تیز نہ چلو اور اونچے نیچے میں پاؤں نہ ڈالو بلکہ زیادہ چلو پھرو بھی نہیں[1]۔ اگر معمولی پیچش ہو تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ مکو خشک۔ گل بنفشہ سب چیزیں پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی لو

دوسری دوا:۔ چھ ماشہ چہار تخم کو آدھ پاؤ عرق مکو یا پانی کے ساتھ پھانک لو۔ مونگ کی کھچڑی یا ساگو دانہ پانی میں پکا کر غذا رکھو کوئی سخت چیز نہ کھاؤ اور اگر پیچش میں خون آنے لگے تو یہ دوا کرو۔ ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ۔ بیلگری۔ مکو خشک۔ گل بنفشہ سب پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پیو۔ اگر اس سے خون بند نہ ہو تو اسی دوا پر تخم بارتنگ مسلّم چھڑک لو۔ اگر پھر بھی بند نہ ہو تو تخم بارتنگ کو کسی قدر بھون کر چھڑکو اور شربت انجبار کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی۔ اور اگر ان دواؤں سے فائدہ نہ ہو یا زچہ خانہ میں پیچش ہو گئی ہو یا ہاتھ پاؤں پر ورم یا بخار بھی ہو تو کسی حکیم سے علاج کراؤ اور یہ خیال رکھو کہ زیادہ لعابدار دوائیں نہ دو۔ اور اگر حمل کی حالت میں پیچش ہو تو لعابدار دوائیں نہ دو بلکہ وہ دوا دو جو تدابیر حمل میں آتی ہیں۔

پیٹ کے کیڑے یعنی کدو دانے اور کیچوے:۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ منہ سے رال زیادہ نکلے اور ہونٹ رات کو تر رہیں اور دن کو خشک ہوں اور سوتے میں دانت چابے اور کھانا کھانے کے بعد متلی اور پیٹ میں بےچینی ہو۔

لیپ:۔ اس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ چھ ماشہ کلونجی اور دو ماشہ تخم حنظل اور چھ ماشہ ایلوا کریلے کے پانی میں

---

[1] پیچش میں چلنے پھرنے میں احتیاط نہ کرنے سے بعض وقت آنکر ٹوٹ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

پیس کر پیٹ پر اور ناف سے نیچے لیپ کریں۔

دوا:۔ ہر قسم کے کیڑوں کو نکالنے والی ہے۔ نیم کے پتے۔ باؤبڑنگ۔ کمیلہ تینوں چیزیں تین تین ماشہ باریک پیس کر شہد دو تولہ میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے۔

دوا:۔ اس سے چنونے مر جاتے ہیں۔ دو تولہ کمیلہ ایک چھٹانک میٹھے تیل میں ملا کر پاخانہ کے مقام میں لگائیں۔

پرہیز:۔ ماش کی دال اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں نہ کھائیں۔ کریلہ اکثر کھانے سے کیڑے مر جاتے ہیں۔

فائدہ:۔ کیڑوں کے مریض کو دوا پلاتے وقت یہ نہ بتائیں یہ کیڑوں کی دوا ہے ورنہ اثر نہ ہو گا۔

بواسیر:۔ خون میں جب سودا بڑھ جاتا ہے تو پاخانہ کے مقام پر خارش ہوا کرتی ہے اور سوزش رہتی ہے۔ اگر خون بھی آئے تو خونی بواسیر ہے اور جو خون نہ آئے تو بادی ہے۔ اس میں ایسی تیز دوا نہ لگانی چاہیے جس سے خون بالکل بند ہو جائے نہیں تو اور بہت سی بیماریوں کا ڈر ہے جیسے سل، جنون وغیرہ اور بواسیر میں اکثر قبض بھی رہتا ہے اس قبض کے لئے ہمیشہ مسہل لینا برا ہے بلکہ مناسب یہ ہے کہ جب قبض ہو تو سوتے وقت ایک ہڑ مربہ کی کھا لیا کریں یا کبھی یہ اطریفل کھا لیا کریں اس سے بواسیر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر سے جو قبض ہو اسکو بھی فائدہ دیتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے ساڑھے سات تولہ گوگل اور ساڑھے سات تولہ مغز املتاس سبز، گندنے کے پانی میں گھولیں اور گندنا نہ ملے تو مولی کے پانی میں یا سونف کے عرق میں گھولیں اور چھان کر تین پاؤ شہد خالص ملا کر قوام کر کے پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست بلیلہ۔ آملہ۔ افتیمون اسطوخودوس سب ڈھائی ڈھائی تولہ کوٹ چھان کر پانچ تولہ گائے کے گھی سے چکنا کر کے قوام میں ملا لیں، اور دس پندرہ روز گیہوں یا جو میں دبائے رکھیں اور سوتے وقت ایک تولہ کھا لیا کریں اور جسکے مزاج میں گرمی زیادہ ہو بجائے گوگل کے رسوت ڈالیں۔

دوا:۔ جس سے بواسیر کا خون بند ہو جاتا ہے چھ ماشہ گیندے کے پتے اور چھ ماشہ ہارسنگار کے پھول پانی میں پیس کر چھان کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر ایک ماشہ ملتانی مٹی باریک پیس کر چھڑک کر پئیں۔

غذا:۔ مسور کی دال کھائیں اور اگر بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر سوزش زیادہ ہو تو یہ دوا لگائیں۔ کتھا سفید، اسفیدہ کاشغری، رسوت، مردار سنگ، یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ۔ ان سب کو باریک پیس کر دو تولہ روغن گل میں ملا کر پاخانہ کے مقام پر ملیں اور کبھی بواسیر میں پاخانہ کے مقام پر ورم آجاتا ہے اور ایسی جلن ہوتی ہے کہ پاخانہ نہیں ہوتا۔ اگر ایسی حالت ہو تو دو تولہ بھنگ[1] کے پتے سوا پاؤ دودھ میں جوش دے کر اول بھپارہ دو پھر وہی پتے گرم گرم باندھ دو۔ اگر مسے کٹوانے کا اتفاق ہو تو ایک مسہ

---

[1] بھنگ ناپاک نہیں ہے اور خارجی استعمال میں کچھ حرج نہیں ہے۔ ہاں پینا اس کا بوجہ نشہ کے ناجائز ہے۔ تفصیل اس کی طبی جوہر میں ہے ۱۲ منہ

رہنے دو تاکہ کچھ خون نکلتا رہے[1]۔

گُردہ کی بیماریاں

گردے ہر شخص کے ۲ دو ہوتے ہیں اور کوکھ کے مقابل کمر میں اُن کی جگہ ہے جب کوئی دوا گردے میں لگانا ہو تو کوکھ سے کمر تک لگاؤ۔ اور کبھی کبھی قولنج اور درد گُردہ میں شبہ ہو جاتا ہے ان دونوں کی پہچان یہ ہے کہ قولنج کا درد اوّل پیٹ سے شروع ہوتا ہے اور درد گُردہ کمر میں ایک جگہ معلوم ہوتا ہے۔ دُوسرا فرق یہ ہے کہ درد گردہ میں سانس لینے کے ساتھ ایک چبک سی گُردہ تک جاتی ہے پُورا سانس نہیں آتا۔

دوا:۔ گُردہ کے درد کو مفید ہے چھ ماشہ تخم خربزہ اور چھ ماشہ خار خسک اور نو ماشہ حب القرطم اور پانچ پانچ ماشہ بیخ کاسنی زیرہ سیاہ۔ حب کاکنج پانی میں جوش دیکر چھان کر دو تولہ شربت بزوری بارد ملا کر ایک ایک ماشہ حجر الیہود، سنگِ سرماہی خوب باریک پیس کر ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ اگر بخار ہو تو اسی میں سات دانہ آلو بخارا بڑھا لیں اگر معمولی دواؤں سے آرام نہ ہو تو چار تولہ کسٹرائل یعنی ارنڈی کا تیل تین چھٹانک سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اسکے پینے سے دست بھی آجاتے ہیں اور پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے اور گردہ میں سے فاسد مادہ نکل جاتا ہے نہایت مفید ہے۔

دُوسری درد گُردہ کے لئے مفید:۔ قولنج کے درد کے بیان میں گذر چکی ہے جسمیں سویا میتھی کے بیج ہیں۔

لیپ:۔ جس سے گُردہ کے درد اور گُردہ کے آس پاس کے درد کو فائدہ ہوتا ہے۔ تین ماشہ دارچینی قلمی اور تین ماشہ مصطگی رومی باریک پیس کر چار تولہ روغن گُل میں ملا کر گرم گرم مالش کریں اور اُوپر سے رُوئی یعنی پُرانی رُوئی گرم کر کے باندھیں۔

سینک:۔ درد گردہ کے لئے مفید۔ تیز گرم پانی بوتل میں بھر کر کاگ لگا کر درد کی جگہ پر بوتل کو پھرائیں۔ اگر بوتل کی گرمی ناگوار ہو تو اس پر ایک کپڑا کئی تہ کا لپیٹ کر پھرائیں۔

غذا:۔ گردے کے مریض کے لئے سب سے بہتر شوربا ہے اگر ضعف زیادہ ہو تو مُرغ کا شوربا ورنہ بکری کا شوربا کافی ہے چاول گُردہ کے مریض کے لئے نہایت مُضر ہے۔

---

[1] خونی بواسیر کی مجرب دوا:۔ دودھ دار ناریل یعنی کچے کھوپے کے اُوپر کے ریشے جو بالوں کی طرح ہوتے ہیں لیکر جلا کر رکھ لیں اور ایک ماشہ روز چالیس دن تک پاؤ بھر بکری کے دُودھ کے ساتھ کھلادیں ۲ نظر ثالث عہ دیکھو بر صفحہ ۴۹۹ حصہ ہذا ۱۲

مثانہ یعنی پھکنے کی بیماریاں

جس جگہ پیشاب جمع رہتا ہے اسکو مثانہ کہتے ہیں اسکی جگہ (پیڑو) میں ہے اگر پیشاب بند ہو یا اور کسی وجہ سے دوا مثانہ پر لگانا ہو تو پیڑو پر لگاؤ

پیشاب میں جلن ہونا:۔ بہروزہ کا تیل دو بوند بتاشہ پر یا روئی کے ٹکڑے پر ڈال کر کھائیں آزمایا ہوا ہے خاتمہ میں اس تیل کی ترکیب لکھی ہے۔

دوسری دوا:۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ پانچ ماشہ شیرہ تخم خیارین چھ ماشہ پانی میں نکال کر چھان کر دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر ایک ایک ماشہ طباشیر کتیرا باریک پیس کر چھڑک کر پئیں :۔

پیشاب کا رک جانا:۔ ٹیسو کے پھول دو تولہ سیر بھر پانی میں پکا کر گرم گرم پانی سے ناف کے نیچے دھار دو اور دھارنے کے بعد ان پھولوں کو ناف کے نیچے گرم گرم باندھ دو۔

مثانہ کا کمزور ہو جانا:۔ اور بار بار پیشاب آنا اور بلا ارادہ پیشاب خطا ہو جانا اور بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا اسکے لئے یہ معجون نفع دیتی ہے ترکیب یہ ہے فلفل سیاہ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ دارچینی۔ خولنجان یہ سب دوائیں دو دو ماشہ۔ تودری سرخ۔ تودری سفید، بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ بوزیدان، اندر جو شیریں۔ ناگر موتھا۔ بالچھڑ۔ یہ سب چیزیں چھ چھ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر پندرہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں بڑے آدمی ایک تولہ روز کھایا کریں اور بچوں کو چھ ماشہ کھلائیں۔

پیشاب میں خون آنا:۔ اسکے لئے یہ دوا بہت آزمائی ہوئی ہے۔ چھ ماشہ برادہ صندل سفید رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان کر دو تولہ شربت بزوری معتدل ملا لیں۔ پہلے تین ماشہ چاکسو چھلے ہوئے باریک پیس کر پھانکیں اوپر سے یہ دوائی پی لیں اور اگر خون کسی اور وجہ سے آتا ہے تو حکیم سے علاج کراؤ۔ شربت بزوری کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ (بر ص ۸۲ حصہ ہذا)

رحم کی بیماریاں

عورتوں کے جسم میں ناف کے نیچے تین چیزیں ہیں۔ سب سے اوپر مثانہ اسکے نیچے دبا ہوا رحم جس میں بچہ رہتا ہے اسکے نیچے دبی ہوئی انتڑیاں۔ جب رحم پر کوئی دوا لگانا ہو تو ناف کے نیچے لگائیں۔ اگر رحم کے امراض سے حفاظت منظور ہے تو ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھیں۔ (۱) حیض میں اگر ذرا کمی یا زیادتی پائیں تو فوراً علاج کریں (۲) دائیاں آجکل بالکل اناڑی ہیں اسلئے فقط ان کی رائے سے علاج نہ کریں طبیب سے پوچھ لیں (۳) معمولی امراض میں اندر رکھنے کی دوا سے بچیں پینے کی دوا اور لیپ سے کام نکالیں (۴) زچہ خانہ میں چاہے عورت تندرست ہو اس کی بھی دوا اور غذا حکیم سے پوچھ کر کریں ورنہ ہمیشہ کے لئے تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ (۵) اگر ورم ہو تو پیٹ بلا اجازت طبیب کے ہرگز نہ ملوائیں اس سے بعض وقت سخت نقصان پہنچتا ہے (۶) بچہ گرانے کی تدبیر ہرگز نہ کرائیں۔

حیض کم ہونا:۔ یہ دوا نہ زیادہ گرم ہے نہ زیادہ سرد ہے کسی کو کوئی نقصان نہیں کرتی۔ تخم خربوزہ تخم خیارین۔ خار خسک۔ پوست بیخ کاسنی۔ سب چھ چھ ماشہ۔ پرسیاوشان پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پیا کریں۔

دھونی حیض کھولنے والی:۔ گاجر کے بیج آگ پر ڈال کر اوپر ایک طباق سوراخ دار ڈھانک کے سوراخ پر بیٹھیں اور اس طرح دھونی لیں کہ دھواں اندر پہنچے۔

فائدہ: مسور کی دال اور مسور اور آلو اور ساٹھی کے چاول اور خشک غذائیں حیض کو روکتی ہیں۔

استحاضہ:۔ یعنی عادت سے پہلے یا بہت زیادہ خون آنے لگنا۔ اگر گرم چیز کھانے سے نقصان ہوتا ہو یا گرمی کے دنوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہو اور منہ کا رنگ زرد رہتا ہو تو سمجھو کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون پتلا ہو گیا اور رگوں میں نہیں رک سکا اسکی دوائیں یہ ہیں۔

ایک دوا۔ ٹھنڈا پانی ٹب میں بھر کر اسمیں بیٹھیں اور کمر اور ناف کے نیچے ٹھنڈے پانی سے دھاریں۔

دوسری دوا:۔ انار کے چھلکے۔ انار کی کلی۔ مازو سب دو دو تولہ کچل کر بیس سیر پانی میں جوش دے کر ٹب میں بھر کر بیٹھیں۔ بیٹھتے وقت پانی نیم گرم ہو اور اتنی دیر بیٹھیں کہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے۔

تیسری دوا:۔ صندل سفید۔ گل سرخ۔ سماق۔ انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ گلاب میں پیس کر ناف کے نیچے نیم گرم لیپ کریں اور شربت انجبار بھی اسمیں مفید ہے اور غذا مسور کی دال سرکہ میں ملا کر کھانا مفید ہے اور استحاضہ کی ایک قسم یہ ہے کہ اندر کسی رگ کا منہ کھل جانے سے خون جاری ہو جاوے۔ پہچان اسکی یہ ہے کہ یکلخت بہت سا خون آتا ہے۔

علاج:۔ یہ ہے۔ اول ایک عدد قرص کہربا کھا کر پانچ پانچ ماشہ تخم خرفہ اور حب الآس اور تخم بارتنگ پانی میں پیس کر دو تولہ شربت انجبار ملا کر پئیں اور شربت انجبار اور قرص کہربا کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور یہ دوائی ایسے استحاضہ میں استعمال کے لئے مفید ہے دو تولہ مازو اور دو تولہ انار کے چھلکے کچل کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب چھٹانک بھر رہ جائے اس پانی میں روئی بھگو کر تین تین ماشہ سرمہ اور سنگِ جراحت اور گلِ ارمنی باریک پیس کر اس بھیگی ہوئی روئی پر اچھی طرح لگا کر آٹھ انگل کی بتی بنا کر اندر رکھیں اور چھ گھنٹے کے بعد بدل دیں اور ابھی جو دوا اوپر لکھی گئی ہے جس میں انار کی کلی ہے ایسے استحاضہ کو وہ بھی مفید ہے اور بیمار کو حتی الامکان چلنے پھرنے سے اور ہر قسم کی حرکت سے روکیں اور بغل سے لے کر پہنچوں تک ہاتھ خوب کس کر باندھ دیں جس وقت تکلیف ہونے لگے کھول دیں اور پھر ہاتھ باندھ دیں اور ایسے استحاضہ کا غریبی علاج یہ ہے کہ جس وقت خون شدت سے جاری ہو تو دو تولہ پنڈول مٹی لے کر ساٹھی کے چاولوں کی پتلی پیچ میں گھول کر تھوڑی تھوڑی پلائیں اور ملتانی مٹی کے ٹکڑے پانی میں ڈال رکھیں اور پینے کو یہی پانی دیں اور گلاب میں کپڑے کی بتی بھگو کر اور اس بتی پر سرمہ خوب لپیٹ کر اندر رکھیں اور اگر کوئی اور وجہ ہو تو حکیم سے علاج کراؤ۔

رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنا:۔ یہ مرض رحم کی کمزوری سے ہوتا ہے یہ دوا اسکے لئے بہت مفید ہے اور معدہ اور دماغ اور

دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور بھوک خوب لگاتی ہے اور قبض نہیں کرتی اور خفقان اور ہولدلی اور بواسیر کو بھی بہت فائدہ دیتی ہے دو تولہ مربے کی ہیڑ اور چھ ماشہ دانہ الائچی خورد اور چھ ماشہ خشک دھنیا ان سب کو چھ تولہ کیوڑہ کے عرق میں پیس کر چھ تولہ قند سفید ملا کر اور تھوڑا پانی ملا کر قوام معجون کا کرلیں جب تیار ہو جائے پانچ عدد چاندی کے ورق اور ایک ماشہ مونگے کا کشتہ اور چار رتی رانگ کا کشتہ ملا کر رکھ لیں اور چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر روز کھایا کریں اور ان دونوں کشتوں کی ترکیب خاتمہ میں آوے گی اور جاڑوں میں یہ لڈو کھانا بھی بہت مفید ہے۔

لڈو کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر میدے کو سیر بھر گھی میں بھون کر نکال لیں اور گھی علیحدہ رکھ لیں پھر میدہ کو ڈیڑھ سیر سفید قند میں قوام کر کے ملا لیں پھر ڈیڑھ تولہ گل پستہ اور ڈھائی تولہ گل دھاوا اور ایک تولہ کتیرا اور ڈیڑھ تولہ ببول کا گوند اور چھ ماشہ گل چھالیہ اور ڈیڑھ تولہ سونٹھ اور نو تولہ بسباسہ اور ایک تولہ جوتری اور ایک تولہ مجیٹھ اور ایک تولہ ڈھاک کا گوند اور دو تولہ سمندر سوکھ اور ایک تولہ کمرکس اور ایک تولہ جوز الطیب اور ایک تولہ لونگ اور ایک تولہ گل نارنج اور ایک تولہ مالکنگنی اور ایک تولہ مازو اور ایک تولہ آملہ خشک اور ایک تولہ گوکھرو خورد (یہ دوا نہ ملے نہ ڈالیں) اور دو تولہ تالمکھانا اور ساڑھے چار ماشہ چھوٹی مائیں اور چار ماشہ بڑی مائیں۔ ان سب کو کوٹ چھان کر اس علیحدہ رکھے ہوئے گھی میں بھون کر پیس کر قوام میں ملائیں۔ پھر آدھ پاؤ مغز بادام اور چھٹانک بھر مغز پستہ اور چھٹانک بھر مغز اخروٹ اور ڈھائی تولہ چرونجی اور آدھ سیر چھوارے خوب کچل کر ملا لیں اور ایک ایک چھٹانک کے لڈو بنا لیں، اور ایک لڈو روز کھایا کریں اور اگر گرمی کے موسموں میں کھانا چاہیں یا مزاج زیادہ گرم ہو تو سونٹھ نہ ڈالیں اور اگر اس لڈو سے قبض ہو تو دو تولہ منقے کسی وقت یا ایک مربے کی ہیڑ سوتے وقت کھا لیا کریں اور کبھی یہ بیماری حمل گر جانے سے یا بچے جلدی جلدی پیدا ہونے سے ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ حمل گرنے کے بعد یا بچہ پیدا ہونے کے بعد جو دوا یا غذا کھائیں حکیم کی رائے سے کھائیں۔ دائیوں کے کہنے پر نہ رہیں۔ دائیاں ہر زچہ کو گوند سونٹھ کھلا دیتی ہیں اور کچھ نہیں سمجھتیں کہ اب یہ چیزیں سب کو موافق نہیں آتیں۔

رحم میں خارش اور سوزش ہونا :۔ کسی خراب مادے سے یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی رحم کے اندر خارش ہو جاتی ہے کبھی دانے بھی نکل آتے ہیں اور بیقراری ہونے لگتی ہے اسوقت یہ دوا کریں۔ رسوت۔ مردار سنگ۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ کاغذی گیرو۔ چھالیہ یہ سب تین تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ ہرے دھنیہ کے پانی میں پیس کر اندر لگائیں۔

دوسری دوا :۔ چھ ماشہ رسوت کو دو تولہ گلاب میں اور دو تولہ ہری مہندی کے پانی میں گھول کر اندر لگائیں۔

تنبیہ :۔ اس بیماری میں جاہل دائیوں کے کہنے سے سنبھالو کے پتے اور پلٹس اور گرم دوائیں نہ برتیں بعض دفعہ دانے پک کر بیماری بڑھ جاتی ہے اور جو دوائیں لکھی گئی ہیں اگر ان سے فائدہ نہ ہو تو طبیب سے رجوع کریں۔

رحم میں ورم ہو جانا:- ورم بہت طرح کا ہوتا ہے اسلئے حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے یہاں ایک ہلکی سی دوا لکھی جاتی ہے جو سب طرح کے ورم میں فائدہ دیتی ہے۔ پانچ ماشہ معجون دبیدُ الورد اوّل کھا کر اُوپر سے عرق مکو آدھ پاؤ اور شربت بزوری بارد دو تولہ اور مکو کے سبز پتوں کا پھاڑا ہوا پانی چار تولہ ملا کر پئیں۔ دبید الورد کا نسخہ خاتمہ میں آوے گا لیکن اگر کھانسی زیادہ ہو تو یہ معجون نہ دیں۔

لیپ:- اس سے رحم کے ورم اور معدے کے ورم اور تلوں کے ورم کو فائدہ ہوتا ہے۔ گلِ بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم خطمی۔ ناگرموتھ۔ مکو خشک۔ صندل سُرخ۔ بالچھڑ۔ چھڑیلا سا ایلوا۔ افسنتین رومی بنفشہ مصطگی رومی۔ اذخر یہ سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر اور دو تولہ املتاس ہری مکو کے پانی میں گھولکر اسمیں وہ سب دوائیں ملا کر پھر اسمیں روغن گل۔ روغن بابونہ۔ انڈی کا تیل چھ چھ ماشہ ملا کر نیم گرم لیپ کریں۔ صبح کا کیا ہوا لیپ شام کو دھو ڈالیں۔ پھر شام کو نیا لیپ کر کے صبح کو دھو ڈالیں۔ یہ لیپ اگر جگر اور تلی پر بھی کر دیا جاوے تو کچھ حرج نہیں کچھ مفید ہی ہے۔

اختناق الرحم:- اس میں یکلخت دل گھبرانے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہو جاتا ہے اور ہاتھ پیر گرنے لگتے ہیں اور رنگ زرد ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے کسی قدر پانی بہنے لگتا ہے اور برے برے خیال آنے لگتے ہیں پھر ذرا دیر میں معلوم ہوتا ہے کہ ناف کے نیچے سے کوئی چیز اُٹھتی ہے اور دل اور دماغ تک پہنچکر پریشان کرتی ہے۔ حواس جاتے رہتے ہیں۔ اور اکثر مریضہ چیخنے چلانے لگتی ہے بیہوشی ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض مرگی کے اور غشی کے یعنی غش آنے کے بہت مشابہ ہے لیکن مرگی میں منہ میں جھاگ آیا کرتے ہیں اور اس میں نہیں آتے اور غشی میں خوشبو سنگھانے سے نفع ہوتا ہے اور اس میں خوشبو سونگھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ البتہ بدبو سونگھانے سے نفع ہوتا ہے۔ ان پہچانوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اختناق ہے یا مرگی ہے یا غشی ہے اور یہ مرض حیض کے رُکنے سے اکثر ہو جاتا ہے جب ایسا دورہ پڑے تو فوراً بیمار کے پاؤں اس قدر کس کر باندھیں کہ تکلیف ہونے لگے اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو اور نمک اور رائی پیس کر تلووں کو ملو اور کوئی چیز بدبودار جیسے ہینگ یا مٹی کا تیل سونگھاؤ اور خوشبو کی چیز ہرگز نہ سونگھاؤ نہ پلاؤ نہ چھڑکو اور پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے البتہ جن لڑکیوں کیا بیواؤں کو شادی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ہو تو سب سے بہتر تدبیر شادی کر دینا ہے۔

فائدہ:- بعد ختم ہونے حیض کے مشک استعمال کرنے سے یعنی اسجگہ تھوڑا مشک کا پارچہ رکھنے سے اختناق نہیں ہوتا۔

رحم کا کمزور ہو جانا:- اس میں بادی بہت بڑھ جاتی ہے اور ناف کے نیچے کبھی ابھار سا ہو جاتا ہے کبھی اندر پانی سا بلبلاتا ہے کبھی ریاح سے گڑ گڑ آواز ہوتی ہے اسکے لئے جوارش کمونی چھ ماشہ یا ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے اس جوارش کی ترکیب خاتمہ میں ہے اور رحم سے رطوبت جاری رہنے کی بیماری کے بیان میں ایک لڈو کی ترکیب لکھ دی ہے وہ بھی اسمیں مفید ہے۔

اندر کا بدن پھر جانا۔ کبھی بالغ ہونے سے پہلے شادی کر دینے سے کبھی اور کسی صدمہ سے ایسا ہو جاتا ہے اس کو عربی میں شقاق الرحم کہتے ہیں حکیم سے یہ لفظ کہہ دینا کافی ہے زیادہ بے شرم بننے کی ضرورت نہیں۔ اسکے لئے یہ مرہم بھی فائدہ مند ہے موم سفید

اور بکری کے گردے کی چربی اور گائے کی نلی کا گودا سب دو دو تولہ لے کر پگھلاویں اور چار چار ماشہ سنگ جراحت اور مردار سنگ باریک پیس کر اس میں خوب ملا کر دو تین روز لگاویں نہایت مجرب ہے ۱۲۔

کمر اور ہاتھ پاؤں اور جوڑوں کا درد

کمر کا درد:۔ کبھی سردی پہنچ جانے سے ہونے لگتا ہے ایسی حالت میں دو تولہ شہد آدھ پاؤ سونف کے عرق میں ملا کر پئیں اور چھ ماشہ کلونجی دو تولہ شہد میں ملا کر چاٹا کریں اور کوکھ کے درد کے لئے بھی یہی علاج فائدہ مند ہے اور کبھی کمر میں درد اسلئے ہونے لگتا ہے کہ سردی کے دنوں میں بچہ پیدا ہوا تھا اور غذا اچھی طرح نہیں ملی اس صورت میں گوشت کی یخنی گرم مصالحہ ڈال کر پینا اور انڈا کھانا بہت مفید ہے۔ اور اگر انڈا نمک سلیمانی کے ساتھ کھاویں تو زیادہ مفید ہے اور کبھی گردہ میں بیماری رہنے سے کمر میں درد ہوتا ہے اسکا علاج یہ ہے کہ گردہ کا علاج کریں اور بعض دفعہ حیض آنے سے پہلے کمر میں درد ہوتا ہے اسکے لئے یہ معجون اور یہ شربت مفید ہے معجون کا نسخہ یہ ہے۔ تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ تخم حلبہ میتھی کا بیج دو تولہ ساڑھے سات ماشہ اور مغز تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور بلو یان نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت نو ماشہ اور مجیٹھ نو ماشہ۔ ان سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر اس میں ساڑھے بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر کے معجون بنالیں اور ایک تولہ کھا کر اوپر سے دو تولہ شربت بزوری ایک چھٹانک عرق مکوہ میں ملا کر پی لیں یہ دوا حیض سے دو تین روز پہلے سے شروع کریں اور جب درد موقوف ہو جاوے چھوڑ دیں اور اگر حیض کے ایام میں بھی کھاتی رہیں تب بھی مفید ہے اور شربت کا نسخہ یہ ہے تخم کرفس ساڑھے چار ماشہ اور تخم حلبہ ساڑھے اکیس ماشہ اور تخم خیارین ڈیڑھ تولہ اور سونف نو ماشہ اور انیسون رومی نو ماشہ اور تخم شبت یعنی سویہ کے بیج نو ماشہ۔ ان دواؤں کو گیل کر رات کو آدھ سیر پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان کر بائیس تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں اور اس شربت کو سات خوراک کریں نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں گھول کر حیض سے پہلے جب کمر میں درد شروع ہونا شروع کریں[2]۔

---

[1] پرسوت اس میں دست آتے ہیں اور باوجود دست آنے کے پیٹ ہلکا نہیں ہوتا بلکہ نفخ بڑھتا جاتا ہے اور دستوں کا دورہ ہوتا ہے اس کے لئے مجرب دوا یہ ہے اکاس کا ست اور مشک دونوں ایک ایک ماشہ لے کر گولیاں کالی مرچ کی برابر بنالیں اور ایک گولی روزانہ ایک چھوٹی سی پھنکی بجائے پانی سنگ بن نمک کھاویں لیکن یہ نسخہ تب دیا جا سکتا ہے کہ مریضہ کو بخار نہ ہو۔ اور بخار ہو تو یہ دوا دیں۔ تالیس پتر دو ماشہ مرچ سیاہ دو ماشہ سونٹھ تین ماشہ پیپل چار ماشہ طباشیر پانچ ماشہ دانہ الائچی خورد چھ ماشہ دار چینی چار تولہ کوٹ چھان کر مصری اڑھائی تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور چھ ماشہ روز کھاویں اگر ورم نہ ہو تو دودھ کے ساتھ اور اگر ورم ہو تو پانی کے ساتھ کھاویں۔ ایک اور دوا پرسوت کی۔ اجوائن خراسانی دو ماشہ اور تخم خشخاش سفید ایک ماشہ پیس کر دو گھونٹ گرم پانی کے ساتھ پھانکیں بیس دن ایسا ہی کریں ۱۲ منظر ثالث حیض سے پہلے درد کمر۔ اس کا علاج جوڑوں کے درد کے بیان میں آتا ہے ۱۲ منظر ثالث لوبان کا ست انگریزی دواخانوں میں بنا بنایا ملتا ہے اور اگر خود بنانا چاہیں تو ترکیب یہ ہے کہ دو تولہ کوڑیا لوبان لے کر ایک مٹی کے سکورے میں رکھ کر دوسری سکوری اوپر ڈھانک کر کنارے آٹے سے بند کر کے چراغ کی آنچ پر رکھ دیں تین گھنٹے کے بعد اتار کر ٹھنڈا کر کے کھولیں تو جوہر اوپر کی رکابی میں جم گیا ہوگا۔ اسکو لیکر مشک تھوڑی سی ملا کر گولیاں بترکیب مذکور بنالیں اور جو راکھ سی نیچے کی رکابی میں رہ گئی ہو وہ ایک دو چاول کھلانا بچوں کی پسلی کو مفید ہے ۔

[2] اور نیم کے پتے لے کر گیلے کپڑے میں لپیٹ کر توے پر گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر کو سینکیں ۱۲ منظر ثالث

لیپ:۔ کمر کے درد اور کوکھ کے درد اور بہت سے دردوں کو مفید ہے۔ چھ ماشہ میتھی کے بیج اور چھ ماشہ السی کے بیج پانی میں بھگو کر لعاب لیکر گوگل۔ گل بابونہ۔ اشق تین تین ماشہ پیس کر ملا کر دو تولہ ارنڈی کا تیل اسمیں ڈال کر نیم گرم ملیں۔

لڈو:۔ جن کی ترکیب رحم سے رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی ہے وہ بھی اس درد کو فائدہ دیتے ہیں جو کمزوری سے ہو۔

گھٹنوں اور کہنیوں اور جوڑوں میں درد ہونا:۔ ان دردوں کے لئے اور اور بھی اکثر دردوں کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ تین ماشہ سورنجان شیریں باریک پیس کر چھ ماشہ شکر سرخ ملا کر سوتے وقت کھائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ سونف کا عرق اور دو تولہ خمیرہ بنفشہ اسمیں ملا کر کھائیں یہ دوا ہر جگہ کے درد کو مفید ہے۔ خمیرہ بنفشہ کی ترکیب خاتمہ میں ہے۔ اور بازار میں بھی ملتا ہے۔

دوسری دوا:۔ کہ ہر قسم کی گٹھیا اور ہر جگہ کے درد کو فائدہ دے اور کسی حال میں نقصان نہ کرے تین تین ماشہ سورنجان تلخ اور قسط تلخ پیس کر دو تولہ روغن گل اور چھ ماشہ موم زرد میں ملا کر ملیں۔ تیل کم خرچ بدن کے درد کو مفید جس میں کسی طرح کا نقصان نہیں سوا تولہ گھونگچی سرخ کچل کر اسکی دال نکال لیں اور دال کچل کر ایک رات دن پانی میں تر رکھیں پھر سوا پاؤ تیل تل کا اسی پانی میں ملا کر جوش دیں کہ پانی جل جاوے اور گھونگچی بھی جل کر کوئلہ ہو جاوے تب چھان کر اس میں ساڑھے چار ماشہ نمک سانبھر اور آدھ پاؤ کنوئیں کا تازہ پانی ملا کر لوہے کے برتن میں پھر جوش دیں کہ پانی اور نمک جل جاوے اس کا خیال رکھیں کہ تیل نہ جلے پھر احتیاط سے بوتل میں رکھ لیں نہایت آزمایا ہوا ہے۔

فائدہ:۔ گٹھیا کے علاج میں بہت سے قبضے کرنے پڑتے ہیں اسواسطے اس کا علاج کسی ہوشیار حکیم سے کرانا چاہیئے۔

فائدہ:۔ گٹھیا میں خربزہ اور پھوٹ بقدر ہضم فائدہ مند ہے۔

فائدہ:۔ گٹھیا میں شوربا چپاتی عمدہ غذا ہے۔

فائدہ:۔ مشہور ہے کہ گٹھیا کے درد میں ٹھنڈی دوا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے یہ غلط ہے بعض وقت کافور تک گٹھیا میں استعمال کیا جاتا ہے طبیب سے رائے لو۔

نقرس:۔ پیر کے انگوٹھے اور پنجے اور گٹے کے درد کو کہتے ہیں۔

وجع الورک وعرق النساء:۔ ایک درد کولھے میں پیدا ہوتا ہے اسکو وجع الورک کہتے ہیں اور جب وہ بڑھ کر پیر میں نیچے تک پھیل جائے اسکو عرق النساء کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ ان تینوں دردوں میں بہت ٹھنڈی چیزوں کا لیپ نہ کرو۔

فائدہ:۔ کریلہ ان تینوں دردوں میں اکثر مفید ہے۔ علاج اُن کا طبیب سے کراؤ۔

بخار کا بیان

اس کی سینکڑوں قسمیں ہیں اور اسکے علاج کے لئے بڑے علم اور ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اسجگہ صرف بعضی باتیں چھوٹی چھوٹی کام کی بخار کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔

۱ :۔ بخار کا علاج ہمیشہ یونانی حکیم سے کرانا چاہیئے اور دیر اور غفلت نہ کرنا چاہیئے۔

۲ :۔ بخار جاڑہ میں باری کے وقت بیمار کو گرم جگہ میں نہ رکھنا چاہیئے لیکن ہوا سے بچاویں اور لرزہ کے وقت کپڑا اوڑھا دیں اور بدن کو دبائیں اور لرزہ اترنے کے بعد اگر پسینہ نہ ہو تو ہوا کا کچھ ڈر نہیں۔

۳ :۔ ہاتھ پیروں کی مالش کرنا ہر طرح کے بخار میں مفید ہے خواہ نمک سے ہو یا کسی اور دوا سے یا صرف کپڑے سے لیکن کپڑا ذرا کھردرا اور موٹا ہونا چاہیئے۔ اور پیروں کی مالش ایڑی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور ہاتھوں کی مالش ہتھیلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کو ہوتی ہے اور جس چیز سے مالش کریں جب وہ گرم ہو جاوے تو بدل دیں۔

۴ :۔ مالش سے زیادہ فائدہ مند سینگیاں کھچوانا ہے اور اس سے زیادہ فائدہ کی چیز پاشویہ کرنا ہے اسکا بیان ابھی آویگا بعض آدمی جو کہا کرتے ہیں کہ بیماری میں سینگیاں یا پاشویہ کی طاقت کہاں ہے یہ واہیات بات ہے اس سے تو اور طاقت آتی ہے۔ جب سینگیاں کھینچ چکیں تو پیروں کو ران سے لیکر ٹخنوں تک کس کر باندھ دیں اور ایک گھنٹہ کے بعد کھول ڈالیں لیکن آہستہ آہستہ کھولیں ایکدم نہ کھول دیں۔ رانوں کی طرف سے لپیٹنا شروع کریں اور کھولنے کے وقت ٹخنوں کی طرف سے کھولنا شروع کریں پاشویہ کے بعد بھی اسی طرح باندھیں اسی طرح جب پیروں کی مالش کر چکیں باندھیں

۵ :۔ پاشویہ اسکو کہتے ہیں کہ کچھ دوائیں پانی میں اوٹا کر وہ گرم گرم پانی پیروں پر ڈالیں اور ہاتھ سے پنڈلیوں کو سونتیں۔

پاشویہ کا نسخہ :۔ جو بخار کی اکثر قسموں میں کام آتا ہے بیری کے پتے چھٹانک اور گیہوں کی بھوسی چھٹانک اور کھاری نمک دو تولہ اور خوب کلاں ایک تولہ اور بنفشہ دو تولہ اور خطمی ایک تولہ اور گل نیلوفر ایک تولہ ان سب کو ایک پوٹلی میں باندھ کر بیس سیر پانی میں جوش دیں جب جوش ہو جاوے پوٹلی نکال ڈالیں اور پانی سے اس طرح پاشویہ کریں کہ بیمار کو چارپائی یا کرسی پر پاؤں لٹکا کر بٹھلا دیں اور پیروں کے نیچے ایک ٹب یا بڑا دیگچہ خالی رکھ دیں[1] اور بیمار کے منہ پر ایک چادر ڈال دیں تاکہ پانی کی بھاپ منہ کو نہ لگے اور دماغ کو گرمی نہ پہنچے پھر دو آدمی دونوں پیروں پر گھٹنے سے وہی دواؤں کا ذرا اچھا گرم پانی آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کریں اور دو آدمی گھٹنوں سے ٹخنوں تک پیروں کو اس طرح سونتیں کہ بیمار کو ذرا ناگوار ہونے لگے جب وہ پانی ختم ہو کر اس

---

[1] چاہیئے کہ اول مریض کے پیروں کو دھو کر پاک کریں اسی دوا کے پانی سے یا سادے پانی سے تاکہ وہ دیگچہ کا پانی ناپاک نہ ہو اور مریض کے کپڑے اور تیمارداروں کے ہاتھ اور کپڑے وغیرہ ناپاک نہ ہوں اور سب کی نمازیں غارت نہ ہوں۔ نظر ثالث۔

خالی پیٹ یا دیگچہ میں جمع ہو جاوے پھر اُسی کو لوٹے میں بھر کر اسی طرح ڈالیں اور سو نتیں ایک گھنٹہ تک یا جب تک مناسب ہو اسطرح پاشویہ کریں پھر فوراً پیروں کو پونچھ کر دو لانبے کپڑوں سے باندھیں جیسا کہ سینگیوں کے بیان میں لکھ دیا ہے۔

پاشویہ کا دوسرا نسخہ:۔ بھوسی چھٹانک کھاری نمک اور خوب کلاں دو دو تولہ اسی طرح بیس سیر پانی میں جوش دے کر پاشویہ کریں۔

فائدہ:۔ بخار میں سر کی طرف سے گرمی روکنے کے لئے لخلخہ بھی عمدہ چیز ہے۔ لخلخہ اسکو کہتے ہیں کہ کوئی خوشبو تسکین دینے والی سونگھائی جاوے

نسخہ:۔ تین ماشہ صندل سفید چھ تولہ گلاب میں گھس کر تین ماشہ دھنیہ کچل کر اسمیں ڈالیں اور خس جس کی ٹٹیاں بنتی ہیں تین ماشہ اور کدو یعنی لوکی کے ٹکڑے یا کھیرے کے ٹکڑے دو دو تولہ گل ارمنی تین ماشہ روغن گل ایک تولہ اور سرکہ تین ماشہ ملالیں پھر دو برتنوں میں کر کے ایک ایک سے سونگھائیں اسی طرح خس کو پانی سے چھڑک کر یا پنڈول کو چھڑک کر یا کھیرا ککڑی سونگھنا بھی مفید ہے اگر گرمی بہت زیادہ ہو تو لخلخہ میں کافور بھی ملالیں۔

غفلت دُور کرنے کی ایک تدبیر:۔ یہ ہے کہ مونگ کی ٹکیہ پکائیں جو ایک طرف سے کچی ہو اُسی کچی طرف روغن گل چپڑ کر سر پر باندھیں جب گرم ہو جائے دُوسری بدل دیں اسی طرح دُودھ کا ماوا روغن گل چپڑ کر سر پر باندھنا ہوش میں لانے کے لئے مفید ہے اگر مریض کو کسی طرح ہوش نہ ہو تو ایک مرغ ذبح کر کے اسکے پیٹ کی الائش دُور کر کے فوراً اس طرح سر پر رکھیں کہ سر پیٹ کے اندر آجائے غفلت خواہ کسی وجہ سے ہو ایک دفعہ کو ضرور ہوش آجاتا ہے۔

۶:۔ باری اور بحران کے دن غذا نہ دیں اور اگر دینا ہو تو باری آنے سے تین چار گھنٹے پہلے دیں۔ گرم بخاروں میں آش جو نہایت عمدہ غذا ہے۔ ترکیب اسکی خاتمہ میں[1] ہے۔

۷:۔ جب کسی کو بخار آئے تو خیال کر کے بخار کے آنے کے وقت اور دن کو یاد رکھو اسکی ضرورت یہ ہے کہ بیماری میں بعض دن ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں طبیعت بیماری کو ہٹانا چاہتی ہے اور بیماری طبیعت کو کمزور کرنا چاہتی ہے اور ان دنوں میں تکلیف زیادہ ہوتی ہے اسکو بحران کہتے ہیں سو علاج میں حکیم لوگ بحران کے دنوں کا خیال رکھتے ہیں اگر تمکو بیماری شروع ہونے کا دن اور وقت یاد ہوگا تو حکیم کو بتلادو گے اور یہ بھی ضرورت ہے کہ بحران کے دنوں میں اوپر والوں کو بھی بعضی باتوں کا انتظام رکھنا پڑتا ہے تو اگر دن اور وقت یاد ہوگا تو سب انتظام آسان ہوگا۔ سو اس میں کئی باتیں سمجھ لو۔ اوّل یہ کہ اگر دوپہر سے پہلے بخار آیا ہو تو اسکو پہلا دن گنو اور اگر دوپہر سے پیچھے آیا ہو تو تیسرے دن کی باری والے بخار میں تو اسکو پورا دن گنو اور ہر وقت والے بخار میں اور روز کی باری والے بخار میں چاہے جاڑے سے آتا ہو چاہے بے جاڑے آتا ہو اس دن کو نہ گنو بلکہ اگلے دن کو پہلا دن گنو۔ دُوسرے یہ سمجھو کہ بیس دن تک اسکے یاد رکھنے کی زیادہ ضرورت ہے

---

[1] غفلت اور سرسام میں حلوا باندھنا بھی مفید ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ میدہ گیہوں کا چھٹانک بھر گھی چھٹانک بھر شکر سفید چھٹانک بھر حلوہ سا بنا کر ایک پتے پر رکھ کر نیم گرم سر پر باندھیں اگر بخار تیز ہو اور غفلت زیادہ ہو تو تین ماشہ کافور بھی اس حلوے میں ملالیں۔

ان دنوں میں سے دسواں اور بارہواں اور سولھواں اور انیسواں دن بحران سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ اور ساتواں اور گیارھواں اور چودھواں اور سترھواں اور بیسواں دن تیز بحران کا ہے اور اٹھارہواں دن ہلکے بحران کا ہے اور آٹھواں اور تیرھواں دن اکثر تو خالی ہوتا ہے اور کبھی بحران ہو جاتا ہے اور تیسرا اور نواں دن اکثر بحران کا ہوتا ہے اور چوتھا اور پانچواں اور چھٹا اور پندرھواں دن ایسا ہے کہ اسمیں کبھی بحران ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا جن بخاروں کی باری تیسرے دن پڑتی ہے ان میں ساتواں اور گیارھواں دن نہایت سخت بحران کا ہے۔ اکثر گیارھویں دن تک بحران ختم ہو جاتا ہے۔ اگر اس دن بحران نہ ہوا تو پھر کچھ اندیشہ نہیں رہتا تیسرے یہ سمجھو کہ اگر رات کو بحران پڑنے والا ہے تو دن میں اسکی نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور اگر دن کو پڑنے والا ہے تو رات میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں۔ بےچینی زیادہ ہونا۔ کروٹیں بدلنا کبھی ہوش میں آنا اور پھر دفعۃً غفلت ہو جانا پریشان باتیں کرنا۔ گردن میں درد ہونا۔ چکر آنا۔ آنکھوں کے سامنے کچھ صورتیں نظر آنا۔ کمر میں درد ہونا اور دونوں پیر زیادہ تکان ہونا۔ بدن ٹوٹنا۔ کانوں میں شور ہونا کبھی سب نشانیاں ہوتی ہیں کبھی بعض بعض پھر جب غفلت بڑھ جاوے اور نیند میں چونکے یا اُٹھ اُٹھ کر بھاگے اور مارنے پیٹنے لگے تو سمجھ لو کہ یہ بحران ہے پھر جب ہوش کی باتیں کرنے لگے یا پسینہ آکر بدن ہلکا معلوم ہونے لگے تو سمجھ لو کہ بحران ختم ہو گیا۔ چوتھے یہ سمجھو کہ بحران کے دن اُوپر والوں کو جن باتوں کا انتظام رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ اس روز بیمار کو آرام دینا چاہیئے۔ کوئی تیز دوا ہرگز نہ دیں نہ تو دستوں کی نہ باری روکنے کی نہ پسینے کی۔ بعض دفعہ ایسی دوائیاں دینے سے بیمار کی موت آگئی ہے البتہ ہوش و حواس قائم رکھنے کی یا دل کو طاقت دینے کی ہلکی ہلکی تدبیر کریں تو مضائقہ نہیں جیسے سینگیاں کھچوانا یا دل پر صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھنا اس سے زیادہ جو کرنا ہو حکیم سے پورا حال کہہ کر جو وہ کہے کرو، پانچویں یہ سمجھو کہ اگر بحران میں نکسیر جاری ہو جاوے یا دست آنے لگیں یا قے آنے لگے یا پیشاب یکلخت جاری ہو جاوے یا پسینہ آئے تو ڈرو مت اور روکنے کی کوشش نہ کرو یہ اچھی نشانی ہے۔ البتہ اگر ان چیزوں میں بیحد زیادتی ہونے لگے تو حکیم سے پوچھ کر بند کرنے کی کوشش کرو۔

۸ :- اگر لرزہ اس قدر سخت ہو کہ سہار نہ ہو سکے تو بازو سے لے کر پہنچوں تک دونوں ہاتھ اور رانوں سے لے کر ٹخنوں تک دونوں پاؤں باندھ دو یا پانی خوب پکا کر چارپائی کے نیچے رکھ کر بھپارہ دو۔ چارپائی پر کچھ بچھانا نہ چاہیئے تاکہ بھاپ خوب بدن کو لگے اور چاہے اس پانی میں پانچ چھ تولہ سویہ کے بیج اوٹالیں۔

۹ :- اگر بخار میں پیاس زیادہ ہو یا زبان خشک ہو یا نیند نہ آتی ہو تو سر پر روغن کدو یا روغن کاہو یا اور کوئی ٹھنڈا تیل اسقدر ملیں کہ جذب نہ ہو سکے اور کانوں میں بھی ٹپکائیں اگر کھانسی نہ ہو تو منہ میں آلو بخارا رکھیں اور اگر کھانسی ہو تو بہدانہ یا عناب کا ست رکھ دیں اور اگر بخار میں درد سر زیادہ ہو یا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں تو پیروں کی مالش نمک سے کر کے کپڑے سے لپیٹ دیں۔

۱۰ :- اگر بخار میں گھبراہٹ اور بےچینی زیادہ ہو تو صندل گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر دل پر رکھیں دل بائیں چھاتی کے نیچے ہے

۱۱ :- بخار کا مادہ کبھی رگوں کے اندر ہوتا ہے کبھی رگوں کے باہر معدہ یا جگر یا کسی اور عضو میں جب مادہ رگوں کے باہر ہوتا ہے تو باری کے ساتھ جاڑہ آتا ہے اور جب اندر ہوتا ہے تو جاڑہ نہیں ہوتا صرف بخار کا دورہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جو بخار جاڑے کے ساتھ ہو اس میں اتنا اندیشہ نہیں جتنا صرف بخار میں ہے کیونکہ رگوں کے اندر کے مواد کا نکلنا مشکل ہے۔

۱۲ :- تیسرے دن کا دورہ اکثر صفراوی بخار کا ہوتا ہے اور ہر روز بلغمی کا اور چوتھے دن سوداوی کا صفراوی بخار بہت دنوں تک نہیں رہتا مگر تیز اور اندیشہ ناک بہت ہوتا ہے۔ اور چوتھیا اگرچہ برسوں تک آئے مگر اندیشہ ناک نہیں ہوتا۔

۱۳ :- یہ دوائیں بخار کے لئے مفید ہیں۔

گولی باری کو روکنے والی :- ست گلو ایک تولہ اور طباشیر ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد ایک تولہ اور زہر مہرہ خطائی ایک تولہ اور کافور ایک ماشہ اور کنین تین ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں پھر ایک گولی باری سے تین گھنٹہ پہلے اور ایک دو گھنٹہ پہلے اور ایک ایک گھنٹہ پہلے کھائیں نہایت مجرب ہے، اور کسی حال میں مضر نہیں۔ بچہ کو ایک یا دو گولی دیں۔ طاعون کے موسم میں ایک دو گولی روز کھائیں تو طاعون سے انشاء اللہ تعالیٰ امن رہے اور اگر صحت کے بعد چند روز کھالیں تو مدتوں بخار نہ آئے۔

دوا بخار کے علاج کے بعد :- اگر بدن میں کچھ حرارت رہ گئی ہو تو تین تولہ کاسنی کا عرق یعنی ٹپکایا ہوا پانی دو تولہ شربت بزوری ملا کر پینا نہایت مفید ہے اسکی ترکیب خاتمہ میں (در ص ۵۲۳ حصہ ہذا) آوے گی۔ اور آب مروق یعنی پھاڑا ہوا پانی اور چیز ہے اسکی ترکیب بھی خاتمہ میں ہے۔ (بر ص ۵۲۳ حصہ ہذا)

کمزوری کے وقت کی تدبیروں کا بیان

بعض وقت عرصہ تک بخار آنے سے یا اور کسی بیماری میں مبتلا رہنے سے آدمی کمزور ہو جاتا ہے اسوقت بعض لوگ اسکو جلد طاقت آنے کے لئے بہت سی غذا یا میوے وغیرہ کھلا دیتے ہیں یہ ٹھیک نہیں یہاں ایسے وقت کی مناسب تدبیریں لکھی جاتی ہیں

۱ :- یاد رکھو کہ کمزوری میں ایک دم زیادہ کھانے سے یا بہت طاقت کی دوا کھا لینے سے فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ بعض وقت نقصان پہنچ جاتا ہے۔ فائدہ اسی غذا سے اور اتنی ہی مقدار سے پہنچتا ہے جو آسانی سے ہضم ہو جائے اور اگر غذا مقدار میں زیادہ کھا لی یا زیادہ مقوی ہوئی تو مریض کو اسکی برداشت نہ ہو گی اور ہضم میں قصور ہو گا تو ممکن ہے کہ مرض پھر لوٹ آوے اور پیٹ میں سدے پڑ جاویں یا ورم ہو جاوے لہٰذا کمزوری کی حالت میں آہستہ آہستہ غذا کو بڑھاؤ اگر ایک دو چمچہ شوربا ہی یا ایک انڈا ہی ہضم ہو سکتا ہے تو یہی دو۔ زیادہ نہ دو اگرچہ مریض بھوک بھوک پکارے بھوکا رہنے سے نقصان نہیں ہوتا اور زیادہ کھا لینے سے نقصان

ہو جاتا ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دو دو چمچہ کر کے شوربا دن میں تین چار دفعہ دو لیکن یہ خیال رکھو کہ دو مرتبہ میں تین چار گھنٹہ سے کم فاصلہ نہ ہوتا کہ پہلی غذا ہضم ہو چکے تب دوسری غذا پہنچے ورنہ تداخل اور بدہضمی کا اندیشہ ہے غرض ہر کام میں آہستہ آہستہ زیادتی کریں۔ غذا دینے میں، گھی دینے میں، چلنے پھرنے، بولنے چالنے، لکھنے پڑھنے میں اور مریض کو خوش رکھیں کوئی بات رنج دینے والی اس کے سامنے نہ کہیں نہ اسکو بالکل اکیلا چھوڑیں نہ اسکے پاس خلاف مزاج مجمع کریں۔ نہ بہت روشنی میں رکھیں نہ بہت اندھیرے میں بہتر یہ ہے کہ دوا اور غذا اور جملہ تدبیریں طبیب معالج کی رائے سے کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ اب مرض نکل گیا اب حکیم سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔

۲ :۔ کمزور آدمی کو اگر بھوک خوب لگتی ہے اور خوراک خوب کھا لیتا ہے لیکن طبیعت اُٹھتی نہیں اور پاخانہ پیشاب صاف نہیں ہوتا اور طاقت نہیں آتی تو سمجھ لو کہ مرض ابھی باقی ہے اور یہ بھوک جھوٹی ہے۔

۳ :۔ کمزور آدمی کو دوپہر کا سونا اکثر مُضر ہوتا ہے۔

۴ :۔ کمزور آدمی کو اگر بھوک نہ لگے تو سمجھو کہ مرض کا مادہ اُسکے بدن میں ابھی باقی ہے۔

۵ :۔ کمزوری میں زیادہ دیر تک بھوک اور پیاس کو مارنا بھی نہیں چاہیئے اس سے ضعف بڑھ جاتا ہے جب بھوک اور پیاس غالب ہو کچھ کھانے پینے کو دے دیا جاوے۔

۶ :۔ پتلی اور سیال غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے گو اس کا اثر دیرپا نہیں ہوتا جیسے آش جو۔ شوربا۔ چوزہ مرغ یا بٹیر کا یا بکری کے گوشت کا اور خشک اور گاڑھی غذا ذرا دیر میں ہضم ہوتی ہے گو اسکا اثر بھی دیر تک رہتا ہے جیسے قیمہ۔ کباب۔ کھیر وغیرہ۔

۷ :۔ کمزوری میں بہت ٹھنڈا پانی نہیں پینا چاہیئے اور نہ ایک دم بہت سا پانی پینا چاہیئے اس سے بعض وقت موت تک کی نوبت آگئی ہے

۸ :۔ کمزور آدمی کو کوئی دوا بھی طاقت کی حکیم معالج کی رائے سے بنوا لینی مناسب ہے تاکہ جلد طاقت آجاوے جیسے ماء اللحم، نوشدارو، خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ مروارید۔ دواء المسک وغیرہ ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں۔

۹ :۔ آملہ کا مربہ۔ سیب کا مربہ۔ بیہٹے کا مربہ چاندی یا سونے کے ورق کے ساتھ کھانا بھی قوت دینے والا ہے ان سب کی ترکیبیں خاتمہ میں ہیں

تنبیہ :۔ اس بیان سے زچہ کے متعلق جو کچھ غذا وغیرہ کی ابتری آجکل رواج میں ہے معلوم ہو گئی ہو گی۔ زچہ کا مزاج بخار والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور معدہ وغیرہ سب مسہل والے سے بھی زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں اور اسکو اچھوانی وغیرہ ایسی چیزیں دی جاتی ہیں کہ تندرست عورت بھی انکو ہضم نہیں کر سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے اور آنتوں میں سُدّے پڑ جاتے ہیں اور تمام بدن کی رگوں میں مواد بھر جاتا ہے نلوں میں اور رحم میں اکثر ورم ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اگر بخار ہو جاتا ہے تو وہ ہڈیوں میں بیٹھ جاتا ہے پھر آرام نہیں ہوتا ہم نے زچہ خانہ کی تدبیریں آگے لکھ دی ہیں ان کے موافق عمل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرستی ٹھیک رہیگی۔ (نظر ثالث)

ورم اور دنبل وغیرہ کا بیان

تین جگہ کے ورم کو ہرگز نہ روکنا چاہیئے۔ ایک کان کے پیچھے دوسرا بغل کا تیسرا جنگاسہ یعنی چڈے کا، ان جگہوں کے ورم پر کوئی ٹھنڈی دوا جیسے اسپغول وغیرہ ہرگز نہ لگاؤ بلکہ جب بغل میں کھکرالی یعنی کچرالی نکلے تو پیاز بھون کر یعنی جھلبھلا کر نمک ملا کر باندھو تاکہ پک جائے پھر بہنے کی تدبیر کرو۔ روکنا ہرگز نہ چاہیئے خاصکر جب طاعون کا چرچا ہو۔ کیونکہ طاعون میں اکثر انہیں تینوں جگہ گلٹی نکلتی ہے بٹھلانے کی دوا دینا بالکل موت ہے۔

ورم کی کچھ دواؤں کا بیان

دوا جو سخت ورم کو نرم کر دے :۔ صبح و شام مرہم داخلیون لگا دیں اور اگر اسی مرہم کو کپڑے پر لگا کر دنبل پر رکھیں اور اُوپر سے میدہ کی پلٹس یا السی کی پلٹس دودھ میں پکا کر باندھیں تو بہت جلد پکا دیتا ہے۔

نسخہ مرہم کا یہ ہے۔ السی اور میتھی کے بیج اور اسبغول اور تخم خطمی اور تخم کنوچہ سب چھ چھ ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب مل کر لعاب کو چھان لیں پھر مُردار سنگ دو تولہ خشک پیس کر اسکو پانچ تولہ روغن زیتون میں پکائیں اور چلاتی رہیں کہ سیاہ اور کسی قدر گاڑھا ہو جائے پھر چولھے سے اُتار کر وہ لعاب تھوڑا تھوڑا اسمیں ڈالکر خوب رگڑیں کہ مرہم ہو جائے۔ یہ مرہم داخلیون کہلاتا ہے۔ اگر روغن زیتون نہ ملے یا قیمت کم لگانا ہو تو بجائے اسکے تل کا تیل ڈالیں یہ مرہم ہر ایک سختی کو نرم کرنے والا ہے۔ رحم کے اندر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دوا جو دُنبل کو پکا دے :۔ السی اور میتھی کے بیج اور املی کے بیج اور کبوتر کی بیٹ سب دوائیں دس دس ماشہ کوٹ چھان کر اڑھائی تولہ پانی اور اڑھائی تولہ دودھ میں پکائیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر نیم گرم باندھیں اور پیپل کے تازہ پتے اور پان گرم کرکے باندھنا بھی پھوڑے کو پکا دیتا ہے۔

فائدہ :۔ بعض دفعہ ران وغیرہ پر پلٹس یا اور کوئی پکانے والی دوا رکھنی ہوتی ہے۔ اور باندھنے کا موقعہ نہیں ہوتا کیونکہ پٹی ٹھیرتی نہیں اسکے لئے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ چھ ماشہ موم اور دو تولہ بہروزہ اور دو تولہ رال لیکر ان تینوں چیزوں کو گلا کر مرہم سا بنالیں پھر ایک ٹکڑے سے پھایہ کے کناروں پر اسکو لگائیں اور جو دوا یا پلٹس پھوڑے پر رکھی ہے اس کو رکھ کر اُوپر سے یہ پھایہ رکھ کر کناروں سے اسکے بدن پر خوب چپکا دیں یہ ایسا چپک جاوے گا کہ نہ خود چھوٹے گا اور نہ پلٹس کو گرنے دے گا۔ اور یہ مرہم خود بھی پکانے والا ہے۔ اور جب الگ کرنا ہو تو تھوڑا تیل یا گھی کناروں پر لگاؤ اور آہستہ آہستہ علیحدہ کر دو۔ پھر جب پھوڑا پک گیا

تو اسکے توڑنے کی تدبیر کرو اور پکنا شروع ہونے کی پہچان یہ ہے کہ ٹیس اور لپک پیدا ہو جائے اور جگہ سرخ اور گرم ہو اور پورے پکنے کی نشانی یہ ہے کہ لپک موقوف ہو جائے اور درد بھی کم ہو جائے اور رنگ سرخ نہ رہے اور اگر خالص پیپ نہ نکلتی ہو اور کناروں میں سرخی ہو تو سمجھ لو کہ پھوڑا پورا نہیں پکا پھر پلٹس باندھو۔

دوا:۔ جس سے بے نشتر دیئے ہوئے پھوڑا پھوٹ جائے تین ماشہ بے بجھا چونا اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی دونوں کو ملا کر پھوڑے پر رکھیں پھر جب پھوڑا پھوٹ جائے تو اسکے بہنے اور صاف کرنے کی تدبیر کرو۔ اسکے لئے یہ دوا مفید ہے پیاز کو نیم کے پتوں میں رکھ کر کپڑا لپیٹ کر چولھے میں بھون لیں پھر دونوں کو کچل کر ذرا سی ہلدی چھڑک کر باندھیں اور صبح و شام تبدیل کریں اور دونوں وقت نیم کے پانی سے دھویا کریں۔

دوسری دوا:۔ جو نہ پکے ہوئے پھوڑے کو پکاوے اور صاف بھی کر دے۔ بنولہ اور تخم السی اور تل کی کھلی تینوں کو دو دو تولہ لے کر خوب کوٹ کر دودھ میں پکا کر نیم گرم باندھیں یہ دوا گرم زیادہ نہیں اور ہر قسم کے پھوڑے کو مفید اور مجرب ہے۔ پھر جب پھوڑا خوب صاف ہو جاوے اور کنارے ہلکے ہو جاویں سرخی بالکل نہ رہے تو بھرنے کی تدبیر کرو اسکے لئے مرہم رسل لگانا بہت مفید ہے اسکا نسخہ یہ ہے کہ پونے دس ماشہ موم دیسی خالص اور پونے دس ماشہ راتینج اور ایک ماشہ جاوشیر اور ایک ماشہ گندہ بہروزہ اور سوا پانچ ماشہ اشق اور تین ماشہ گوگل ان سب کو پانچ تولہ روغن زیتون میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب یہ سب گل کر ایک ہو جاویں تو نیچے اتار کر ایک ایک ماشہ زنگار اور مرکی اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ زراوند طویل اور کندر اور تین ماشہ مردار سنگ خوب باریک پیس کر ملا دیں اور اس قدر حل کریں کہ مسکہ کی طرح ہو جاوے پھر پھایہ پر لگا کر زخم پر رکھیں بہت مفید ہے۔ تعریف یہ ہے کہ اگر زخم میں کچھ مادہ فاسد رہ گیا ہے تو اسکو کاٹ دیتا ہے اور اچھے گوشت کو پیدا کرتا ہے طاعون میں بھی نہایت کار آمد ہے ترکیب استعمال کی طاعون کے بیان میں لکھی جاوے گی اگر راتینج نہ ملے بہروزہ کا وزن بڑھا دیں یعنی گیارہ ماشہ کر دیں اور اگر قیمت کم کرنا چاہیں بجائے روغن زیتون کے روغن گل یا تل کا تیل ڈالیں۔

دوسرا مرہم غریبی:۔ زخموں کو بھر لانے والا ساڑھے سات تولہ تل کا تیل خالص کڑھائی میں آگ پر چڑھائیں اور ہلکی آنچ دیں جب تیل میں دھواں اٹھنے لگے پانچ تولہ سفیدہ کاشغری چھنا ہوا پاس رکھ لیں اور چٹکی سے اٹھا کر تھوڑا تھوڑا ڈالتے رہیں اور لکڑی سے چلاتے رہیں تیل میں اول بلبلے اٹھیں گے جب بلبلے ٹوٹنے لگیں تو دیکھیں کہ تیل میں چپکاہٹ آگیا یا نہیں جب چپکنے لگے اور رنگ سیاہ ہو جاوے لیکن جلنے نہ پاوے تو آگ پر سے اتار کر کڑھائی کو ٹھنڈے پانی میں رکھ دیں اور خوب گھوٹیں پھر نکال کر احتیاط سے رکھ دیں اور زخم کو نیم کے پانی سے دھو کر پھایہ رکھیں اور ناسور میں بتی لگا کر رکھیں بہت مجرب ہے

اگر زخم میں کیڑے پڑ جاویں:۔ تو انکے مارنے کی یہ تدبیر کرو۔ کچھ باریک پیس کر یا تارپین کا تیل یا دونوں کو ملا کر زخم میں

ڈالیں اور اوپر سے آٹے سے منہ زخم کا بند کردیں اندر کیڑے مرجاوینگے اور کیڑے اکثر زخم کو صاف نہ رکھنے سے اور مکھی سے حفاظت نہ کرنے سے پڑجاتے ہیں صفائی کا بہت خیال رکھیں ۔

فائدہ :۔ جسکے ہر سال دُنبل نکلتے ہوں تو دو تین سال تک موسم پر مسہل وغیرہ لے کر مادہ کی خوب صفائی کرلیں نہیں تو ڈھیٹ کا ڈر ہے۔

اگر گرمی سے چھالے یا پھوڑے پھنسی نکل آویں تو اُسکے لئے یہ مرہم لگاویں سنگ جراحت اور مردار سنگ اور سفیدہ کاشغری اور سوکھی مہندی اور رسوت اور کمیلہ اور کتھا پاپڑیا یہ سب دوائیں چھ چھ ماشہ لے کر اسکو کوٹ چھان کر نو تولہ گائے کے گھی کو ایک سو ایک بار دھو کر اسمیں یہ دوائیں ملاکر خوب گھوٹیں اور رکھ لیں اور لگایا کریں۔ برسات میں بچوں کیلئے عمدہ دوا ہے۔ اسکی جتنی گھوٹائی زیادہ ہوگی مفید ہوگا ۔ اگر اس میں توتیا ایک ماشہ ملالیں تو مکھی نہ بیٹھے۔

دوسری دوا:۔ رسوت ایک تولہ۔ گلاب اور مہندی کے پتوں کے تین تین تولہ پانی میں ملاکر لگائیں اس دوا میں چکنائی نہیں ہے۔ کپڑے خراب نہ ہونگے۔

خشک اور ترخارش کے لئے :۔ یہ دوا مفید ہے۔ نیم کی چھال اور رسوت اور برگ شاہترہ سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر دو تولہ روغنِ گل میں ملاکر لیپ کریں، اور مکھن کثرت سے ملنا بھی ہر قسم کی خارش کے لئے نہایت مجرب ہے۔ ترخارش کیلئے یہ دوا اکسیر ہے ۔ بابچی اور اجوائن خراسانی اور صندل سُرخ اور گندھک آملہ سار اور ریچوکھا سب ایک ایک تولہ اور نیلا تھوتھا چھ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ عدد خوب باریک پیس کر کڑوے تیل میں ملاکر سر اور منہ کو چھوڑ کر رات کو تمام بدن کو ملے اور رات کو مالیدہ کھاوے اور صبح گرم پانی سے غسل کرڈالے اگر کچھ رہ جاوے پھر دوسری تیسری بار ایسا ہی کرے ۔

کنٹھ مالا:۔ یہ مرض جاتا تو نہیں ہے لیکن اس دوا کے لگانے سے ایک عرصہ کے لئے زخم خشک ہو جاتے ہیں ۔ مردار سنگ چھ تولہ کی ڈلی لیں اور صبح کے وقت تین تولہ بکری کا دودھ بے مرچ کی سل پر ڈال کر اس میں مردار سنگ کی ڈلی اتنی گھسیں کہ چھ ماشہ گھس جاوے پھر اس دودھ میں روئی بھگو کر گلٹیوں پر خوب رگڑیں چالیس دن اسی طرح کریں بعض جگہ اس سے بالکل آرام ہوگیا اور اسکے لئے مرہم رسل بھی فائدہ مند ہے جس کی ترکیب اسجگہ آئی ہے جہاں زخم بھرنے کی دواؤں کا بیان ہے (برصہ ۵۱۴) طبیب کی رائے سے مسہل وغیرہ بھی لینا چاہیئے ۔

سرطان:۔ جس کو ڈھیٹ کہتے ہیں یہ ایک بُری قسم کا پھوڑا ہے اور اکثر کمر پر نکلتا ہے۔ اس میں بہت سوراخ ہوتے ہیں اور بہت تکلیف ہوتی ہے کسی ہوشیار آدمی سے علاج کرانا چاہیئے بعض لوگوں کو اس پر دوب گھاس کی جڑوں کا لیپ کرنا بہت مفید ہوا ہے

پتی اچھلنا:۔ افتیمون پوٹلی میں باندھ کر اور برگ شاہترہ اور بیج کاسنی سب پانچ پانچ ماشہ اور آلو بخارا سات دانہ اور مویز منقیٰ نو دانہ گرم پانی میں بھگو کر اور چھان کر اسمیں دو تولہ گلقند آفتابی ملاکر پئیں اور اگر حمل ہو تو یہ دوا پئیں۔ پانچ دانہ عناب اور

نو دانہ مویز منقیٰ اور منڈی اور چرائتہ پانچ پانچ ماشہ گرم پانی میں بھگو کر چھان کر دو تولہ گلقند آفتابی ملا کر پئیں ۔

پتّی پر ملنے کی دوا :۔ یہ دوا پتّی پر ملیں، خربوزہ کے چھلے ہوئے بیج، گیہوں کی بھوسی اور گیرو سب دوائیں دو دو تولہ پیس کر خشک ملیں اور کمبل اوڑھنا بھی مفید ہے ۔

داد :۔ ایک تولہ رسکپور سُرمہ کی طرح پیس کر پانچ تولہ خالص سرکہ میں ملا کر رکھ لیں اور صبح و شام لگایا کریں نہایت مفید ہے اور تکلیف بالکل نہیں ہوتی ۔ اور اگر لہسن کا عرق لگائیں تو یہ لگتا تو بہت ہے لیکن دو ہی تین دفعہ میں صحت ہو جاتی ہے اسکے لگانے کی عمدہ ترکیب یہ ہے کہ لہسن کا عرق داد پر لگا دیں جب تیزی زیادہ ہو تو ذرا سی چکنائی تیل یا گھی مل دیں ۔

چھلوری :۔ جس کو بعض آدمی انگل بیڑ کہتے ہیں جب نکلتی معلوم ہو تو تھوڑا تخم ریحان پانی میں بھگو کر باندھ دیں ۔ اور اگر نکل آئی ہو تو یہ دوا نہایت مفید اور مجرب ہے ۔ سیندور بکری کے پتّے میں بھر کر مع پتّے کے پانی کے انگلی پر چڑھائیں اکثر ایک ہی دفعہ کا چڑھایا ہوا کافی ہو جاتا ہے ۔ اگر کافی نہ ہو تو تیسرے دن اور بدل ڈالیں لیکن اس سے نماز درست نہیں ہوگی ۔ نماز کے وقت اسکو اُتار کر انگلی کو دھو ڈالیں اور اگر کسی طرح نہ جائے تو ایک جونک تازی اور ایک باسی لگا دیں ۔

مہاسہ :۔ کتھی سفید دو تولہ اور ایرسا یعنی بیخ سوسن ایک تولہ باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں ۔

پڑے پڑے کھال چھل جانا :۔ گلاب میں مردار سنگ گھس کر لگائیں اوپر سے سفیدہ کاشغری چھڑک دیں اور نرم بستر پر لٹائیں

آگ یا کسی اور چیز سے جل جانے کا بیان

آگ سے جلنا :۔ فوراً لکھنے کی سیاہ دیسی روشنائی لگائیں یا چونہ کا پانی ڈالیں یا بہروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں ملا کر لگائیں ۔

منسل اور پٹاس اور بارود اور گرم تیل اور گرم پانی اور چونہ وغیرہ سے جل جانا :۔ تل کا تیل اور چونہ کا صاف پانی ملا کر لگائیں ایک عورت کی آنکھ میں کڑاہی میں سے گرم تیل کی چھینٹ جا پڑی آنکھ میں زخم ہو گیا ۔ ایک ماشہ کافور اور تین ماشہ نشاستہ پیس کر اسبغول کے لعاب میں ملا کر ٹپکایا گیا آرام ہو گیا ۔

مرہم :۔ جو ہر قسم کے جلے ہوئے کے لئے اکسیر ہے ۔ روغن گل دو تولہ اور موم چھ ماشہ گرم کریں جب دونوں مل جائیں سفیدہ کاشغری تین ماشہ اور کافور ایک ماشہ باریک پیس کر اور ایک عدد انڈے کی سفیدی ملا کر لگائیں ۔

بال کے نسخوں کا بیان

دوا بال اُگانیوالی :۔ ایک جونک لائیں اور چار تولہ تل کا تیل آگ پر چڑھا دیں جب خوب جوش آجاوے اسوقت جونک کو

مار کر فوراً تیل میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جونک جل جاوے پھر اسکو اسی تیل میں رگڑ لیں اور جس جگہ کے بال زخم وغیرہ سے گر گئے ہوں وہاں یہ تیل لگائیں بہت جلد بال جم آئینگے۔ ماش کی دال اور آنولہ سے سر کا دھونا بھی بالوں کے واسطے نہایت مفید ہے اس سے بال سیاہ رہتے ہیں اور مقوی دماغ بھی ہے۔

دوا بال اڑانے والی:۔ چھ ماشہ بے بجھا ہوا چونہ اور چھ ماشہ ہڑتال پیس کر انڈے کی سفیدی میں ملا کر جہاں کے بال اڑانا منظور ہوں اسجگہ لگائیں۔ بال صاف ہو جائینگے۔

دوا بالوں کو بڑھانے والی:۔ منسراج اور طباشیر اور سماق اور گلاب زیرہ اور گلنار اور مصطگی اور انار کے چھلکے سب چھ چھ ماشہ اور چھالیہ اور پوست ہلیلہ کابلی ایک تولہ اور پوست بلیلہ اور مازو۔ ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ اور آملہ اڑھائی تولہ۔ اور شہتوت کے پتے ۱۰ تولہ لے کر سب کو کوٹ کر سوا سیر پانی میں ایک رات دن تر کر کے جوش دیں جب آدھا رہ جاوے۔ مل کر چھان کر پچیس پچیس تولہ روغن گل اور تل کا تیل ملا کر پھر آگ پر رکھیں جب پانی بالکل جل جاوے اور تیل رہ جاوے اتار کر رکھ لیں۔ اور ہر روز ملا کریں اس سے خراب بال گر کر اچھے اور سیاہ جمتے ہیں اور دماغ میں بھی قوت ہوتی ہے اور اگر کسی کو اس تیل سے سردی ہو تو بال چھڑ اور گل بابونہ اور لونگ چھ چھ ماشہ اور بڑھا لیں۔

بالوں میں لیکھ یا دھک یا جم جوئیں پڑجانا:۔ چھریلا اور کنیر سفید کے پتے اور میعہ سائلہ اور دکھنی مرچ اور انار کے چھلکے سب ایک ایک تولہ لے کر پانی میں اوٹا کر اس پانی سے اسجگہ کو دھوئیں اس سے جوئیں مر جاتی ہیں جم جوئیں ایسی جوؤں کو کہتے ہیں جو بالوں کی جڑوں میں چپٹی رہتی ہیں اور مشکل سے معلوم ہوتی ہیں کبھی اسکے لئے مسہل کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔

چوٹ لگنے کا بیان

سر کی چوٹ:۔ ایک پارچہ گوشت کا لے کر اس پر ہلدی باریک پیس کر چھڑک کر نیم گرم کر کے باندھو نہایت مفید ہے اور اگر سر کی چوٹ میں بیہوشی ہو جاوے تو فوراً ایک مرغ ذبح کر کے اسکے پیٹ کی الائش نکال کر کھال سمیت گرم گرم سر پر باندھو بہت جلد ہوش آجاوے گا۔

آنکھ کی چوٹ:۔ ایک ایک تولہ میدہ اور پٹھانی لودھ پیس کر ایک تولہ گھی میں ملا کر گرم کر کے اس سے آنکھ کو سینکیں پھر اسی کو گرم کر کے باندھیں اگر اس سے چوٹ نہ نکلے تو گوشت کے پارچہ پر تھوڑی ہلدی اور پٹھانی لودھ چھڑک کر باندھیں۔

لیپ:۔ جو سر کے سوا اور ہر جگہ کی چوٹ کو مفید ہے اور سر کی چوٹ کو بھی کچھ ایسا نقصان نہیں کرتا۔ مگر یہ دوائیں تیز ہیں تل کی کھلی اور بالون اور تل اور مالکنگنی اور میدہ لکڑی اور لوٹ سجی اور ہلدی سب دو دو تولہ لیکر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر اس میں سے تھوڑی

سی دوا لے کر دو پوٹلی باندھ کر دُودھ اور تل کا تیل اور پانی تینوں چیزیں برابر ملا کر آگ پر رکھ دیں اور پوٹلی کو اس میں ڈال کر گرم گرم سے سینکیں جب ایک ٹھنڈی ہو جائے دوسری سے سینکیں۔ ایک گھنٹہ تک سینک کر پوٹلی میں کی دوا نکال کر لیپ کر دیں اور پرانی رُوئی باندھ دیں۔

موچ :۔ انڈے کی زردی پانچ عدد اور گھی یا میٹھا تیل چھٹانک بھر اور ہلدی دو تولہ ملا کر موچ پر مالش کریں پھر خوب موٹی رُوئی کا گودا گرم گرم رکھ کر باندھیں رات کو باندھ کر صبح کو کھول کر میٹھے تیل کی مالش کریں اور رگ کو سیدھا کریں ایک دو دن اس طرح کرنے سے رگیں بالکل درست ہو جاتی ہیں۔

فائدہ :۔ چوٹ کے لئے مومیائی عمدہ دوا ہے ہڈی تک جڑ جاتی ہے آجکل اصلی نہیں ملتی مگر بنی ہوئی بھی فائدہ میں اصلی سے کم نہیں اس کا نسخہ خاتمہ میں آتا ہے۔

زہر کھا لینے کا بیان

سنکھیا یا اور کوئی زہر کھا لینا :۔ اس دوا سے قے کرا دیں۔ دو تولہ سویہ کے بیج آدھ سیر پانی میں اُبالیں اور چھان کر پاؤ سیر تل کا تیل یا گھی اور ایک تولہ نمک ملا کر نیم گرم پلائیں جب خُوب قے ہو جائے دُودھ خوب پیٹ بھر کر پلائیں اگر دُودھ سے بھی قے آئے تو نہایت ہی اچھا ہے برابر دودھ پلاتے رہیں اور اگر دُودھ سے قے نہ آئے تب بھی زہر کو مار دیتا ہے اور مریض کو سونے ہرگز نہ دیں خواہ کوئی سا زہر کھایا ہو یا کسی زہریلے جانور نے کاٹا ہو اور یہ دوا ہر طرح کے زہر کو مفید ہے۔

نسخہ :۔ یہ ہے گل مختوم اور حب الغار اور ایرسا یعنی بیخ سوسن سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر گائے کے گھی سے چکنا کر کے اٹھارہ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب کوئی زہر کھا لے یا شبہ ہو جائے تو چھ ماشہ کھلائیں اگر زہر نہیں کھایا تو قے نہ آوے گی۔ اور اگر کھایا ہے تو جب تک زہر نہ نکل جاوے گا قے بند نہ ہو گی۔ اگر بیخ سوسن نہ ملے تو نہ ڈالیں اور شہد بارہ تولہ کر دیں۔ اس دوا کو تریاق گل مختوم کہتے ہیں اگر گلِ مختوم نہ ملے تو گلِ داغستانی ڈالیں اگر یہ بھی نہ ملے تو ہارے درجے گلِ ارمنی سہی۔

مردار سنگ کھا لینا

تین عدد انجیر اور ایک تولہ سویہ کے بیج سیر بھر پانی میں پکا کر ایک تولہ بورہ ارمنی یا نمک ملا کر گرم پئیں اس سے قے ہو گی۔ قے ہونے کے بعد اس دوا کو چار خوراک کر کے کھائیں ساڑھے دس ماشہ مرمکی اور سات ماشہ بالچھڑ کوٹ چھان کر چار تولہ شہد میں ملا کر اس کی چار خوراک کر لیں اور غذا گوشت کا شوربا کھائیں۔

پھٹکری کھالینا:۔ اس کا اُتار دُودھ ہے بعض آدمی کھیل کی ہوئی پھٹکری بخار کی باری روکنے کو کھالیتے ہیں لیکن اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے۔

افیون کھالینا:۔ ایک تولہ سویہ کے بیج اور ایک تولہ مولی کے بیج اور چار تولہ شہد سیر بھر پانی میں اوٹا کر اس میں نمک ملا کر نیم گرم پلائیں اور قے کرادیں اور قے ہونے کے بعد بڑے آدمی کے لئے دو ماشہ ہینگ دو تولہ شہد میں ملا کر اور بچہ کے لئے چار رتی ہینگ یا اس سے بھی کم چھ ماشہ شہد میں ملا کر پانی میں حل کر کے پلائیں اور نالی کے ساگ کا چھٹانک بھر پانی افیون خوردہ کو پلانا اکسیر ہے نالی کا ساگ مشہور ہے۔ پانی کے اوپر بیل پھیلتی ہے۔

دھتورہ کھالینا:۔ اسکا اُتار وہی ہے جو افیون کا تھا۔

اسبغول کوٹ کر چبا کر کھالینا:۔ افیون کے بیان میں جو دوا قے کی لکھی ہے اس سے قے کر کے پھر پانچ ماشہ تخم خرفہ پانی میں پیس کر پانچ ماشہ چار تخم چھڑک کر مصری ملا کر پئیں۔

فائدہ:۔ اگر انجان پن میں بے پہچانے کوئی زہر کھالیا ہو اور معلوم نہ ہو کہ کونسا زہر تھا یا زہر کھانے والا بیہوشی کی وجہ سے بتلا نہ سکتا ہو تو ان نشانیوں سے پہچان ہو جاتی ہے۔ سنکھیا کھانے سے پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے اور گلا گھٹ جاتا ہے اور خشکی بیحد ہوتی ہے اور مردار سنگ کھانے سے بدن پر ورم آجاتا ہے اور زبان میں لکنت اور پیٹ میں درد پیدا ہو جاتا ہے یا اسقدر دست آتے ہیں کہ آنتوں میں زخم پڑ جاتے ہیں اور پھٹکری کھانے سے کھانسی بے حد ہوتی ہے یہاں تک کہ پھیپھڑے میں زخم ہو کر سل ہو جاتی ہے اور افیون سے زبان بند ہونے لگتی ہے آنکھیں بیٹھ جاتی ہیں ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے اور منہ سے افیون کی بُو آیا کرتی ہے۔ اور دھتورہ سے اوّل چکر آتا ہے پھر بالکل غفلت ہو جاتی ہے۔ اور اسبغول سے بے چینی اور دم رُکتا ہے اور نبض ساقط ہونا اور بیہوشی اور بدن ٹھنڈا پڑ جانا یہ باتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا بیان

چاہے کوئی زہریلا جانور کاٹے یا کاٹنے کا شبہ ہو گیا ہو سب کے لئے یاد رکھو کہ کاٹنے کی جگہ سے ذرا اُوپر فوراً بند لگا دو یعنی خوب کس کر باندھ دو اور کاٹنے کی جگہ افیون کا لیپ کر دو تاکہ وہ جگہ سُن ہو جاوے اور زہر پھیلے نہیں پھر اس جگہ ایسی دوائیں لگاؤ جو زہر کو چوس لیں اور ایسی دوائیں پلاؤ جو زہر کو اُتار دیں اور مریض کو سونے نہ دو۔

دوا زہر کو چوسنے والی:۔ پیاز چولہے میں بھون کر نمک ملا کر باندھیں۔

دوسری دوا:- بے بجھا چونا چھ ماشہ اور شہد دو تولہ اور روغن زیتون دو تولہ سب کو ملا کر لیپ کریں اور ہر گھڑی لیپ بدلتے رہیں یہ سانپ اور بڑے بڑے زہریلے جانوروں کے زہر کو چوس لیتا ہے

تیسری دوا:- اسجگہ بھری سینگیاں یا جونکیں لگوادیں۔

چوتھی دوا:- کاسٹک یا گندھک کا تیزاب لگادیں اس سے زخم ہوجاتا ہے اور زخم ہوجانا زہر کے لئے اچھا ہے۔

فائدہ:- اگر کاٹنے کی جگہ دوا سے یا آپ سے زخم ہوجاوے تو جب تک زہر اترنے کا یقین نہ ہوجاوے اسکو بھرنے نہ دیں۔

زہر اتارنے والی دوا:- بلکہ اگر کوئی دوا زہریلی کھالی ہو اسکا بھی اتار ہے۔ اگر گھروں میں تیار رہے تو مناسب ہے۔ کلونجی اور اسپند اور زیرہ سفید تینوں دوائیں سات سات ماشہ اور پکھان بید اور زراوند مدحرج دونوں ساڑھے تین تین ماشہ اور مرچ دکھنی اور مرکی دونوں پونے دو دو ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر چھ تولہ شہد میں ملا کر رکھ لیں جب ضرورت ہو پونے دو ماشہ صبح پونے دو ماشہ شام کو کھائیں اوپر سے پانی میں دو تولہ شہد پکا کر پلائیں اور بچوں کو ایک ایک ماشہ دیں۔ اب بعض دوائیں خاص خاص جانوروں کے کاٹنے کی لکھی جاتی ہیں:-

سانپ کا کاٹنا:- اس کی تدبیریں ابھی گذریں اور یہ دوا بھی مفید ہے حقہ کی کیٹ جو چلم کے نیچے نَے پر جم جاتی ہے چار رتی کھلائیں۔ دو تین دن کھلاویں اور کچھ چبا کر لگائیں۔

بچھو کا کاٹنا:- جہاں تک درد ہو بہروزہ کا تیل مل دیں اگر کاٹتے ہی اسجگہ مل دیں تو زہر بالکل نہیں چڑھتا یا سنکھیا کا لیپ کریں۔

تتیا یعنی بھڑ کا کاٹنا:- کافور پانی میں گھول کر یا سرکہ لگائیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا بھگو کر رکھیں، یا نمک سلیمانی یا صرف نمک سانبھر مل دیں

فائدہ:- سانپ، بچھو، بھڑ وغیرہ سب کے لئے عمدہ علاج یہ ہے کہ خوب تیز خالص سرکہ اسجگہ خوب مل دیں یہاں تک کہ ورم اور درد اور جلن موقوف ہوجاوے بہت مجرب ہے۔

مکڑی:- کھٹائی ملیں اور اگر مکڑی بہت زہریلی ہو تو اس سے بھی زہر اتر جاتا ہے۔ اجمود کی جڑ یعنی بیخ کرفس تین ماشہ لیکر چار تولہ سرکہ میں اوٹائیں جب نصف سرکہ رہ جائے چھان کر دو تولہ روغن گل اور تین ماشہ رسوت ملا کر ملیں اگر اس سے بھی نہ اترے تو زہر کی اتارنے والی وہ دوا دیں جو ابھی اوپر لکھی گئی ہے جس میں پہلے کلونجی ہے۔

چھپکلی:- کم کاٹتی ہے مگر جب کاٹتی ہے تو اسکے دانت گوشت میں رہ جاتے ہیں اور بخار اور بے چینی رہتی ہے اور زخم میں سے پانی بہتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے دانت نکالیں اور ابھی جو دوا گذری ہے جس میں پہلے کلونجی ہے وہ کھلائیں۔

باؤلا کتا یا گیدڑ یا لومڑی:- ان کے کاٹے کا زخم بھرنے نہ دیں بلکہ یہ دوا لگائیں۔ رال ایک تولہ اور جاوتری ایک تولہ لے کر سرکہ میں پکائیں جب سب مل کر ایک ہوجائیں تو دو تولہ سانبھر نمک اور دو تولہ نوشادر باریک پیس کر ملالیں شام کو لگا کر اور صبح کو گائے

کا گھی زخم پر ملیں کہ خراب گوشت گرتا رہے۔ جب پورا یقین ہو جائے کہ پورا زہر نکل گیا تب زخم کے بھرنے کی تدبیر کریں۔

دوسری دوا:۔ سیاہ بانات کے دو ٹکڑے روپے کے برابر تراشیں اور ان دونوں کے بیچ میں تین ماشہ پرانا گڑ رکھ کر ہاون دستہ میں اس قدر کوٹیں کہ سب ایک ذات ہو جاویں پھر اسکو دو دفعہ کر کے کھلا دیں نہایت مجرب ہے، اگر اچھا کتا بھی کاٹے تب بھی احتیاط کے واسطے یہی علاج کر لیا جائے بہتر کالی بانات ہے اگر کالی بانات نہ ملے تو سیاہ رنگ کی اون لے لیں۔ اگر سیاہ رنگ کی نہ ملے تو اور جس رنگ کی بھی ہو کافی[1] ہے۔

بلی:۔ اس میں بھی زہر ہوتا ہے بچوں کی بہت حفاظت رکھیں اور کپڑوں پر دودھ نہ گرنے دیں اس سے بلی آجاتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ پودینہ کھلائیں اور پیاز چولھے میں بھون کر پودینہ ملا کر نیم گرم باندھیں جب سمجھ لیں کہ زہر کھنچ آیا تو تل پانی میں پیس کر باندھیں

دوسری دوا:۔ نہایت مجرب سوکھی مچھلی آلائش سے پاک کر کے پانی میں جوش دیں کہ گل جاوے پھر اسکے کانٹے دور کر کے تھوڑا سا پیشاب آدمی کا ملا کر زخم پر باندھیں دن بھر میں دو تین بار بدل دیں صحت ہونے تک ایسا ہی کریں مگر نماز کے وقت دھو ڈالیں۔

بندر:۔ پیاز بھون کر نمک ملا کر باندھیں جب زہر کھنچ آئے تو مرہم رسل لگائیں اسکا نسخہ زخم بھرنے کے بیان میں گذر چکا ہے۔

کنکھجورا:۔ اسکے کاٹنے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور مٹھائی کو طبیعت چاہتی ہے علاج یہ ہے کہ اسی کو کچل کر اس جگہ باندھیں اگر وہ نہ ملے تو نمک پیس کر سرکہ میں ملا کر لگائیں اور یہ دوا کھائیں زراوند طویل اور کھان بید اور پوست بیخ کبر اور مٹر کا آٹا سب ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ لے کر دو تولہ شہد میں ملا کر کھائیں یہ ایک خوراک ہے اور اسکے لئے دوا المسک معتدل بھی مفید ہے اگر کنکھجورا کسی کے چمٹ جائے یا کان میں گھس جائے تو تھوڑی سفید شکر اسکے اوپر ڈالیں فوراً ناخن کھال میں سے نکل جائینگے۔ اور اگر پیاز کا عرق کنکھجورے پر ڈال دیں تو جگہ بھی چھوڑ دے اور فوراً مر جاتے اور ناخنوں کے زخموں پر پیاز بھلبھلا کر باندھنا اکسیر ہے۔

کیڑے مکوڑوں کے بھگانے کا بیان

سانپ:۔ پاؤ سیر نوشادر کو پانچ سیر پانی میں گھول کر سوراخوں اور تمام مکان میں چھڑک دیں سانپ بھاگ جائے گا اور کبھی کبھی چھڑکتے رہیں تو اس مکان میں سانپ نہ آئے گا۔

دوسری تدبیر:۔ بارہ سنگے کا سینگ اور بکری کا کھر، اور بیخ سوسن اور عاقر قرحا اور گندھک برابر لیکر آگ پر ڈالکر مکان کو بند کریں تھوڑی دیر بعد کھولدیں اگر وہاں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا۔

تیسری تدبیر:۔ سانپ کے سوراخ میں رائی بھر دیں سانپ مر جائے گا۔ اگر اپنے آس پاس رائی ڈال کر سوئیں تو سانپ نہیں آسکتا۔

---

[1] دوسری دوا باؤلے جانور کے کاٹنے کے لئے چوہے کی مینگنی چھ ماشہ پیس کر ارڈو کی دال حسب دستور پکا کر اس میں ملا کر کھلا دیں دو تین دن کھلا دیں ۱۲ اور اسکا کھانا بدرجہ مجبوری جب کوئی دوا نہ ملے تو بعض علماء کے نزدیک جائز ہے کیونکہ باؤلے جانور کا کاٹنا نہایت خطرناک مرض ہے تفصیل طبی جوہر میں ہے۔

چوتھی تدبیر:۔ بچھ کو منہ میں چبا کر سانپ کے آگے ڈالدیں تو آگے نہ بڑھے گا۔ اور اگر کسی طرح اُسکے منہ میں پہنچ جاوے تو مر جاوے اور کاٹنے کی جگہ پر لگانا بیحد مفید ہے اور کھانا بھی مفید ہے جیسا کہ سانپ کے کاٹنے کے بیان میں گذرا۔

بچھو:۔ مولی چھیل کر اسکا عرق بچھو پر ڈالدیں تو بچھو مر جائے گا۔ اگر اسکے سوراخ پر مُولی کے ٹکڑے رکھدیں تو نکل نہ سکے اور وہیں مر جائے

پسو:۔ اندراین کی جڑ یا پھل پانی میں بھگو کر تمام گھر میں چھڑک دیں تمام پسو بھاگ جائینگے۔

چوہے:۔ سنکھیا سے مر جاتے ہیں لیکن بچوں والے گھر میں رکھنے میں خطرہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مُردار سنگ اور سیاہ کٹکی پیس کر رکھدیں یا کالی کٹکی اور بزرالبنج ملا کر رکھیں۔

چیونٹیاں:۔ ہینگ سے بھاگتی ہیں۔

تیتے:۔ اگر کہیں اُن کا چھتہ ہو تو گندھک اور لہسن کی دھونی سے مر جاتے ہیں اور سرکہ یا مٹی کا تیل چھڑکنے سے بھی مر جاتے ہیں۔

کپڑوں کا کیڑا:۔ افسنتین یا پودینہ یا لیموں کے چھلکے یا نیم کے پتے یا کافور کپڑوں اور کتابوں میں رکھدیں۔

کھٹمل:۔ چارپائی پر سُرخ مرچیں ڈالکر دھوپ میں بچھادیں دو تین دن تک اسی طرح کریں کھٹمل مر جاتے ہیں سُرخ مرچ کی دھونی دینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔

ازدیم:۔ دیمک ہدہد کے پروں یا اسکے گوشت کی دھونی سے مر جاتی ہے۔ اگر کتابوں اور کپڑوں میں ہو جائے تو یہی تدبیر کریں۔

محال کی مکھی:۔ پرانا کپڑا سُلگا کر محال کو دھونی دیں تو مکھیوں کا زہر جاتا رہتا ہے اور مکھیاں بیہوش ہو جاویں۔

سفر کی ضروری تدبیروں کا بیان

۱:۔ سفر کرنے سے پہلے پیشاب پاخانہ سے فراغت کر لو اور کھانا تھوڑا کھاؤ تاکہ طبیعت بھاری نہ ہو۔

۲:۔ سفر میں کھانا ایسا کھاؤ جس سے غذا زیادہ بنتی ہو جیسے قیمہ۔ کباب۔ کوفتہ جس میں گھی اچھا ہو اور سبز ترکاریوں سے غذا کم بنتی ہے لہٰذا مت کھاؤ۔

۳:۔ بعضے سفر میں پانی کم ملتا ہے ایسے سفر میں خرفہ کے بیج آدھ سیر اور تھوڑا سرکہ ساتھ رکھو نو ماشہ بیج پھانک کر چند قطرے سرکہ کے پانی میں ملا کر پی لیا کرو اس سے پیاس کم لگتی ہے اگر بیج نہ ہوں تو تھوڑا سرکہ پانی میں ملا کر پینا بھی کافی ہے۔ اگر حج کے سفر میں اسکو ساتھ رکھیں تو بہت مناسب ہے۔

۴:۔ اگر سفر میں عرق کافور بھی ساتھ رکھیں تو مناسب ہے، اس سے پیاس بھی نہیں لگتی اور ہیضہ کے لئے بھی مفید ہے اس کی ترکیب ہیضہ کے بیان میں گذر چکی۔

۵:۔ اگر لُو میں چلنا ہو تو بالکل خالی پیٹ چلنا بُرا ہے۔ اس سے لُو کا اثر زیادہ ہوتا ہے بہتر یہ ہے کہ پیاز خوب باریک تراش کر

دہی یا اور کسی ترش چیز میں ملا کر چلنے سے پہلے کھالیں۔ اور اگر پیاز کو گھی میں بھون لیں تو بدبو بھی نہ رہے اور پیاز کے پاس رکھنے سے بھی لُو نہیں لگتی اور اگر کسی کو لُو لگ جائے تو ٹھنڈے پانی سے اُسکا ہاتھ مُنہ دُھلاؤ۔ اور کدو یا لکڑی یا خرفہ کچل کر روغنِ گُل ملا کر سر پر رکھو اور ٹھنڈے پانی سے کُلیاں کراؤ اور پانی ہرگز نہ پینے دو۔ جب ذرا طبیعت ٹھیرے تو چکھنے کے طور پر بہت تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی پلاؤ اور یہ دوا پلاؤ وہ بھی ایک دم سے نہیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کر کے پلاؤ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور طباشیر اور چھ رتی نارجیل کو چھ تولہ گلاب میں گھس کر شربت انار ملا کر پلاؤ اور کچی آمبی کا پنا نمک ڈال کر پلانا بھی لُو کے لئے اکسیر ہے ترکیب یہ ہے کہ کچی آمبی کو بھوبل میں دبا دیں جب بھن جاوے نکال کر مل کر پانی میں ملا دیں اور چھان لیں اور نمک ملا کر پئیں

دوسری دوا:۔ لُو لگے ہوئے کے لئے مفید ہے چھ ماشہ چنے کا ساگ خشک لیکر پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں اور اوپر کا صاف پانی لیکر پلا دیں اور اس ساگ کو ہاتھوں اور پیروں کے تلووں پر لیپ کریں

حمل کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

۱:۔ حمل میں قبض نہ ہونے پاوے۔ جب پیٹ میں ذرا بھی گرانی معلوم ہو تو ایک دو وقت صرف شوربا زیادہ چکنائی دار پی لیں اگر اس سے قبض نہ جاوے تو دو تین تولہ منقّٰی یا مُربے کی ہیڑ کھالیں۔ اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں اس میں حمل کو کسی طرح کا نقصان نہیں اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور بچہ کو گرنے سے محفوظ رکھتا ہے ساڑھے دس ماشہ گلاب کے پھول کی پنکھڑیاں بہتر تو تازہ ہیں ورنہ خشک سہی رات کو آدھ پاؤ گلاب میں بھگو رکھیں صبح کو اتنا پیسیں کہ چھاننے کی ضرورت نہ رہے پھر تھوڑی مصری ملا کر ناک بند کر کے پئیں اس سے دو تین دست اچھے ہو جاتے ہیں گویا ہلکا مسہل ہے اور جن کو تحریک نزلہ کا مرض بہت زیادہ ہو وہ اسکو نہ پئیں بلکہ مربہ کی ہیڑ کھالیا کریں۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو حکیم سے پوچھیں۔

۲:۔ حمل میں دوائیں نہ استعمال کریں۔ سونف۔ تخم کشوث۔ حب القرطم۔ بالچھڑ۔ تخم خربزہ۔ گوکھرو۔ ہنسراج۔ سداب۔ زیرہ۔ خطمی۔ تخم خیارین۔ تخم کاسنی۔ املتاس کے چھلکے اور جس کو حمل گرنے کا عارضہ ہو وہ ان دواؤں سے بھی پرہیز رکھے۔ گل بنفشہ۔ خمیرہ بنفشہ۔ آلو بخارا۔ سپستان۔ ریشہ خطمی اور حمل میں اگر دستوں کی ضرورت ہو تو یہ دوا استعمال نہ کریں اَنڈی کا تیل۔ جلاپا۔ ریوند چینی۔ ترنجبین۔ سنا۔ غاریقون۔ شربت دینار۔ اور حاملہ کو یہ غذائیں نقصان کرتی ہیں لوبیا۔ چنا۔ تل۔ گاجر۔ مولی۔ چقندر۔ ہرن کا گوشت۔ زیادہ مرچ زیادہ کھٹائی۔ تربوز۔ خربوزہ۔ زیادہ ماش کی دال۔ لیکن کبھی کبھی ڈر نہیں اور یہ چیزیں نقصان نہیں کرتیں انگور۔ امرود۔ ناشپاتی۔ سیب۔ انار۔ جامن۔ پپیتا۔ آم۔ بٹیر۔ تیتر اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کا گوشت۔

۳:۔ چلنے میں بہت زور سے پاؤں نہ پڑے۔ اُونچی جگہ سے نیچے کو یک لخت نہ اُتریں۔ غرضکہ پیٹ کو زیادہ حرکت سے

بچائیں کوئی سخت محنت نہ کریں بھاری بوجھ نہ اٹھائیں۔ بہت غصہ نہ کریں زیادہ غم نہ کریں فصد اور مسہل سے بچیں خاصکر تیجے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے بعد زیادہ احتیاط رکھیں خوشبو کم سونگھیں اور نویں مہینے خوشبو سے زیادہ احتیاط رکھیں کیونکہ بچہ مشکل سے ہوتا ہے چلنے پھرنے کی عادت رکھیں کیونکہ ہر وقت بیٹھے رہنے سے بادی اور سستی بڑھتی ہے۔ میاں کے پاس نہ جائیں خاصکر چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں کے بعد زیادہ نقصان ہے اور جن کے مزاج میں بلغم زیادہ ہو وہ زیادہ چکنائی بھی نہ کھائیں قیمہ اور مونگ کی دال بھنی ہوئی اور ایسی چیزیں کھایا کریں ارادہ کر کے قے نہ کریں اگر خود آئے تو روکنا نہ چاہئے جن چیزوں سے نزلہ اور کھانسی پیدا ہو ان سے بچیں۔ پیٹ کو ٹھنڈی ہوا سے بچائیں۔

۴:۔ اگر قے بہت آیا کرے تو تین تین ماشہ انار دانہ اور پودینہ پیس کر شربت غورہ یعنی کچے انگور کے شربت میں ملا کر چاٹ لیا کریں اور اگر معدہ میں کوئی خرابی ہو اور اس وجہ سے قے آئے تو قے لانے والی دواؤں سے پیٹ صاف کریں معدہ کی بیماریوں کے بیان میں یہ دوائیں لکھی گئی ہیں۔ وہاں دیکھ لو۔ از طب اکبر

۵:۔ اگر مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہو تو تھوڑی خواہش تو خود جاتی رہتی ہے اگر زیادہ ہو تو اس گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں جو نمبر (۱) میں گذر چکی ہے۔ جب دو چار دست ہو جائیں تو شربت غورہ یا کاغذی لیموں میں شکر ملا کر چاٹ لیا کریں اور چٹ پٹی چیزیں کھایا کریں جیسے چٹنی پودینے یا دھنیے کی جس میں مرچ اور ترشی زیادہ نہ ہو کھانے کے ساتھ تھوڑی چکھیں اور مرچ سیاہ ڈالیں تو بہتر ہے اور اگر مٹی کی بہت ہی حرص ہو تو نشاستہ کی ٹکیاں یا طباشیر کھایا کریں اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۶:۔ اگر بھوک بند ہو جائے تو چکنائی اور مٹھائی کم کھاویں اور اسی گلاب والی دوا سے پیٹ صاف کریں اور بعد غذا کے ایک تولہ جوارش مصطگی کھایا کریں یا یہ چورن بنا کر غذا سے پہلے یا پیچھے چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھایا کریں چھ چھ ماشہ مصطگی اور نمک سیاہ اور دھنیہ خشک اور ایک ایک تولہ دانہ الائچی خورد اور انار دانہ کوٹ کر چھلنی سے چھان کر رکھ لیں۔

۷:۔ جب دل دھڑکا کرے دو چار گھونٹ گرم پانی یا گرم گلاب کے پی لیا کریں اور ذرا چلا پھرا کریں۔ اگر اس سے نہ جائے تو دوا المسک معتدل کھایا کریں۔

۸:۔ اگر پیٹ میں درد اور ریاح معلوم ہو تو یہ جوارش بہت مفید ہے۔ ایک تولہ زیرہ سیاہ ایک دن رات سرکہ میں بھگو کر بھون کر اور ایک تولہ کندر اور صعتر لے کر ان تینوں دواؤں کو کوٹ کر چھلنی میں چھان کر قند سفید میں قوام کر کے ملا لیں خوراک سوا دو ماشہ سے لے کر ساڑھے چار ماشہ تک یا ایک ایک ماشہ مصطگی اور زرنباد پیس کر دو تولہ گلقند میں ملا کر کھا لیا کریں۔

۹:۔ اگر حمل میں پیچش ہو جاوے تو اکثر یہ دوا کافی ہو جاتی ہے۔ چھ ماشہ تخم ریحان چھٹانک بھر گلاب میں پکا کر تھوڑی مصری اور نو دانہ مغز بادام پیس کر اسمیں ملا کر کھائیں اور حمل کی پیچش میں زیادہ لعابدار دوائیں جیسے ریشہ خطمی وغیرہ استعمال نہ کریں خاصکر جس کو

حمل گر جانے کی عادت ہو۔

۱۰:۔ اگر حمل میں پیروں پر ورم آجائے تو کچھ ڈر نہیں لیکن بہتر ہے کہ تین تین ماشہ ایلوا اور چھالیہ اور صندل سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر ملیں

۱۱:۔ اگر حاملہ عورت کو اندر کے بدن میں کبھی تکلیف اور جلن معلوم ہو تو تین ماشہ رسوت کو ایک ایک تولہ گلاب اور مہندی کے پانی میں ملا کر یا ملتانی مٹی دہی کے پانی میں گھول کر لگائیں۔

۱۲:۔ اگر حمل میں خون آنے لگے تو قرص کہربا کھائیں اور ان دواؤں کا استعمال کریں جو استحاضہ کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

۱۳:۔ جس کو حمل گر جانے کی عادت ہو وہ چار مہینے تک اور پھر ساتویں مہینے کے بعد بہت احتیاط رکھے کوئی گرم چیز نہ کھائے کوئی بوجھ نہ اٹھائے بلکہ ہر وقت لنگوٹ باندھے رکھے اور جب گرنے کی نشانیاں معلوم ہونے لگیں فوراً حکیم سے علاج کرانا چاہیئے اور اگر گر جائے تو اس وقت بڑی احتیاط درکار ہے کوئی بات حکیم کی رائے کے خلاف اپنی عقل سے نہ کریں لیکن بہت ضروری باتیں تھوڑی سی ہم نے بھی آگے لکھ دی ہیں اور چونکہ ایک دفعہ گر جانے سے آگے کو بھی یہ عارضہ لگ جاتا ہے اور اگر بچہ ہوا بھی تو کمزور ہوتا ہے اور جیتا نہیں اور اگر جیا بھی تو ام الصبیان یعنی مرگی وغیرہ میں مبتلا رہتا ہے اسکی روک تھام کے لئے یہ معجون بنا کر حمل قائم ہونے کے بعد چوتھے مہینے سے پہلے چالیس دن تک ساڑھے چار ماشہ روز کھائیں اور حمل قرار ہونے سے پہلے طبیب سے رائے لے کر اگر مسہل کی ضرورت ہو مسہل بھی لے لیں اور اگر بزرالحمل بھی کھا دیں تو رحم کو تقویت دیتی ہے۔

معجون محافظ حمل:۔ برادہ صندل سفید اور برادہ صندل سرخ اور سازو سبز اور درونج عقربی اور عود صلیب اور ابریشم خام مقرض اور بیخ ابجبار اور گل ارمنی۔ عود خام۔ عنبر اشہب۔ بسد محرق سب سوا گیارہ رتی اور تخم خرفہ اور مغز تخم تربوز ساڑھے بائیس بائیس رتی سب کو کوٹ چھان کر شربت غورہ بیالیس ماشہ اور قند سفید سات تولہ اور شہد خالص ستائیس ماشہ قوام کر کے اسمیں یہ دوائیں ملائیں پھر سچے موتی اور کہربائے شمعی اور طباشیر سوا گیارہ گیارہ رتی اور چاندی سونے کے ورق ڈھائی ڈھائی عدد سب کو چار تولہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملائیں اس سے دودھ بھی بڑھتا ہے اور بچہ کو ام الصبیان نہیں ہوتا۔

اسقاط یعنی حمل گر جانے کی تدبیروں کا بیان

اسقاط کے بعد غذا بالکل بند کر دیں۔ جب بھوک زیادہ ہو تو خربزہ کے چھلے ہوئے بیج دو تین تولہ ذرا بھون کر اور ذائقہ کے موافق لاہوری نمک اور کالی مرچ ملا کر کھائیں یا منقی سینک کر کھلائیں تین دن تک اور کچھ غذا نہ دیں اور پیٹ کی صفائی کے لئے یہ نسخہ پلاتے رہیں تخم خربزہ اور گوکھرو چھ چھ ماشہ اور بیخ کاسنی اور پرسیاوشان اور صداب اور خشک طرا مشیع یعنی پہاڑی پودینہ پانچ پانچ ماشہ اور املتاس کے چھلکے ایک تولہ پانی میں اوٹا کر چھان کر تین تولہ شربت بزوری بارد ملا کر نیم گرم پئیں اور

کمر اور ناف کے نیچے نیم کے پتوں سے سینکتے رہیں چوتھے دن تھوڑی موٹھ اوٹا کر اس کا پانی پلائیں پھر پانچویں دن شوربے میں چپاتی خوب گلا کر دیں اور پیٹ کی صفائی میں کمی نہ رہنے دیں اور باقی تدبیریں زچہ خانہ کی سی ہیں جن کا بیان آگے آتا ہے اور بعضی عورتوں کو اسقاط سے رحم اور جگر میں ضعف ہو جاتا ہے اس مرض کو پرسوت کہتے ہیں۔ دیکھو حاشیہ ص ۵۰۶ حصہ ہذا

زچّہ کی تدبیروں کا بیان

۱: ۔ جب نواں مہینہ شروع ہو جاوے ہر روز ایک ماشہ مصطگی باریک پیس کر انہیں نو ماشہ روغن بادام اور ذرا سی مصری ملا کر روز چاٹ لیا کریں۔ اگر روغن بادام اچھا نہ ملے تو گیارہ بادام چھیل کر خوب باریک پیس کر مصری ملا کر چاٹ لیا کریں۔ اور جس کا معدہ قوی ہو اسکو مصطگی ملانے کی ضرورت نہیں اور گائے کا دودھ جس قدر ہضم ہو سکے پیا کریں یا گائے کا مسکہ اگر ہضم ہو جائے چاٹا کریں یا دو دو تولہ ناریل اور مصری کوٹ کر جب ایک ذات ہو جاویں ہر روز کھا لیا کریں۔ ان سب[1] دواؤں سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور جب دن بہت ہی کم رہ جائیں تو گرم پانی سے ناف کے نیچے دھارا کریں اور خوب چکنا شوربا پیا کریں اور جب بالکل ہی وقت آپہنچے اور درد شروع ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے۔ املتاس کے چھلکے ڈیڑھ تولہ گھل کر پانی میں جوش دیکر تین تولہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں اور مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینے سے یا بسد یعنی مونگے کی جڑ بائیں ران پر باندھنے سے بھی بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور یہ تیل نہایت مفید ہے۔ گل بابونہ۔ بنفشہ۔ تخم خطمی۔ اکلیل الملک۔ السی کے بیج۔ سب چھ چھ ماشہ اور ٹیسو کے پھول دو دو تولہ سب کو سیر بھر پانی میں اوٹا لیں جب آدھا پانی رہ جاوے مل کر چھان کر اس میں آدھ پاؤ ارنڈی کا تیل اور دو دو تولہ گائے کی نلی کا گودا اور بکرے کے گردے کی چربی ملا کر پھر پکائیں جب پانی جل جاوے اور تیل رہ جاوے تو اتار کر رکھ لیں جب ضرورت ہو گرم کر کے ناف کے نیچے اور کمر پر ملیں اور دائی سے اندر استعمال کرائیں اور جس عورت کے رحم میں ورم ہو اسکے بچہ ہونے کے وقت تو اسکی مالش اور استعمال بہت ہی ضروری ہے ورنہ عورت کے مرجانے کا ڈر ہے اور یہ تیل اس قابل ہے کہ گھروں میں تیار رہے۔ اگر زیادہ تکلیف ہو یا بچہ پیٹ میں مرجائے یا اور کوئی نئی خطرہ کی بات پیدا ہو جائے تو فوراً حکیم کو خبر کرو[2]۔

۲: ۔ دستور ہے کہ مٹی یا بیسن سے بچہ کو غسل دیتے ہیں بجائے اسکے اگر نمک کے پانی سے غسل دیں اور تھوڑی دیر کے بعد خالص

---

[1] پنجہ مریم دودھ میں ڈال کر عورت کے سامنے رکھنا بہت مفید ہے۔ دوا جس سے بچہ آسانی سے ہو جاوے زعفران اصلی ایک ماشہ پیس کر انڈے کی زردی میں ملا کر دودھ میں گھول کر نیم گرم پلاویں ایک اور دوا جس سے بچہ فوراً ہو جاوے ایک سفید جالا مکڑی کا دو تولہ پانی میں پیس کر دائی رحم کے منہ پر لگا دے۔ تنبیہ: جالے کو اچھی طرح صاف کر لیں اسمیں مکڑی کے انڈے نہ ہوں اور یہ دوا دیہاتی اور قوی عورتوں کے لئے ہے نازک مزاج عورتیں نہ استعمال کریں۔

[2] آنول نال کاٹنے کی ترکیب: ۔ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو اسکی غذا منہ کو نہیں پہنچتی بلکہ رحم کے اندر ایک جھلی پیدا ہو جاتی ہے اس جھلی میں خون رحم میں سے آتا ہے اور اس جھلی میں سے ایک نلکی آنت کی سی شکل کی بچہ کی ناف میں ملی ہوتی ہے وہ خون بچہ کے بدن میں اس نلکی کی راہ پہنچتا ہے اسکو آنول نال کہتے ہیں۔ بقیہ ص ۵۲۷ پر

پانی سے نہلائیں تو بہت سی بیماریوں سے جیسے پھوڑا پھنسی وغیرہ سب سے حفاظت رہتی ہے لیکن نمک کا پانی ناک یا آنکھ یا کان یا منہ میں نہ جانے پائے اگر بچہ کے بدن پر میل زیادہ معلوم ہو تو کئی روز تک نمک کے پانی سے غسل دیں اور اگر میل نہ ہو تو بھی چلّہ بھر تک تیسرے چوتھے دن خالص پانی سے غسل دے دیا کریں اور غسل کے بعد تیل مل دیا کریں۔ اگر چار پانچ مہینے تک تیل کی مالش رکھیں تو بہت مفید ہے۔

۳:۔ بچہ کو ایسی جگہ رکھیں جہاں بہت روشنی نہ ہو۔ زیادہ روشنی سے اسکی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

۴:۔ گھٹی میں جو املتاس ہوتا ہے اسکو اور دواؤں کے ساتھ پکانا نہ چاہیئے اس سے اثر جاتا رہتا ہے۔ یا تو الگ بھگو کر چھان لیں یا پکی ہوئی دوا میں ملا کر مل کر چھان لیں۔

۵:۔ بچہ کو دودھ دینے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے شہد یا کھجور چبائی ہوئی وغیرہ انگلی پر لگا کر اسکے تالو میں لگائیں[1]۔

۶:۔ دستور ہے کہ زچہ کو کاڑھا پلاتی ہیں اور اسکے لئے ایک نسخہ مقرر ہے سب کو وہی دیا جاتا ہے چاہے اسکا مزاج گرم ہو یا سرد ہو یا وہ بیمار ہو یہ بُرا دستور ہے بلکہ مزاج کے موافق دوا دینا چاہیئے۔ اگر عورت کا مزاج سرد ہے تو ایک ایک تولہ مجیٹھ اور سونف اور نرکچور اور مکوہ خشک سب کو چار سیر پانی میں اوٹالیں جب تین سیر رہ جائے تو استعمال کریں اور مزاج گرم ہے تو دو دو تولہ مکوہ خشک اور خربزہ کے بیج اور گوکھرو ان سب کو چار سیر پانی میں اوٹا کر جب تین سیر رہ جاوے استعمال میں لاویں اور جب زچہ کو بخار ہو تو صرف مکوہ خشک کا پانی دیں اسی طرح یہ بھی دستور ہے کہ زچہ کو اچھوانی اور گوند سونٹھ ضرور دیتے ہیں یہ بھی بُرا دستور ہے کسی کو موافق آتا ہے کسی کو نقصان کرتا ہے خاصکر بخار میں اچھوانی بہت ہی نقصان کرتی ہے۔ اگر زچہ بیمار ہو یا ہضم میں فتور ہو تو سب سے عمدہ غذا شوربا یا یخنی ہے البتہ روٹی نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اگر بخار یا بیماری زیادہ ہو تو حکیم سے پوچھ کر جو حکیم بتلاوے وہ دو جس کو گوند موافق نہ ہو اسکے واسطے وہ لڈو بناؤ جسکی ترکیب رحم سے ہر وقت رطوبت جاری رہنے کے بیان میں لکھی گئی ہے۔

۷:۔ بچہ کو زیادہ دیر تک ایک کروٹ پر لیٹے ہوئے کسی چیز پر نگاہ نہ جمانے دیں اس سے بھینگا پن ہو جاتا ہے۔ کروٹ بدلتے رہیں

۸:۔ زچہ کو بھی تیل ملوانا بہت مفید ہے مگر بعض عورتوں کو تیل گرمی کرتا ہے اور پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں اُن کے لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲۷ حکیم مطلق نے بچہ کے منہ اور زبان کی گندی غذا سے حفاظت کرنے کے لئے یہ راستہ بنایا کیونکہ زبان ذکر اللہ کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ آنول نال کاٹنے کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے اس کو ناف کے پاس سے دو انگلیوں سے دبا کر آہستہ سے باہر کو سونت دیں تاکہ ہوا اور خون جو کچھ جمع ہو گیا ہو نکل جاوے پھر اون کے ڈورے کو چکنا کرکے ایک بند بچہ کی ناف کے پاس باندھیں اور ایک بند ایک بالشت چھوڑ کر جب دونوں بند باندھ چکیں تو تیز قینچی سے دونوں بندوں کے درمیان سے کاٹ دیں اگر اس کٹی ہوئی نال کے سوراخ میں دو چاول خشک ڈالدیں تو بچہ کو کبھی قوبہ نہ ہو کاٹنے کے بعد روغن زیتون میں کپڑا بھگو کر رکھیں یا یہ دوا چھڑکیں ہلدی دم الاخوین انزروت زیرہ سفید پھٹکڑی ۔ مرکی سب تین تین ماشہ خوب باریک پیس کر چھان کر چھڑکیں۔ اگر آنول نال کو کاٹنے اور بند باندھنے سے پہلے نہ سونتیں تو نشانہ یا زخم اور معدہ میں تمام عمر تولید ریاح کا مرض رہے گا بچہ کو ایک دن رات دودھ نہ دیں بجائے دودھ کے گھونٹی دیں تاکہ پیٹ خوب صاف ہو جاوے اگلے دن دودھ دیں بچہ کی ماں اس عرصہ میں اپنا دودھ دو تین دفعہ دبا کر نکالدے بلکہ گرم پانی سے چھاتیوں کو دھالے تاکہ جما ہوا دودھ نکل جاوے اور ایک ہفتہ تک دن رات میں تین دفعہ سے زیادہ دودھ نہ پلادیں۔ ۱۲ نظر ثالث۔

[1] اس وقت جو چیز تالو پر لگادی جاتی ہے تمام عمر موافق رہتی ہے حتی کہ بعض بچوں کے تالو میں بچھو گھس کر مصری ملا کر مل دیا گیا تمام عمر بچھو کا زہر نہ چڑھا۔ ۱۲ نظر ثالث۔

یہ تیل مناسب ہے، جھاؤ کے پتے آدھ پاؤ اور مہندی کے پتے چھٹانک بھر اور نکولی چھٹانک بھر اور مجیٹھ دو تولہ ان سب کو رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو جوش دے کر مل کر چھان کر سرسوں یا تل کا تیل ایک سیر ملا کر پھر پکائیں کہ پانی سب جل جائے اور تیل رہ جاوے پھر اسمیں دو تولہ مصطگی اور ایک تولہ قسط تلخ خوب باریک پیس کر ملا کر رکھ لیں اور نیم گرم ملوائیں ۔

۹:۔ جس کے دودھ کم ہو اسکو اگر دودھ موافق ہو تو دودھ پلاؤ اور بھیجا زیادہ کھلاؤ اور مرغ کا شوربا پلاؤ اور یہ دوائیں بھی مفید ہیں پانچ ماشہ کلونجی یا پانچ ماشہ تودری سُرخ ہر روز دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دو تولہ زیرہ سیاہ آدھ سیر گھی میں کسی قدر بھون کر سیر بھر شکر سفید اور آدھ سیر سوجی ملا کر قوام کر لیں پھر بادام چھوہارہ ناریل چلغوزہ بقدر مناسب ملا لیں خوراک دو تولہ سے چار تولہ تک یا گاجر کا حلوہ کھلائیں اور غذا عمدہ کھلائیں ۔

۱۰:۔ دودھ پلانے والی کوئی چیز نقصان کرنے والی نہ کھائے اسی طرح ترا تیزک کا ساگ اور رائی اور پودینہ نہ کھائے کہ ان چیزوں سے دودھ بگڑتا ہے ۔

۱۱:۔ اگر دودھ چھاتیوں میں جم جائے اور تکلیف دے اور چھاتیوں میں کھچاؤ معلوم ہونے لگے تو فوراً علاج کریں ایک علاج یہ ہے کہ ایک ایک تولہ بنفشہ اور خطمی اور گل بابونہ اور دو تولہ ٹیسو کے پھول لیکر دو سیر پانی میں اوٹا کر گرم گرم پانی سے دھاریں اور ان ہی دواؤں کو رکھ کر باندھیں جب ٹھنڈا ہو جاوے اتار دیں ۔

۱۲:۔ جس کا دودھ خراب ہو بچہ کو نہ پلائیں ایک بوند ناخن پر ڈال کر دیکھ لیں اگر فوراً بہ جائے یا بہت دیر تک نہ بہے خراب ہے اور اگر ذرا بہ کر رہ جائے تو عمدہ ہے اور جس دودھ پر مکھی نہ بیٹھے وہ بُرا ہے ۔

مسان کا علاج :۔ مسان ایک مرض ہے جس کی بہت صورتیں ظہور میں آتی ہیں کوئی بچہ سوکھ سوکھ کر مرجاتا ہے کسی کو کمیڑہ (ام الصبیان) کے دورے پڑتے ہیں کوئی دستوں سے ہلاک ہوجاتا ہے کسی کو پیاس اور تولس بہت ہوتی ہے کسی کے بچے سوتے سوتے مر کر رہ جاتے ہیں کسی کے بچے دو برس یا کم و بیش مدت تک اچھے رہتے ہیں پھر ایک دم مرجاتے ہیں یہ سب مسان کی شاخیں ہیں یہ مرض بچے کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کا سلسلہ شروع ہوتا ہے تو لگاتار بچے مرتے ہی چلے جاتے ہیں جب تک ماں کا علاج نہ ہو شروع حمل میں بلکہ حمل سے پہلے اسکی دوا نہ کی جائے بچہ کو نفع نہیں پہنچتا چونکہ یہ مرض آجکل بکثرت ہونے لگا ہے اسواسطے علاج اسکا لکھا جاتا ہے ۔ مفصل علاج تو اسکا بہت طول چاہتا ہے یہاں چند نسخے اس مرض سے حفاظت کے لئے اور چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں ۔

۱:۔ عورت کا علاج حمل سے پہلے ہوشیار طبیب سے کراؤ اگر ضرورت مسہل کی ہو تو رعایت خون کی صفائی اور زہر کے آثار اور تقویت دل کے مسہل دیا جائے ۔

۲ :۔ پھر حمل کی حالت میں قبل ماہ چہارم وہ معجون دی جاوے جو حمل کی تدبیروں کے بیان میں گذر چکی ہے جس کا نام معجون محافظِ حمل ہے چالیس۴۰ دن کھاویں وہ معجون ہر مزاج کے موافق ہے۔

۳ :۔ وہ معجون چالیس۴۰ دن کھا کر چھوڑ دیں اور یہ گولی برابر بچہ ہونے تک کھاتی رہیں اور جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کو بھی برابر دو برس تک کھلاتی رہیں اور خود بھی کھاتی رہیں۔ گولی کا نسخہ یہ ہے۔ تلسی کے پتے جلنیم کے پتے چڑ چٹہ کی جڑ، اکاس بیل جو ببول کے درخت کی نہ ہو۔ کرنجوے کے پتے۔ ارنڈ کے پتے سب ڈھائی ڈھائی ماشہ لے کر سایہ میں خشک کر لیں پھر عود صلیب۔ بنسلوچن دانہ الائچی کلاں چار چار ماشہ، دانہ الائچی خورد ۲ دو ماشہ زرنب یعنی تالیس پتر ڈھائی ماشہ سب کو کوٹ چھان لیں اور زہر مہرہ خطائی اصلی نارجیل دریائی۔ جدوار خطائی۔ پپیتہ گلاب میں کھرل کریں اور مشک تین چاول۔ زعفران اصلی تین رتی ملا کر پھر خوب کھرل کر لیں اور سب ادویات کو ملا کر شہد ہموزن میں ملا کر گولیاں چنے کی برابر بنا لیں اور ایک گولی روز کھاویں جب بچہ پیدا ہو تو اسکو چوتھائی گولی دیں پھر چند روز کے بعد آدھی گولی پھر سال بھر کے بعد ایک گولی روز دیں یہ گولی بچہ کے بہت سے امراض کے لئے مفید ہے اور نقصان کسی حال میں نہیں کرتی۔

۴ :۔ مسان کے مرض کے لئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جاوے کوئی دوسری تندرست عورت دودھ پلاوے یا بکری گائے وغیرہ یا ولایتی ڈبہ کے دودھ سے پرورش کی جائے غرض ماں کے دودھ میں زہر ہوتا ہے یا تو ماں کا دودھ بالکل نہ دیا جائے یا ممکن ہو تو ماں کے دودھ کی صفائی کی تدبیریں کسی قابل اور تجربہ کار حکیم کی رائے سے کی جاویں مگر یہ مشکل ہے لہٰذا ماں کا دودھ نہ دینا ہی مناسب ہے۔

۵ :۔ بچہ کے گلے میں عود صلیب نرمادہ لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پرو کر ڈال دیا جائے۔

۶ :۔ اگر بچہ کو مسان ہو گیا ہے تو اسکی تدبیریں اور علاج میں جو صورت پیش آوے اسکے موافق حکیم کو اطلاع کر کے کرو اور بہت صورتوں کا علاج کتاب ہذا میں بھی لکھا گیا ہے۔

۷ :۔ مسان کو تعویذ گنڈوں سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے کسی مسلمان دیندار عالم سے رجوع کریں جاہلوں اور بددینوں اور سیانوں سے ہرگز رجوع نہ کریں ایک عمل اسی حصہ کے آخر میں جھاڑ پھونک کے بیان میں لکھا گیا ہے نہایت مجرب ہے۔ انظر ثالث بر ص۵۵ حصہ ہذا

بچوں کی تدبیروں اور احتیاطوں کا بیان

۱ :۔ سب سے بہتر ماں کا دودھ ہے بشرطیکہ مسان کا مرض نہ ہو اور اگر مسان کا مرض ہو تو سب سے مضر ماں کا دودھ ہے (مسان کا بیان پہلے گذر چکا) تندرست ماں اگر خالی پستان بھی بچے کے منہ میں دے تو بچہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر یہ عادت کر لیں کہ ہر دفعہ

دُودھ پلانے سے پہلے ایک اُنگلی شہد چٹا دیا کریں تو بہت مفید ہے (از قانون شیخ) (نظر ثالث)

۲ :۔ جب بچہ سات دن کا ہو جائے تو گہوارے میں جھُلانا اور لوری (گیت) سنانا اُسکو بہت مفید ہوتا ہے گود میں لیں یا گہوارے میں لٹا دیں بچہ کا سر اونچا رکھیں (نظر ثالث)

۳ :۔ بچہ جس وقت سے پیدا ہوتا ہے اسکا دماغ فوٹو کی سی خاصیت رکھتا ہے جو کچھ اُس میں آنکھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے پہنچتا ہے منقش ہو جاتا ہے اور تمام عمر محفوظ رہتا ہے اگر اچھی تعلیم دینی ہو تو بچہ کے سامنے تمیز اور سلیقہ کی باتیں کریں۔ کوئی حرکت خلافِ تہذیب نہ کریں اور کوئی بات بُری منہ سے نہ نکالیں کلمہ کلام پڑھتے رہیں (نظر ثالث)

۴ :۔ جب دُودھ چھُڑانے کے دِن نزدیک آویں اور بچہ کچھ کھانے لگے تو اسکا خیال رکھیں کہ کوئی سخت چیز ہرگز نہ چبانے دیں اس سے ڈر ہے کہ دانت مشکل سے نکلیں اور ہمیشہ کے لئے دانت کمزور رہیں۔

۵ :۔ ایسی حالت میں نہ غذا پیٹ بھر کر کھلاویں نہ پانی زیادہ پلاویں اس سے معدہ ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا بھی پیٹ پھولا دیکھیں تو غذا بند کر دیں اور جس طرح ہو سکے بچہ کو سُلا دیں اس سے غذا جلدی ہضم ہو جاتی ہے۔

۶ :۔ اگر گرمی میں دُودھ چھُڑایا جائے تو پیاس اور بھڑک نہ ہونے دیں اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہر روز زہر مہرہ گلاب یا پانی میں گھس کر پلائیں اور زیادہ چکنائی نہ کھلائیں اور ہمیشہ تیسرے دن تالو پر مہندی کی ٹکیہ رکھیں یا نشاستہ گلاب میں ملا کر تالو پر ملا کریں اس سے سوکھے کے عارضہ سے بھی حفاظت رہتی ہے۔ اور اگر بہت جاڑوں میں دودھ چھڑایا جاوے تو سردی سے بچائیں اور کوئی ثقیل چیز نہ کھانے دیں اور بدہضمی کا خیال رکھیں۔

۷ :۔ جب مسوڑھے سخت ہو جاویں اور دانت نکلتے معلوم ہوں تو مُرغے کی چربی مسوڑھوں پر ملا کریں اور سر اور گردن پر تیل خوب ملا کریں اور کان میں بھی تیل خوب ڈالا کریں اور کبھی کبھی شہد دو دو بوند نیم گرم کر کے کانوں میں ڈال دیا کریں کہ میل نہ جمے اور اس دوا کا استعمال کریں کہ دانت آسانی سے نکلیں۔ السی اور میتھی کے بیج اور خطمی اور گل بابونہ سب چھ چھ ماشہ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر مل کر چھان کر تین تولہ روغن گل اور دو تولہ شہد خالص اور ایک تولہ بکری کے گردہ کی چربی اور مرغی کی چربی ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر مرہم سا رہ جاوے پھر اسمیں چھ ماشہ نمک باریک پیس کر ملا کر رکھیں اور نیم گرم کر کے ہر روز مسوڑھوں پر ملا کریں اور اگر مرغی کی چربی نہ ہو تو گائے کی نلی کا گودا ڈالیں اور کبھی دانتوں کے مشکل سے نکلنے سے بچہ کے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اس وقت سر اور گردن پر تیل ملیں۔

۸ :۔ جب دانت کسی قدر نکل آئیں اور بچہ کچھ چبانے لگے تو ایک گرہ ملہٹی کی اوپر سے چھیل کر پانی میں بھگو کر نرم کر کے بچہ کے ہاتھ میں دے دیں کہ اس سے کھیلا کرے اور اسکو چبایا کرے اس سے ایک تو اپنی انگلیاں نہ چبائے گا دوسرے دانت نکلنے میں

مسوڑھے نہ پھولیں گے اور درد نہ کرینگے اور کبھی کبھی نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملتے رہیں اس سے منہ نہیں آتا اور دانت بہت آسانی سے نکلتے ہیں۔

۹:۔ جب بچے کی زبان کچھ کھل چلے تو کبھی کبھی زبان کی جڑ کو انگلی سے مل دیا کریں اس سے بہت جلدی صاف بولنے لگتا ہے۔

۱۰:۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بری عادتوں سے بھی تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بچہ کی عادتیں درست رکھنے کا بہت خیال رکھیں کوئی اور بھی اسکے سامنے بیہودہ حرکت نہ کرنے پائے بچوں کو کسی خاص غذا کی عادت نہ ڈالو بلکہ موسمی چیزیں سب کھلاتے رہو تاکہ عادت رہے البتہ بار بار نہ کھلاؤ جب تک ایک چیز ہضم نہ ہو جائے دوسری نہ دو اور کوئی چیز اتنی نہ کھلاؤ کہ ہضم نہ ہو سکے اور سبز میووں پر پانی نہ دو۔ اور کھٹائی زیادہ نہ کھلانے دو خاصکر لڑکیوں کو اور بچوں پر تاکید رکھو کہ کھانا کھانے میں اور پانی پینے میں نہ ہنسیں۔ نہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے لقمہ یا پانی ناک کی طرف چڑھ جائے[1] اور جس قدر مقدور ہو بچوں کو اچھی غذا دو اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجاوے گی تمام عمر کام آوے گی خاصکر جاڑوں میں میوہ یا تل کے لڈو کھلایا کرو۔ ناریل اور مصری کھانے سے طاقت بھی آتی ہے اور چنونے پیدا نہیں ہوتے اور سوتے میں پیشاب زیادہ نہیں آتا اس طرح اور میووں میں اور فائدے ہیں۔

۱۲:۔ بچوں کو محنت کی عادت ضرور ڈالیں بلکہ بقدر ضرورت لڑکوں کو ڈنڈ مگدر کی اور اگر مقدور ہو گھوڑے کی سواری کی اور لڑکیوں کو چھوٹی چکی، پھر بڑی چکی اور چرخہ پھیرنے کی عادت ڈالیں۔

۱۳: ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جاوے بہتر ہے تکلیف کم ہوتی ہے اور زخم جلدی بھر جاتا ہے۔

۱۴:۔ بہت تھوڑی عمر میں شادی کر دینے میں بہت سے نقصان ہیں بہتر تو یہی ہے کہ لڑکا جب کمانے کا اور لڑکی جب گھر چلانے کا بوجھ اٹھا سکے اسوقت شادی کی جاوے۔

بچوں کی بیماریوں اور علاج کا بیان

فائدہ:۔ بچوں کو بہت تیز دوا مت دو خواہ گرم ہو جیسے اکثر کشتے یا سرد ہو جیسے کافور اسکی احتیاط دودھ پینے تک تو بہت ہی ہے۔ پھر بھی چودہ پندرہ برس کی عمر تک خیال رکھو اور دودھ پیتے بچہ کے علاج میں دودھ پلائی کو پرہیز رکھنے کی بہت ضرورت ہے اور جب تک بچہ بارہ برس کا نہ ہو جائے فصد ہرگز نہ لیں۔ اگر بہت ہی لاچاری ہو تو بھری سینگیاں لگا دیں۔ اور یاد رکھو جب کوئی ترش دوا یا غذا بچہ کو دی جائے تو دودھ پلانے سے دو گھنٹہ کا فاصلہ ضرور ہے تاکہ دودھ کے ساتھ

---

[1] خاصکر سوڈا لیمنیڈ کی بوتل پینے میں کہ اس سے اگر پھندا لگتا ہے تو موت کی نوبت آ جاتی ہے ۱۲

ترشی معدہ میں جمع ہو بعض دفعہ بہت نقصان ہو جاتا ہے۔ اب کچھ بیماریاں لکھی جاتی ہیں۔

ام الصبیان:۔ اس کو کمیڑہ اور مساں[1] بھی کہتے ہیں۔ اس میں بچہ یک لخت بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور منہ میں جھاگ آجاتے ہیں پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے یہاں چند ضروری باتیں سمجھ لو۔ جب دورہ پڑے تو فوراً بازو اور رانیں کسی قدر کس کر باندھ دو اور رائی سے ہتھیلیوں اور تلووں کی مالش کرو اور منہ میں سے جھاگ صاف کر دو۔ اور اس مرض والے کو بہت تیز اور چمکدار چیزوں کی طرف دیکھنے سے اور بھیڑ اور گائے کے گوشت سے ضرور بچانا چاہیئے۔ جند بیدستر سونگھانا اور بچے کے بستر پر چاروں طرف ذرا ذرا سا رکھ دینا مفید ہے خاصکر چاند کے شروع مہینے میں کیونکہ یہ دن دورہ کی زیادتی کے ہیں اور اکثر بڑے ہو کر یہ مرض خود بخود بھی جاتا[2] رہتا ہے اور چونکہ یہ مرض اکثر رحم کی خرابی سے ہوتا ہے اس واسطے جس عورت کے بچوں کو یہ مرض ہوتا ہے اسکو اس معجون کا کھا لینا بہت مفید اور ضروری ہے جو حمل کی تدبیروں کے بیان کے بالکل اخیر میں لکھی ہے جسکے اوّل میں دونوں صندل ہیں۔

سوکھا[3]:۔ اس میں بچے کو پیاس بہت لگتی ہے اور تالو کی حرکت موقوف ہو جاتی ہے اور دم بدم سوکھتا چلا جاتا ہے اخیر میں کھانسی بھی ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں۔ علاج یہ ہے کہ کدو یعنی لوکی یا خرفہ دو تولہ چھیل کر روغن گل ملا کر ٹکیہ بنا کر سر پر رکھیں جب وہ گرم ہو جاوے بدل دیں اور دو ماشہ تخم خرفہ اور تخم کاسنی گاؤزبان کے عرق میں پیس کر چھان کر ایک تولہ شربت نیلوفر ملا کر چار چار رتی طباشیر اور زہر مہرہ دو تولہ عرق بیدمشک میں گھس کر ملا کر پلائیں اور اگر دست آتے ہوں تو تخم خرفہ اور تخم کاسنی کو ذرا بھون کر پیسیں اور اگر کھانسی ہو تو دو ماشہ ملٹھی بھی پیس دیں اور ہاتھ پاؤں پر ہر روز مہندی لگانا اور ٹھنڈے پانی سے دھونا بھی مفید ہے۔ اگر بچہ دودھ پیتا ہے تو دودھ پلانی کو ٹھنڈی غذا دیں۔ جیسے کدو۔ ترئی۔ پالک۔ کھیرا۔ آلو وغیرہ اور اسکو بھی ٹھنڈی دوائیں پلائیں اور اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو تو اسکے لئے سب سے بہتر غذا آش جو ہے اور جب دست ہوں تو کھچڑی یا ساگودانہ دیں۔

ڈبہ:۔ جس کو پسلی کا چلنا بھی کہتے ہیں اسکے شروع میں گرم خشک دوا دیں جیسے گروندہ یا مشک یا ہلدی پان وغیرہ بلکہ جس روز ڈبہ ہو یہ گھٹی دیں۔ دو دانہ عناب، چار دانہ مویز منقیٰ، دو دو ماشہ تخم خطمی خشک گل بنفشہ ملٹھی، گاؤزبان اور ایک ماشہ ابریشم خام مقرض گرم پانی میں بھگو کر اور دو دو تولہ املتاس اور ترنجبین اور ایک تولہ خمیرہ بنفشہ علیحدہ بھگو کر مل کر چھان کر ملا دیں اور چار دانہ مغز بادام پیس کر بھی ملا لیں اور ایک ایک دن بیچ دے کر تین دفعہ یہ گھٹی دیں اور اوّل دن سے سینہ پر یہ مالش کریں چھ چھ ماشہ

---

[1] مساں کا علاج مفصل اوپر لکھا گیا ۱۲ منہ ۔ اور عود صلیب نر و مادہ لیکر لمبائی میں سوراخ کر کے ڈورے میں پرو کر گلے میں ڈال دو ۔ ۱۲ نظر ثالث

[2] اس مرض کے لئے بہت ضروری تدبیر یہ ہے کہ بچہ کو قبض نہ ہونے دیں گھٹی دیتے رہیں یا کاسٹرائل دے دیا کریں اور دودھ پلانے والی کو بھی قبض نہ ہونے دیں ۱۲ نظر ثالث

[3] اس کو ترنس بھی کہتے ہیں اور عربی میں عطاش کہتے ہیں ۱۲ منہ۔

السی اور تخم خطمی اور گل بنفشہ اور میتھی کے بیج اور مکوہ خشک پانی میں بھگو کر جوش دیکر خوب مل کر چھان کر چار تولہ روغن گل اور دو تولہ موم زرد ملاکر پھر پکائیں یہاں تک کے پانی جل کر تیل رہ جائے پھر اس تیل میں تین ماشہ مصطگی پیس کر ملاکر رکھ لیں اور نیم گرم کر کے سینہ پر اور جہاں گڑھا پڑتا ہو دن میں دو تین بار مالش کریں اور روئی گرم کر کے باندھ دیں کبھی اس مالش سے ہی آرام ہو جاتا ہے گھٹی کی ضرورت نہیں ہوتی بڑوں کی پسلی کے درد کو بھی مفید ہے۔ گھٹی کے بعد اگر گلقند یا مشک وغیرہ دیں تو کچھ ڈر نہیں بچے کو اور دودھ پلانی کو پرہیز کی ضرورت ہے، صرف مونگ کی دال چپاتی یا کھچڑی دیں۔

بچہ کا بہت رونا اور نہ سونا:۔ اگر کہیں درد یا تکلیف ہے تو اسکا علاج کریں نہیں تو یہ دوا دیں۔ چرونجی، خشخاش سفید، خشخاش سیاہ، السی، تخم خرفہ، تخم بارتنگ، تخم کاہو، انیسون، سونف، زیرہ سیاہ سب کو چھ چھ ماشہ لیکر کوٹ چھان کر قند سفید پانچ تولہ کا قوام کر کے یہ دوائیں ملا لیں۔ دو ماشہ سے سات ماشہ تک خوراک ہے۔ اس سے بڑوں کو بھی خوب نیند آتی ہے البتہ جس بچہ کو ام الصبیان کا دورہ پڑتا ہو اسکو نہ دیں اور کسی بچہ کو افیون نہ دیں اخیر میں بہت نقصان لاتی ہے افیون کی جگہ یہی دوا دیں۔

نیند میں چونکنا:۔ بچہ اگر کسی چیز سے ڈر گیا ہو تو جسطرح ہو سکے اسکے دل سے خوف مٹائیں اور اگر پیٹ چڑھا ہو تو گھٹی سے پیٹ صاف کریں

کان کا درد:۔ اسکی پہچان یہ ہے کہ بچہ بہت روئے اور کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو اور بار بار اپنا ہاتھ کان پر لے جائے اور جب اسکے کان پر نرمی سے ہاتھ پھیریں تو آرام پائے اسکے لئے یہ دوائیں مفید ہیں۔

ایک نسخہ:۔ سکھدرشن یا گیندے کے پتوں کا پانی نیم گرم دو دو بوند کان میں ڈالیں۔

دوسرا نسخہ:۔ رسوت، صعتر، مسور تین تین ماشہ لیکر چھٹانک بھر پانی میں اوٹائیں جب پانی آدھا رہ جائے ملکر چھان کر روغن گل یا روغن بادام یا تل کا تیل دو تولہ ملاکر پھر پکائیں جب پانی جل کر تیل رہ جائے ایک ایک ماشہ نمک اندرانی اور مرمکی باریک پیس کر ملاکر رکھ لیں۔ اور دو دو بوند نیم گرم ڈالیں۔

تیسرا نسخہ:۔ چھ ماشہ گل بابونہ پاؤ بھر پانی میں پکا کر بھپارہ دیں۔

فائدہ:۔ کان میں دوا ہمیشہ نیم گرم ڈالو اور بچوں کے کان میں بہت تیز دوا نہ ڈالو بہرہ ہو جانے کا ڈر ہے۔

کان بہنا:۔ باہر کی کسی دوا سے اسکا روک دینا اچھا نہیں البتہ کھانے کی اس دوا سے دماغ کو طاقت دینا اور رطوبت کو خشک کرنا چاہیئے۔ ایک چاول مونگہ کا کشتہ چھ ماشہ اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی میں ملاکر سوتے وقت ایک سال تک کھلائیں اور ہفتہ میں ایک دو دن ناغہ کر دیا کریں اور باہر سے اس دوا سے کان صاف کریں نیم کے پانی سے کان دھوئیں پھر نیم کے پتوں کو پیس کر پانی نچوڑ کر اسکو شہد میں ملاکر نیم گرم ٹپکا دیں اور کان میں روئی ہر وقت رکھیں کہ مکھی نہ بیٹھے اور اکثر بڑے ہو کر کان کا بہنا خود جاتا رہتا ہے۔

آنکھ دکھنا:۔ زیرہ اور اخروٹ کی گری برابر لے کر باریک پیس کر ذرا سا منہ کا لعاب ملاکر پھر پیسیں کہ مرہم سا ہو جائے

پھر ذرا سا دودھ بکری یا گائے کا ملا کر آنکھ کے اوپر لیپ کریں اور گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد بدل دیں اور جو علاج بڑوں کی آنکھ دکھنے کے بیان میں لکھے گئے ہیں وہ بھی بچوں کو فائدہ دیتے ہیں[1] اور اگر آنکھ دکھ جانے کے بعد چالیس۴۰ روز تک یہ دوا کھلائیں تو امید ہے کہ آئندہ بالکل آنکھ دکھنے سے امن ہو جائے۔ کالی مرچ پانچ عدد۔ مصری ایک تولہ۔ بادام پانچ دانہ پیس کر دو تولہ گائے کے مکھن میں ملا کر ہر روز چٹائیں[2]

فائدہ:۔ یہ جو مشہور ہے کہ آنکھ دکھنے میں صرف میٹھی غذا دینی چاہیئے محض غلط ہے۔ بلکہ میٹھی چیز نقصان دیتی ہے۔ غذا نمکین دیں اور چکنائی زیادہ ڈالیں۔ لیکن نمک اور مرچ زیادہ نہ ہو اور ترشی اور دودھ دہی اور تیل اور گائے کے گوشت اور بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔ البتہ اگر دماغ کی طاقت کے لئے کوئی حریرہ یا حلوہ دیں تو اسمیں ضرورت کے موافق مٹھائی ہونا مضائقہ نہیں۔

آنکھ کرنجی ہونا:۔ پیدا ہوتے ہی دیکھ لیں اگر کرنجی آنکھیں ہوں تو یہ دوا لگائیں: مشک اور زعفران برابر لے کر سرمہ کی طرح پیس کر خالص موم کی ایک سلائی بنا کر اس سلائی سے یہ دوا ہفتہ میں دو دن لگائیں باقی دنوں میں معمولی سلائی سے لگائیں اور اگر موم کی سلائی نہ بن سکے تو سیخ پر موم لپیٹ کر بنائیں چالیس۴۰ دن کے بعد سیاہی آجاوے گی اگر نہ آئے تو چھوڑ دیں تھوڑے دنوں میں خود دوا کے اثر سے سیاہی آجاوے گی۔

گھانجنی یعنی انجنہاری نکلنا:۔ ایک چھوٹی سی جونک ناک پر لگا دی جائے ایک تازی ایک باسی لگانا چاہیئے ہمیشہ کے لئے امن ہو جاتا ہے اور ایک رگڑا پہلے آنکھ کی بیماریوں کے بیان میں گذر چکا ہے عـہ جس میں سرسوں کا تیل بھی ہے وہ اسکے لئے اکسیر ہے چالیس دن لگائیں۔

رال بہنا:۔ اگر بہت ہو[3] تو جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک کھلا دیا کریں۔

منہ آجانا:۔ اگر پیدائش کے وقت سے خیال رکھیں کہ شہد میں ذرا سا نمک ملا کر کبھی کبھی زبان پر مل دیا کریں تو منہ نہیں آتا۔ اور اور دوائیں اسکی زبان کی بیماریوں کے بیان میں لکھی گئی ہیں۔

گھانٹی یعنی گلے آجانا:۔ جب دائی اسکو اٹھائے تو بہتر ہے کہ اپنی انگلی شہد میں ڈبو کر اس پر ذرا سا پسا ہوا لاہوری نمک چھڑک کر اٹھا دے

کھانسی[4]:۔ ببول کا گوند۔ کتیرا۔ مغز بہدانہ۔ ملٹھی کا ست سب ایک ایک ماشہ باریک پیس کر شہد میں گوندھ کر گولیاں چنے

---

[4] کالی کھانسی کا علاج سینہ کی بیماریوں کے بیان میں گذرا اور بہت سے نسخے گذرے۔

[1] یہ نسخہ چونکہ ہر مزاج کے موافق نہیں اسلئے بغیر طبیب کی رائے کے اس کا استعمال نہ کریں بلکہ بجائے اسکے اطریفل کشنیزی تین ماشے سے چھ ماشہ تک کھلائیں ۱۲ نظر ثالث [2] آنکھ دکھنے کیلئے ایک اور نسخہ:۔ سہاگہ کھیل کیا ہوا دو رتی لے کر پانچ تولہ گلاب یا پانی میں گھول کر چھان کر رکھ لیں اور صبح شام دوپہر سوتے وقت آنکھ میں ڈالیں یہ دوا لگتی بالکل نہیں اور اکثر قسموں میں مفید ہے گھروں میں تیار رکھنے کی چیز ہے ۱۲ نظر ثالث [3] مطلب یہ ہے کہ اگر رال زیادہ نہ جاتی ہو تو اسکو روکنے کی کوشش نہ کریں اس سے بچے کے معدہ کی صفائی ہوتی ہے ۱۲ عـہ دیکھو صفحہ ۴۹ حصہ ہذا

* * *

کے برابر بنا کر رکھ لیں ایک گولی ذرا سے پانی میں گھول کر چٹائیں دن میں تین چار بار گولی دیں اور چکنائی نہ دیں اور کالی کھانسی میں مکھن اور مصری چٹانا بھی مفید ہے۔

سوتے میں گھبرا کر اُٹھنا:۔ ایسے بچوں کو مکھن اور مصری یا بادام اور مصری چٹاتے رہیں۔

دُودھ بار بار ڈالنا:۔ دُودھ ذرا کم پلائیں اور اگر صرف دُودھ یا سفید مواد نکلتا ہو تو دو ماشہ پودینہ اور ایک ماشہ دانہ الائچی خورد پانی میں پیس کر ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پلائیں اور اگر کسی اور رنگ کی قے ہو تو حکیم سے پُوچھیں۔

معدہ کا ضعیف ہونا:۔ اس سے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی بھوک بند ہو جاتی ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ ایک بوتل میں گلاب بھر کر اسمیں چھٹانک بھر لونگ ڈال کر کاگ لگا کر چالیس دن تک دھوپ میں رکھ دیں اور ہر روز ہلا دیا کریں چالیس روز کے بعد ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ گلاب نہار منہ ہر روز پلا دیا کریں نہایت مجرب ہے

دُوسری دوا، معدہ کو قوی کرنیوالی۔ جوارش مصطگی تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز کھلا دیا کریں اسکا نسخہ خاتمہ میں ہے۔

ہیضہ:۔ پُورا علاج حکیم سے پوچھو صرف اتنا سمجھ لو کہ جس طرح ممکن ہو بیمار کو آرام دو اور اسکو سلانے کی کوشش کرو۔ اسمیں نبضیں چھوٹ جانا اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو جانا زیادہ بُری علامت نہیں گھبراؤ مت۔

دست آنا:۔ اگر دانت نکلنے کے وقت میں آویں تو ایک تولہ بیل گری اور چھ ماشہ تخم خرفہ اور تین ماشہ رومی مصطگی کوٹ چھان کر دو تولہ مصری ملا کر رکھ لیں اور پونے دو ماشہ سے تین ماشہ تک بچہ کو پھنکائیں یا شربت انار میں ملا کر چٹائیں اور نرم پلاؤ غذا کھلائیں اور بوٹی نہ دیں اور اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دُودھ پلائی کو یہ غذا دیں اور بچوں کی تدبیروں کے نمبر میں جو دوا دانتوں کے آسانی سے نکلنے کی لکھی ہے استعمال کریں اور اگر دُودھ چھڑانے کے وقت میں آئیں تو دُودھ آہستہ آہستہ چھڑائیں دس پندرہ روز تک ایک دفعہ ہر روز دیا کریں اور رات کو دو ماشہ خشخاش کھلا دیا کریں اور غذا پلاؤ گائے کے تازہ مٹھے سے دیں لیکن بوٹی نہ دیں اور اگر کسی اور وجہ سے دست آتے ہوں تو حکیم سے پوچھیں۔

قبض:۔ غذا بہت کم اور نرم دیں اور تین ماشہ ایلوا چھ ماشہ املتاس ہری مکوہ کے پانی میں یا گلاب میں پیس کر نیم گرم پیٹ پر لیپ کریں۔ اگر اس سے نہ جائے تو گھٹی دیں۔ اگر اس سے بھی نہ جائے تو حکیم سے پُوچھیں

پیچش:۔ کچی پکی سونف میں برابر کی شکر ملا کر دُودھ پلائی کو کھلانا اور بچہ کو بھی کھلانا نہایت مفید ہے اگر پیچش زیادہ دن تک رہے یا آؤں خون بہت آوے تو جلدی حکیم سے علاج کراؤ اگر پیچش کے ساتھ ہاتھ پیروں پر ورم اور کھانسی اور بخار ہو تو دوا دو۔ مکوہ خشک۔ بلغشی۔ تخم کاسنی۔ تخم خربزہ۔ گل گاؤزبان۔ مروڑ پھلی۔ ریشہ خطمی سب دو دو ماشہ لے کر پانی میں بھگو کر چھان کر ایک تولہ شربت بزوری بارد ملا کر پلائیں۔

دوا:۔ بگڑی ہوئی پیچش اور کھانسی اور بخار اور ضعف اور ورم اور غفلت کے لئے مفید دوا مالمسک معتدل دو ماشہ اوّل

چٹائیں پھپر بیلگری۔ تخم کاسنی۔ ملیٹھی۔ گوکھرو۔ تخم خربزہ۔ تخم خیارین سب دو دو ماشہ پیس کر شربت بزوری بارد ایک تولہ ملا کر پلاویں

چنونے:۔ یعنی چھوٹے کیڑے جو پاخانے کے مقام میں ہوجاتے ہیں اس کی ایک دوا انتڑیوں کی بیماریوں میں لکھی گئی ہے اور یہ دوا کھانے کی ہے۔ ایک ایک تولہ بیخ سوسن اور ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ قند سفید ملا کر رکھ لیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہر روز پانی کے ساتھ پھنکائیں اور ناریل او مصری کھلائیں اور یہ دوا رکھنے کی ہے موم کو گلا کر سوکھی مہندی پسی ہوئی ملا کر بچے کی انگلیوں سے چار انگل کی بتی بنا کر پاخانہ کے مقام میں رکھیں تھوڑی دیر کے بعد بتی کو سہج سہج کھینچ لیں کیڑے اس پر لپٹ آوینگے۔ بادی چیزوں سے بچے کو اور دودھ پلائی کو پرہیز کرائیں۔

خروج مقعد:۔ یعنی کانچ نکلنا۔ پرانی چھلنی کا چمڑا جلا کر اس پر چھڑکیں اور ہاتھ سے اندر کو دبائیں اور ناسپال اور شہتوت کے پتے اور کاغذی چھالی اور سفید پھٹکری اور مازو سب چھ چھ ماشہ پوٹلی میں باندھ کر دس سیر پانی میں پکائیں جب خوب پک جاوے پوٹلی کو نکال ڈالیں اور اس نیم گرم پانی میں بچہ کو ناف تک بٹھائیں۔ جب ٹھنڈا ہوجائے نکال لیں اور بڑے ہو کر یہ مرض خود بھی جاتا رہتا ہے۔

سوتے میں پیشاب نکل جانا:۔ ایک دو دفعہ رات کو اُٹھا کر پیشاب کرادیا کریں اور کھانے کی دوا مثانہ کے کمزور ہونے کے بیان میں گذر چکی ہے۔

چنک:۔ یعنی پیشاب بوند بوند سوزش سے آنا۔ بہروزہ کا تیل ایک بوند بتاشہ پر ڈال کر کھلائیں۔ اس روغن کی ترکیب خاتمہ ص۸۱ میں ہے اور ٹیسو کے پھولوں کے گرما گرم پانی سے دھاریں اگر اس سے نہ جائے تو حکیم سے علاج کرائیں۔

بخار:۔ اس کا پورا علاج حکیم سو کرانا چاہیئے۔ صرف ہم کئی باتیں کام کی لکھے دیتے ہیں ایک یہ کہ اگر بچہ دودھ پیتا ہو تو دودھ پلائی کو دوا پلانا اور پرہیز کرانا بہت ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ سینگیاں کھچوانا اور پاشویہ کرانا اور غفلت کے وقت سر پر دوا رکھنا جیسا کہ یہ تدبیریں بڑوں کے لئے ہوتی ہیں بچوں کے لئے بھی ہوتی ہیں ان سب تدبیروں کا ذکر بخار کے بیان میں گذر چکا ہے تیسرے یہ کہ اکثر بچوں کو بخار پیٹ کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج کریں جس کا بیان اُوپر آچکا ہے۔

چیچک:۔ اس کا پورا علاج حکیم سے کرانا چاہیئے یہاں چند ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

۱:۔ جیسے اور بیماریوں کا علاج ہے ایسے ہی چیچک کا بھی ہے یہ سمجھنا غلط ہے کہ اسمیں علاج نہیں کرنا چاہیئے۔

۲:۔ چیچک والے کے پاس چراغ رکھ کر گل نہ کریں دور ہٹا کر گل کریں اسکی بو نقصان کرتی ہے اسی طرح گوشت وغیرہ اتنی دور پکائیں کہ اسکے بگھار کی خوشبو اسکی ناک تک نہ پہنچے۔ اس سے بھی نقصان پہنچتا ہے اور دھوبی کے گھر کے دُھلے ہوئے کپڑے پہن کر فوراً اسکے پاس نہ آئیں اسکی خوشبو بھی نقصان دیتی ہے اور اسکو گرم اور سرد ہوا سے بچائیں۔

۳ :۔ چیچک اکثر نکلتے جاڑوں ہوا کرتی ہے ۔ ان دنوں میں احتیاطاً یہ دوا کھلا دیا کریں ۔ رتی دو رتی سچے موتی عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے رکھ لیں اور ایک چاول خمیرہ گاؤزبان یا شربت عناب میں ملا کر ہر روز بچہ کو کھلا دیا کریں ہر ہفتہ میں دو دن کھلا دینا کافی ہے اور چیچک کے موسم میں بلکہ سب وباؤں کے دنوں میں پانی میں کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے البتہ نزلہ کی حالت میں نہ چاہیئے ۔ اسی طرح گھوڑی کا دودھ اگر ایک دو بار اس موسم میں پلا دیں تو اس سال چیچک نہیں نکلتی اور اس موسم میں چھوٹے بڑے سب آدمی گرم غذاؤں سے پرہیز رکھیں جیسے بینگن تیل گائے کا گوشت ۔ کھجور ۔ انجیر شہد انگور وغیرہ اور دودھ اور زیادہ مٹھائی نہ کھائیں بلکہ ٹھنڈی غذائیں کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں ۔

۴ :۔ نکلنے کے شروع میں ٹھنڈا پانی گھونٹ گھونٹ پلانا اور صندل اور کافور سونگھانا بہت مفید ہے اس سے سارا مادہ باہر کی طرف آجاتا ہے ۔

۵ :۔ نازک اعضا کی اس طرح ضرور حفاظت کریں کہ سرمہ گلاب میں ملا کر آنکھ میں ٹپکائیں اور اگر آنکھ بند ہو تو یہ لیپ کریں رسوت ایلوا ۔ گل نیلوفر ۔ اقاقیا سب ساڑھے تین تین ماشہ اور زعفران دو رتی سب باریک پیس کر ہرے دھنیہ کے پانی میں یا گلاب میں گوندھ کر گولیاں بنالیں پھر گلاب میں گھس کر لیپ کریں اور اگر آنکھیں باہر کو نکلی ہوں تو آنکھ کے برابر تھیلی سی کر اس میں تین ماشہ سرمہ بھر کر اول دوا ٹپکا کر یا لیپ کر کے اوپر سے تھیلی باندھ دیں تاکہ بوجھ کے سبب سے ابھر نہ سکے اس سے آنکھ کی حفاظت رہتی ہے اور شربت شہتوت چٹاتے رہیں ۔ اور انار بیجوں سمیت خوب چبا کر کھلائیں اس سے حلق کی حفاظت رہتی ہے مغز تخم کدو چار ماشہ اور مغز بادام چھلا ہوا اور کتیرا گوند ۲ دو ۲ دو ماشہ قند سفید چھ ماشہ باریک پیس کر لعاب اسبغول میں ملا کر ذرا ذرا چٹائیں اس سے سینہ اور پھیپھڑہ کی حفاظت رہتی ہے اور برادہ صندل سرخ اور گل نیلوفر ۔ گل ارمنی اور گل سرخ سب تین تین ماشہ گلاب میں پیس کر ہر ہر جوڑ پر لگائیں اس سے جوڑوں کی حفاظت رہتی ہے ہاتھ پیر ٹیڑھے نہیں پڑتے اور یہ قرص شروع سے ڈھلنے کے وقت تک دیتے رہیں ۔ گل سرخ تخم حماض یعنی چوک کے بیج ساڑھے تین تین ماشہ ببول کا گوند اور نشاستہ اور طباشیر اور کتیرا سات سات ماشہ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں ملا کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیہ بنالیں ایک یا آدھی ٹکیہ ہر روز کھلا دیں اس سے آنتوں کے زخم سے حفاظت رہتی ہے اور پیچش نہیں ہوتی خصوصاً ڈھلنے کے وقت یہ ٹکیہ ضرور دیں ۔

۶ :۔ چیچک سے اچھے ہونے کے چند روز بعد شربت عناب اور منڈی کا عرق پلا دیں اس سے اندر گرمی نہیں رہتی ۔

۷ :۔ اگر چیچک کے بعد پیچش یا کھانسی ہو جاوے تو یہ دوا دیں ۔ دو تین دانہ عناب پانی میں پیس کر چھان کر اور ڈیڑھ ماشہ بہدانہ پانی میں بھگو کر اسکا لعاب لے کر اسمیں ملا کر شربت نیلوفر ایک تولہ ملا کر پلائیں ۔

۸ :۔ اگر اچھے ہو کر داغ رہ جاویں تو چھٹانک بھر مردار سنگ اور چھٹانک بھر سانبھر نمک پیس کر اتنے پانی میں ڈال لیں کہ پانی

چار انگل اُوپر رہے اور ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں اور ہر روز تین بار ہلا دیا کریں اور ہفتے میں پانی بدلتے رہیں چالیس دن کے بعد پانی پھینک کر خشک کریں اور چنے کا آٹا اور نرکل کی جڑ اور پرانی ہڈی اور قسط تلخ اور چاول کا آٹا اور مغز تخم خربزہ اور بکائن کے بیج سب چیزیں مُردار سنگ کے ہموزن لے کر کوٹ چھان کر رکھ لیں پھر تھوڑی سی یہ دوا لے کر میتھی کے بیجوں کے لعاب میں ملا کر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد دھو ڈالیں مہینہ دو مہینہ تک اسی طرح کریں۔

۹ :۔ ایک قسم کی چیچک وہ ہے جس کو موتیا چیچک اور کنٹھی کہتے ہیں کبھی وہ صرف گلے پر نکلتی ہے کبھی تمام بدن پر اسکے دانے موتی کی طرح چھوٹے چھوٹے سفید ہوتے ہیں یہ جو مشہور ہے کہ اسکا علاج نہ چاہیئے محض غلط ہے البتہ اسکے دبانے کا علاج نہ کریں بلکہ باہر کی طرف لانا چاہیئے۔ اسکا علاج بھی وہی ہے جو اور چیچک کا ہے۔

۱۰ :۔ اور ایک قسم وہ ہے جسکے دانے دھوپ کی طرح ہوتے ہیں جس کو خسرہ کہتے ہیں اسمیں ڈھلنے کے بعد بیخوف نہ ہوں اور شربت عناب یا نیلوفر اور عرق منڈی ضرور پلاتے رہیں اور وہ قرص جسمیں طباشیر ہے اور نمبر ۵ میں لکھا گیا ہے کھلاتے رہیں۔

۱۱ :۔ چیچک کی تمام قسموں کے علاج کا اصول یہ ہے کہ دبانے کی کوشش ہرگز نہ کریں اس سے ہلاکت کا خوف ہے بلکہ یہ کوشش کریں کہ کُل مادہ چیچک کا اندر سے باہر نکل آوے۔ جب ڈھل جاوے تو گرمی دُور کرنے کی کوشش کریں۔

دوا :۔ چیچک کا مادہ باہر نکالنے والی سونے کا ورق ایک عدد اور شہد چھ ماشہ ملا کر چٹائیں اُوپر سے انجیر ولایتی ایک عدد مویز منقے نو دانہ۔ زعفران ایک ماشہ مصری دو تولہ جوش دے کر چھان کر پلائیں۔ اور اگر بخار زیادہ ہو تو زعفران کی جگہ پانچ ماشہ خوب کلاں ڈالیں اور اگر بخار بہت ہی زیادہ ہو تو تخم خیارین چھ ماشہ اور بڑھا لیں۔ یہ کُل دواؤں کے وزن بڑے آدمیوں کے لئے ہیں بچہ کے لئے آدھا تہائی چوتھائی کر لیں چیچک کے مریض کے بستر پر خوبکلاں بچھاویں اور ہر روز بدل دیا کریں۔

فائدہ :۔ چیچک کی سب قسموں میں سے گرم زیادہ خسرہ ہے مگر جلد ختم ہو جاتی ہے اور جان کا خطرہ اس میں بہت کم ہوتا ہے اور بڑی چیچک میں گرمی خسرہ سے کم ہوتی ہے مگر دیر میں ختم ہوتی ہے اور بے احتیاطی سے جان کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ اور موتی جھرہ میں شروع میں گرمی کم ہوتی ہے مگر بعد میں بہت ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دینے والی اور دیر میں جانیوالی ہے بائیس دن سے تو کم میں کبھی جاتی ہی نہیں۔ اسکے علاج میں بہت غور کی ضرورت ہے۔ حکیم سے رجوع کرنا چاہیئے۔ جو تدبیریں یہاں لکھی گئی ہیں کسی قسم میں مضر نہیں۔ موتی جھرہ میں تکلیفیں بہت ہوتی ہیں مگر جان کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ (انظر ثالث)

پھوڑا، پھُنسی وغیرہ

کبھی کبھی نیم کے پانی سے نہلاویں اسی طرح کچنال یعنی کچناری کی چھال پانی میں اوٹا کر اسمیں نہلانا بھی مفید ہے اور برساتی پھنسیوں

کے لئے آم کی گٹھلی پانی میں پیس کر ہر روز لگا دیں اور یہ دوا ہر قسم کی پھنسیوں کو فائدہ دیتی ہے ایک تولہ عناب چار تولہ گائے کے گھی میں جلا کر رگڑیں کہ سب گھی میں مل کر ایک ذات ہو جاویں پھر دو ماشہ دھویا ہوا توتیا ملا کر رکھ لیں اور پھنسیوں پر لگایا کریں اس سے پھنسی اور زخم جلدی اچھے ہو جاتے ہیں اور پھر نکلنا بند ہو جاتا ہے اور مکھی نہیں بیٹھتی اور توتیا اس طرح دھلتا ہے کہ اسکو باریک پیس کر پانی میں ڈالیں۔ جب تہ میں بیٹھ جاوے پانی بدل لیں اسی طرح تین چار بار کریں اور خشک کر کے کام میں لائیں۔

گنج:۔ تین تین ماشہ کمیلہ۔ مُردار سنگ۔ مازو۔ انار کے چھلکے۔ ہلدی کوٹ چھان کر دو تولہ زرد موم کو چار تولہ روغن گل میں پگھلا کر اس میں سب دوائیں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جاوے پھر ایک تولہ خالص سرکہ ملا کر دوبارہ رگڑیں اور سر پر لگایا کریں۔

دوسری دوا: بہت کم خرچ دو تولہ چنے کا آٹا اور تین ماشہ توتیا خوب باریک پیس کر کھٹی دہی میں ملا کر خوب رگڑیں کہ مرہم سا ہو جائے پھر سر پر ملیں اور ایک گھنٹہ کے بعد نیم کے پانی سے دھو ڈالیں اکثر ایک ہفتہ میں آرام ہو جاتا ہے۔

داد:۔ اس پر باسی منہ کا لعاب لگانا نہایت مفید ہے۔ اگر اس سے نہ جائے تو اوپر جو دوائیں داد کی لکھی گئی ہیں انکو برتیں۔

جل جانا:۔ اس کی دوائیں اوپر جل جانے کے بیان میں آچکی ہیں۔ (دیکھو حصہ ہذا)

طاعون

اِس کے موسم میں ان باتوں کا خیال رکھیں۔

۱:۔ مکان خوب صاف رکھیں جہاں تک ہو سکے نمی نہ ہونے دیں ہفتہ میں ایک دو بار ہر کمرے اور کوٹھڑی میں ان چیزوں کی دھونی دیں جھاؤ چاہے تر ہو یا خشک ہو اور نیم کے پتے دونوں آدھ آدھ سیر اور وچ عقربی اور گوگل دو دو تولہ سب کو آگ پر ڈال کر کواڑ بند کر دیں تاکہ دھواں بھر جائے پھر کھول دیں اور صاف کر دیں اور مکان میں سرکہ یا گلاب تھوڑا تھوڑا چھڑکتے رہیں۔ اور اسی طرح گندھک سلگانا یا ہینگ گلاب میں گھول کر چھڑکنا مفید ہے اور دو چار کھلے منہ کے برتنوں میں سرکہ اور تراشی ہوئی پیاز بھر کر چاروں طرف لیٹنے کے مکان میں لٹکا دیں۔

۲:۔ پانی بہت صاف پئیں بلکہ پکایا ہوا پانی اچھا ہے۔ اور کیوڑہ ڈال کر پینا نہایت مفید ہے اور اگر مزاج بہت ٹھنڈا نہ ہو تو پانی میں ذرا سا سرکہ ملا کر پینا بہت مفید ہے اور مجرب ہے۔ اور پانی خوب ٹھنڈا پئیں۔

۳:۔ سرکہ اور پیاز اور لیموں اکثر کھایا کریں اور یہ چیزیں بہت کم کھائیں زیادہ چکنائی اور گوشت اور مٹھائی اور مچھلی اور دودھ دہی اور سبز ترکاریاں اور میوے جیسے انگور اور ککڑی اور تربوز اور خربوزہ وغیرہ۔

۴:۔ زیادہ بھوکے نہ رہیں اور قبض ذرا نہ ہونے دیں ذرا بھی پیٹ بھاری پائیں فوراً غذا کم کر دیں اور گلقند وغیرہ کھائیں

۵ :- زیادہ گرم پانی سے نہ نہائیں۔ اگر برداشت ہو تو ٹھنڈے پانی سے نہائیں ورنہ تازہ پانی سہی ۔

۶ :- میاں بیوی کم سوئیں بیٹھیں ۔

۷ :- خوشبو اور عطر اکثر استعمال کریں خاصکر گلاب اور خس کا عطر اور مکان میں خوشبودار پھول کے درخت لگائیں جیسے بیلا چنبیلی گلاب اور کافور مکان کے کونوں میں ڈالیں اور بازو پر باندھیں ۔

۸ :- تل کا تیل نہ لگائیں نہ جلائیں نہ کھائیں ۔

۹ :- اور یہ دوائیں اپنے اور اپنے بچوں کے استعمال میں رکھیں ۔

دوا :- وہ گولی جو بڑے آدمیوں کے بخار کے بیان میں لکھی گئی ہے جس میں زہر مہرہ خطائی بھی ہے ۔

دوسری دوا :- سچے موتی ڈیڑھ ماشہ اور زہر مہرہ خطائی چھ ماشہ صندل سفید تین ماشہ جدوار یعنی نربسی سوا ماشہ اور مشک خالص اور کافور ایک ایک رتی اور ورق نقرہ ایک رتی سرمہ کی طرح کھرل کر کے لعاب اسبغول میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو کھایا کریں ۔

تیسری دوا زعفرانی گولی بڑی برکت کی :- نیم کے سبز پتے یا سبز پھول اور چرائتہ اور شاہترہ تینوں کو ہموزن لے کر الگ الگ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چرائتہ اور شاہترہ کا زلال لیکر اور نیم کے پتوں اور پھولوں کو اسی کے پانی میں پیس کر پھر اُس زلال میں ملا کر آگ پر رکھ کر خوب بھون لیں جب بالکل رطوبت نہ رہے دوا کو تول لیں جتنے تولہ ہو ہر تولہ میں چار رتی یعنی آدھا ماشہ زعفران ملا لیں اور تین تین ماشہ کی گولیاں بنا کر تین دن تک تھوڑی شکر ملا کر ایک گولی روز کھاویں طاعون سے حفاظت رہیگی

غذا :- طاعون والے کے لئے سب سے اچھی آش جو ہے اس میں تھوڑا عرق لیموں اور کیوڑہ بھی ملا دیں اگر برف ملے تو اُس سے ٹھنڈا کر دیں اور بھی ٹھنڈی چیزیں کھانا مناسب ہے ۔

چوتھی دوا :- نہایت نافع ہے جب کوئی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اور اسکو بخار بھی ہو تو یہ دوا استعمال کریں اجوائن کا ست چھ ماشہ اور کافور ایک تولہ اور پودینہ کا ست ایک ماشہ ان تینوں کو ملا کر ایک شیشی میں رکھ لیں یہ ملتے ہی پتلے عرق کی طرح ہو جائینگے۔ جب ضرورت ہو تین بتاشہ لیکر ہر بتاشہ میں اسکے تین تین قطرے لے کر آٹھ آٹھ گھنٹے کے فاصلے سے ایک ایک بتاشہ کھلاویں اور دودھ خوب کثرت سے پلاویں گو بیمار انکار کرے جب بھی پلا دیں ۔ اور دوسری کوئی چیز کھانے کو نہ دیں جب تک کہ بخار بالکل نہ جاتا رہے اور کم عمر کے لئے ہر بتاشہ میں دو دو قطرے اور بہت ہی کم عمر بچے کے لئے ایک ایک قطرہ کافی ہے اور اگر گلٹی بھی ظاہر ہو تو شہد اور سفید شکر ہموزن لیکر اسمیں ایک ماشہ جدوار پیس کر ملا کر لیپ کریں اور اُوپر دودھ چاول کی پُلٹس گرم گرم باندھیں اور پُلٹس گرم گرم بدلتے رہیں ۔

طاعون کا اور علاج :۔ جب کسی کے گلٹی نکلے تو کھانے پینے کی کوئی گرم دوا مت دو بلکہ دل کو قوت دینے کی اور ہوش و حواس قائم رکھنے کی اور گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیر کرو۔ اور گلٹی کے بٹھانے کی کوشش ہرگز مت کرو اور مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رکھو اور دل دماغ پر صندل اور کافور گلاب میں گھس کر کپڑا بھگو کر رکھو اور بخار میں جو تدبیریں کی جاتی ہیں جیسے پاشویہ کرنا ہاتھ پاؤں میں سینگیاں کھچوانا لخلخہ سونگھانا وہ سب تدبیریں کرو ان سب کا بیان بخار میں گذر چکا ہے اور گلٹی پر سردی نہ پہنچنے دو جب سردی کا شبہ ہو تو فوراً بابونہ پانی میں پکا کر گرم گرم سے گلٹی کو دھار دو غرض گلٹی کے مواد نکالنے کی تدبیریں کرو۔ جونکیں لگانا بھی عمدہ تدبیر ہے کم سے کم بارہ تازی اور بارہ باسی لگانا چاہئیں اور چند مفید تدبیریں یہ ہیں۔

پھایا نہایت مجرب :۔ سنکھیا سفید اور افیون ایک ایک تولہ پیس کر لہسن کے پانی میں خوب ملا کر کچھ پھائے بنادیں اور ایک پھایہ گلٹی پر رکھیں اور اسکے اوپر پیاز بھون کر باندھیں جب پیاز ٹھنڈی ہوجائے اسکو بدل دیں اور دو دو گھنٹے کے بعد پھایہ بدلتے رہیں اس سے ایک دن میں مواد باہر آجاتا ہے اور گلٹی پک کر یا تو خود ٹوٹ جاتی ہے یا شگاف دلانے کے قابل ہوجاتی ہے یا پلٹس سے ٹوٹ جاتی ہے اور سب مواد بہ کر نکل جاتا ہے۔

پینے کی دوا :۔ سات دانہ آلو بخارہ پانی میں بھگو کر اسکا زلال یعنی اوپر کا نتھرا ہوا پانی لے لیں اور اس پانی میں پانچ پانچ ماشہ زرشک اور تخم خرفہ پیس کر چھان کر تین ماشہ صندل سفید اور ایک ایک ماشہ جدوار یعنی نربسی اور زہر مہرہ اور دریائی نارجیل اور کافور لے کر سب کو عرق بید مشک میں گھس کر ملا کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں۔

پینے کی دوسری دوا۔ ایک ایک ماشہ زہر مہرہ خطائی اور نارجیل دریائی اور چار رتی کافور چھ تولہ گلاب میں گھس کر دو تولہ شربت انار ملا کر پلائیں

پینے کی تیسری دوا۔ یہ مسہل ٹھنڈا اور نہایت ہی مفید ہے چھ چھ ماشہ ہلیلہ سیاہ اور جدوار اور سنائی گھی سے چکنی کی ہوئی اور ایک تولہ گل سرخ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو دو تولہ گلقند آفتابی چار تولہ شکر سرخ اسمیں ملا کر چھان کر چار تولہ شربت ورد اور نو دانہ مغز بادام شیریں کا شیرہ ملا کر خوب ٹھنڈا کر کے پلائیں اور ہر دست کے بعد خوب ٹھنڈا پانی دینا چاہیئے چاہے باسی پانی دیں یا برف کا دیں اور ایک ایک دن بیچ کر کے تین نسخہ مسہل دیں اور ناغہ والے دن پانچ ماشہ تخم ریحاں پھنکا کر دو تولہ شربت بنفشہ پانی میں ملا کر پلائیں۔

طاعون کے لئے ایک مفید علاج :۔ جو تجربے سے صحیح ثابت ہوا ہے مریض کو آٹھ دن تک سوائے دودھ کے کھانے پینے کو کچھ نہ دیں جب بھوک پیاس لگے دودھ ہی پلادیں۔ اگر برف سے ٹھنڈا کردیں تو بہتر ہے دودھ بکری کا ہو یا گائے کا۔ اور گلٹی پر میٹھا تیلیہ اکاس بیل کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ اور اوپر سے نیم کے پتے بھرتہ بنا کر باندھیں۔

نوٹ :۔ (لفظ طاعون کے لئے) سے (باندھیں) تک نظر ثالث کا اضافہ ہے ۱۲

متفرق ضروریات اور کام کی باتیں

گوشت رکھنے کی ترکیب۔ کاغذی لیموں کے عرق میں پرانا گڑ گھول کر گوشت پر سب طرف خوب مل دیں۔ پھر شورہ قلمی باریک پیس کر چھڑکیں اور خوب مل دیں پھر لاہوری نمک پیس کر یا سانبھر نمک چھڑک کر ملیں اور دھوپ میں سکھالیں اس طرح گوشت مہینوں تک رہ سکتا ہے۔

انڈا رکھنے کی ترکیب:۔ انڈے کو دھو کر تیل میں یا چونے کے پانی میں ڈالدیں مدتوں تک نہ بگڑے گا۔

گوشت گلانے کی ترکیب۔ انجیر اور سہاگہ اور نوشادر اور کچری پیس کر رکھیں اور دہی میں یا انڈے کی سفیدی میں تھوڑا سا اسمیں سے ملا کر گوشت لتھا کر دیگچی میں رکھ کر تقریباً آٹھ منٹ تک سرپوش ڈھانک کر ہلکی آنچ دیں گوشت حلوا ہو جائیگا پھر جس طرح چاہیں پکائیں۔

مچھلی کا کانٹا گلانے اور پکانے کی ترکیب مچھلی ایک سیر ادرک آدھ پاؤ چھاچھ آدھ سیر اگر کھٹی ہو اور اگر کھٹی نہ ہو تو ایک سیر مچھلی کو کرن اور آلائش سے صاف کر کے ٹکڑے کریں اور ان ٹکڑوں کو سینی میں بچھادیں اس طرح کہ درمیان میں ذرا سی جگہ خالی رہے اس خالی جگہ میں ذرا سی آگ رکھ کر تھوڑا موم اس آگ پر ڈالیں اور کسی برتن سے سینی کو ڈھانک دیں تاکہ موم کا دھواں مچھلی کے قتلوں میں پہنچ جاوے اور پانچ منٹ کے بعد کھولدیں اس سے مچھلی میں بساند بالکل نہ رہے گی پھر مچھلی کا مصالحہ تیل یا گھی میں بھون کر وہ قتلے دیگچی میں چنیں اور ادرک باریک تراش کر چھاچھ میں ملاکر اور پانی بھی بقدر مناسب ملاکر دیگچی میں ڈالیں اور منہ آٹے سے بند کر کے بہت ہلکی آنچ پر پکادیں کانٹا گل جاوے گا اگر مچھلی کو تیل میں پکانا ہو تو تیل کے صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ سرسوں کے تیل کو آگ پر رکھ دیں اور سرپوش سے ڈھانک دیں اور دہی کا پانی یعنی دہی کا توڑ سرپوش کا کنارہ ذرا سا اٹھا کر ڈالیں اور فوراً ڈھانپ دیں تاکہ تیل آگ نہ لے لے ذرا دیر کے بعد دہی کا پانی اور ڈالیں اسی طرح دو تین دفعہ میں بالکل صاف ہو جاوے گا اور بو مطلق نہ رہے گی۔ اگر مچھلی کا کانٹا حلق میں اٹک جاوے تو اس کا علاج امراضِ حلق میں لکھا گیا ہے (نظرِ ثالث)

دودھ پھاڑنے کی ترکیب:۔ اوّل دودھ کو جوش دیں پھر ایک انڈے کی زردی اور سفیدی کو الگ الگ ذرا سے پانی یا دودھ میں خوب گھول کر اسمیں ڈالدیں فوراً پھٹ جاوے گا اگر دیر لگ جائے ذرا چمچہ سے ہلادیں۔

پانی اور کھانا گرم رکھنے کی ترکیب:۔ صندوق یا بوری میں نئی روئی بھر کر رکھیں پھر گرم کھانے یا پانی کے برتن کو خوب ڈھانک کر اس روئی کے اندر دبادیں اور صندوق یا بوری کا منہ اچھی طرح بند کر دیں جب کھولیں گے گرم ملیگا اگر نئی روئی نہ ہو تو پرانا روڑ بھی

یہی کام دیتا ہے اگر صندوق یا بوری نہ ہو گدے میں روئی یا بُرادہ بھر کر اسمیں برتن لپیٹ دیا جائے اور اوپر سے رسّی کس دیں تو اور بھی بہتر ہے برف بچے ملکوں میں بہت کام کی ترکیب ہے۔

خاتمہ اور بعض نسخوں کی ترکیب

اس میں بعضے نسخوں کی ترکیبیں لکھی ہیں جن کا نام اس حصہ میں آیا ہے۔ اگر یہ نسخے زیادہ دنوں تک کھانے ہوں یا بازار میں قابلِ اعتبار نہ ملیں تو گھر بنالینا بہتر ہے۔

۱- **آش جو:-** تین تولہ جو کو ذرا نمی دے کر کوٹیں کہ چھلکا الگ ہو جائے۔ پھر اسکو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ڈیڑھ پاؤ رہ جائے تو یہ پانی گرادیں اور نیا پانی تین پاؤ ڈالکر پھر اوٹائیں کہ ڈیڑھ پاؤ رہ جاوے پھر اسکو بھی پھینک دیں اسی طرح چھ پانی پھینک دیں اور ساتواں پانی بے ملے ہوئے چھان کر لے لیں اور قند سفید یا شربت نیلوفر ملاکر پئیں اگر جی چاہے تو عرق کیوڑہ بھی ملالیں۔ اگر دق کی بیماری میں دست بھی آتے ہوں تو جو کو کسی قدر بھونکر بنائیں تو زیادہ مفید ہے اور یہ نہ خیال کریں کہ ایسے ہلکے پانی میں کیا غذا ہو گی یہ سب کا سب غذا بن جاتا ہے اور بہت جلد ہضم ہوتا ہے اور پیٹ میں بوجھ نہیں لاتا خون عمدہ پیدا کرتا ہے۔ سِل اور خشک کھانسی کے لئے مفید ہے اور ہیضہ میں بھی اچھا ہے۔ بخار میں غذا بھی ہے اور دوا بھی ہے رگوں میں سے فاسد مادہ نکالتا ہے۔ سرد تر ہے جس کے معدہ میں سردی زیادہ ہو یا پیٹ میں درد ہو اور قبض بہت ہو اسکو بلا رائے حکیم کے نہ دیں۔

۲- **آبِ کاسنی مقطر:-** تین تولہ تخم کاسنی کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں۔ صبح کو ایک کپڑے کے چاروں گوشے باندھ کر لٹکائیں اور اس میں تخم کاسنی مذکور کو ڈال کر ٹپکائیں جب ٹپک چکے پھر وہی پانی کپڑے میں ڈال دیں اور ٹپکنے دیں اسی طرح سات بار کسم کی رنگی کی طرح ٹپکائیں۔

۳- **آبِ کاسنی مروق:-** کاسنی کے تازہ پتوں کو بلا دھوئے مل کر نچوڑ کر پانی نکال لیں اور آگ پر رکھیں کہ پھٹ کر سبزی الگ ہو جاوے پھر اس پانی کو چھان لیں یہ پانی ورم جگر کو بہت مفید ہے۔

۴- **اچار پپیتہ:-** پپیتہ یعنی ارنڈ خربوزے کو چھیل کر قاشیں کر کے ذرا سے پانی میں اُبال کر خشک کر کے سرکہ میں ڈالدیں اور نمک مرچ وغیرہ بقدر ذائقہ ملالیں اور کم از کم بیس ۲۰ دن رکھا رہنے دیں اسکے بعد ایک تولہ سے دو تولہ تک کھاویں کوڑی کے درد کے لئے جس کو درد بائی سول کہتے ہیں بہت مفید ہے۔

۵- **اطریفل کشنیزی اور اطریفل صغیر:-** پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی بہیڑہ آملہ چھوٹی ہڑ کوٹ چھان کر روغن بادام سے یا گائے کے گھی سے چکنا کر کے اور دو تولہ دھنیا کوٹ چھان کر ان سب کو رکھ لیں اور چھتیس ۳۶ تولہ شکر سفید کا قوام کر کے وہ دوائیں ملالیں اور چالیس ۴۰ دن تک جو یا گیہوں میں دبا رکھیں پھر کھلائیں خوراک ایک تولہ سوتے وقت ہے۔ بعضے بجائے شکر کے شہد

ڈالتے ہیں اور بعضے ہڑ کے مربہ کا شیرہ۔ یہ اطریفل کشنیزی ہے اگر اسمیں دھنیہ نہ ڈالیں تو اطریفل صغیر کہتے ہیں۔

۶- اطریفل زمانی:۔ یہ اطریفل سب مزاجوں کے موافق ہوتا ہے تحریک نزلہ اور مالیخولیا یعنی جنون اور تبخیر کے لئے مفید ہے۔ اور بہت سے فائدے ہیں۔ پوست ہلیلہ سوا گیارہ ماشہ آملہ خشک سوا گیارہ ماشہ پوست ہلیلہ کابلی ساڑھے بائیس ماشہ پوست ہلیلہ زرد ساڑھے بائیس ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ساڑھے بائیس ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر ساڑھے پانچ تولہ روغن بادام خالص سے چکنا کر کے برادہ صندل سفید پونے سات ماشہ۔ کتیرا پونے سات ماشہ۔ گل سرخ سوا گیارہ ماشہ۔ طباشیر سوا گیارہ ماشہ۔ گل نیلوفر سوا گیارہ ماشہ۔ بنفشہ ساڑھے بائیس ماشہ سقمونیا مشوی ساڑھے بائیس ماشہ۔ تربد سفید مجوف پینتالیس ماشہ۔ دھنیہ پینتالیس ماشہ کوٹ چھان کر تیار کریں پھر ساڑھے بائیس ماشہ گل بنفشہ اور پچاس دانہ عناب اور پچاس دانہ سپستان پانی میں جوش دیکر چھان کر اور ساڑھے چھ چھٹانک شہد خالص اور ساڑھے دس چھٹانک مربہ کی ہڑ کا شیرہ ملا کر قوام کر کے اوپر کی دوائیں ملا دیں اور چالیس روز غلہ میں دبا رکھیں اور اگر جلدی ہو تو دس روز ضرور دبائیں خوراک سوتے وقت سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر اسمیں یہ مغزیات اور بڑھا لیں تو بہت مقوی دماغ ہو جائے مغز کدو دو تولہ مغز تخم تربوز دو تولہ اور تخم خشخاش سفید دو تولہ اور تخم کاہو دو تولہ اور مغز بادام دو تولہ خوب کوٹ کر ملائیں اگر نزول الماء یعنی موتیا بند میں اس ترکیب سے کھائیں تو نہایت مفید ہے۔

۷- سقمونیا کا مشوی کرنا یعنی بھوننا:۔ سقمونیا کو پیس کر ایک تھیلی میں کر کے ایک انار یا سیب یا امرود میں رکھ کر آٹے میں لپیٹ کر چولھے میں دبا دیں جب گولہ سرخ ہو جاوے سقمونیا کو نکال لیں بس مشوی ہو گئی اور غیر مشوی انتڑیوں کو نقصان کرتی ہے۔

۸- جوارش کمونی:۔ مربائے ادرک تین تولہ اور گلقند آفتابی سات تولہ اور مربائے ہلیلہ گٹھلی دور کر کے چار تولہ ڈیڑھ پاؤ گلاب میں بے مرچ کی سل پر خوب پیس کر قند سفید چار تولہ اور شہد خالص چار تولے ساڑھے چار ماشہ ملا کر قوام کر کے تین تولہ زیرہ سیاہ جو کہ سرکہ میں بھگو کر سکھایا گیا ہو اور چار چار ماشہ یہ چار دوائیں فلفل سفید۔ برگ سداب۔ دار چینی قلمی۔ بورہ سرخ کوٹ کر چھلنی میں چھان کر ملائیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ ریاحی درد اور بار بار پاخانہ ہونے کو مفید ہے۔

۹- جوارش مصطگی:۔ طباشیر ایک تولہ اور مصطگی رومی ایک تولہ اور دانہ الائچی خورد چھ ماشہ پیس کر پاؤ بھر گلاب اور آدھ پاؤ قند کا قوام کر کے اسمیں ملا لیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ بھوک کم لگنے اور بار بار پاخانہ جانے کو مفید ہے اگر کھانے کے بعد کھا لیں تو ہاضم ہے اگر اسی جوارش میں تین ماشہ سنگدانہ مرغ ملا لیں تو ضعف معدہ کے لئے نہایت نافع ہو جائے۔

۱۰- خمیرہ بادام:۔ یہ سرد مزاج والوں کو بہت مفید ہے۔ مغز بادام شیریں مقشر چار تولہ۔ تخم کاہو چھ ماشہ تخم کدوئے شیریں دو تولہ پانی میں خوب باریک پیس کر اسمیں مصری پاؤ سیر اور شہد آدھ پاؤ ملا کر قوام کریں پھر اسمیں دانہ الائچی خورد چھ ماشہ بہمن سرخ چھ ماشہ بہمن سفید چھ ماشہ ملٹھی چھ ماشہ۔ گاؤزبان اور گل گاؤزبان چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملائیں خوراک سات ماشہ سے ایک تولہ تک ہے اور اگر مقدور

ہو تو اسمیں ایک ماشہ مشک اور دو ماشہ ورق نقرہ بھی ملالیں۔

۱۱۔ **خمیرہ بنفشہ** :۔ دو تولہ گل بنفشہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھ لیں صبح کو پکا کر مل کر چھان کر پاؤ بھر شکر سفید ملا کر قوام کر لیں یہ تو شربت بنفشہ ہے اور اگر دو تولہ گل بنفشہ اور لیکر کوٹ چھان کر اس شربت میں ملا کر رکھ لیں تو خمیرہ بنفشہ ہو جائے گا اور اگر بجائے سفید شکر کے سرخ شکر ملائیں تو دست لانے کے لئے اچھا ہے۔

۱۲۔ **خمیرہ گاؤزبان**[1] :۔ یہ دماغ اور دل کو طاقت دیتا ہے۔ گاؤزبان تین تولہ، گل گاؤزبان ایک تولہ، دھنیا ایک تولہ۔ ابریشم خام مقرض ایک تولہ۔ بہمن سرخ ایک تولہ، بہمن سفید ایک تولہ۔ برادہ صندل سفید ایک تولہ، تخم فرنجمشک کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ تخم بالنگو کپڑے میں باندھ کر ایک تولہ رات کو ایک سیر پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے چھان کر قند سفید آدھ سیر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر قوام کر کے زہر مہرہ چھ ماشہ، کہربائے شمعی چھ ماشہ، بسد یعنی مونگے کی جڑ یشب چھ چھ ماشہ عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملالیں اور ورق نقرہ دس عدد اور ورق طلا[2] پانچ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے ملالیں اور طباشیر مصطگی رومی۔ دانہ الائچی خورد۔ عود غرقی سب نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے اور اگر اس میں ہر روز دو چاول مونگے کا کشتہ ملا کر کھایا کریں تو بہت جلدی اثر ہو یہ نسخہ گرم مزاج والوں کو بہت مفید ہے اگر اس میں ایک ماشہ موتی بھی ملائیں تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔

۱۳۔ **خمیرہ مروارید** :۔ مقوی قلب و اعضائے رئیسہ ہے سچے موتی چھ ماشہ، کہربائے شمعی، سنگ یشب تین تین ماشہ عرق بید مشک چار تولہ میں کھرل کر لیں اور تین ماشہ صندل سفید اسمیں گھس لیں اور تین ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملالیں اور قند سفید آدھ پاؤ شہد خالص ڈھائی تولہ۔ گلاب خالص، عرق بید مشک چھٹانک چھٹانک بھر میں ملا کر قوام کر کے ادویہ مذکورہ ملالیں۔ خوراک تین ماشہ اور اگر تیز کرنا چاہیں تو سونے کے ورق بیس عدد اور ملالیں۔

دوا المسک۔ ایک معجون کا نام ہے جس میں مشک ضرور ہوتا ہے۔ یہ معجون مقوی قلب بہت ہے اسکے نسخے کئی طرح کے ہوتے ہیں زیادہ تر برتاؤ معتدل اور بارد کا ہے وہ دونوں نسخے یہ ہیں۔

۱۴۔ **دوا المسک بارد** :۔ گاؤزبان نو ماشہ اور زرنباد چھ ماشہ اور گل گاؤزبان چھ ماشہ اور ابریشم خام مقرض چھ ماشہ اور برادہ صندل سفید چھ ماشہ اور برگ فرنجمشک چھ ماشہ اور تخم کاہو چھ ماشہ اور خشک دھنیا چھ ماشہ اور تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ اور مغز تخم کدوئے شیریں چھ ماشہ اور بہمن سفید چھ ماشہ اور بہمن سرخ چھ ماشہ اور درونج عقربی چھ ماشہ اور گل سرخ چھ ماشہ اور مصطگی رومی تین ماشہ سب کو کوٹ چھان کر اور آدھ پاؤ شربت سیب شیریں اور آدھ پاؤ شربت بہی شیریں اور آدھ سیر قند سفید کا قوام کر کے ملالیں پھر چار ماشہ سچے موتی

---

[1] مخترع ۱۲ منہ [2] اگر کم خرچ کرنا ہو تو ورق طلا نہ ڈالیں

اور چھ ماشہ کہربائے شمعی اور چھ ماشہ طباشیر اور چھ ماشہ بُسد اور چھ ماشہ یاقوت سُرخ یہ سب چار تولہ عرق کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں پھر دو ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران اور چھ ماشہ ورق نقرہ کیوڑہ میں پیس کر ملا کر احتیاط سے رکھیں خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔

۱۵۔ دواءالمسک معتدل۔ دماغ اور دل کو تقویت دینے والی اور تبخیر اور خیالاتِ فاسدہ کو روکنے والی۔ دو دو ماشہ یہ سب چیزیں گل سُرخ۔ ابریشم خام مقرض۔ دارچینی قلمی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ درونج عقربی۔ اور ایک ایک ماشہ یہ چیزیں۔ چھڑیلہ۔ مصطگی رومی۔ دانہ ہیل خورد۔ اور تین تین ماشہ یہ چیزیں۔ برادہ صندل سفید۔ برادہ صندل سرخ۔ دھنیہ۔ آملہ خشک۔ تخم خرفہ اور چار ماشہ گل گاؤزبان اور پانچ ماشہ زرشک اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ عود ہندی۔ بادرنجبویہ۔ ان کو کوٹ چھان کر اور رُبّ بہ شیریں پانچ تولہ اور قند سفید پانچ تولہ اور شہد خالص پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں پھر سچے موتی دو ماشہ اور کہربائے شمعی دو ماشہ اور بسد احمر تین ماشہ اور طباشیر تین ماشہ کو چار تولہ عرقِ کیوڑہ میں کھرل کر کے ملالیں اور مشک ایک ماشہ اور زعفران ایک ماشہ علیحدہ عرق کیوڑہ میں پیس کر ملائیں پھر ساڑھے تین ماشہ چاندی کے ورق ذرا سے شہد میں حل کر کے ملالیں۔ خوراک پانچ ماشہ سے نو ماشہ تک ہے۔ اور زیادہ برتاؤ اسی ترکیب کا ہے اور بازار میں یہی بکتی ہے۔

۱۶۔ روغن بہروزہ:۔ خشک بہروزہ کے ٹکڑے کر کے اُسمیں تھوڑا سا بالو ملا کر آتشی شیشی میں بھر کر منہ میں سینخیں اس طرح لگائیں کہ خوب پھنس جائیں پھر ٹوٹا ہوا ایک گھڑا یا ناند لیں جس میں سوراخ ہو اور اسمیں وہ شیشی اس طرح رکھیں کہ شیشی کی گردن اس سوراخ میں سے نکلی ہوئی ایک طرف کو ڈھلو رہے۔ پھر ناند میں بھوسی بھر کر آنچ دیں اور شیشی کے منہ کے سامنے پیالہ رکھ دیں جب تک تیل آتا رہے آنچ رہنے دیں جب تیل آنا بند ہو جاوے الگ کر لیں اور بالو اسلئے ملاتے ہیں کہ بہروزہ آگ نہ لے لے اور بھوسی کی آنچ اس لئے دیتے ہیں کہ ہلکی اور یکساں رہے اور تیل نکالنے سے پہلے ملتانی مٹی بھگو کر کپڑے کی دھجیاں اسمیں خوب سان کر کئی تہ شیشی پر لپیٹیں اور سکھالیں اس کو گل حکمت کرنا کہتے ہیں جب بالکل سوکھ جائے تب تیل نکالیں۔

۱۷۔ موم روغن: بھی اسی طرح نکلتا ہے۔ یہ بہروزہ کا تیل پیشاب کی جلن کے لئے ایک بوند سے چار بوند تک بتاشہ میں کھانا بہت مفید ہے اور آگ سے جل جانے کو اور بچھو اور بھڑ کے زہر کو اسکا لگانا فائدہ دیتا ہے اور کان کے درد میں ٹپکانے سے فائدہ ہوتا ہے

۱۸۔ سکنجبین سادہ:۔ قند سفید تیس تولہ۔ سرکہ خالص دس تولہ پانی بیس تولہ ملا کر بہت ہلکی آنچ پر رکھیں اور جھاگ اُتارتے جائیں پھر احتیاط سے جب قوام ٹھیک ہو جائے یعنی تار دینے لگے تو اُتار لیں اور ٹھنڈا ہونے تک چلاتے رہیں اور بوتل میں بھر لیں یہ سکنجبین صفرا کو بہت جلد دُور کرتی ہے اور تیز بخاروں میں بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اگر خربزہ یا اور ایسے میوے کھا کر سکنجبین چاٹ لی جاوے تو نہایت مفید ہے۔ ان چیزوں کو صفرا نہیں بننے دیتی سکنجبین کھانسی اور ضعف معدہ اور پیچش اور مسہل میں نہ دینی چاہیئے۔ اگر سکنجبین

میں قند کی جگہ شہد ڈالا جاوے تو سردی کم ہو جاتی ہے اور اسکو عسلی کہتے ہیں اور کبھی سرکہ کی جگہ عرق نعناع ڈالتے ہیں تو اسکو نعنائی کہتے ہیں اور لیموں اور قند کے شربت کو لیموں کی سکنجبین کہتے ہیں۔

۱۹ شربت انجبار:۔ پانچ تولہ بیخ انجبار رات کو پانی میں بھگوئیں صبح کو جوش دیکر مل کر چھان کر پاؤ بھر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے نکسیر اور حیض اور دستوں کو روکتا ہے تاثیر میں گرم ہے۔ اور اگر ٹھنڈا کرنا منظور ہو تو ڈھائی ڈھائی تولہ برادہ صندل سرخ اور برادہ صندل سفید بھی اس پانی میں بھگو دیں اور شکر یا قند کا وزن آدھ سیر کر لیں۔

۲۰۔ شربت بزوری بارد:۔ تخم خیارین مغز کدوئے شیریں مغز تخم بیٹھہ، گوکھرو، تخم خطمی خبازی، مغز تخم تربوز، تخم کاسنی بیخ کاسنی سب دو دو تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو رکھیں صبح کو جوش دے کر چھان کر چون تولہ یا چھتیس تولہ سفید شکر ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک۔ اگر تخم بیٹھہ نہ ملے نہ ڈالیں اور زیادہ برتاؤ اسی کا ہے اور یہی بازار میں بکتا ہے۔

۲۱۔ شربت بزوری حار:۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرنے والا اور گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکال دینے والا اور یرقان اور پرانے بخاروں کو نفع دینے والا ہے تخم کاسنی، سونف، تخم خربزہ، مغز تخم کدوئے شیریں۔ حب القرطم سب دوائیں ڈھائی ڈھائی تولہ اور بیخ کاسنی، گل غافث، تخم خطمی، ملٹھی، بالچھڑ، گل بنفشہ، گاؤزبان یہ سب ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ کچل کر رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو آٹھ تولہ مویز منقیٰ ملا کر اتنا پکائیں کہ نصف پانی رہ جاوے پھر چھان کر باسٹھ تولہ قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک ہے۔

۲۲ شربت بزوری معتدل:۔ پوست بیخ کاسنی۔ تخم خربزہ، گوکھرو، تخم خیارین، اصل السوس مقشر سب دو دو تولہ کچل کر رات کے پانی میں بھگو کر صبح کو جوش دے کر چھان کر بیس تولہ شکر سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ سے تین تولہ تک ہے۔

۲۳ شربت دینار:۔ تخم کاسنی اور گل سرخ ہر ایک سترہ ماشہ چار رتی اور پوست بیخ کاسنی ڈھائی تولہ اور گل نیلوفر اور گاؤزبان ہر ایک پونے نو ماشہ اور تخم کشوث پوٹلی میں بندھا ہوا سوا چھبیس ۲۶ ماشہ سب دواؤں کو پانی میں بھگو کر جوش دیں اور جوش دیتے وقت ریوند چینی نو ماشہ کچل کر پوٹلی میں باندھ کر اس میں ڈال دیں اور کفگیر سے اس تھیلی کو دباتے رہیں جب جوش ہو جاوے تو اس تھیلی کو بلا ملے نکال ڈالیں اور باقی دواؤں کو مل کر چھان کر پاؤ سیر قند سفید ملا کر قوام کر لیں خوراک دو تولہ ہے۔ یہ شربت جگر کی بیماریوں میں دیا جاتا ہے اور سنا وغیرہ کے ساتھ دیتے ہیں تو دست خوب لاتا ہے۔

۲۴ شربت عناب:۔ عناب پاؤ بھر کچل کر رات کو بھگو رکھیں صبح کو خوب جوش دیکر اور چھان کر قند سفید آدھ سیر ملا کر قوام کر لیں اصل وزن شکر کا یہی ہے اور اگر چاہیں سیر بھر تک ملا سکتے ہیں۔

۲۵: شربت ورد مکرر:۔ دو تولہ گل سرخ کو پاؤ سیر گلاب میں جوش دیں یہاں تک کہ آدھا گلاب رہ جاوے پھر چھان کر اسی گلاب میں آدھ پاؤ گلاب اور ملا کر اور دو تولہ گل سرخ اور ڈال کر اوٹائیں کہ نصف گلاب رہ جاوے پھر چھانیں اور بدستور سابق گلاب

اور گلِ سُرخ ملا کر اَوٹاتے جائیں سات بار ایسا ہی کریں پھر ساتویں دفعہ چھان کر آدھ پاؤ قند سفید ملا کر قوام کرلیں اور اخیر قوام میں چھ ماشہ طباشیر باریک پیس کر ملالیں جب دست لینے منظور ہوں اسمیں سے چار تولہ پانی میں ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں اور ہر دست کے بعد بھی برف کا پانی جتنی دفعہ پئیں گے اُتنے ہی دست آئینگے اور مسہلوں کے خلاف اسمیں یہ بات ہے کہ ٹھنڈا ہے اور معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس سے دست نہ آویں تو نقصان نہیں کرتا گرم امراض میں نہایت مفید اور خفیف مسہل ہے۔

۲۶: **شربت بنانیکی ترکیب:**۔ سب دوائیں رات کو چھ گنے پانی میں بھگودیں صبح کو ان کو جوش دیں جب ایک تہائی پانی رہ جاوے مل کر چھان لیں اور ان دواؤں سے دو یا تین حصہ شکر یا قند ملا کر قوام کرلیں جب ٹھنڈا ہوجائے بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں۔

۲۷ **عرق کھینچنے کی آسان ترکیب:**۔ جس دوا کا عرق کھینچنا ہو اسکو ایک دیگچہ میں ڈال کر بہت سا پانی بھر کر چولہے پر رکھ کر اُسکے نیچے آنچ کردیں اور اس دیگچے کے اندر بیچوں بیچ میں ایک چھوٹی دیگچی رکھ دیں اسطرح کہ پانی اسکے اندر نہ جائے۔ اگر زیادہ پانی ہونے کی وجہ سے وہ دیگچی نہ ٹکے تو کوئی اینٹ یا لوہے کا بڑا بٹہ رکھ کر اسپر دیگچی ٹکادیں اور دیگچے کے منہ پر ایک گھڑا پانی کا بھر کر رکھ دیں دیگچے کے پانی کو جب گرمی پہنچے گی بھاپ اُڑ کر اس گھڑے کے تلے میں لگے گی بوندیں بن کر اس چھوٹی دیگچی میں ٹپکیں گی۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں کھول کر دیکھ لیا کریں جب دیگچی بھر جاوے اسکو خالی کر کے پھر رکھ دیں۔ اور اوپر کے گھڑے کا پانی بھی دیکھتے رہیں جب وہ گرم ہوجاوے دوسرا گھڑا ٹھنڈے پانی کا رکھ دیں۔ سیر بھر دوا میں سات آٹھ سیر تک عرق لینا بہتر ہے۔ اس طرح کہ بارہ سیر پانی ڈالیں اور آٹھ سیر عرق لے کر باقی پانی چھوڑ دیں۔

فائدہ:۔ چاندی یا سونے کے ورق اگر کسی معجون یا شربت میں ملانے ہوں تو عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ورقوں کو ذرا سے شہد میں ڈالکر خوب ملالو پھر یہ شہد اس معجون میں ملالو۔ ورق جیسے شہد میں حل ہوتے ہیں ایسے کسی چیز میں حل نہیں ہوتے۔

۲۸۔ **عرق کافور:**۔ ہیضہ اور لُو وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ ترکیب ہیضے کے بیان میں گذر چکی۔ بر ص۴۹۶ حصہ ہذا چاکسو کے چھیلنے کی ترکیب آنکھ کے بیان میں گذری۔

۲۹۔ **قرص کہربا:** از طب اکبر ۱۲ ۔ کتیرا نشاستہ، ببول کا گوند، مغز تخم خیارین یہ سب ساڑھے دس دس ماشہ اور گلنار سات ماشہ اور اقاقیہ اور کہربا شمعی تخم بارتنگ ساڑھے تین تین ماشہ کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ کر ساڑھے چار چار ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور سایہ میں سکھالیں۔

۳۰۔ **کشتہ رانگ:**۔ ایک تولہ رانگ عمدہ صاف لیکر ورق سے بنا کر مقراض سے چاول کے برابر کتر کر پاؤ بھر آنولہ کے درخت کی چھال لیکر کوٹ کر ان چاولوں کو اس میں بچھا کر ایک کپڑے یا ٹاٹ میں لپیٹ کر سُتلی سے خوب مضبوط باندھ کر دس سیر کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں جب آگ سرد ہوجاوے احتیاط کے ساتھ کنڈوں کی راکھ کو ہٹا کر رانگ کو نکال لیں رانگ کے چاول پھُول کر کوڑیوں کی طرح ہوجاوینگے اُن کو ہاتھ سے مل کر کپڑے میں چھان لیں جسقدر رانگ جل کر سفید چونے کی طرح ہوگیا ہو

اور کپڑے میں چھن گیا ہو یہی عمدہ کشتہ ہے اور جو ڈلی سخت رہ گئی ہو اسکو الگ کریں یہ کشتہ نہایت مقوی معدہ ہے جس قدر پرانا ہو بہتر ہے اگر دو چاول بھر تھوڑی بالائی میں کھاویں تو بھوک خوب لگتا ہے۔

۳۱۔ **کشتہ مرجان:۔** دو تولہ مونگہ سرخ لے کر آدھ پاؤ مصری پسی ہوئی کے بیچ میں رکھ کر ایک کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر ڈورے سے باندھ دیں پھر دس سیر جنگلی کنڈوں میں رکھ کر آنچ دیں اور اگر جنگلی کنڈے نہ ملیں تو گھریلو کنڈوں کی آنچ دیں جب آگ بالکل سرد ہو جاوے مونگے کو کنڈوں کی راکھ میں سے احتیاط سے نکال لیں مونگے کی شاخیں سفید ہو جاوینگی۔ جو سفید ہو گئی ہوں اور زیادہ سخت نہ رہی ہوں ان کو باریک پیس کر رکھ لیں یہ مونگے کا کشتہ ہے اور جو شاخیں سیاہی مائل رہ گئی ہوں ان کو پھر تھوڑی مصری میں ملا کر دس سیر کنڈوں کی آنچ دیں تاکہ سفید ہو جاویں پھر پیس کر رکھ لیں اسکو دس پندرہ دن کے بعد استعمال کریں کیونکہ یہ کسی قدر گرمی کرتا ہے اور جتنا پرانا ہو بہتر ہے۔ یہ کشتہ تر کھانسی اور ہولدلی اور ضعفِ دماغ کے لئے از حد مفید ہے۔ بھوک بھی لگتا ہے ان عارضوں کے لئے دو چاول بھر نو ماشہ خمیرہ گاؤ زبان میں ملا کر کھانا چاہیئے۔ ایک عورت نے یہ کشتہ میٹھے کے مربہ میں ملا کر کھایا تھا جس کو ہولدلی اور تبخیر اور استحاضہ تھا بہت فائدہ دیا۔

۳۲۔ **گلقند:۔** از قرابادین قادری سیر بھر پنکھڑیاں فصلی گلاب یعنی پھول کی جو عمدہ اور خوشرنگ ہوں اور تین سیر قند سفید لیکر ان دونوں کو لکڑی کی اوکھلی میں خوب کوٹو یا سل پر خوب پیس لو کہ ایک ذات ہو جاویں پھر چند روز دھوپ میں رکھو کہ مزاج پکڑ جاوے۔ یہ دو سال تک نہیں بگڑتا اور اگر بجائے قند کے شہد ڈالیں تو چار سال تک اثر بدستور رہتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے۔ معدہ کو تقویت دیتا ہے اگر تھوڑا زیرہ سیاہ پیس کر ملا کر کھائیں تو پیٹ اور کمر کے درد کو نافع ہے اور یاد رکھو کہ جب گلقند کسی دوا میں گھول کر پینا ہو تو گھول کر چھان کر دینا چاہیئے ورنہ پھول کی پتی قے لے آتی ہے۔

۳۳۔ **لعوق سپستان:۔** سپستان یعنی لسوڑے اچھے بڑے بڑے سو عدد کچل کر رات بھر پانی میں بھگو رکھیں صبح کر جوش دیکر مل کر چھان لیں شکر سفید ڈیڑھ پاؤ ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کرلیں کہ چاٹنے کے قابل ہو جائے۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک ذرا ذرا سا چاٹیں۔ کھانسی کے لئے مفید ہے۔ بلغم کو آسانی سے نکال دیتا ہے۔

۳۴۔ **لعوق سپستان کا دوسرا نسخہ:۔** جو کھانسی کے لئے بہت مفید ہے اور دافع قبض ہے سپستان بائیس عدد، مویز منقی گیارہ تولہ آٹھ ماشہ دونوں کو تین سیر پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح کو جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جائے پھر مل کر چھان لیں اور اسی پانی میں املتاس چار تولہ ساڑھے چار ماشہ مل کر پھر چھان لیں اور شکر سفید آدھ سیر ملا کر لعوق کا قوام کرلیں خوراک دو تولہ۔

۳۵۔ **ماء اللحم:۔** ماء اللحم گوشت کے عرق کو کہتے ہیں۔ یہ عرق کبھی دوائیں ڈال کر بنایا جاتا ہے۔ اور اسکے نسخے سینکڑوں ہیں جس عرق میں

ٹھنڈے میں یا گرم میں گوشت ڈالدیں اسی کو ماءاللحم کہہ سکتے ہیں اور کبھی صرف گوشت کا بنایا جاتا ہے یہ کمزور مریض کو بجائے شوربے کے دیتے ہیں ترکیب یہ ہے کہ بکری کی گردن یا سینہ کا گوشت لیکر چربی علیحدہ کر کے قیمہ کر کے دیگچی میں رکھ کر دانہ الائچی خورد، زیرہ سفید، پودینہ، گل نیلوفر عرق گاؤزبان آب انار وغیرہ مناسب مزاج چیزیں ملا کر اس ترکیب سے عرق کھینچ لیں جو عرق کے بیان میں گذری کبھی صرف یخنی بنا کر مریض کو پلاتے ہیں۔ نظر ثالث

۳۶۔ مربائے آملہ بنانیکی ترکیب:۔ آملہ تازہ عمدہ لے کر موٹی سوئی سے خوب کوچ کر پانی میں جوش دیں جب کسی قدر نرم ہو جائیں نکال کر پھٹکری کے پانی میں یا چھاچھ میں ایک دن رات ڈال رکھیں پھر نکال کر پانی خشک کر کے قند سفید آملوں سے تین حصہ یا چوگنا لے کر قوام کر کے ذرا ہلکا جوش دے کر رکھ لیں پھر تیسرے چوتھے دن ایک جوش اور دیں اور کم سے کم تین مہینے کے بعد یہ مربہ اچھا ہوتا ہے۔

۳۷۔ مرہم رسل:۔ زخموں کے لئے مفید ہے۔ خراب مواد کو چھانٹتا ہے اور بھر لاتا ہے ترکیب اسکی ذیل کے بیان میں گذر چکی ہے۔ برصفحہ ۵۱۴ حصہ ہذا

انڈا نیمبرشت کرنے کی ترکیب:۔ کھانے کے بیان میں گذر چکی۔

۳۸۔ معجون بید الورد:۔ بالچھڑ، مصطگی رومی، زعفران، طباشیر، دار چینی قلمی، اذخر، اسارون، قسط شیریں، گل غافث۔ تخم کشوث، مجیٹھ، مالک مغسول، تخم کرفس، بیخ کرفس، زراوند طویل، حب بلسان، عود غرقی، یہ سب دوائیں تین تین ماشہ اور گل سرخ سوا چار تولہ کوٹ چھان کر سترہ تولہ شہد خالص کا قوام کر کے اسمیں سب دوائیں ملا کر رکھ لیں خوراک تین ماشہ سے پانچ ماشہ تک ہے یہ معجون جگر اور معدہ اور رحم وغیرہ کے ورم کو مفید ہے کسی قدر گرم ہے اور اگر بخار میں دی جاوے تو چار تولہ عرق بید مشک اوپر سے پئیں تو بہتر ہے۔

۳۹۔ مفرح بارد:۔ مقوی دل و معدہ مانع تبخیر گرم مزاجوں کو موافق۔ آلو بخارا دس دانہ، ابریشم مقرض چھ ماشہ پانی میں بھگو کر چھان لیں اور قند سفید پاؤ بھر آب انار شیریں آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں پھر گاؤزبان برادہ صندل سفید چھ چھ ماشہ، مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، گل سرخ ایک ایک تولہ دھنیا خشک نو ماشہ آملہ خشک ایک تولہ زرشک۔ گل سیوتی۔ تخم کاہو نو نو ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور زہر مہرہ خطائی، طباشیر نو نو ماشہ یشب سبز، بسد احمر چھ چھ ماشہ عرق بید مشک میں کھرل کر کے ملا لیں خوراک نو ماشہ، مفرح کی دوا جس قدر ممکن ہو باریک ہونا چاہیئے (از کتاب یاقوتی) (نظر ثالث)

فائدہ:۔ یاقوتی اس معجون کو کہتے ہیں جو خاص طور پر مقوی دل ہو اسی مفرح میں سچے موتی تین ماشہ اور سونے چاندی کے ورق ملا لیں تو یاقوتی کہہ سکتے ہیں۔

۴۰۔ مومیائی:۔ انڈے کی زردی تین عدد اور بھلاواں سات عدد اور ال سفید دس تولہ اور گھی دس تولہ لیں۔ اول بھلاواں گھی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب بھلاواں جل جائے نکال کر پھینک دیں اور اس گھی میں اور دوائیں ملا کر خوب تیز آنچ دیں اور ہوشیاری کے ساتھ ہاتھ سے چلاتے رہیں جب سب دوائیں آگ لے لیں فوراً کسی برتن سے ڈھانک دیں اور چولھے پر سے اتار لیں جب ٹھنڈا ہونے کے قریب ہو نکال کر رکھ لیں خوراک دو رتی سے ایک ماشہ تک ہے۔ جوڑوں کو بہت طاقت دیتی ہے اور چند روز میں ہڈی تک جڑ جاتی ہے[1]۔

۴۱۔ نوشدارو کا نسخہ:۔ آملہ کا مربہ دس تولہ لیکر گٹھلی نکال ڈالیں اور عرق بادیان عرق مکوہ پاؤ پاؤ بھر میں اس کو پکائیں جب خوب گل جائے پیس کر کپڑے میں چھان لیں پھر شکر سفید پاؤ بھر شہد خالص آدھ پاؤ ملا کر قوام کر لیں اور اذخر چھ ماشہ، دارچینی قلمی، مصطگی، عود غرقی، دانہ الائچی خورد، دانہ الائچی کلاں، اسارون بالچھڑ، نرکچور، زراوند طویل سب چار چار ماشہ گل سرخ، حب بلساں، پوست ترنج، پودینہ خشک چھ چھ ماشہ، خولنجان تین ماشہ، جوتری دو ماشہ برادہ صندل سفید نو ماشہ کوٹ چھان کر ملا لیں خوراک ایک تولہ۔ یہ نوشدارو مقوی دل اور معدہ ہے اور کسی قدر گرم ہے اسکو نوشدارو سادہ کہتے ہیں اس میں اگر موتی دو ماشہ زعفران ایک ماشہ مشک ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملا لیں تو نوشدارو لولوی کہتے ہیں اور بہت مقوی دل ہو جاتی ہے۔

جھاڑ پھونک کا بیان

جس طرح بیماری کا علاج دوا دارو سے ہوتا ہے اسی طرح بعضے موقع پر جھاڑ پھونک سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے اسلئے دوا دارو کا بیان لکھنے کے بعد تھوڑا سا بیان جھاڑ پھونک کا بھی لکھنا مناسب سمجھا دوسرے یہ کہ بعض جاہل عورتیں بچوں کی بیماری میں یا اولاد ہونے کی آرزو میں ایسی ڈانواڈول ہو جاتی ہیں کہ خلاف شرع کام کرنے لگتی ہیں کہیں فال کھلواتی ہیں کہیں چڑھاوے چڑھاتی ہیں کہیں واہیات منتیں مانتی ہیں کہیں کسی کو ہاتھ دکھاتی ہیں۔ بددین اور ٹھگ لوگوں سے تعویذ گنڈے یا جھاڑ پھونک کراتی ہیں بلکہ بعض جاہل تو ایسے وقت میں سیتلا بھوانی تک کو پوجنے لگتے ہیں جس سے دین بھی خراب ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوتا ہے۔ بلکہ بعض باتوں سے تو آدمی کافر مشرک ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایسے لوگ کچھ روپے یا پیسے یا کپڑا اور غلہ یا مرغا اور بکرا وغیرہ بھی وصول کر لیتے ہیں اور کبھی کبھی ایسے لوگوں کے پاس عورتوں کے آنے جانے یا بات چیت کرنے سے ان کی نیت بگڑ جاتی ہے اور آبرو کے لاگو ہو جاتے ہیں غرض ہر طرح کا نقصان ہے اور پھر بھی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اسواسطے یہی خیال ہوا کہ کسی قدر جھاڑ پھونک کے

---

[1] مومیائی کو تیل میں ملا کر زخم پر لگا دیں تو فوراً خون بند ہو جائے اسی طرح چوٹ پر لیپ کرنا بہت مفید ہے ۱۲ نظر ثالث۔

ایسے طریقے بتلا دیئے جاویں جو ہماری شرع کے خلاف نہ ہوں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال اور آبرو کا بھی نقصان نہ ہو۔

سر کا اور دانت کا درد اور ریاح:۔ ایک پاک تختی پر پاک ریتا بچھا کر ایک میخ سے اس پر یہ لکھو اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو اگر اب بھی رہا ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو ان شاء اللہ تعالیٰ حروف ختم نہ ہونے پائینگے کہ درد جاتا رہے گا۔

ہر قسم کا درد:۔ خواہ کہیں ہو یہ آیت بسم اللہ سمیت تین دفعہ پڑھ کر دم کریں اور کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

دماغ کا کمزور ہونا:۔ پانچوں نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار یَا قَوِیُّ پڑھو۔

نگاہ کی کمزوری:۔ بعد پانچوں نمازوں کے یَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں

زبان میں ہکلا پن ہونا یا ذہن کا کم ہونا:۔ فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ اور روزمرہ ایک بسکٹ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

ہولدلی:۔ یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

پیٹ کا درد:۔ یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلا دیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ۔

ہیضہ اور ہر قسم کی وبا طاعون وغیرہ:۔ ایسے دنوں میں جو چیزیں کھاویں پیویں پہلے تین بار اس پر سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھ کر دم کر لیا کریں ان شاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جاوے اسکو بھی کسی چیز پر دم کر کے کھلا دیں پلا دیں ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

تلی بڑھ جانا:۔ یہ آیۃ بسم اللہ سمیت لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ۔

ناف ٹل جانا:۔ یہ آیۃ بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آجاوے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اَللّٰهُ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا

بخار:۔ اگر بدون جاڑے کے ہو یہ آیۃ لکھ کر باندھیں اور اسی کو دم کریں قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ

اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیۃ لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

پھوڑا پھنسی یا ورم:۔ پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہیے ثابت ڈھیلا چاہیے پسی ہوئی لے کر اس پر یہ دعا تین بار پڑھ کر تھوکدیں بِسْمِ اللّٰهِ بِتُرْبَةِ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی تکلیف کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے۔

سانپ بچھو یا بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا۔ ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جاویں اور قُلْ یا پوری سورۃ پڑھ کر دم کرتے جاویں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

سانپ کا گھر میں نکلنا یا کہ آسیب ہونا:۔ چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا وہ آیۃ یہ ہے۔ اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّاَكِیْدُ كَیْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِیْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ۝ اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہو گا۔

باؤلے کتے کا کاٹ لینا:۔ یہی آیت جو اوپر لکھی گئی ہے اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ سے رُوَیْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا روز اس شخص کو کھلاویں انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک نہ ہو گی۔

بانجھ ہونا:۔ چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اس دن سے ایک لونگ روزمرہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیتے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اٹھے آیۃ یہ ہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہو گی۔

حمل گر جانا:۔ ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کی برابر لیکر اسمیں نو گرہ لگاوے اور ہر گرہ پر یہ آیۃ پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کسی پرچہ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں آیۃ یہ ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

بچہ ہونے کا درد:۔ یہ آیۃ ایک پرچہ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر عورت کی بائیں ران میں باندھے یا شیرینی پر پڑھ کر اسکو کھلاوے انشاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے پیدا ہو آیۃ یہ ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

بچہ زندہ نہ رہنا:۔ اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لیکر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف بھی پڑھے اور جب چالیس بار ہو جاوے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر

دم کردے اور شروع حمل سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روزمرہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھا لیا کرے انشاء اللہ اولاد زندہ رہے گی۔

ہمیشہ لڑکی ہونا: اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اسکے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بناوے اور ہر دفعہ میں یَا مَتِیْنُ کہے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہو۔

بچہ کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمیڑہ وغیرہ ہو جانا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دعا لکھ کر گلے میں ڈالدے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ انشاء اللہ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

چیچک: ایک نیلا گنڈا سات تار کا لیکر اس پر سورۃ الرَّحْمٰن جو ستائیسویں پارہ کے آدھے پر ہے پڑھے اور جب یہ آیۃ آیا کرے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ الخ اس پر دم کرکے ایک گرہ لگاوے سورۃ کے ختم ہونے تک اکتیس ۳۱ گرہیں ہو جائینگی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈالدے اگر چیچک سے پہلے ڈالدیں تو انشاء اللہ چیچک سے حفاظت رہیگی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

ہر طرح کی بیماری: چینی کی تشتری پر سورۃ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر دھو کر بیمار کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے آیاتِ شفا یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ۔

محتاج اور غریب ہونا: بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار درود شریف اور بیچ میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ کی پڑھ کر دعا کیا کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے کہ بعد نماز عشاء کے آگے پیچھے سات سات دفعہ درود شریف اور بیچ میں چودہ تسبیح اور چودہ ۱۴ دانے یعنی چودہ سو چودہ مرتبہ یَا وَهَّابُ پڑھ کر دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

آسیب لپٹ جانا: ان آیتوں کو پڑھ کر بیمار کے کان میں دم کرے اور پانی پڑھ کر اسکو پلاوے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اور سورۃ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ سات بار کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے۔

کسی طرح کا کام اٹکنا: بارہ روز تک روز اس دعا کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھ کر ہر روز دعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام

ہو پورا ہو جاوے گا یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔

دیو کا شبہ ہو جانا:۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس پانی میں نہلا دیں اور یہ دعا چالیس روز تک روزمرہ چینی کی تشتری پر لکھ کر پلایا کریں یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَبَقَائِهٖ یَا حَیُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دعا ہر اس بیمار کے لئے بھی بہت مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دے دیا ہو۔

خاوند کا ناراض یا بے پرواہ رہنا:۔ بعد نماز عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لیکر آگے پیچھے گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دم کر کے تیز آنچ میں ڈالدیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہو جائے گا کم سے کم چالیس روز کریں۔

دودھ کم ہونا:۔ یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ دوسری آیت وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشَّارِبِیْنَ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے بھینس کو کھلا دیں تو خوب دودھ دیتی ہے جن کو اور زیادہ جھاڑ پھونک کی چیزیں جاننے کا شوق ہو وہ ہماری کتاب اعمال قرآنی کے تینوں حصے اور شفاء العلیل اور ظفر جلیل دیکھ لیں اور ان باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو کہ قرآن کی آیت بے وضو مت لکھو اور نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اس کاغذ پر ایک اور کاغذ سادہ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اسکو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری پر بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو بلکہ تم خود پانی سے گھول دو اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اسکو پانی میں گھول کر کسی ندی یا نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔

ہماری مطبوعات

مسلمان بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام	حسن دین
رات کو پڑھنے کے وظائف	صوفی احمد الدین چشتی
تبلیغ سے متعلق بزرگان دین کے ارشادات	مولانا اشرف علی تھانویؒ
تبلیغی کام کرنے والوں کے لیے مفید معلومات	” ” ”
موت کے وقت شیطانی دھوکہ	مفتی محمد شفیع
مسلمان خاوند	محمد ادریس انصاری
مسلمان بیوی	” ” ”
مسنون و مقبول دعائیں	مولانا اشرف علی تھانویؒ
دعائے ختم القرآن	
حقوق الوالدین	” ” ”
مسئلہ سود	مولانا محمد شفیع
حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حالات زندگی	سید امین الحسن رضوی
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات زندگی	مولانا صادق حسین صدیقی
حضرت عمر فاروقؓ کے حالات زندگی	” ” ”
حضرت عثمان غنیؓ کے حالات زندگی	” ” ”
حضرت علیؓ کے حالات زندگی	” ” ”
چھ باتیں (اردو)	مولانا اشرف علی تھانویؒ

اسلامک بک سروس

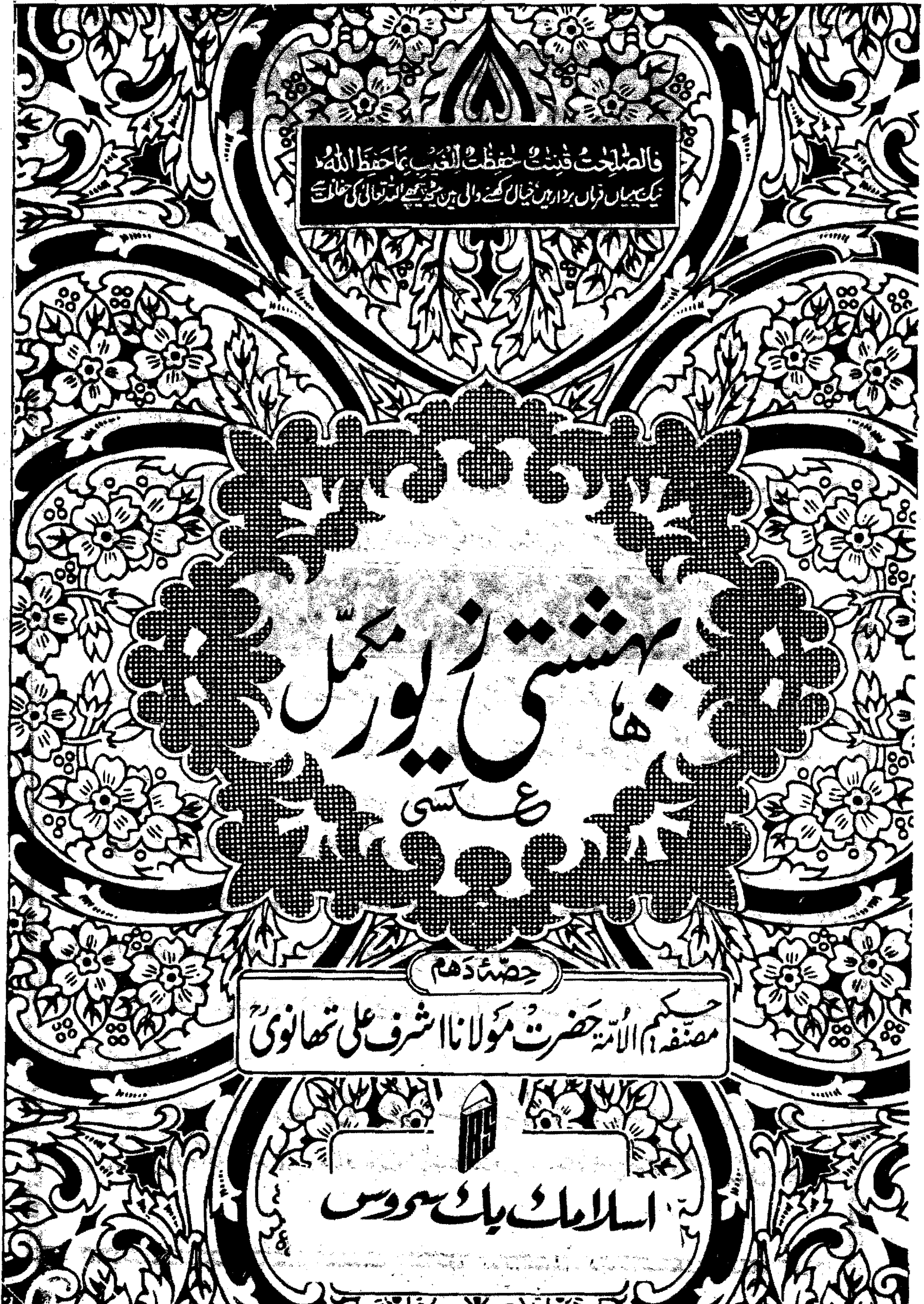

فالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمل

عکسی

حصہ دہم

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

اسلامک بک سروس

بہشتی زیور کا دسواں حصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اس میں ایسی باتیں زیادہ ہیں جن سے دنیا میں خود بھی آرام سے رہے اور دوسروں کو بھی اس سے تکلیف نہ پہنچے اور یہ باتیں ظاہر میں تو دنیا کی معلوم ہوتی ہیں لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مسلمان کو مناسب نہیں کہ کسی سخت تکلیف میں پھنس کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعظ میں اسکا خیال رکھتے تھے کہ سننے والے اُکتا نہ جائیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مہمان اتنا نہ ٹھیرے کہ گھر والا تنگ ہو جاوے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بلا ضرورت تکلیف اٹھانا یا کسی کو تکلیف دینا یا ایسا برتاؤ کرنا جس سے دوسرا آدمی اُکتا جاوے یا تنگ ہونے لگے یہ بھی دین کے خلاف ہے۔ اسواسطے دین کی باتوں کے ساتھ ایسی باتیں بھی اس کتاب میں لکھ دی ہیں جن سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو آرام پہنچے۔

بعض باتیں سلیقہ اور آرام کی

۱۔ جب رات کو دروازہ گھر کا بند کرنے لگو تو بند کرنے سے پہلے گھر کے اندر خوب دیکھ بھال لو کہ کوئی کتا بلی تو نہیں رہ گیا کبھی رات کو جان کا یا چیز بست کا نقصان کر دے یا اور کچھ نہیں تو رات بھر کی کھڑ کھڑ ہی نیند اڑانے کو بہت ہے۔

۲۔ کپڑوں کو اور اپنی کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دیتی رہا کرو۔

۳۔ گھر صاف رکھو اور ہر چیز اپنے موقع پر رکھو۔

۴۔ اگر اپنی تندرستی چاہو تو اپنے کو بہت آرام طلب مت بناؤ۔ کچھ محنت کا کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو سب سے اچھی چیز عورتوں کے واسطے چکی کا پیسنا یا موسل سے کوٹنا یا چرخہ کاتنا ہے اس سے بدن تندرست رہتا ہے۔

۵۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر تک باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اسکے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

۶۔ سب گھر والے اس بات کے پابند رہیں کہ ہر چیز کی ایک جگہ مقرر کر لیں اور وہاں سے جب اٹھائیں تو برت کر پھر وہاں ہی رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو وقت پر پوچھنا ڈھونڈنا نہ پڑے اور جگہ بدلنے سے بعضی دفعہ کسی کو بھی نہیں ملتی سب کو تکلیف

ہوتی ہے اور جو چیز خاص تمہارے برتنے کی ہیں اُن کی جگہ بھی مقرر رکھو تاکہ ضرورت کے وقت ہاتھ ڈالتے ہی مل جائے۔

۷۔ راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ پتھر سِل وغیرہ مت ڈالو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اندھیرے میں یا بعضی دفعہ دن ہی میں کوئی جھپٹا ہوا روز کی عادت کے موافق بے کھٹکے چلا آرہا ہے وہ اُلجھ کر گر گیا اور جگہ بے جگہ چوٹ لگ گئی۔

۸۔ جب تم میں سے کوئی کسی کام کو کہے تو اس کو سُن کر ہاں یا نہیں ضرور زبان سے کچھ کہدو تاکہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جاوے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اسنے سُن لیا ہے اور تم نے سُنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کرو گی اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔

۹۔ نمک کھانے میں کسی قدر کم ڈالا کرو کیونکہ کم کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اگر زیادہ ہو گیا تو اسکا علاج ہی نہیں۔

۱۰۔ دال میں ساگ میں مرچ کتر کر مت ڈالو بلکہ پیس کر ڈالو کیونکہ کتر کر ڈال لینے سے بیج اسکے ٹکڑوں میں رہتے ہیں اگر کوئی ٹکڑا منہ میں آجاتا ہے تو اِن بیجوں سے منہ میں آگ لگ جاتی ہے۔

۱۱۔ اگر رات کو پانی پینے کا اتفاق ہو تو اگر روشنی ہو تو اسکو خوب دیکھ لو نہیں تو لوٹے وغیرہ کو کپڑا لگا لو تاکہ منہ میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ آجاوے۔

۱۲۔ بچوں کو ہنسی میں مت اُچھالو اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ۔ اللہ بچاوے کبھی ایسا نہ ہو کہ ہاتھ سے چھوٹ جاوے اور ہنسی کی گل پھنسی ہو جاوے۔ اسی طرح اُنکے پیچھے ہنسی میں مت دوڑو شاید گر پڑیں اور چوٹ لگ جاوے

۱۳۔ جب برتن خالی ہو جاوے تو اسکو ہمیشہ دھو کر اُلٹا رکھو اور جب دوبارہ اسکو برتنا چاہو تو پھر اسکو دھو لو۔

۱۴۔ برتن زمین پر رکھ کر اگر ان میں کھانا نکالو تو ویسے ہی سینی یا دسترخوان پر مت رکھ دو پہلے اسکے تلے دیکھ لو اور صاف کر لو۔

۱۵۔ کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعضی دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اسکو پوری نہیں کر سکتا ناحق اسکو شرمندگی ہو گی۔

۱۶۔ جہاں اور آدمی بھی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر مت تھوکو۔ ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو ایک کنارے پر جا کر فراغت کر آؤ۔

۱۷۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سُننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے

۱۸۔ بیمار کے سامنے یا اسکے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی نااُمیدی پائی جاوے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاءاللہ تعالیٰ سب دُکھ جاتا رہے گا۔

۱۹۔ اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اسجگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ مت کرو۔ ناحق اسکو شبہ ہو گا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہو تو ایسی بات ہی کرنا گناہ ہے۔

۲۰۔ بات کرتے وقت بہت ہاتھ مت نچاؤ۔

۲۱۔ دامن، آنچل، آستین سے ناک مت پونچھو۔

۲۲۔ پاخانے کے قدمچے میں طہارت مت کرو۔ آبدست کے واسطے ایک قدمچہ[1] الگ چھوڑ دو۔

۲۳۔ جوتی ہمیشہ جھاڑ کر پہنو شاید اسکے اندر کوئی موذی جانور بیٹھا ہو اسی طرح کپڑا بستر بھی۔

۲۴۔ پردے کی جگہ میں کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے یہ مت پوچھو۔ کہ کس جگہ ہے ناحق اسکو[2] شرمانا ہے۔

۲۵۔ آنے جانے کی جگہ مت بیٹھو تم کو بھی اور سب کو بھی تکلیف ہو گی۔

۲۶۔ بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو۔ اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو نہا ڈالو

۲۷۔ آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔

۲۸۔ گٹھلی چھلکے کسی آدمی کے اوپر مت پھینکو۔

۲۹۔ چاقو یا قینچی یا سوئی یا کسی اور ایسی چیز سے مت کھیلو شاید غفلت سے کہیں لگ جاوے۔

۳۰۔ جب کوئی مہمان آوے سب سے پہلے اسکو پاخانہ بتلاؤ اور بہت جلدی اسکے ساتھ کی سواری کے کھڑے کرنے کا اور بیل یا گھوڑے کی گھاس چارے کا بندوبست کرو اور کھانے میں اتنا تکلف مت کرو کہ اسکو وقت پر کھانا نہ ملے۔ کھانا وقت پر پکالو چاہے سادہ اور مختصر ہی ہو اور جب اسکا جانے کا ارادہ ہو تو بہت جلد اور سویرے ناشتہ تیار کر دو غرض اسکے آرام اور مصلحت میں خلل نہ پڑے

۳۱۔ پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند باندھتی ہوئی مت نکلو۔ بلکہ اندر ہی اچھی طرح باندھ کر تب باہر آؤ۔

۳۲۔ جب تم سے کوئی کچھ بات پوچھے پہلے اسکا جواب دے دو پھر اور کام میں لگو۔

۳۳۔ جو بات کہو یا کسی بات کا جواب دو خوب منہ کھول کر صاف بات کہو تاکہ دوسرا اچھی طرح سمجھ لے۔

۳۴۔ کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو دور سے مت پھینکو شاید دوسرے کے ہاتھ میں نہ آسکے تو نقصان ہو پاس جا کر دے دو۔

۳۵۔ اگر دو آدمی پڑھتے پڑھاتے ہوں یا باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں آکر چلانا یا کسی سے بات نہ کرنا چاہیئے[3]

۳۶۔ اگر کوئی کسی کام میں یا بات میں لگا ہو تو جاتے ہی اس سے اپنی بات مت شروع کر دو بلکہ موقع کا انتظار کرو جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو تب بات کرو۔

۳۷۔ جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دینا ہو تاوقتیکہ وہ دوسرا آدمی اس کو اچھی طرح سنبھال نہ لے اپنے ہاتھ سے مت چھوڑو

---

[1] اور مردوں کو پاخانہ میں پانی نہ لیجانا چاہیئے بلکہ ڈھیلے لے جاویں پھر غسل خانہ میں آبدست لیں ۱۲ منہ [2] نیز یہ پوچھنا بیکار بھی ہے کیونکہ اگر یہ معلوم ہوگیا کہ پردہ کے مقام پر ہے تو اجمالی علم تو حاصل ہی ہے پھر خواہ مخواہ مزید تحقیق کی کیا حاجت ہے۔ ۱۲ منہ [3] بلکہ ایسے موقع پر سلام بھی نہ کرو جب وہ لوگ اپنے کام سے فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں اسوقت سلام و کلام کرو ۱۲

بعضی دفعہ یوں ہی بیچ بیچ میں گر کر نقصان ہو جاتا ہے۔

۳۸۔ اگر کسی کو پنکھا جھلنا ہو تو خوب خیال رکھو کہ سر میں یا اور کہیں بدن یا کپڑے میں نہ لگے اور ایسی زور سے مت جھلو جس سے دوسرا پریشان ہو۔

۳۹۔ کھانا کھاتے میں ہڈیاں ایک جگہ جمع رکھو اسی طرح کسی چیز کے چھلکے وغیرہ سب طرف مت پھیلاؤ جب سب اکٹھا ہو جاویں موقع سے ایک طرف ڈال دو۔

۴۰۔ بہت دوڑ کر یا منہ اوپر اٹھا کر مت چلو کبھی گر نہ پڑو۔

۴۱۔ کتاب کو بہت سنبھال کر احتیاط سے بند کرو اکثر اوّل آخر کے ورق مڑ جاتے ہیں۔

۴۲۔ اپنے شوہر کے سامنے کسی نامحرم مرد کی تعریف نہ کرنا چاہیئے۔ بعضے مردوں کو ناگوار گذرتا ہے۔

۴۳۔ اسی طرح غیر عورتوں کی بھی تعریف شوہر سے نہ کرے شاید اسکا دل اس پر آجائے اور تم سے ہٹ جاوے۔

۴۴۔ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات کے وقت اسکے گھر کا حال یا اسکے مال و دولت زیور و پوشاک کا حال نہ پوچھنا چاہیئے

۴۵۔ مہینے میں تین دن یا چار دن خاص اس کام کے لئے مقرر کر لو کہ گھر کی صفائی پورے طور سے کر لیا کرو۔ جالے اتار دیئے فرش اٹھا کر جھڑوا دیئے ہر چیز قرینے سے رکھ دی۔

۴۶۔ کسی کے سامنے سے کوئی کاغذ لکھا ہوا یا کتاب لکھی ہوئی اٹھا کر دیکھنا نہ چاہیئے اگر وہ کاغذ قلمی ہے تو شاید اس میں کوئی پوشیدہ بات لکھی ہو اور اگر وہ چھپی ہوئی ہے تو شاید اس میں کوئی ایسا کاغذ لکھا ہوا رکھا ہو۔

۴۷۔ سیڑھیوں پر بہت سنبھل کر اترو چڑھو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس سیڑھی پر ایک پاؤں رکھو دوسرا بھی اسی پر رکھ کر پھر اگلی سیڑھی پر اسی طرح پاؤں رکھو نہ یہ کہ ایک سیڑھی پر ایک پاؤں اور دوسری سیڑھی پر دوسرا پاؤں۔ لڑکیوں اور عورتوں کو تو بالکل مناسب نہیں اور بچپن میں لڑکوں کو بھی منع کرو۔

۴۸۔ جہاں کوئی بیٹھا ہو وہاں کپڑا یا کتاب یا اور کوئی چیز اس طرح جھٹکنا نہ چاہیئے کہ اس آدمی پر گرد پڑے اسی طرح منہ سے یا کپڑے سے بھی جھاڑنا نہ چاہیئے بلکہ اس جگہ سے دور جا کر صاف کرنا چاہیئے۔

۴۹۔ کسی کی غم و پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنے تو جب تک خوب پختہ طور پر تحقیق نہ ہو جاوے کسی سے ذکر نہ کرے اور خاصکر اس شخص کے عزیزوں سے تو ہرگز نہ کہے کیونکہ اگر غلط ہوئی تو خواہ مخواہ دوسرے کو پریشانی دی پھر وہ لوگ اسکو بھی برا بھلا کہیں گے کہ کیوں ایسی بدفالی نکالی۔

۵۰۔ اسی طرح معمولی بیماری اور تکلیف کی خبر دور پردیس کے عزیزوں کو خط کے ذریعہ سے نہ کرے۔

۵۱۔ دیوار پر مت تھوکو یا پان کی پیک مت ڈالو اسی طرح تیل کا ہاتھ دیوار یا کواڑ سے مت پونچھو بلکہ دھو ڈالو لیکن جلے ہوئے تیل کو ناپاک مت کہو جیسا کہ بعضی جاہل عورتیں کہتی ہیں۔

۵۲۔ اگر دسترخوان پر اور سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے برتن مت اٹھاؤ دوسرے برتن میں لے آؤ۔

۵۳۔ کوئی آدمی تخت یا چارپائی پر بیٹھا لیٹا ہو تو اس کو ہلاؤ مت اگر پاس سے نکلو تو ایسی طرح پر نکلو کہ اسیں ٹھوکر گھٹنا نہ لگے اگر تخت پر کوئی چیز رکھنا ہو یا اس پر سے کچھ اٹھانا ہو تو ایسے وقت اٹھاؤ آہستہ رکھو۔

۵۴۔ کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو یہاں تک کہ اگر کوئی چیز دسترخوان پر بھی رکھی جائے لیکن وہ ذرا دیر میں یا اخیر میں کھانے کی ہو تو اسکو بھی ڈھانک کر رکھو۔

۵۵۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جاوے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔

۵۶۔ جو برتن بالکل خالی ہو اسکو الماری یا طاق وغیرہ میں رکھنا ہو تو الٹا کر کے رکھو۔

۵۷۔ چلنے میں پاؤں پورا اٹھا کر آگے رکھو گھسا کر مت چلو اسمیں جوتا بھی جلد ٹوٹتا ہے اور برا بھی معلوم ہوتا ہے۔

۵۸۔ چادر دوپٹے کا بہت خیال رکھو کہ اسکا پلہ زمین پر لٹکتا نہ چلے۔

۵۹۔ اگر کوئی نمک یا اور کوئی کھانے پینے کی چیز مانگے تو برتن میں لاؤ ہاتھ پر رکھ کر مت لاؤ۔

۶۰۔ لڑکیوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کرو ان کی شرم جاتی رہے گی۔

بعض باتیں عیب اور تکلیف کی جو عورتوں میں پائی جاتی ہیں

۱۔ ایک عیب یہ ہے کہ بات کا معقول جواب نہیں دیتیں جس سے پوچھنے والے کی تسلی ہو جاوے۔ بہت سی فضول باتیں ادھر ادھر کی اس میں ملا دیتی ہیں اور اصل بات پھر بھی معلوم نہیں ہوتی۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو شخص کچھ پوچھے اسکا مطلب خوب غور سے سمجھ لو پھر اسکا جواب ضرورت کے موافق دے دو۔

۲۔ ایک عیب ہے کہ کوئی کام ان سے کہا جاوے تو سنکر خاموش ہو جاتی ہیں۔ کام کہنے والے کو یہ شبہ رہتا ہے کہ خدا جانے انہوں نے سنا بھی ہے یا نہیں سنا بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ سن لیا ہوگا اور واقع میں سنا نہ ہو تو اس بھروسہ پر وہ کام نہیں ہوتا اور یہ پوچھنے کے وقت یہ کہہ کر الگ ہو گئیں کہ میں نے نہیں سنا۔ غرض وہ کام تو رہ گیا۔ اور بعضی دفعہ غلطی سے اس نے یوں سمجھ لیا کہ نہیں سنا ہوگا دوبارہ اسنے پھر کہا تو اس غریب کے لتے لتے جاتے ہیں کہ سن لیا

سن لیا کیوں جان کھائی غرض جب بھی آپس میں رنج ہوتا ہے اگر پہلی ہی دفعہ میں اتنا کہہ دیتیں کہ اچھا تو دوسرے کو خبر تو ہو جاتی۔

۳۔ ایک عیب یہ ہے کہ ماما اصیل کو یعنی نوکرانی جو کام تبلاویں گی یا اور کسی سے گھر میں کوئی بات کہیں گی دور سے چلا کر کہیں گی اس میں دو خرابیاں ہیں ایک تو بے حیائی اور بے پردگی کہ باہر دروازے تک بلکہ بعضے موقع پر سڑک تک آواز پہنچتی ہے[1] دوسری خرابی یہ کہ دور سے کچھ بات سمجھ میں آئی اور کچھ نہ آئی جتنی سمجھ میں آئی اتنا کام نہ ہوا۔ اب بی بی خفا ہو رہی ہیں کہ تو نے یوں کیوں نہ کیا۔ دوسری جواب دے رہی ہے کہ میں نے تو سنا نہ تھا غرض خوب تو تو میں میں ہوتی ہے اور کام بگڑا سو الگ اسی طرح ان کی ماما اصیلیں ہیں کہ جس بات کا جواب باہر سے لاویں گی دروازے سے چلاتی ہوئی آویں گی اس میں بھی کچھ سمجھ میں آیا اور کچھ نہ آیا۔ تمیز کی بات یہ ہے کہ جس سے بات کرنا ہو اسکے پاس جاؤ یا اس کو اپنے پاس بلاؤ اور اطمینان سے اچھی طرح سمجھا کر کہہ دو اور سمجھ کر سن لو۔

۴۔ ایک عیب یہ ہے کہ چاہے کسی چیز کی ضرورت ہو یا نہ ہو لیکن پسند آنے کی دیر ہے ذرا پسند آئی اور لے لی خواہ قرض ہی ہو جاوے لیکن کچھ پروا نہیں اور اگر قرض بھی نہ ہوا تب بھی اپنے پیسے کو اس طرح بیکار کھونا کون عقل کی بات ہے۔ فضول خرچی گناہ بھی ہے جہاں خرچ کرنا ہو اول خوب سوچ لو کہ یہاں خرچ کرنے میں کوئی دین کا فائدہ یا دنیا کی ضرورت بھی ہے اگر خوب سوچنے سے ضرورت اور فائدہ معلوم ہو خرچ کرو نہیں تو پیسہ مت کھوؤ۔ اور قرض تو جہاں تک ہو سکے ہرگز مت لو چاہے تھوڑی سی تکلیف بھی ہو جاوے۔

۵۔ ایک عیب یہ ہے کہ جب کہیں جاتی ہیں خواہ شہر کے شہر میں یا سفر میں ٹالتے ٹالتے[2] بہت دیر کر دیتی ہیں کہ وقت تنگ ہو جاتا ہے اگر سفر میں جانا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی۔ اگر راستہ میں رات ہو گئی تو جان و مال کا اندیشہ ہے اگر گرمی کے دن ہوئے تو دھوپ میں خود بھی تپیں گی اور بچوں کو بھی تکلیف ہو گی اگر برسات ہے اول تو برسنے کا ڈر دوسرے گارے کیچڑ میں گاڑی کا چلنا مشکل اور دیر میں دیر ہو جاتی ہے اگر سویرے سے چلیں ہر طرح کی گنجائش رہے اور اگر بستی ہی میں جانا ہوا جب بھی کہاروں کو کھڑے کھڑے پریشانی۔ پھر دیر میں سوار ہونے سے دیر میں لوٹنا ہو گا اپنے کاموں میں حرج ہو گا کھانے کے انتظام میں دیر ہو گی کہیں جلدی میں کھانا بگڑ گیا کہیں میاں تقاضا کر رہے ہیں کہیں بچے رو رہے ہیں اگر جلدی سوار ہو جائیں تو یہ مصیبتیں کیوں ہوتیں۔

---

[1] بعضی عورتوں کو آواز کے پردہ کا بالکل اہتمام نہیں ہوتا حالانکہ آواز کا پردہ بھی واجب ہے جیسے کہ صورت کا پردہ ضروری ہے لہٰذا گنہگار ہوتی ہے ہر قسم کے پردہ کا نہایت سخت اہتمام کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ

[2] اور اس پریشانی کے علاوہ کہاروں کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور اس وقت کے ضائع کرنے کی کچھ مزدوری نہیں دی جاتی لہٰذا اس صورت میں عورتیں گنہگار ہوتی ہیں اگر اتفاق سے کبھی ایسا ہو بھی جاوے تو کہاروں سے خطا معاف کرانی ضروری ہے یا ان کو کچھ زیادہ مزدوری دے کر راضی کیا جاوے اور یہی دوسری صورت زیادہ بہتر ہے کیونکہ خطا معاف کرانے سے کہار سر چڑھیں گے ان کی عادت بگڑے گی۔ ۱۲

۶ - ایک عیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت بھی اسباب بہت سا لاد کر لے جاتی ہیں جس سے جانور کو بھی تکلیف ہوتی ہے جگہ میں بھی تنگی ہو جاتی ہے اور سب سے زیادہ مصیبت ساتھ کے مردوں کو ہوتی ہے اُن کو سنبھالنا پڑتا ہے کہیں کہیں لادنا بھی پڑتا ہے مزدوری کے پیسے ان ہی کو دینے پڑتے ہیں غرضکہ تمام تر فکر ان بیچاروں کی جان پر ہوتی ہے یہ اچھی خاصی گاڑی میں بیفکر بیٹھی رہتی ہیں۔ اسباب ہمیشہ سفر میں کم لے جاؤ ہر طرح کا آرام ملتا ہے۔ اسی طرح ریل کے سفر میں خیال رکھو بلکہ ریل میں زیادہ اسباب لے جانے سے اور زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

۷ - ایک عیب یہ ہے کہ گاڑی وغیرہ میں سوار ہونے کے وقت مَردوں سے کہہ دیا کہ منہ ڈھانک لو یا ایک گوشہ میں چھپ جاؤ اور جب سوار ہو چکیں تو ان لوگوں کو دوبارہ اطلاع نہیں دی جاتی کہ اب پردہ نہیں ہے اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں کبھی تو وہ بیچارے منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں خواہ مخواہ تکلیف دہ ہوا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اٹکل سے سمجھتے ہیں کہ بس پردہ ہو چکا اور یہ سمجھ کر منہ کھول دیتے ہیں یا سامنے آجاتے ہیں اور بے پردگی ہوتی ہے یہ ساری خرابی دوبارہ نہ کہنے کی ہے نہیں تو سب کو معلوم ہو جاوے کہ دوبارہ کہنے کی بھی عادت ہے بس سب آدمی اسکے منتظر رہیں اور بے کہے کوئی سامنے نہ آوے۔

۸ - ایک عیب یہ ہے کہ ابھی سوار ہونے کو تیار نہیں ہوئیں اور آدھ گھنٹہ پہلے سے پردہ کرا دیا یا راستہ رکوا دیا۔ بے وجہ خدا کی مخلوق کو تکلیف ہو رہی ہے اور یہ ابھی گھر میں جو چلے بگھار رہی ہیں۔

۹ - ایک عیب یہ ہے کہ جس گھر جاتی ہیں گاڑی یا ڈولی سے اُتر جھپ سے گھر میں جا گھستی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس گھر کا کوئی مرد اندر ہوتا ہے اسکا سامنا ہو جاتا ہے تم کو چاہیئے کہ ابھی گاڑی سے یا ڈولی سے مت اُترو پہلے کسی ماما وغیرہ کو گھر میں بھیج کر دکھوالو اور اپنے آنے کی خبر کر دو کوئی مرد وغیرہ ہوگا تو علیحدہ ہو جائے گا جب تم سن لو کہ اب گھر میں کوئی مرد وغیرہ نہیں ہے تب اُتر کر اندر جاؤ۔

۱۰ - ایک عیب یہ ہے کہ آپس میں دو عورتیں جو باتیں کرتی ہیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ ایک کی بات ختم ہونے نہیں پاتی کہ دوسری شروع کر دیتی ہے بلکہ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک دم سے بولتی ہیں وہ اپنی کہہ رہی ہے اور یہ اپنی ہانک رہی ہے نہ وہ اسکی سنے نہ یہ اسکی بھلا ایسی بات کرنے ہی سے کیا فائدہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب ایک بولنے والی کی بات ختم ہو جاوے اس وقت دوسری کو بولنا چاہیئے۔

۱۱ - ایک عیب یہ ہے کہ زیور اور کبھی روپیہ پیسہ بھی بے احتیاطی سے کبھی تکیے کے نیچے رکھ دیا کبھی کسی طاق میں کھلا رکھ دیا تالا کنجی ہوتے ہوئے سستی کے مارے اس میں حفاظت سے نہیں رکھتیں پھر کوئی چیز جاتی رہی تو سب کا نام لگاتی پھرتی ہیں۔

۱۲ - ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو ایک کام کے واسطے بھیجو جا کر دوسرے کام میں لگ جاتی ہیں جب دونوں سے فراغت ہو جاوے

تب لوٹتی ہیں اسمیں بھیجنے والے کو سخت تکلیف اور الجھن ہوتی ہے کیونکہ اُسنے تو ایک کام کا حساب لگا رکھا ہے کہ یہ اتنی دیر کا ہے جب اتنی دیر گذر جاتی ہے پھر اسکو پریشانی شروع ہوتی ہے اور یہ عقلمندیں یہ کہتی ہیں کہ آئے تو ہیں ہی لاؤ دُوسرا کام بھی لگے ہاتھ کرتے چلیں ایسا مت کرو اوّل پہلا کام کر کے اسکی فرمائش پوری کرو پھر اپنے طور پر اطمینان سے دُوسرا کام کر لو۔

۱۳ - ایک عیب سستی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دُوسرے وقت پر اُٹھا رکھتی ہیں اس سے اکثر حرج اور نقصان ہو جاتا ہے۔

۱۴ - ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں اختصار نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ یہ جلدی کا وقت ہے مختصر طور پر اس کام کو نبٹا لو ہر وقت اُنکو اطمینان اور تکلف ہی سوجھتا ہے۔ اس تکلف تکلف میں بعضی دفعہ اصل کام بگڑ جاتا ہے اور موقع نکل جاتا ہے۔

۱۵ - ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز کھو جاوے تو بے تحقیق کسی پر تہمت لگا دیتی ہیں یعنی جس نے کبھی کوئی چیز چرائی تھی بیدھڑک کہہ دیا کہ بس جی اسی کا کام ہے حالانکہ یہ کیا ضرور ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی نے کیئے ہوں اسی طرح اور بُری باتوں میں ذرا سے شبہ سے ایسا پکا یقین کر کے اچھا خاصا گھڑ مڑھ دیتی ہیں۔

۱۶ - ایک عیب یہ ہے کہ پان تمباکو کا خرچ[1] اس قدر بڑھا لیا ہے کہ غریب آدمی تو سہار ہی نہیں سکتا اور امیروں کے یہاں اتنے خرچ میں چار پانچ غریبوں کا بھلا ہو سکتا ہے اسکو گھٹانا چاہیئے خرابی یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کھانا شروع کر دیتی ہیں پھر وہ علت لگ جاتی ہے۔

۱۷ - ایک عیب یہ ہے کہ اُن کے سامنے دو آدمی کسی معاملہ میں باتیں کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پوچھے نہ گچھے مگر یہ خواہ مخواہ دخل دیتی ہیں اور صلاح بتلانے لگتی ہیں جب تک تم سے کوئی صلاح نہ لے تم بالکل گونگی بہری بنی بیٹھی رہو۔

۱۸ - ایک عیب یہ ہے کہ محفل میں سے آ کر تمام عورتوں کی صورت شکل اُن کے زیور پوشاک کا ذکر اپنے خاوند سے کرتی ہیں بھلا اگر خاوند کا دل کسی پر آ گیا اور وہ اسکے خیال میں لگ گیا تو تم کو کتنا بڑا نقصان پہنچے[2] گا۔

۱۹ - ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دُوسرا آدمی چاہے کیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو کبھی یہ انتظار نہ کرینگی کہ اس کا کام یا بات ختم ہولے تو ہم بات کریں بلکہ اسی بات یا کام کے بیچ میں جا کر ٹانگ اڑا دیتی ہیں یہ بُری بات ہے ذرا ٹھیر جانا چاہیے جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہو سکے اُسوقت بات کرو۔

۲۰ - ایک عیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات ادھوری کریں گی۔ پیغام ادھورا پہنچا دیں گی جس سے مطلب غلط سمجھا جاوے گا۔ بعضی دفعہ اس میں کام بگڑ جاتا ہے اور بعضی دفعہ دو شخصوں میں اس غلطی سے رنج ہو جاتا ہے۔

---

[1] تمباکو اگر ایسا ہو جس کے کھانے سے منہ میں بدبو آنے لگے تو اسکا کھانا علاوہ اسراف کے بدبو کی وجہ سے بھی مکروہ ہے ۱۲ منہ۔

[2] اور اگر اُس نے تمہاری اس تعریف کرنے کی وجہ سے کوئی ناجائز کام کیا زنا وغیرہ تو اس گناہ کے سبب بن جانے کا تم کو بھی گناہ ہوگا ۱۲

۲۱- ایک عیب یہ ہے کہ اُن سے بات کی جاوے تو پورے طور سے متوجہ ہو کر اُسکو نہیں سنتیں اسی میں اور کام بھی کر لیا کسی اور سے بھی بات کر لی نہ تو بات کرنے والے کا بات کر کے جی بھلا ہوتا ہے اور نہ اس کام کے ہونے کا پورا بھروسہ ہوتا ہے کیونکہ جب پوری بات سنی نہیں تو اسکو کریں گی کس طرح۔

۲۲- ایک عیب یہ ہے کہ اپنی خطا یا غلطی کا کبھی اقرار نہ کریں گی جہانتک ہو سکے گا بات کے بناوینگی خواہ بن سکے یا نہ بن سکے۔

۲۳- ایک عیب یہ ہے کہ کہیں سے تھوڑی چیز اُن کے حصہ کی آوے یا ادنیٰ درجہ کی چیز آوے تو اُس کو ناک ماریں گی طعنہ دیں گی کہ گھر گئی ایسی چیز بھیجنے کی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم نہ آئی۔ یہ بری بات ہے اُس کی اتنی ہی ہمت تھی تمہارا تو اُسنے کچھ نہیں بگاڑا اور خاوند کے ساتھ بھی اُنکی یہی عادت ہے کہ خوش ہو کر چیز کم لیتی ہیں اسکو ذکر کر کے عیب نکال کر تب قبول کرتی ہیں

۲۴- ایک عیب یہ ہے کہ اُن کو کوئی کام کہو اسمیں جھک جھک کر لیں گی پھر اس کام کو کریں گی بھلا جب وہ کام کرنا ہے پھر اس واہیات سے کیا فائدہ نکلا ناحق دوسرے کا بھی جی برا کیا۔

۲۵- ایک عیب یہ ہے کہ کپڑا پہنے پہنے سی لیتی ہیں بعض دفعہ سوئی چبھ جاتی ہے بےضرورت تکلیف میں کیوں پڑے۔

۲۶- ایک عیب یہ ہے کہ آنے کے وقت اور چلنے کے وقت مل کر ضرور روتی ہیں چاہے رونا نہ بھی آئے مگر اس ڈر سے روتی ہیں کہ کوئی یوں نہ کہے کہ اسکو محبت نہیں۔

۲۷- ایک عیب یہ ہے کہ اکثر تکیہ میں یا ویسے ہی سوئی رکھ کر اُٹھ جاتی ہیں اور کوئی بیخبری میں آبیٹھتا ہے اسکے چبھ جاتی ہے

۲۸- ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو گرمی سردی سے نہیں بچاتیں اس سے اکثر بچے بیمار ہو جاتے ہیں پھر تعویذ گنڈے کراتی پھرتی ہیں دوا علاج یا آئندہ کو احتیاط پھر بھی نہیں کریں۔

۲۹- ایک عیب یہ ہے کہ بچوں کو بے بھوک کھانا کھلا دیتی ہیں یا مہمان کو اصرار کر کے کھلاتی ہیں پھر بے بھوک کھانے کی تکلیف اُن کو بھگتنی پڑتی ہے۔

بعض باتیں تجربہ اور انتظام کی

۱- اپنے دو لڑکوں یا دو لڑکیوں کی شادی جہاں تک ہو سکے ایک دم مت کرو کیونکہ بہوؤں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا دامادوں میں ضرور فرق ہوگا۔ خود لڑکوں اور لڑکیوں کی صورت شکل میں کپڑے کی سجاوٹ میں زیور میں حیا شرم میں ضرور فرق ہوگا اور بھی بہت باتوں میں فرق ہوجاتا ہے اور لوگوں کی عادت ہے ذکر مذکور کرنے کی اور ایک کو گھٹانے اور دوسرے کو بڑھانے کی اس سے ناحق دوسرے کا جی برا ہوتا ہے۔

۲ - ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کرو۔ کسی کے بھروسے گھر مت چھوڑ جایا کرو غرض جب تک کسی کو ہر طرح کے برتاؤ سے خوب آزما نہ لو اسکا اعتبار مت کرو خاصکر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی جوگن بنی ہوئی کعبہ کا غلاف لئے ہوئے اور کوئی تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک کرتی ہوئی، کوئی فال دیکھتی ہوئی، کوئی تماشہ لئے ہوئے گھروں میں گھستی پھرتی ہیں ان کو تو گھر میں ہی مت آنے دو۔ دروازے ہی سے روک دو ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے۔

۳ - کبھی صندوقچی یا پاندان جس میں روپیہ پیسہ گہنا زیور رکھا کرتی ہو کھلا چھوڑ کر مت اٹھو قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لیکر اٹھو

۴ - جہاں تک ہوسکے سودا قرض مت منگاؤ جو بہت ناچاری میں منگانا ہی پڑے تو دام پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو جب دام ہوں فوراً دے دو۔

۵ - دھوبن کے کپڑے پسنہاری کا اناج اور سپائی ان سب کا حساب لکھتی رہو۔ زبانی یاد کا بھروسہ مت کرو۔

۶ - جہاں تک ہوسکے گھر کا خرچ بہت کفایت اور انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

۷ - جو عورتیں باہر سے گھر میں آیا کرتی ہیں ان کے سامنے کوئی ایسی بات مت کیا کرو جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرانا منظور نہیں۔ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دوسرے گھر جاکر کہا کرتی ہیں۔

۸ - آٹا چاول اٹکل سے مت پکاؤ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دونوں وقت سب چیزیں تول ناپ کر خرچ کرو۔ اگر کوئی تم کو طعنہ دے کچھ پرواہ مت کرو۔

۹ - جو لڑکیاں باہر نکلتی ہیں ان کو زیور بالکل مت پہناؤ اس میں جان و مال دونوں طرح کا اندیشہ ہے۔

۱۰ - اگر کوئی مرد دروازے پر آکر تمہارے شوہر یا باپ بھائی سے اپنی ملاقات یا دوستی یا کسی قسم کی رشتہ داری کا تعلق ظاہر کرے ہرگز اسکو گھر میں مت بلاؤ یعنی پردہ کر کے بھی اس کو مت بلاؤ اور نہ کوئی قیمتی چیز اسکے قبضہ میں دو۔ غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ بھیج دو زیادہ محبت و اخلاص مت کرو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اسکو پہچان نہ لے اسی طرح ایسے شخص کی بھیجی ہوئی چیز ہرگز مت برتو۔ اگر وہ برا مانے کچھ غم نہ کرو۔

۱۱ - اسی طرح اگر کوئی انجان عورت ڈولی وغیرہ کے ساتھ کہیں سے آکر کہے کہ مجھ کو فلانے گھر سے آپکے بلانے کو بھیجا ہے ہرگز اسکے کہنے سے ڈولی میں مت سوار ہو۔ غرض انجان آدمیوں کے کہنے سے کوئی کام مت کرو۔ نہ اسکو اپنے گھر کی کوئی چیز دو چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ چاہے وہ اپنے نام سے لے یا دوسرے کے نام سے مانگے۔

۱۲ - گھر کے اندر ایسا کوئی درخت مت رہنے دو جسکے پھل سے چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو جیسے کیتھ کا درخت۔

۱۳ - کپڑا سردی میں ذرا زیادہ پہنو اکثر عورتیں بہت کم کپڑا پہنتی ہیں کہیں زکام ہو جاتا ہے کہیں بخار آجاتا ہے۔

۱۴ - بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا بھی نام یاد کرادو اور کبھی کبھی پوچھتی رہا کرو تاکہ اُسکو یاد رہے اسمیں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدانخواستہ بچہ کھو جاوے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تو کس کا ہے تیرے ماں باپ کون ہیں تو اگر بچہ کو نام یاد ہونگے تو بتلا دے گا پھر کوئی نہ کوئی تمہارے پاس اسکو پہنچا دے گا اور اگر یاد نہ ہوا تو پوچھنے پر اتنا ہی کہے گا کہ میں اماں کا ہوں ابا کا ہوں یہ خبر نہیں کہ کون اماں کون ابا۔

۱۵ - ایک جگہ ایک عورت اپنا بچہ چھوڑ کر کہیں کام کو چلی گئی پیچھے ایک بلی نے آکر اس قدر نوچا کہ اُسی میں جان گئی۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ بچے کو کبھی تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ بلی کتے جانور کا کچھ اعتبار نہیں بعضی عورتیں بیوقوفی کرتی ہیں کہ بلیوں کو ساتھ سُلاتی ہیں بھلا اسکا کیا اعتبار۔ اگر رات کو کہیں دھوکہ میں پنجہ، دانت مار دے یا نرخرہ پکڑ لے تو کیا کرلو

۱۶ - دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھلا لو اور اسکو خوب صاف کرلو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی پنساری دوا کچھ کی کچھ دے دیتا ہے بعضی دفعہ اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوتی ہے کہ اسکی تاثیر اچھی نہیں ہوتی اور جو دوا کسی بوتل یا ڈبیہ یا پڑیہ میں بچ جاوے اسکے اوپر ایک کاغذ کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لکھ دو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اسکی پہچان نہیں رہی اسلئے چاہے کتنی ہی لاگت کی ہوئی مگر پھینکنا پڑی اور بعضی دفعہ غلط یاد رہی اور اسکو دوسری بیماری میں غلطی سے برت لیا اور اس نے نقصان کیا

۱۷ - لحاظ کی جگہ سے قرض مت لو اور زیادہ قرض بھی مت دو اتنا دو کہ اگر وصول نہ ہو تو وہ تم کو بھاری نہ معلوم ہو۔

۱۸ - جو کوئی بڑا یا نیا کام کرو اوّل کسی سمجھدار دیندار خیرخواہ آدمی سے صلاح لے لو۔

۱۹ - اپنا روپیہ پیسہ مال متاع چھپا کر رکھو۔ ہر کسی سے اسکا ذکر نہ کرو۔

۲۰ - جب کسی کو خط لکھو تو اپنا پتہ پورا اور صاف لکھو اور اگر اُسی جگہ پھر خط لکھو تو یوں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا اب کیا ضرورت ہے کیونکہ پہلا خط خدا جانے پہنچا یا نہیں اگر نہ ہوا تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت پڑے گی شاید اس کو زبانی بھی یاد نہ رہا ہو یا اَن پڑھ ہونے کی وجہ سے لکھنے والے کو نہ بتلا سکے۔

۲۱ - اگر ریل کا سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی حفاظت سے رکھو یا اپنے مردوں کے پاس رکھو اور گاڑی میں غافل ہو کر زیادہ مت سوؤ نہ کسی عورت مسافر سے اپنے دل کے بھید کہو نہ اپنے اسباب اور زیور کا اس سے ذکر کرو اور کسی کی دی ہوئی چیز پان پتہ مٹھائی کھانا وغیرہ کچھ مت کھاؤ اور زیور پہن کر ریل میں مت بیٹھو بلکہ اُتار کر صندوقچہ وغیرہ میں رکھ لو جب منزل پر پہنچکر گھر جاؤ اُسوقت جو چاہو پہن لو۔

۲۲ - سفر میں کچھ خرچ ضرور پاس رکھو۔

۲۳ - باؤلے آدمی کو مت چھیڑو نہ اُس سے بات کرو جب اسکو ہوش نہیں خدا جانے کیا کہہ بیٹھے یا کیا کر گزرے پھر ناحق

تم کو شرمندگی اور رنج ہو۔

۲۴۔ اندھیرے میں ننگا پاؤں کہیں مت رکھو اندھیرے میں کہیں ہاتھ مت ڈالو پہلے چراغ کی روشنی لے لو پھر ہاتھ ڈالو۔

۲۵۔ اپنا بھید ہر کسی سے مت کہو بعضے آدمی اوچھوں سے بھید کہہ کر پھر منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے کہنا مت۔ اس سے ایسے آدمی اور بھی کہا کرتے ہیں۔

۲۶۔ ضروری دوائیں ہمیشہ اپنے گھر میں رکھو۔

۲۷۔ ہر کام کا پہلے انجام سوچ لیا کرو اس وقت شروع کرو۔

۲۸۔ چینی اور شیشے کے برتن اور سامان بھی بلاضرورت زیادہ مت خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد جاتا ہے۔

۲۹۔ اگر عورتیں ریل میں بیٹھیں اور اپنے ساتھ کے مرد دوسری جگہ بیٹھے ہوں تو جس اسٹیشن پر اترنا ہو ریل پہنچنے کے وقت اس اسٹیشن کا نام سن کر یا تختے پر لکھا ہوا دیکھ کر اترنا نہ چاہیئے بعض شہروں میں دو تین اسٹیشن ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کا مرد دوسرے اسٹیشن پر اترے اور یہ یہاں اتر پڑیں تو دونوں پریشان ہونگے یا مرد کی آنکھ لگ گئی اور وہ یہاں نہ اترا اور یہ اتر لیں تب بھی مصیبت ہوگی بلکہ جب اپنے گھر کا مرد آجاوے تب اتریں۔

۳۰۔ سفر میں لکھی پڑھی عورتیں یہ چیزیں بھی ساتھ رکھیں ایک کتاب مسئلوں کی، پنسل کاغذ تھوڑے سے کارڈ۔ وضو کا برتن

۳۱۔ سفر میں جانے والوں سے حتی الامکان کوئی فرمائش مت کرو کہ فلاں جگہ سے یہ خرید لانا۔ ہماری فلاں چیز فلاں جگہ رکھی ہے تم اپنے ساتھ لیتے آنا۔ یہ اسباب لیتے جاؤ فلانے کو پہنچا دینا یہ خط فلانے کو دے دینا۔ ان فرمائشوں سے اکثر دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر دوسرا بے فکر ہو تو اسکے بھروسے رہنے سے تمہارا نقصان ہوگا خط تو تین پیسے میں جہاں چاہو بھیج دو۔ اور جو چیز ریل میں منگا سکتی اور بھیج سکتی ہو یا وہ چیز اگر یہاں مل سکتی ہو تو مہنگی لے سکتی ہو اپنی تھوڑی سی بچت کے واسطے دوسروں کو پریشان کرنا بہتر نہیں بعض کام ہوتا ہے ذرا سا مگر اسکے بندوبست میں بہت الجھن ہوتی ہے اور اگر بہت ہی ناچاری آپڑے تو چیز کے منگانے میں پہلے دام بھی دے دو۔ اگر ریل میں آوے جاوے تو کچھ زیادہ دام دیدو کہ شاید اسکے پاس خود اپنا اسباب بھی ہو اور سب مل کر تولنے کے قابل ہو جاوے۔

۳۲۔ ریل میں یا ویسے کہیں سفر میں انجان آدمی کے ہاتھ کی دی ہوئی چیز کبھی نہ کھاوے بعضے شریر آدمی کچھ زہر یا نشہ کھلا کر مال اسباب لے بھاگتے ہیں۔

۳۳۔ ریل کی جلدی میں اسکا خیال رکھو کہ جس درجہ کا ٹکٹ تمہارے پاس ہے اس سے بڑے کرایہ کے درجہ میں مت بیٹھ جاؤ۔

۳۴۔ سینے میں اگر کپڑے میں سوئی اٹک جاوے تو اسکو دانت سے پکڑ کر مت کھینچو بعضی دفعہ ٹوٹ کر یا پھسل کر تالو میں

یا زبان میں گھس جاتی ہے۔

۳۵۔ ایک نہرنی ناخن تراشنے کو ضرور اپنے پاس رکھو۔ اگر وقت بے وقت نائن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن تراشنے کا آرام ملے گا۔

۳۶۔ بنی ہوئی دوا کبھی استعمال مت کرو جب تک اسکا پورا نسخہ کسی تجربہ کار سمجھدار حکیم کو دکھلا کر اجازت نہ لے لی جاوے۔ خاصکر آنکھ میں تو کبھی ایسی ویسی دوا ہرگز نہ ڈالنا چاہیئے۔

۳۷۔ جس کام کا پورا بھروسہ نہ ہو اس میں دوسرے کو کبھی بھروسہ نہ دے ورنہ تکلیف اور رنج ہوگا۔

۳۸۔ کسی کی مصلحت میں دخل اور صلاح نہ دے البتہ جس پر پورا اعتماد ہو یا خود پوچھے وہاں کچھ ڈر نہیں۔

۳۹۔ کسی کو ٹھیرانے پر یا کھانا کھلانے پر زیادہ اصرار نہ کرے بعض دفعہ اس میں دوسرے کو الجھن اور تکلیف ہوتی ہے ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الزام ہو۔

۴۰۔ اتنا بوجھ مت اٹھاؤ جو مشکل سے اٹھے ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ لڑکپن میں بوجھ اٹھا لیا اور ایسا کوئی بگاڑ پڑ گیا جس سے ساری عمر کی تکلیف کھڑی ہوگئی۔ خاصکر لڑکیاں اور عورتیں بہت احتیاط رکھیں ان کے بدن کے جوڑ اور رگ پٹھے اور بھی کمزور اور نرم ہوتے ہیں۔

۴۱۔ سوا یا سوئی یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر مت اٹھو شاید کوئی بھولے سے اس پر آبیٹھے اور وہ اسکے چبھ جاوے۔

۴۲۔ آدمی کے اوپر سے کوئی چیز وزن کی یا خطرہ کی مت دو اور کھانا پانی بھی کسی کے اوپر سے مت دو شاید ہاتھ سے چھوٹ جاوے

۴۳۔ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینا ہو تو موٹی لکڑی یا لات گھونسہ سے مت مارو۔ اللہ بچاوے اگر کہیں نازک جگہ چوٹ لگ جاوے تو لینے کے دینے پڑ جاویں اور چہرے اور سر پر بھی مت مارو۔

۴۴۔ اگر کہیں مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکی ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے اطلاع کر دو کیونکہ وہ لحاظ کے مارے خود پوچھیں گے نہیں چپکے چپکے سب فکر کرینگے خواہ وقت ہو یا نہ ہو۔ انہوں نے تکلیف جھیل کر کھانا پکایا۔ جب سامنے آیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم نے تو کھا لیا اسوقت ان کو کتنا افسوس ہوگا کہ پہلے ہی سے کیوں نہ کہدو۔ اسی طرح اگر کوئی دوسرا تمہاری دعوت کرے یا تم کو ٹھیرا لے تو گھر والے سے اجازت لو اور اگر ایسی ہی مصلحت ہو جس سے تم کو خود منظور کرنا پڑے تو گھر والے سے ایسے وقت اطلاع کر دو کہ وہ کھانا پکانے کا سامان نہ کرے۔

۴۵۔ جو جگہ لحاظ اور تکلف کی ہو وہاں خرید و فروخت کا معاملہ مناسب نہیں کیونکہ ایسی جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا ہے ایک دل میں کچھ سمجھتا ہے دوسرا کچھ سمجھتا ہے۔ انجام اچھا نہیں۔

۴۶۔ چاقو وغیرہ سے دانت مت کریدو۔

۴۷۔ پڑھنے والے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی طاقت کی ہمیشہ کھلاتی رہو۔

۴۸۔ جہاں تک ممکن ہو رات کو تنہا مکان میں مت رہو خدا جانے کیا اتفاق ہو اور ناچاری کی اور بات ہے بعضے آدمی یونہی مر کر رہ گئے اور کئی کئی روز کے بعد لوگوں کو خبر ہوئی۔

۴۹۔ چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر مت چڑھنے دو بلکہ اگر گھر میں کنواں ہو تو اس پر تختہ ڈلوا کر ہر وقت قفل لگائے رکھو اور ان کو لوٹا ڈورے کر پانی لانے کے واسطے کبھی مت بھیجو شاید وہاں جا کر خود ہی کنوئیں سے ڈول کھینچنے لگیں۔

۵۰۔ پتھر، سل، اینٹ بہت دنوں تک جو ایک جگہ رکھی رہتی ہے اکثر اُسکے نیچے بچھو وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اسکو دفعۃً مت اٹھالو خوب دیکھ بھال کر اُٹھاؤ۔

۵۱۔ جب بچھونے پر لیٹنے لگو تو اسکو کسی کپڑے سے پھر جھاڑ لو شاید کوئی جانور اس پر چڑھ گیا ہو۔

۵۲۔ ریشمی اور اونی کپڑوں کی تہوں میں نیم کی پتی اور کافور رکھ دیا کرو کہ اس سے کیڑا نہیں لگتا۔

۵۳۔ اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دبا کر رکھو تو ایک دو آدمی گھر کے جن کا تم کو پورا اعتبار ہو ان کو بھی بتلا دو ایک جگہ ایک عورت پانچ سو روپے میاں کی کمائی کے دبا کر مر گئی جگہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معلوم نہیں تھی سارا گھر کھود ڈالا کہیں پتہ نہ لگا میاں غریب آدمی تھا خیال کرو کیسا صدمہ ہوا ہوگا۔

۵۴۔ بعضے آدمی تالا لگا کر کنجی بھی اِدھر اُدھر پاس ہی رکھ دیتے ہیں یہ بڑی غلطی کی بات ہے۔

۵۵۔ مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے اُسکو نہ جلاویں اور چراغ میں بتی اپنے ہاتھ سے بنا کر ڈالیں جو نہ بہت باریک ہو نہ بہت موٹی بعضی مامائیں بے تمیز بہت موٹی بتی ڈال دیتی ہیں مفت میں دوگنا تگنا تیل برباد ہو جاتا ہے اور چراغ میں بتی اُکسانے کے لئے پابندی کے ساتھ ایک لکڑی یا لوہے پیتل کا تار ضرور رکھیں ورنہ انگلی خراب کرنی پڑتی ہے اور چراغ گل کرنے کے وقت احتیاط رکھیں اس پر ایسا ہاتھ نہ ماریں کہ چراغ ہی آ پڑے بلکہ اسکے لئے پنکھا یا کپڑا مناسب ہے اور مجبوری کو منہ سے بُجھا دیں۔

۵۶۔ رات کے وقت اگر روپے وغیرہ گننا ہو بہت آہستہ سے گنو کہ آواز نہ ہو اسکے ہزاروں دُشمن ہیں۔

۵۷۔ جلتا چراغ تنہا مکان میں چھوڑ کر مت جاؤ اسی طرح دیا سلائی سلگتی ہوئی ویسی ہی کہیں مت پھینکدو اسکو یا تو بجھا کر پھینکو یا پھینک کر جوتی وغیرہ سے مل ڈالو تا کہ بالکل اس میں چنگاری نہ رہے۔

۵۸۔ بچوں کو دیا سلائی سے یا آگ سے یا آتشبازی سے ہرگز کھیلنے مت دو ہمارے پڑوس میں ایک لڑکا دیا سلائی کھینچ رہا تھا

کرتے میں آگ لگ گئی تمام سینہ جل گیا ایک جگہ آتشبازی سے ایک لڑکے کا ہاتھ اڑ گیا۔

۵۹ ۔ پاخانہ وغیرہ میں چراغ لے جاؤ تو بہت احتیاط رکھو کہ کہیں کپڑوں میں نہ لگ جاوے بہت آدمی اس طرح جل چکے ہیں خاصکر مٹی کا تیل تو اور بھی غضب ہے۔

بچّوں کی احتیاط کا بیان

۱ ۔ ہر روز بچے کا ہاتھ ۔ منہ ۔ گلا ۔ کان چڈھے یعنی جنگاسے وغیرہ گیلے کپڑے سے خوب صاف کر دیا کریں میل جمنے سے گوشت گل کر زخم پڑ جاتے ہیں۔

۲ ۔ جب پیشاب یا پاخانہ کرے فوراً پانی سے طہارت کرا دیا کریں خالی چیتھڑے سے پونچھنے پر بس نہ کیا کریں اس سے بچے کے بدن میں خارش اور سوزش ہو جاتی ہے اگر موسم سرد ہو تو پانی نیم گرم کر لیں۔

۳ ۔ بچے کو الگ سلا دیں اور حفاظت کے واسطے دونوں طرف کی پٹیوں سے دو چار پائیاں ملا کر بچھا دیں یا اس کی دونوں کروٹ پر دو تکیے رکھ دیں تاکہ گر نہ پڑے ۔ پاس سلانے میں یہ ڈر ہے کہ شاید سوتے میں کہیں کروٹ کے تلے دب جاوے ہاتھ پاؤں نازک تو ہوتے ہی ہیں اگر صدمہ پہنچ جاوے تعجب نہیں ایک جگہ اسی طرح ایک بچہ رات کو دب گیا صبح کو مرا ہوا ملا۔

۴ ۔ جھولے کی زیادہ عادت بچے کو نہ ڈالیں کیونکہ جھولا ہر جگہ نہیں ملتا اور بہت گود میں بھی نہ رکھیں اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے

۵ ۔ چھوٹے بچے کو عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک آدمی کے پاس زیادہ ہل جانے سے اگر وہ آدمی مر جاوے یا نوکری سے چھڑا دیا جاوے تو بچہ کی مصیبت ہو جاتی ہے۔

۶ ۔ اگر بچہ کو انا کا دودھ پلانا ہو تو ایسی انا تجویز کرنا چاہیئے جس کا دودھ اچھا ہو اور جوان ہو اور دودھ اسکا تازہ ہو یعنی اسکا بچہ چھ سات مہینے سے زیادہ کا نہ ہو اور وہ خصلت کی اچھی ہو اور دیندار ہو۔ احمق بے شرم بدچلن ۔ کنجوس ۔ لالچی نہ ہو۔

۷ ۔ جب بچہ کھانا کھانے لگے انا اور کھلائی پر بچے کا کھانا نہ چھوڑیں بلکہ خود اپنے یا اپنے کسی سلیقہ دار معتبر آدمی کے سامنے کھانا کھلایا کریں تاکہ بے اندازہ کھا کر بیمار نہ ہو جاوے اور بیماری میں دوا بھی اپنے سامنے بنوا دیں اپنے سامنے پلا دیں۔

۸ ۔ جب کچھ سمجھدار ہو جاتے تو اسکو اپنے ہاتھ سے کھانے کی عادت ڈالیں اور کھانے سے پہلے ہاتھ دھلوا دیا کریں اور داہنے ہاتھ سے کھانا سکھلا دیں اور اس کو کم کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیماری اور حرص سے بچا رہے۔

۹ ۔ ماں باپ خود بھی خیال رکھیں اور جو مرد یا عورت بچے پر مقرر ہو وہ بھی خیال رکھے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے جب ہاتھ منہ میلا ہو جاوے فوراً دھلا دے۔

۱۰۔ اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچے کے ساتھ رہے کھیل کود کے وقت اس کا دھیان رکھے بہت دوڑنے کودنے نہ دے۔ بلند مکان پر لیجا کر نہ کھلاوے۔ بھلے مانسوں کے بچوں کے ساتھ کھلاوے کمینوں کے بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے دے زیادہ بچوں میں نہ کھیلنے دے۔ گلیوں سڑکوں میں نہ کھیلنے دے۔ بازار وغیرہ میں اسکو لیئے نہ پھرے۔ اسکی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے مناسب اسکو آداب قاعدے سکھلاوے۔ بیجا باتوں سے اسکو روکے۔

۱۱۔ کھلائی کو تاکید کر دیں کہ اسکو غیر جگہ کچھ نہ کھلاوے اگر کوئی اسکو کھانے پینے کی چیز دیوے تو گھر لا کر ماں باپ کے روبرو رکھ دے آپ ہی آپ نہ کھلاوے۔

۱۲۔ بچہ کو عادت ڈالیں کہ بجز اپنے بزرگوں کے اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگے اور نہ بغیر اجازت کے کسی کی دی ہوئی چیز لے۔

۱۳۔ بچہ کا بہت لاڈ پیار نہ کرے ورنہ ابتر ہو جاوے گا۔

۱۴۔ بچہ کو بہت تنگ کپڑے نہ پہناویں اور بہت گوٹا کناری بھی نہ لگاویں۔ البتہ عید بقرعید میں مضائقہ نہیں۔

۱۵۔ بچہ کو منجن مسواک کی عادت ڈالیں۔

۱۶۔ اس کتاب کے ساتویں حصہ میں جو آداب اور قاعدے کھانے پینے کے، بولنے چالنے کے، ملنے جلنے کے، اٹھنے بیٹھنے کے لکھے گئے ہیں ان سب کی عادت بچے کو ڈالیں۔ اس بھروسہ نہ رہیں کہ بڑا ہو کر آپ سیکھ جائے گا یا اسکو اسوقت پڑھا دینگے یاد رکھو آپ سے کوئی نہیں سیکھا کرتا اور پڑھنے سے جان تو جاتا ہے مگر عادت نہیں پڑتی اور جب تک نیک باتوں کی عادت نہ ہو کتنا ہی کوئی لکھا پڑھا ہو ہمیشہ اس سے بے تمیزی نالائقی اور دل دکھانے کی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کچھ چوتھے حصے کے ص۴۳ اور نویں حصے کے ص۶۳ پر بچوں کے متعلق لکھا گیا ہے وہاں دیکھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھے۔

۱۷۔ پڑھنے میں بچے پر بہت محنت نہ ڈالے شروع میں ایک گھنٹہ پڑھنے کا مقرر کرے پھر دو گھنٹے پھر تین گھنٹے اسی طرح اس کی طاقت اور سہار کے موافق اس سے محنت لیتا رہے ایسا نہ کرے کہ سارا دن پڑھاتا رہے۔ ایک تو تھکن کی وجہ سے بچہ جی چرانے لگے گا پھر زیادہ محنت سے دل اور دماغ خراب ہو کر ذہن اور حافظہ میں فتور آجاوے گا اور بیماروں کی طرح سست رہنے لگے گا پھر پڑھنے میں جی نہ لگاوے گا۔

۱۸۔ سوائے معمولی چھٹیوں کے بدون سخت ضرورت کے بار بار چھٹی نہ دلوا دیں کہ اس سے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ جہاں تک میسر ہو جو علم جو فن سکھلا دیں ایسے آدمی سے سکھلا دیں جو اس میں پورا عالم اور کامل ہو۔ بعضے آدمی سستا معلم رکھ کر اس سے تعلیم دلواتے ہیں شروع ہی سے طریقہ بگڑ جاتا ہے پھر درستی مشکل ہو جاتی ہے۔

۲۰۔ آسان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں اور مشکل سبق صبح کو کیونکہ اخیر وقت طبیعت تھکی ہوئی ہوتی ہے

مشکل سبق سے گھبرا دے گی۔

۲۱۔ بچوں کو خصوصاً لڑکی کو پکانا اور سینا ضرور سکھاؤ۔

۲۲۔ شادی میں دولہا دلہن کی عمر میں زیادہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔

۲۳۔ اور بہت کم عمری میں شادی نہ کریں اس میں بھی بہت بڑے نقصان ہیں۔

۲۴۔ لڑکوں کو تعلیم کرو کہ سب کے سامنے خاصکر لڑکیوں یا عورتوں کے سامنے ڈھیلے سے استنجا نہ سکھلایا کریں۔

بعض باتیں نیکیوں کی اور نصیحتوں کی

۱۔ پرانی باتوں کا کسی کو طعنہ دینا بری بات ہے۔ عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ جن رنجوں کی صفائی اور معافی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہو گی پھر ان رنجوں کے ذکر کو لے بیٹھیں گی یہ گناہ بھی ہے اور اس سے دلوں میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ اپنی سسرال کی شکایت ہرگز میکے میں جا کر مت کرو بعضی شکایت گناہ بھی ہے اور یہ بے صبری کی بھی بات ہے اور اکثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح سسرال میں جا کر میکے کی تعریف یا وہاں کی بڑائی مت کرو اس میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ ہو جاتا ہے اور سسرال والے سمجھتے ہیں کہ ہم کو یہ بیقدر سمجھتی ہے اس سے وہ بھی اسکی بیقدری کرنے لگتے ہیں

۳۔ زیادہ بکواس کی عادت مت ڈالو ورنہ بہت سی باتوں میں کوئی نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج اور عقبیٰ میں گناہ ہوتا ہے۔

۴۔ جہاں تک ہو سکے اپنا کام کسی سے مت لو خود اپنے ہاتھ سے کر لیا کرو بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو اس سے تم کو ثواب بھی ہو گا اور اس سے ہر دلعزیز ہو جاؤ گی۔

۵۔ ایسی عورتوں کو کبھی منہ مت لگاؤ اور نہ کان دے کر ان کی بات سنو جو ادھر ادھر کی باتیں گھر میں آکر سنا دیں۔ ایسی باتیں سننے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور کبھی فساد بھی ہو جاتا ہے۔

۶۔ اگر اپنی ساس نند۔ دیورانی۔ جیٹھانی یا دور و نزدیک کے رشتہ دار کی کوئی شکایت سنو تو اسکو دل میں مت رکھو بہتر تو یہ ہے کہ اسکو جھوٹ سمجھ کر دل سے نکال ڈالو۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو جس نے تم سے کہا ہے اس کا سامنا کرا کر منہ در منہ اس کو صاف کر لو اس سے فساد نہیں بڑھتا۔

۷۔ نوکروں پر ہر وقت سختی اور تنگی مت کیا کرو اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال رکھو تاکہ وہ ماما نوکروں کو یا ان کے بچوں کو نہ

ستانے پاویں کیونکہ یہ لوگ لحاظ کے مارے زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے لیکن دل میں ضرور کوسیں گے پھر اگر نہ بھی کوسا جب بھی ظلم کا وبال اور گناہ تو ضرور ہوگا۔

۸۔ اپنا وقت فضول باتوں میں مت کھویا کرو اور بہت سا وقت اس کام کے لئے بھی رکھو کہ اس میں لڑکیوں کو قرآن اور دین کی کتابیں پڑھایا کرو اگر زیادہ نہ ہو تو قرآن کے بعد یہ کتاب بہشتی زیور شروع سے ختم تک تو ضرور پڑھا دیا کرو۔ لڑکیاں چاہے اپنی ہوں یا پرائی ہوں ان سب کے لئے اسکا بھی خیال رکھو کہ ان کو ضروری ہنر بھی آجاویں لیکن قرآن کے ختم ہونے تک ان سے دوسرا کام مت لو اور جب قرآن پڑھ چکیں اور صاف بھی کرلیں پھر صبح کے وقت پڑھاؤ پھر جب چھٹی لیکر کھانا کھا چکیں ان سے لکھواؤ۔ پھر دن رہے سے ان کو کھانا پکانے کا اور سینے پرونے کا کام سکھاؤ۔

۹۔ جو لڑکیاں تم سے پڑھنے آویں ان سے اپنے گھر کے کام مت لو نہ ان سے اپنے بچوں کی ٹہل کراؤ بلکہ ان کو بھی اپنی اولاد کی طرح رکھو۔

۱۰۔ نام کے واسطے کبھی کوئی فکر کوئی بوجھ اپنے اوپر مت ڈالو گناہ کا گناہ مصیبت کی مصیبت۔

۱۱۔ کہیں آنے جانے کے وقت اسکی پابند مت ہو کہ خواہ مخواہ جوڑا ضرور ہی بدلا جاوے زیور بھی سارا لادا جاوے کیونکہ اکثر یہی نیت ہوتی ہے کہ دیکھنے والے ہم کو بڑا سمجھیں سو ایسی نیت خود گناہ ہے اور چلنے میں اسکے سبب دیر بھی ہو جاتی ہے جس سے طرح طرح کے حرج ہو جاتے ہیں مزاج میں عاجزی اور سادگی رکھو۔ کبھی جو کپڑے پہنے بیٹھی ہو وہی پہن کر چلی جایا کرو کبھی اگر کپڑے زیادہ میلے ہوئے یا ایسا ہی کوئی موقع ہوا مختصر طور پر جتنا آسانی سے اور جلدی سے ہو سکا بدل بدلا لیا بس چھٹی ہوئی۔

۱۲۔ کسی کے بدلہ لینے کے وقت اسکے خاندان کے مرے ہوؤں کے عیب مت نکالو اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے اور خواہ مخواہ دوسروں کو رنج ہوتا ہے۔

۱۳۔ دوسروں کی چیز جب برت چکو یا جب برتن خالی ہو جاوے فوراً واپس کردو۔ اگر کوئی اتفاق سے اسوقت لیجانیوالا نہ ملے تو اسکو اپنے برتنے کی چیزوں میں ملا جلا کر مت رکھو بالکل علیحدہ اٹھا کر رکھ دو تاکہ وہ چیز ضائع نہ ہو ویسے بھی بے اجازت کسی کی چیز برتنا گناہ ہے۔

۱۴۔ اچھے کھانے پینے کی عادت مت ڈالو ہمیشہ ایک سا وقت نہیں رہتا پھر کسی وقت بہت مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔

۱۵۔ احسان کسی کا چاہے تھوڑا ہی سا ہو اسکو کبھی مت بھولو اور اپنا احسان چاہے جتنا ہی بڑا ہو مت جتلاؤ۔

۱۶۔ جس وقت کوئی کام نہ ہو سب سے اچھا شغل کتاب دیکھنا ہے۔ اس کتاب کے ختم پر بعضی کتابوں کے نام لکھ دیئے ہیں ان کو دیکھا کرو۔ اور جن کتابوں کا اثر اچھا نہ ہو ان کو کبھی مت دیکھو۔

۱۷ - چلّا کر کبھی مت بولو باہر آواز جاوے گی کیسی شرم کی بات ہے۔

۱۸ - اگر رات کو اُٹھو اور گھر والے سوتے ہوں تو کھڑ کھڑ دھڑ دھڑ مت کرو زور سے مت چلو تم تو ضرورت سے جاگیں بھلا اوروں کو کیوں جگایا جو کام کرو آہستہ کرو، آہستہ کواڑ کھولو، آہستہ پانی لو، آہستہ تھوکو، آہستہ چلو، آہستہ گھڑا بند کرو۔

۱۹ - بڑوں سے ہنسی مت کرو بے ادبی کی بات ہے اور کم حوصلہ لوگوں سے بے تکلفی نہ کرو کہ وہ بے ادب ہو جائیں گے پھر تم کو ناگوار ہوگا یا وہ لوگ کہیں دوسری جگہ گستاخی کر کے ذلیل ہوں گے۔

۲۰ - اپنے گھر آنے والوں کی یا اپنی اولاد کی کسی کے سامنے تعریف مت کرو۔

۲۱ - اگر کسی محفل میں سب کھڑے ہو جاویں تم بھی مت بیٹھی رہو کہ اسمیں تکبّر پایا جاتا ہے۔

۲۲ - اگر دو شخصوں میں آپس میں رنج ہو تو تم ان دونوں کے درمیان ایسی بات کوئی مت کہو کہ اگر انمیں میل ہو جاوے تو تمکو شرمندگی اُٹھانی پڑے

۲۳ - جب تک روپے پیسے یا نرمی سے کام نکل سکے سختی اور خطرہ میں نہ پڑو۔

۲۴ - مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کرو۔ اس سے مہمان کا دِل ویسا کھلا ہوا نہیں رہتا جیسا کہ پہلے تھا۔

۲۵ - دشمن کیساتھ بھی اخلاق کے ساتھ پیش آؤ اسکی دشمنی نہ بڑھے گی۔

۲۶ - روٹی کے ٹکڑے یوں ہی مت پڑے رہنے دو۔ جہاں دیکھو اُٹھا لو اور صاف کر کے کھا لو اگر نہ کھا سکو کسی جانور کو دے دو اور دستر خوان جس میں ریزے ہوں اسکو ایسی جگہ مت جھاڑو جہاں کسی کا پاؤں آوے۔

۲۷ - جب کھانا کھا چکو اسکو چھوڑ کر مت اُٹھو کہ اس میں بے ادبی ہے بلکہ پہلے برتن اُٹھوا دو تب خود اُٹھو۔

۲۸ - لڑکیوں پر تاکید کرو لڑکوں میں نہ کھیلا کریں کیونکہ اسمیں دونوں کی عادت بگڑتی ہے اور جو غیر لڑکے گھر میں آویں چاہے وہ چھوٹے ہی ہوں مگر اُس وقت لڑکیاں وہاں سے ہٹ جایا کریں۔

۲۹ - کسی سے ہاتھ پاؤں کی ہنسی ہرگز مت کرو اکثر تو رنج ہو جاتا ہے اور کبھی جگہ بے جگہ چوٹ بھی لگ جاتی ہے اور زبانی بھی زیادہ ہنسی مت کرو جس سے دوسرا چڑنے لگے اس میں بھی تکرار ہو جاتی ہے خاصکر مہمان سے ہنسی کرنا اور بھی بیہودہ بات ہے جیسے بعضے آدمی براتیوں سے ہنسی کرتے ہیں۔

۳۰ - اپنے بزرگوں کے سرہانے مت بیٹھو لیکن اگر وہ کسی وجہ سے خود حکم طور پر بیٹھنے کو کہیں تو اُسوقت ادب یہی ہے کہ کہنا مان لو

۳۱ - اگر کسی سے کوئی چیز مانگنے کے طور پر لو تو ایک تو اسکو خوب احتیاط سے رکھو اور جب وہ خالی ہو جاتے فوراً اسکے پاس پہنچا دو یہ راہ مت دیکھو کہ وہ خود مانگے اوّل تو اسکو خبر کیا کہ اب خالی ہو گئی دوسرے شاید لحاظ کے مارے نہ مانگے اور شاید اسکو یاد نہ رہے پھر ضرورت کے وقت اس کو کیسی پریشانی ہو گی اسی طرح کسی کا قرض ہو تو اسکا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو فوراً

جتنا ہو سکا قرض اُتار دیا۔

۳۲ ۔ اگر کبھی کسی ناچاری میں کہیں رات بے رات پیدل چلنے کا موقع ہو تو چھڑے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر ہاتھ میں لے لو راستہ میں بجاتی ہوئی مت چلو۔

۳۳ ۔ اگر کوئی بالکل تنہا کوٹھری وغیرہ میں ہو اور کواڑ وغیرہ بند ہوں تو دفعتًہ کھول کر اندر مت چلی جاؤ خدا جانے وہ آدمی ننگا ہو کھلا ہو یا سوتا ہو اور ناحق بے آرام ہو بلکہ آہستہ آہستہ پہلے پکار دو اور اندر جانے کی اجازت لو اگر وہ اجازت دے تو اندر جاؤ نہیں تو خاموش ہو جاؤ۔ پھر دوسرے وقت سہی۔ البتہ اگر کوئی بہت ہی ضرورت کی بات ہو تو پکار کر جگا لو جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک اندر پھر بھی مت جاؤ۔

۳۴ ۔ جس آدمی کو پہچانتی نہ ہو اسکے سامنے کسی شہر یا قوم کی بُرائی مت کرو شاید وہ آدمی اُسی شہر یا اُسی قوم کا ہو پھر تم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۵ ۔ اسی طرح جس کام کا کرنے والا تم کو معلوم نہ ہو تو یوں مت کہو یہ کس بیوقوف نے کیا ہے یا ایسی ہی کوئی بات مت کہو شاید کسی ایسے شخص نے کیا ہو جس کا تم لحاظ کرتی ہو پھر معلوم ہوئے پیچھے شرمندہ ہونا پڑے۔

۳۶ ۔ اگر تمہارا بچہ کسی کا قصور خطا کرے تو تم کبھی اپنے بچہ کی طرفداری مت کرو خاصکر بچے کے سامنے ایسا کرنا بچے کی عادت خراب کرنا ہے۔

۳۷ ۔ لڑکیوں کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھو کہ داماد کے مزاج میں خدا کا خوف اور دینداری ہو ایسا شخص اپنی بی بی کو ہمیشہ آرام سے رکھتا ہے۔ اگر مال و دولت بہت کچھ ہوا اور دین نہ ہوا تو وہ شخص اپنی بی بی کا حق ہی نہ پہچانے گا اور اسکے ساتھ وفاداری نہ کرے گا بلکہ روپیہ پیسہ بھی نہ دے گا اگر دیا بھی تو اس سے زیادہ جلاوے گا۔

۳۸ ۔ بعضی عورتوں کی عادت ہے کہ پردے میں سے کسی کو بلانا ہو تو خبر کرنے کے لئے آڑ میں کھڑی ہو کر ڈھیلا پھینکتی ہیں بعضی دفعہ وہ کسی کے لگ جاتا ہے ایسا کام کرنا نہ چاہیئے جس میں کسی کو تکلیف پہنچنے کا شبہ ہو بلکہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی اینٹ وغیرہ کھٹ کھٹا دینا چاہیئے۔

۳۹ ۔ اپنے کپڑوں پر سوئی ڈورے سے کوئی نشان پھول وغیرہ بنا دیا کرو کہ دھوبی کے گھر کپڑے بدلے نہ جاویں ورنہ کبھی غلطی سے تم دوسرے کے اور دوسرا تمہارے کپڑے برت کر خواہ مخواہ گنہگار ہو گا اور دُنیا کا بھی نقصان ہے۔

۴۰ ۔ عرب میں دستور ہے کہ جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے اُن بزرگ کے پاس لا کر کہتے ہیں کہ آپ اسکو ایک دو روز استعمال کر کے ہم کو دے دیجئے۔ اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا اور نہ اگر

بیس آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک کپڑا مانگیں تو اُن کی گٹھڑی میں تو ایک چیتھڑا بھی نہ رہے ہمارے ہندوستان میں بیدھڑک مانگ بیٹھتے ہیں بعضی دفعہ اُن کو سوچ ہو جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ بھی عرب کا دستور برتیں تو بہت مناسب ہے۔

۴۱۔ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو اگر اسکے خلاف مناسب جواب دیتا ہو تو اپنی طرف سے جواب دو کسی اور کے نام سے مت کہو کہ تم یوں کہتے ہو اور فلاں شخص اسکے خلاف کہتا ہے کیونکہ اگر اس دوسرے شخص کو اُس نے کچھ کہہ دیا تو وہ سُنکر رنجیدہ ہوگا۔

۴۲۔ محض اٹکل اور گمان سے بدون تحقیق کئے ہوئے کسی پر الزام مت لگاؤ اس سے بہت دل دکھتا ہے۔

تھوڑا سا بیان ہاتھ کے ہُنر اور پیشہ کا

بعضی لاوارث غریب عورتیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اسکا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کر لیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چار پیسے حاصل کریں مگر ہندوستان کے جاہل نکاح کو اور ہنر کو دونوں کو عیب سمجھتے ہیں اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر تبلاؤ ان بیچاریوں کا کیونکر گذر ہو (بیبیو!) دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر تو خدائے تعالٰی نے اختیار دیا ہے دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کر لے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اسکو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گذر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرو۔ اگر کوئی حقیر سمجھے یا ہنسے ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان تو چھٹے حصے میں آچکا ہے اور ہنر اور پیشے کا بیان اب کیا جاتا ہے (بیبیو!) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبر ان کاموں کو کیوں کرتے ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔ حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گذرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں اور پیغمبروں کے بعضے ایسے کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے اور بعضے کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں جن میں پیغمبروں کا حال ہے ان سب میں سے تھوڑوں کا نام لکھا جاتا ہے۔

بعضے پیغمبروں اور بزرگوں کے ہاتھ کے ہُنر کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور آٹا پیسا ہے اور روٹی پکائی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنے کا اور درزی کا کام کیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا کام ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام بھی تجارت کرتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعضوں نے اُن کو پیغمبر بھی کہا ہے وہ زنبیل بُنتے تھے جیسے یہاں ڈلیا یا ٹوکری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھیتی کی ہے اور تعمیر کا کام کیا ہے خانہ کعبہ بنایا تھا۔ حضرت لوط علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تیر بنا کر نشانہ لگاتے تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کے سب فرزند بکریاں چراتے تھے اور اُن کے بال بچوں کو فروخت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے غلہ کی تجارت کی ہے جب قحط پڑا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے یہاں اونٹ اور بکریوں کے بچے بڑھتے تھے اور کھیتی ہوتی تھی۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے یہاں بکریاں چرائی جاتی تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی سال بکریاں چرائی ہیں اور اُن کے نکاح کا یہی مہر تھا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے تجارت کی ہے۔ حضرت الیسع علیہ السلام کھیتی کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے جو کہ لوہار کا کام ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام بڑے حکمت والے عالم ہوئے ہیں اور بعضوں نے اُن کو پیغمبر بھی کہا ہے اُنھوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بُنتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوکاندار کے یہاں کپڑے رنگے تھے۔ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلکہ سب پیغمبروں کا بکریاں چرانا ابھی بیان ہو چکا ہے ــــــــ اگرچہ ان پیغمبروں کا گذر ان چیزوں پر نہ تھا مگر یہ کام کئے تو ہیں ان سے عار تو نہیں کی اور بڑے بڑے ولی اور بڑے بڑے عالم جن کی کتابوں کا مسئلہ سند ہے ان میں سے کسی نے کپڑا بُنا ہے کسی نے چمڑے کا کام کیا ہے کسی نے جوتی سینے کا کام کیا ہے کسی نے مٹھائی بنائی ہے پھر ایسا کون ہے جو ان سب سے زیادہ توبہ توبہ عزت دار ہے۔

بعضے آسان طریقے گذر کرنے کے

صابون بنانا۔ گوٹا بُننا۔ چکن کاڑھنا۔ جالی بنانا۔ کمربند بُننا۔ سوت کے تمام یعنی بٹن بنانا۔ جرابیں یعنی موزے سوتی یا اُونی بنانا۔ گلوبند بنانا۔ ٹوپیاں یا صدری یا کرتیاں اور کرتے سی سی کر بیچنا۔ روشنائی بنانا۔ کپڑے رنگنا۔ زردوزی یعنی کارچوبی کا کام۔ سوزن کا کام بنانا ٹوپی پر جیسے میرٹھ میں بکتی ہیں سینا اور اگر سینے کی مشین منگا لی جائے تو اور بھی جلدی کام ہو اور بہت فائدہ رہے

مُرغی کے انڈے بچے بیچنا۔ رحل۔ چوکی صندوق وغیرہ رنگنا۔ لڑکیاں پڑھانا کپاس لیکر چرخی سے بنولے نکالکر روئی اور بنولے الگ الگ بیچنا۔ چرخے سے سُوت کاتنا یا اسکی نواڑ یا کپڑے بنوا کر بیچنا۔ دھان خرید کر اور کوٹ کر چاول نکال کر بیچنا۔ کتابوں کی جلد باندھنا چٹنی اچار بنانا چارپائی بننا اور اس میں پھول ڈالنا۔ بان یعنی رسی بٹنا۔ نواڑ بننا۔ چورن وغیرہ کی گولیاں یا نمک سلیمانی بنا کر بیچنا۔ کھجور کی چٹائیاں یا پنکھے بنا کر بیچنا۔ شربت انار۔ شربت عناب وغیرہ یا سرکہ بنا کر بیچنا۔ گوٹے کی تجارت کرنا۔ برتنوں پر قلعی اور مسی جوش کرنا۔ کپڑے چھاپنا جیسے عمامہ۔ جانماز۔ رومال۔ چادر۔ فرد۔ رضائی وغیرہ فصل میں سرسوں وغیرہ لے کر بھر لینا اور فصل کے بعد جب مہنگی[1] ہو بیچ ڈالنا۔ سُرمہ باریک پیس کر یا اس میں کوئی فائدہ کی دوا ملا کر اُس کی پُڑیاں بنا کر بیچنا۔ پینے کا تمباکو بنا کر بیچنا۔ بسکٹ اور نان پاؤ بنا کر بیچنا۔ سُوت کی ڈوریاں بٹنا۔ رانگ یا مونگے کا کُشتہ بنا کر بیچنا اور ایسے ہی ہلکے اور چلتے کام بہت ہیں جس کا موقع ہوا کر لیا بعض کام تو ایسے ہیں کہ بے دیکھے سمجھ میں نہیں آ سکتے اُن کو تو کسی سے سیکھ لیں اور بعضے کام ایسے ہیں کہ سمجھدار آدمی کتاب میں پڑھ کر بنا سکتا ہے ایسے کاموں کی ترکیب لکھی جاتی ہے اور ان میں بہت سی باتیں گھر کے روزانہ برتاؤ میں بھی کام آتی ہیں اور نویں حصے میں چورن اور سلیمانی نمک اور رانگ اور مونگے کے کُشتے کی ترکیب لکھ دی ہے۔

صابن بنانے کی ترکیب

سجی ایک من چُونا ایک من۔ تیل رینڈی کا یا گلو کا نو سیر۔ چربی سترہ سیر۔ اوّل سجی کو ایک صاف جگہ پر رکھیں مثلاً چبوترہ پختہ ہو یا زمین پختہ ہو۔ غرض اس سے یہ ہے کہ اس میں مٹی نہ ملجاوے اور جو ڈھیلے سجی کے ہوں اُن کو پتھر وغیرہ سے توڑ ڈالیں پھر اسکے اُوپر چُونے کو ڈالیں اگر ڈھیلے ہوں تو تھوڑا پانی اس پر چھڑکیں تاکہ وہ سب گل کر باریک قابل ملنے کے ہو جاویں اور دونوں کو خوب ملاویں تاکہ چُونہ سجی بالکل ملجاوے اور ایک حوض پختہ اسطرح کا تیار کیا جاوے اور اس طرح سے اسکے اندر چار اینٹیں چاروں طرف کونوں پر رکھدی جاویں اور ان اینٹوں پر ایک لوہے کی جالی جو مثل چھلنی کے ہو رکھ دی جاوے مگر چھید بڑے بڑے ہوں اور جالی کے اُوپر ٹاٹ بچھایا جاوے اور یہ ٹاٹ اتنا بڑا ہو کہ اس حوض کی دیواروں سے باہر بھی تھوڑا تھوڑا لٹکا رہے اور اس ٹاٹ اور جالی سے غرض یہ ہے کہ جب اسکے اوپر وہ چونہ اور سجی جو ملا ہوا رکھا ہے ڈال دیا جاوے گا تو ٹاٹ اور جالی کے چھیدوں سے عرق نیچے

---

[1] جبکہ گرانی کی تو عادت کرے اور دل میں نہ چاہے کہ یہ چیز گراں ہو جاوے تاکہ مجھے نفع ہو بلکہ خود گراں ہو جاوے اسوقت فروخت کرے جتنا نفع قسمت میں ہوگا خود ہی ہو جاویگا پھر بدنیتی سے کیا فائدہ بلکہ بے برکتی اور محرومی کا خطرہ ہے ۱۲ منہ

[2] بعض حضرات کی رائے تھی کہ اب چونہ سجی سے صابون بنانے کا رواج نہیں ہے لہٰذا اسکی ترکیب کو حذف کر دیا جاوے مگر صابون بنانے والوں سے معلوم ہوا کہ بنارسی کپڑا اسی صابن سے صاف ہوتا ہے اور کسی صابن سے صاف نہیں ہوتا اس لئے اس کی ترکیب کو باقی رکھا گیا شبیر علی

ٹپکے گا اور جالی کے اونچے رہنے کے لئے اینٹ رکھی گئی ہے اور اگر جالی میسّر نہ ہو تو بانس کا ٹٹر بندھوا کر یا لکڑی بچھا کر اسکے اوپر ٹاٹ ڈال کر ٹپکا دیں اور اس نل کے منہ کے نیچے ایک برتن جیسے گھڑا یا کوئی اور برتن رکھدیں اور اس حوض میں اوپر تک پانی بھردیں اور ہلائیں نہیں اس حوض کا عرق ٹپک ٹپک کر نل کے ذریعے سے اس برتن میں آجاوے گا جب برتن بھر جاوے ہٹالیویں اور دوسرا برتن رکھدیویں اور جتنا پانی کم ہوتا جاوے اور پانی ڈالتے جاویں البتہ جب ختم کا وقت آوے یعنی قریب ختم کے تب ہلا دیویں اور اوّل پانی کو علیحدہ کرلیویں اور اوّل کی پہچان یہ ہے کہ جب تک سُرخ رنگ کا پانی آوے اوّل ہے اور جب اس سے کم سُرخی دار آوے تو وہ دوسرا ہے اور جب بہت کم رنگ معلوم ہو یعنی سفیدی مائل پانی آنے لگے وہ تیسرا ہے اور اسی طرح تینوں درجوں کے پانی کو علیحدہ کیا جاوے لیکن اسکی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے اگر علیحدہ علیحدہ نہ بھی کیا جاوے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے صرف ایک چھوٹا گھڑا اخیر پانی یعنی تیسرے درجہ کا علیحدہ کرلینا کافی ہے اور اگر تھوڑا سا صابون بنانا ہو تو حوض کی ضرورت نہیں بلکہ جس طرح عورتیں چارپائی وغیرہ میں کپڑا باندھ کر کسم کی رنگی ٹپکاتی ہیں اسی طرح ٹپکالیں جب سب ٹپک چکے تو اوّل کڑھاؤ میں ایک لوٹا پانی سادہ استعمالی چھوڑ دیا جاوے بعد ازاں چربی اور تیل چھوڑ دیں جب جوش کر آوے تو وہی اخیر کا عرق جو اتنا ہو کہ ایک چھوٹے سے گھڑے میں آجاوے اور اسکو علیحدہ کرلیا ہے لیکر اسمیں تھوڑا تھوڑا چھوڑ دیں یعنی تھوڑا سا پانی پہلے چھوڑا جب گاڑھا ہونے لگے تب پھر تھوڑا سا اور ڈالدیا اسی طرح جب سب پانی ختم ہو جاوے تو پھر اور دوسرے برتنوں کا پانی جو علیحدہ رکھا ہے تھوڑا تھوڑا بدستور ڈالیں اور پکاویں اور تھوڑے کا مطلب ایک لوٹا پانی ہے اسی طرح کل پانی ڈال دیویں۔ اسکے بعد خوب پکاویں جب قوام پر آجاوے یعنی خوب سخت گاڑھا ہو جاوے اسوقت تھوڑا سا کفگیر سے نکال کر ٹھنڈا کر کے ہاتھ سے گولی بناویں اور دیکھیں ہاتھ میں تو نہیں لگتا۔ اگر ہاتھ میں چپکتا ہو تو اور پکاویں پھر دیکھیں کہ ہاتھ میں تو نہیں چپکتا۔ جب نہ چپکے اور گولی بناتے بناتے فوراً سخت ہو جاوے جیسا کہ صابون تیار ہوتا ہے تو بس تیار ہو گیا۔ اس قوام کے تیار ہو جانے پر آگ کا تاؤ کم کردیں بلکہ سب لکڑیاں اور آگ اسکے نیچے سے نکال لیویں۔ کچھ وقفے کے بعد اس کو ایک حوض میں جمادیں اور اس حوض کی ترکیب یہ ہے کہ یا تو اینٹوں کو کھڑا کر کے حوض کی طرح بنالیویں یا چار تختوں کو کھڑا کر دیویں اس طرح اور اس کے باہر چاروں طرف اینٹ وغیرہ کی آڑ لگا دیویں تاکہ تختے نہ گریں اور حوض کے اندر ایک کپڑا موٹا پرانا ردی لیکن اس میں سوراخ نہ ہو یا گُدڑی وغیرہ ہو بچھادیں یہاں تک کہ چاروں طرف جو تختے کی دیوار ہے ان پر بھی بچھا دیا جاوے بعد اسکے اس کڑھاؤ سے تھوڑا سا صابون ڈبو سے نکال کر حوض میں ڈال دیں اور کفگیر سے چلاتے جاویں تاکہ جلد خشک ہو جاوے پھر اسکے اوپر تھوڑا اور نکال کر ڈالیں اور چلائیں جب وہ بھی خشک ہو جاوے تو اور ڈالیں غرض کہ سب کڑھاؤ سے نکال کر

حوض میں اسی طرح ڈال کر جمادیں اور بعد ٹھنڈا ہونے کے تختے علیحدہ کر کے صابون کو باحتیاط رکھا جاوے خواہ تار سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لئے جاویں اور جس چولھے پر کڑھاؤ رکھا جاوے گا اس کا نقشہ یہ ہے۔ یہ بھٹی ہے یعنی گول چولھا۔ کڑھاؤ کے موافق اس چولھے پر کڑھاؤ کو اس طرح رکھا جاوے کہ آنچ برابر سب طرف پہنچے۔

نام اور شکل برتنوں کی جن کی حاجت ہوگی

۱- ایک کفگیر لوہے کا یا لکڑی کا لمبی ڈنڈی کا جیسا پلاؤ پکانے کا ہوتا ہے اس سے چلایا جاوے گا۔

۲- ایک برتن جیسا تانبلوٹ مسجدوں میں پانی نکالنے کا ہوتا ہے ڈنڈی دار جس میں تین سیر پانی آسکے ایسا بنوانا چاہیئے ٹین کا اس سے عرق یعنی وہی پانی ڈالا جائے گا۔

۳- ایک برتن صابون کو کڑھاؤ سے نکالنے کا جیسا ڈوبو پلاؤ یا سالن نکالنے کا ہوتا ہے جس سے صابون کڑھاؤ سے نکالکر حوض میں ڈالا جاویگا۔

دوسری ترکیب صابن بنانے کی

اب سے کچھ عرصہ پہلے ہندوستان میں عام طور پر سجی چونہ اور تیل سے صابون بناتے تھے جس کو دیسی صابون کہا جاتا تھا اس کا طریقہ دشوار اور مال بھی کچھ اچھا نہ ہوتا تھا اس زمانے میں جہاں ہر قسم کی دستکاریوں میں ترقی ہوئی ہے صابون کی صنعت میں بھی بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ اس زمانے میں صابون سازی کے طریقے نہایت آسان اور کارآمد ایجاد ہو گئے جن میں سے کپڑے دھونے کا صابون بنانے کا طریقہ جسکی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے لکھا جاتا ہے۔ انگریزی صابون دو طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔ ایک کچا (کولڈ پراسس) دوسرا پکا (ہاٹ پراسس) کہلاتا ہے۔ پکا صابون اگرچہ قدرے دشوار ہے لیکن بمقابلہ کچے صابون کے قیمت بہت کم گھسنے والا اور کپڑے کو زیادہ صاف کرنیوالا ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اول ہی اول دو چار مرتبہ بنانے سے خراب ہو جائے اور ٹھیک نہ بنے لیکن جب اسکا بنانا آجائے گا تو بہت منافع کا کام ہے اور اس صابون کے بڑے جزو صرف دو ہیں۔ ایک کاسٹک دوسرا تیل یا چربی۔ کاسٹک ایک قسم کے تیزاب کا نام ہے جو شہروں میں عام طور پر مل سکتا ہے اور وہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک چورا مثل شکر سرخ کے مگر رنگ اسکا بالکل سفید مثل چونہ کے ہوتا ہے جس کو انگریزی میں پاوڈر کہتے ہیں اور نام اس کا ۹۸ + ۹۹ کا کاسٹک ہے۔ دوسرا بڑے بڑے ڈلوں کی صورت میں ہوتا ہے رنگ اس کا بھی نہایت سفید اور نام اس کا ۷۰ + ۷۲ یا ۶۰ + ۶۲ کا کاسٹک ہے۔ صابون بنانے سے پہلے کاسٹک میں پانی ڈال کر گلا لیتے ہیں جب

یہ پانی میں حل ہوجاتا ہے تو اسکو لائی کہتے ہیں ۹۸ + ۹۹ کے ایک سیر کاسٹک میں اگر اڑھائی سیر پانی ڈالا جائے اور ۷۰ + ۷۲ کے کاسٹک میں دو سیر پانی ڈالا جائے تو ۳۵ ڈگری (درجے) کی لائی تیار ہوجاتی ہے لیکن کاسٹک کے گھٹیا بڑھیا ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ڈگری میں فرق ہوجاتا ہے یعنی کبھی تو بجائے ۳۵ ڈگری کے ۳۴ یا ۳۳ ڈگری کی لائی ہوجاتی ہے اور کبھی ۳۶ یا ۳۷ ڈگری کی جو پکے صابون میں تو چنداں مضر نہیں ہوتی البتہ کچے صابون میں کچھ نقص پیدا کردیتی ہے۔ صابون کے کارخانوں میں لائی کی ڈگری دیکھنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے جس کو ہیڈرومیٹر کہتے ہیں اس سے صحیح ڈگری معلوم ہوسکتی ہے۔

نسخہ صابون نمبر ۱۔ چربی[1] ۵ سیر۔ کاسٹک کی لائی[2] ۳۵ ڈگری ۲½ سیر۔ سوڈا آلیش[3] ۲½ سیر۔ پانی ۲¼ سیر۔

نسخہ صابون نمبر ۲۔ چربی ۵ سیر۔ بہروزہ[4] ۲½ سیر۔ کاسٹک کی لائی ۳۵ ڈگری ۳¼ سیر۔ سوڈا آلیش ۲¼ سیر۔ پانی چار سیر۔

صابون پکانے کی ترکیب:۔ اوّل چربی کو گلا کر کپڑے میں چھان لیا جائے اور اگر بہروزہ بھی ڈالنا منظور ہو تو اسکو بھی چربی کے ساتھ گلا کر چھان لیا جائے پھر پانی کڑھائی میں ڈال کر اس میں سوڈا آلیش ڈال دیا جائے اور آگ جلائی جائے جب پانی میں اچھی طرح اُبال آنے لگے اور سوڈا آلیش حل ہوجائے اسمیں چھنی ہوئی چربی اور کاسٹک کی لائی ڈال دی جائے اور کبھی کبھی کسی کوچے یا کفگیر یا کسی اور چیز سے چلاتے جائیں اور خوب پکنے دیں (ہلکی آنچ پر عمدہ پکائی ہوتی ہے) اب پکتے پکتے اگر وہ کچھ پھٹا پھٹا مثل کھیس[5] یا چھیڑہ کے ہوجائے جسکی شناخت یہ ہے کہ اُبلنے کے وقت نیچے سے اوپر کو پانی آئے گا یعنی صابون علیحدہ ہوگا اور پانی علیحدہ ہوگا تو اُسے پکنے دیں اور اگر مثل حلوے کے گاڑھا ہوجائے اسکی شناخت یہ ہے کہ نیچے سے دھواں دیتا ہوا بلبلا اوپر کو آئے گا جسکے معنی ہیں کہ صابون ابھی خام ہے اور جل رہا ہے ایسی حالت میں کاسٹک کی تھوڑی لائی تخمیناً آدھ پاؤ اور ڈالدی جائے اور اُبال آنے پر اگر وہ کھیس کی طرح پھٹ جائے تو بس ٹھیک ہے پکنے دے ورنہ اور تھوڑا کاسٹک ڈالے کیونکہ جو صابون پھاڑ کر پکایا جاتا ہے اُسکی پکائی عمدہ ہوتی ہے اس طرح ہلکی آنچ پر صابون جب دو تین گھنٹے پک چکے گا تو یا تو وہ خود چپٹ جائے گا یعنی صابون اور پانی مِل کر مثل شہد کے کسی قدر گاڑھا ہوجائے گا اور اگر خود نہ ہو تو اُسوقت اسمیں تخمیناً پاؤ بھر چربی اور ڈال دی جائے اور دس پندرہ منٹ تک اور پکنے دیا جائے غرض اس طرح اسکو چپٹا لیا جائے بس صابون تیار ہوگیا اب اسکو کسی برتن میں یا کپڑے میں کپڑا ڈال کر جما لیا جائے اور جمنے کے بعد کام میں لایا جائے۔ (از میر معصوم علی صاحب محلہ خیر نگر میرٹھ)

* * *

---

[1] چربی دونوں نسخوں میں عمدہ قسم کی لینے کی ضرورت ہے ۱۲ [2] کاسٹک کی لائی صابون بنانے سے پہلے حسب ترکیب مندرجہ بالا تیار کرکے رکھنی چاہیئے۔

[3] سوڈا آلیش یہ ایک قسم کا کھار ہے مثل میدہ کے سفید ہوتا ہے کپڑے کا میل کاٹنے کے لئے خاص چیز ہے ۱۲ [4] بہروزہ ڈالنے سے صابون میں پختگی اور عمدگی آجاتی ہے اور صابون کا رنگ کسی قدر زردی مائل ہوجاتا ہے اگر سفید صابون بنانا ہو تو بہروزہ نہ ڈالا جائے ۱۲ [5] کھیس یا چھیڑہ جب گائے بھینس بچہ دیتی ہے تو دو کے یا تیسرے وقت کے دودھ کی جو حالت ہوتی ہے یعنی دودھ کی گانٹھیں سی الگ اور پانی علیحدہ ہوتا ہے ۱۲

کپڑا چھاپنے کی ترکیب

زرد رنگ (۱) :- ایک سیر پانی میں پاؤ بھر کھانے کا ناگوری گوند بھگو کر جب لعاب تیار ہو جائے چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشے گھی آپس میں خوب ملا کر اور اسمیں پاؤ بھر کسیس اور تین ماشے گولی سرخ ڈول جو بازار میں بکتی ہے خوب ملا کر اس لعاب میں خوب حل کر کے کپڑے میں چھان لیں خوب سخت ہونا چاہیئے تب اس سے کپڑے کو چھاپیں خواہ یہ رنگ کسی کپڑے پر لپیٹ کر پاس رکھ لیں اور سانچہ اس پر لگا لگا کر کپڑا چھاپیں۔ سانچے لکڑی کے پھول اور بیل بنے ہوئے بکتے بھی ہیں یا بڑھئی سے بنوا لیں۔

سیاہ رنگ (۲) :- ایک چھٹانک ولایتی رنگ جس کو پیڑی کہتے ہیں اور بازار میں بکتا ہے اور پاؤ سیر ناگوری گوند ایک سیر پانی میں ملا کر لعاب تیار کر لیں اور ایک چھٹانک پٹاس اور چھ ماشے توتیا جسکو نیلا تھوتھا کہتے ہیں اور چھ ماشہ گیہوں کا آٹا اور چھ ماشہ گھی اس میں ملا کر خوب حل کریں اور گاڑھے گاڑھے رنگ سے کپڑا چھاپیں۔

لکھنے کی روشنائی بنانے کی ترکیب

ببول کا گوند ایک سیر۔ کاجل پاؤ سیر۔ پھٹکڑی چھ ماشے۔ کتھ چھ ماشے۔ ببول کی چھال ایک چھٹانک۔ آم کی چھال ایک چھٹانک۔ مہندی کی لکڑی ایک چھٹانک۔ توتیا ایک چھٹانک۔ اوّل ڈیڑھ سیر پانی میں گوند بھگو دیا جاوے جب خوب بھیگ جاوے تو کاجل ملا کر ایک دن حل کر کے اور لکڑی اور چھالوں کو الگ سیر بھر پانی میں اتنا جوش دیں کہ پانی پاؤ بھر رہ جاوے اور وہ پانی اس گھوٹے ہوئے کاجل اور گوند میں ملاوے اور پھٹکڑی اور توتیا اور کتھ ان تینوں کو چھٹانک بھر پانی میں الگ خوب حل کر کے اسی کاجل اور گوند میں ملاوے اور ایک دن لوہے کی کڑھائی میں خوب گھونٹ کر سینی یا کشتی وغیرہ میں سب سے بہتر یہ کہ چھاج میں پتلی پتلی پھیلا کر سکھالے روشنائی تیار ہو جائے گی۔ اور گوند ببول اگر بازار میں مہنگا ہو تو ببول کے درختوں سے جمع کر لیا جاوے اکثر جنگل میں رہنے والوں کو پیسے دینے سے بہت سا ملجاتا ہے۔

انگریزی روشنائی بنانے کی ترکیب

آسمانی رنگ اوّل درجہ کا ایک تولہ بیگنی رنگ ایک تولہ سوڈا دس ماشہ سوڈے کو دس تولہ پانی میں ملا کر گرم کر لیں اور اس پانی میں یہ دونوں رنگ ملا دیں اور اسطرح ہلا دیں کہ سب چیزیں ملجاویں انگریزی روشنائی تیار ہو جاوے گی۔

لکڑی رنگنے کی ترکیب

جس طرح کا رنگ چڑھانا ہو اسی رنگ کی پڑیا بازار سے خرید کر تارپین کے تیل میں ایسے انداز سے ملا دیں کہ گاڑھا ہو جاوے پھر برش سے جس طرح کے چاہے پھول بوٹے یا بالکل سادہ رنگ لے اور اگر خشک ہونے کے بعد اس پر وارنش کا تیل مل کر سکھا لے تو اور پختہ اور چمکدار ہو جاوے ۔

برتن پر قلعی کرنے کی ترکیب

پاؤ سیر نوشادر کو پیس کر تین چھٹانک پانی میں ڈال کر دیگچی یا ہانڈی میں اس قدر آنچ پر پکا لیا جاوے کہ وہ پانی جل کر خشک ہو جاوے ۔ جب سخت ہو جاوے اسوقت اتار کر پیس لیا جاوے جس برتن پر قلعی کرنا منظور ہو اول خوب مانجھ کر صاف کیا جاوے اور آگ دہکا کر گرم کر کے اس پر آرل روئی کے پہل سے نوشادر پھیر دیا جاوے پھر تھوڑا سا رانگ جو قلعی رانگ کہلاتا ہے کسی جگہ لگا دیا جاوے اور روئی کو تمام برتن پر اس طرح پھیرا جائے کہ وہ رانگ تمام برتن میں پھیل جاوے قلعی ہو جاوے گی اور برتن کو سنسی سے پکڑے رہیں ۔

مسّی جوش کرنے کی یعنی پکّا ٹانکا لگانے کی ترکیب

کانسی کو کوٹ کر ریزہ ریزہ کر لے اور اسکے برابر سہاگہ لے کر دونوں کو خوب باریک پیسے اور جس برتن میں ٹانکا لگانا ہو اسمیں اگر کسی جگہ پہلا ٹانکا بھی لگا ہو جیسے لوٹے کی ٹوٹنی میں ٹانکا لگا ہوتا ہے اسکو مٹی لپیٹ کر چھپا دیتے ہیں تاکہ آگ سے وہ ٹانکا نہ کھل جاوے پھر جس جگہ ٹانکا لگانا ہو اسکے اندر کی طرف وہ سہاگہ اور کانسہ رکھ دیا جاوے اور برتن کو کسی چیز سے پکڑ کر گرم آگ پر ذرا اونچا رکھیں جب خوب تاؤ آجاوے علیحدہ کر لیں آگ کی گرمی سے وہ کانسی اور سہاگہ پگھل کر اسکے شگاف میں بھر کر ٹانکا لگ جائے گا ۔ اور کچا ٹانکا رانگ کا لگتا ہے کہ رانگ کو پگھلا کر اسجگہ باہر کی طرف پھیلا دیا جاوے ٹھنڈا ہو کر ٹانکا لگ جاوے گا اور جہاں ٹانکا لگانا ہو اسجگہ کو اول برابر کر لیتے ہیں اگر کچھ اونچا نیچا ہو اسکو ریتی سے برابر کر لیتے ہیں ۔

پینے کا تمباکو بنانے کی ترکیب

تمباکو جس قسم کی طبیعت کے موافق ہو لے کر اس کو خوب کوٹ لے پھر اس میں شیرہ یا پتلا بہتا ہوا گڑ ۔ گرمیوں

میں تو برابر سے کچھ زیادہ اور برسات میں برابر سے کچھ کم اور جاڑوں میں برابر اس میں ملا کر پھر کوٹ لیا جاوے لیکن تمباکو کوٹنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ کسی دیانتدار معتبر دوکاندار یا مزدور کو مزدوری دے کر اس سے بنوا لیا جاوے۔

خوشبودار تمباکو بنانے کی ترکیب

سادے تمباکو میں یہ خوشبوئیں برابر لے کر سیر پیچھے آدھی چھٹانک ملاویں اور تین چار ماشے حنا کا عطر ملاویں اور خوشبوئیں یہ ہیں۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ صندل کا برادہ۔ بڑی الائچی سگندبالا۔ تج۔ باؤ بیر۔

نوٹ:۔ چونکہ روٹی اور گوشت پکانے کی ترکیبیں صحیح ثابت نہ ہوئیں اور جو گوشت بار بار گرم کر کے چند مہینے کیا چند دن بھی اگر کھایا جاوے تو وہ گوشت نہیں بلکہ نہ معلوم کیا چیز ہو جاتی ہے نہ اس میں گوشت کی لذت رہتی ہے۔ نہ گوشت کے فوائد اس سے حاصل ہوتے ہیں اس لئے اس مرتبہ گوشت وغیرہ کی ترکیبوں کو خارج کر دیا گیا۔ ۱۲ شبیر علی

نان پاؤ اور بسکٹ بنانے کی ترکیب

سوجی یا میدہ میں خمیر ملا کر خوب گوندھا جاوے۔ پھر کسی تختہ پر کوٹا جاوے پھر سانچے میں رکھ کر تنور خوب گرم کر کے پھر اسکے اندر سے سب آگ اور راکھ نکال کر ان سانچوں کو اسکے اندر رکھ کر تنور کا منہ بند کر دیا جاوے جب وہ پک جاوے نکال لیا جاوے۔ آگے تفصیل سمجھو۔

ترکیب نان پاؤ کے خمیر کی

لونگ۔ الائچی خورد۔ جائفل۔ جاوتری۔ اندر جو۔ سمندر پھین۔ سمندر سوکھ۔ تال مکھانہ۔ پھول مکھانہ۔ کنول گٹہ۔ مونگے کی جڑ۔ پھول گلاب۔ ناگیسر۔ دار چینی۔ بیخ کنگھی۔ مائیں چھوٹی بڑی۔ چھوٹا بڑا گوکھرو۔ چوب چینی۔ کباب چینی۔ سب چیزیں تین تین ماشہ زعفران چھ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ایک شیشی میں کہ جس کی ڈاٹ بہت سخت ہو بھر کر باحتیاط رکھیں اور ڈیڑھ ماشہ تک بھی ہر ہر دوا کا وزن ہو سکتا ہے اس سے کم میں مصالحہ ٹھیک نہ ہوگا۔ جب ضرورت ہو شیشی میں سے سفوف ڈیڑھ ماشہ لے کر سوا تولہ دہی میں ملا کر دو انگلیوں سے ایک منٹ پھینٹیں۔ بعد اسکے گیہوں کا میدہ ایسے انداز سے اسمیں ملائیں کہ بہت سخت نہ ہو جائے کان کی لو کی برابر اسمیں نرمی رہے یہی پہچان ہے۔ پھر اسکو ہتھیلیوں سے گولہ بنا کر ایک کپڑے میں رکھ کر ایسی طرح گرہ دیں کہ وہ گولہ ڈھیلا رہے پھر اسکو کسی کھونٹی پر ٹانگ دیں اسی طرح تین روز تک لٹکا رہے چوتھے روز اسکو اتار کر دیکھیں کہ اسکے اندر خمیر

خوب پھولا ہوگا۔ اس گولے کے اوپر جو پپڑی پڑ گئی اسکو اتار دیں اور اسکے اندر کا لیسدار خمیر نکال لیں پھر ایک چھٹانک دہی میں میدہ ملا دیں اس قدر کہ سابق کے موافق ہو جاوے یعنی کان کی لو کی طرح ملائم رہے اور وہی خمیر جو گولے میں سے نکالا ہے اس میں ملا کر ہاتھ سے اس طرح ملا دیں جیسے پینے کے تمباکو کو ملتے ہیں پھر اس کا بھی گولا بنا کر اسی کپڑے میں باندھ کر چھ گھنٹے تک لٹکا دیں بعد چھ گھنٹے کے پپڑی اتار کر خمیر نکال لیویں اور پھر اسی طرح اب آدھ پاؤ دہی میں میدہ ملا کر اس خمیر کو ملا دیں اور کپڑے میں رکھ کر لٹکا دیں۔ چھ گھنٹہ تک اسی طرح لٹکا رہے بعد چھ گھنٹے کے اتار لیا جاوے اور اسی ترکیب سے خمیر نکال کر پھر آدھ پاؤ دہی میں میدہ اسی طرح ملا کر لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے اتار کر اسی طرح خمیر نکال لیں یہ چوتھا مرتبہ ہے اس مرتبہ جو گولے پر پپڑی پڑتی ہے اسکو اگر نہ چھڑا دیں تو کوئی حرج نہیں ہے پھر آدھ پاؤ دہی اسی طرح میدہ ملا کر اس خمیر کو بھی ملا دیں اور ہاتھ سے خوب ملیں جب ملجاوے تو باحتیاط کسی پٹاری وغیرہ میں رکھیں۔ بعد چار گھنٹے کے پٹاری سے نکال کر اگر خمیر رکھنا منظور ہو تو اسکے اندر سے آدھی چھٹانک خمیر علیحدہ نکال لیں اور اسی طرح آدھی چھٹانک دہی میں میدہ ملا کر اس آدھی چھٹانک خمیر کو ملا دیں اور اسی طرح لٹکا دیں بعد چھ گھنٹہ کے نکال کر اوپر کی ترکیب کے موافق اور میدہ ملا دیویں اسی طرح برابر کرتی رہیں۔ یہ خمیر تو بڑھتا رہے گا اور یہ آدھی چھٹانک خمیر نکال کر جو خمیر بچا اسکی ڈبل روٹی یعنی نان پاؤ پکاویں پھر دوسرے دن جب خمیر کی ضرورت ہو تو یہ جو لٹکا ہوا خمیر رکھا ہے اس میں سے آدھی چھٹانک علیحدہ کر لیویں اور باقی کا نان پاؤ پکا دیں اور خمیر کو اسی طرح بڑھاتی رہیں۔

ترکیب نان پاؤ کے پکانے کی

جس خمیر کی روٹی پکانے کو اوپر لکھا ہے اسکو آدھ سیر میدہ میں پانی سے گوندھیں جب گندھ جاوے تب اسکے اوپر کپڑا ڈھانک دیویں یہ دو گھنٹہ تک رکھا رہے۔ اگر چار سیر یا پانچ سیر کے نان پاؤ پکانا ہو تو اتنا ہی میدہ اب اس خمیر میں ملا کر گوندھیں اور تھوڑا نمک اور شکر سفید بھی ملا دیں تو بہتر ہے اور ڈیڑھ یا دو گھنٹہ تک پھر رکھا رہنے دیں اور یہ جو خمیر اب گوندھا گیا ہے چپاتی پکانے کے آٹے کی طرح ڈھیلا ہو لیکن سیکھنے کے شروع میں زیادہ ڈھیلے آٹے کے پکانے میں ذرا دقت ہے۔ اس لئے کم ڈھیلا رکھیں پھر جب ہاتھ جم جاوے زیادہ ڈھیلا کریں پھر دو گھنٹہ کے بعد اس گوندھے ہوئے کو ہاتھ سے تھوڑا تھوڑا اٹھا کر باقی پر زور سے ماریں اور ہتھیلی سے ملیں پھر اٹھا دیں اور ماریں جب خوب تار بندھ جاوے تو کسی میز یا تخت یا کٹھرے میں رکھ دیں ۲۰ بیس منٹ کے بعد جتنی بڑی روٹی بنانا منظور ہے اتنا ہی بڑا پیڑا تول تول کر اور خشکی اور تیل سے بنا بنا کر رکھیں تا کہ ہاتھ میں نہ چمٹے اور چاہے سانچے میں رکھے یا فقط ٹین کے چورس یعنی چوکھونٹے ٹکڑوں پر رکھے جب پیڑا آدھا پھول جاوے تو تنور کو

جلاوے اور یہ تنور ایسا ہونا چاہیے جس کی چھت میں یا پشت پر ایک روشندان ہو جب پورے طور سے پیڑا پھول جاوے اسوقت تنور کے اندر کی سب آگ نکال لیجیے۔ اور اگر پانی میں تھوڑا نمک اور دہی ملا کر تنور کے اندر چھڑک دیں تو بہتر ہے اور پھر اوّل ایک پیڑا تنور میں رکھے اور منہ تنور کا بند کر دیوے اور دو تین منٹ ٹھیر جاوے اور دیکھے اگر اسکے اوپر رنگ آ گیا ہے تو اور سب پیڑے رکھ دیوے اور اگر دو تین منٹ میں وہ پیڑا جل جاوے تو پندرہ منٹ تک ٹھیر جاوے تاکہ اسکے موافق گرماہٹ ہو جاوے اسوقت پھر ایک پیڑا رکھ کر دیکھے۔ اور اگر تاؤ بہت کم ہو گیا ہو تو سب نان پاؤ کے پیڑے رکھ کر تنور کے منہ پر تھوڑی آگ رکھ دیں اور تنور کو کسی ڈھکنے وغیرہ سے بند کر دیں تاکہ بھاپ نہ نکل جاوے اور تین تین چار چار منٹ کے بعد دیکھ بھی لیا کریں جب رنگ سُرخی مائل یعنی بادامی آ جاوے تو فوراً اسکا ڈھکنا کھول کر روٹیوں کو نکال لیویں اور تنور جس قدر اب ٹھنڈا ہے ایسی ہی گرماہٹ میں نان خطائی اور میٹھے بسکٹ بھی پکتے ہیں۔ اگر نان خطائی یا میٹھے بسکٹ کچے بنے ہوئے تیار ہوں تو فوراً رکھ دیں اور منہ بند کر دیویں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دیکھ لیا کریں اور جب پک جاویں نکال لیویں اور اگر ابھی نان خطائی اور میٹھا بسکٹ تیار نہیں ہے تو تھوڑی آگ تنور کے منہ پر رکھ کر منہ بند کر دیں تاکہ گرماہٹ بنی رہے۔ یہ گرماہٹ ۲۰ بیس منٹ تک رہ سکتی ہے اور اسکے بعد پھر تنور میں آگ جلانا پڑے گی۔ اور اگر تنور نیا بناویں تو تین دن اسکو جلا جلا کر چھوڑ دیں تاکہ ٹھیک ہو جاوے اسکے بعد پھر روٹیاں پکا دیں۔

ترکیب نان خطائی کی

گھی پاؤ سیر چینی یعنی شکر پاؤ سیر۔ دانہ الائچی خورد ایک ماشہ۔ سمندر پھین تین ماشہ۔ میدہ گیہوں کا پانچ چھٹانک اوّل گھی اور چینی اور دانہ الائچی کو ملا کر ۲۰ بیس منٹ تک ایک لگن میں ہاتھ سے پھینٹیں جیسے گلگلے کا آٹا پھینٹا جاتا ہے۔ بعد ۲۰ بیس منٹ کے جب وہ خوب ہلکا ہو جاوے اسوقت سمندر پھین پیس کر ملا دیں اور ہاتھ سے خوب پھینٹیں۔ اور اوّل پاؤ بھر میدہ ڈال کر ملا دیں۔ اگر گیلا ہو تو بچا ہوا چھٹانک بھی چھوڑ دیں اسکی بھی نرمی مثل کان کی لَو کے ہونا چاہیے پھر نان خطائی بنا کر تنور میں رکھیں بروقت تیاری نکال لیویں۔

ترکیب میٹھے بسکٹ کی

گھی ڈیڑھ پاؤ۔ شکر آدھ سیر۔ سمندر پھین چھ ماشہ۔ دودھ ایک پاؤ۔ میدہ گیہوں کا آدھ پاؤ کم ایک سیر۔ اوّل گھی اور شکر کو نان خطائی کی طرح خوب پھینٹیں اور ذرا ذرا دودھ چھوڑتے جاویں جب سب دودھ مل جاوے تو آدھ پاؤ پانی ایک دفعہ ہی چھوڑ دیں

اور اس میں سمندر پھین کو بھی پیس کر ڈالدیں اسکے اُوپر میدہ ڈالدیں اگر زیادہ نرم ہو جاوے تو اور میدہ ڈال دیں۔ جب ٹھیک ہو جاوے تو روٹی کی طرح بیلن سے بیلے اور جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہے اتنی ہی بڑی ڈبیہ سی کاٹ کر تیار کریں اور ٹین کے پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں جب پک جاوے تو نکال لیویں۔

ترکیب نمکین بسکٹ کی

گھی پاؤ سیر۔ شکر چھٹانک بھر۔ نمک سوا آٹھ ماشہ۔ میدہ گیہوں کا سیر بھر۔ اوّل گھی اور شکر اور نمک کو پیس کر ایک لگن میں پانچ منٹ تک خُوب پھینٹیں۔ پھر میدہ بھی ملا کر خوب پھینٹیں جیسے پوریوں کا آٹا گوندھا جاتا ہے پھر جتنا بڑا بسکٹ بنانا ہو اُتنا بڑا بیلن سے بیل کر اسی طرح پتر پر رکھ کر تنور میں رکھیں اور بعد تیاری نکال لیویں۔ اس کو نان پاؤ کے پکانے سے پہلے پکانا چاہیئے کیونکہ اسکو تاؤ آگ کا زیادہ چاہیئے۔

آم کے اچار کی ترکیب

تازہ کچی انبیوں کو جو چوٹ سے محفوظ ہوں اس قدر چھیلیں کہ سبزی نہ رہنے پائے اور انکو بیچ میں سے اس طرح تراشیں کہ دونوں پھانکیں جدا نہ ہونے پاویں پھر بجلی دُور کر کے اسمیں لہسن کے چھلے ہوئے جوے اور سُرخ مرچ اور سونف اور پودینہ اور ادرک اور کلونجی اور نمک مناسب انداز سے ملا کر بھر دیں اور انبیوں کا منہ بند کر کے ڈورے سے باندھ دیں آٹھ دس روز دھوپ دے کر عرق نعناع یا سرکہ میں چھوڑ کر ایک ہفتہ دھوپ دیکر استعمال میں لاویں اور اگر تیل میں ڈالنا ہو تو آم کو چھیلنے کی ضرورت نہیں نمک مصالحہ بھر کر سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں۔

چاشنی دار اچار کی ترکیب

آدھ سیر کشمش۔ آدھ سیر چھوارہ۔ پاؤ بھر انجور۔ آدھ پاؤ ادرک۔ آدھ پاؤ لہسن ان سب مصالحہ کو تین سیر عرق نعناع میں چھوڑ کر ڈیڑھ سیر شکر ڈال کر پندرہ روز تک دھوپ دے کر استعمال میں لاویں۔

نمک پانی کے اچار کی ترکیب

مولی، گاجر، شلغم وغیرہ کا پوست دُور کر کے قتلے تراش کر پانی میں جوش دیں بعد جوش آجانے کے پانی دُور کر کے ہوا میں خشک کر لیں پھر سرسوں کا تیل اور خشک پسی ہوئی ہلدی اور سرخ مرچ اور کلونجی اور رائی اور نمک بقدر ضرورت اور پانی

ملا کر ایک ہفتہ دھوپ دے کر کام میں لاویں۔

شلجم کا اچار بہت دن رہنے والا

شلجم کے پانچ سیر قتلے پانی میں خفیف جوش دے کر خشک کر کے اس میں یہ چیزیں ملا دی جاویں آدھ پاؤ نمک اور چھٹانک بھر مرچ سرخ اور آدھ پاؤ رائی سرخ یہ سب پسیں گی اور آدھ پاؤ لہسن اور پاؤ بھر ادرک باریک باریک تراشی جاویں گی جب قتلوں میں ترشی اور تیزی پیدا ہو جاوے گڑ یا شکر سفید کا قوام کر کے ان قتلوں پر چھوڑ دیا جاوے اور جب شیرہ کم ہو جاوے اور بنا کر ڈال دیں مدتوں رہتا ہے۔

نورتن چٹنی بنانے کی ترکیب

مغز انبہ سیر بھر۔ سرکہ خواہ عرق نعناع سوا سیر۔ لہسن، سرخ مرچ آدھی آدھی چھٹانک۔ کلونجی۔ سونف۔ پودینہ خشک ۲۔ ۲ دو دو تولہ لونگ۔ جائفل چار چار ماشہ۔ ادرک۔ نمک۔ چھٹانک چھٹانک بھر۔ شکر یا گڑ پاؤ بھر۔ پہلے آم کے مغز کو سرکہ میں پسوالو پھر سب مصالحہ کو سرکہ میں پسوا کر آم کے مغز میں مخلوط کرا دو اور جس قدر سرکہ باقی رہ گیا ہو اس میں گڑ اور مصالحہ اور مغز انبہ ملا کر جوش دلاؤ جب چاشنی تیار ہو جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر خوشرنگ بنانا منظور ہو تو دو تولہ ہلدی بھوبل میں بھنی ہوئی پسوا کر آمیز کر دو۔

مُربّہ بنانے کی ترکیب

آم کا پوست جدا کرو کہ سبزی کا نشان تک نہ رہنے پاوے۔ پھر بجلی نکلوائیں پھر کانٹے یا سوئی وغیرہ سے گود وا گود وا کر چونہ اور پھٹکڑی کے نتھرے ہوئے پانی میں چھوڑ دلاتے جاؤ۔ پھر دو تین گھنٹے کے بعد صاف اور خالص پانی میں ڈلواؤ۔ اسکے بعد دھلوا کر خالص پانی میں جوش دلواؤ اور جب ادھ گلے ہو جاویں ہوا میں خشک کراؤ پھر کیریوں سے دو چند شکر سرخ خواہ قند کے قوام میں چھوڑوا کر جوش دلواؤ۔ اور جب قوام خوب گاڑھا ہو جاوے اور تار بندھ جاوے استعمال میں لاؤ اور اگر زیادہ نفیس بنانا چاہو تو تیسرے چوتھے روز دوسرا قوام بدلدو یہی ترکیب سب مربوں کی ہے میٹھا سیب۔ آنولہ۔

نمک پانی کے آم کی ترکیب

ٹپکے کے آم جو سخت اور چوٹ سے محفوظ ہوں پانی سے خوب دھو کر مٹی کے برتن میں ڈال کر اسمیں پانی آموں سے اوپر

نمک بھر دیں بعد تین روز کے پھر دھو کر وہ پانی پھینک کر دوسرا پانی بدل دیں اور ثابت مرچ اور نمک اس میں اس اندازے ڈالیں کہ سو آموں پر پاؤ سیر نمک - آدھ پاؤ لہسن اور پندرہ روز کے بعد کھاویں اور پانی آموں سے اونچا رہنا چاہیئے اور بعضے یوں کرتے ہیں کہ دوبارہ پانی بدل کر تیسری بار کے پانی میں میتھی کو جوش دیکر جب وہ پانی ٹھنڈا ہو جاوے آموں کے منہ پر تھوڑا تھوڑا تیل مل کر اس پانی میں ڈالدیتے ہیں میتھی سے وہ پانی نہیں بگڑتا اور اس وجہ سے وہ آم کچھ زیادہ ٹھیرتے ہیں ۔

لیموں کے اچار کی ترکیب

پانچ سیر کاغذی لیموں لیکر اُن کو ایک روز پانی میں چھوڑ دیں اور دوسرے روز پانی سے نکال کر ان کی چار چار پھانکیں کر کے ان میں گرم مصالحہ اور سیندھا نمک بھر دیں اتنے لیموؤں کے واسطے آدھ سیر گرم مصالحہ اور تین پاؤ نمک کافی ہے اور نمک مصالحہ بھر کر برتن میں ڈالدیں اور اُوپر سے اور لیموؤں کا عرق نچوڑ دیں اور بعضے تین پانی بدلتے ہیں اور سیر پیچھے چھٹانک مصالحہ ڈالدیتے ہیں اور اُوپر سے کھٹے لیموؤں کا عرق نچوڑتے ہیں جس قدر زیادہ عرق نچوڑا جاوے گا زیادہ دنوں تک ٹھیریگا اور بعضے سیر بھر نمک ڈالتے ہیں اور یہ چیزیں بھی ڈالتے ہیں سونٹھ چھ ماشہ - پیپل چھ ماشہ - سمندر جھاگ چھ ماشہ - سفید زیرہ چھ ماشہ اور یہ سب چیزیں گرم مصالحہ کے ساتھ کوٹی جاتی ہیں ۔

کپڑا رنگنے کی ترکیب

سیاہ رنگ :۔ قلعی چونہ کی آدھ سیر - اور خالص نیل سیر بھر اور گڑ کا شیرہ آدھ سیر - سب کو خوب ملا کر کسی ناند میں بھر دے اور صبح اور شام اور دوپہر کے وقت ایک لکڑی سے اسکو ہلا دیا کریں کہ اسکا خمیر اُٹھ کھڑا ہو - اور اگر سردی کا موسم ہو تو ناند کے چاروں طرف آگ جلا دیا کرے کہ اسکی گرمی سے خمیر اُٹھ کھڑا ہو اس میں کپڑے کو رنگ لے اور اس میں رنگ کر جب خشک ہو جائے گائے کے تازہ دودھ میں ڈوب دیدے یا مہندی کی پتی پانی میں جوش دیکر اس پانی میں کپڑا بھگوئے تو خوب پختہ ہو جاوے ۔

زرد رنگ :۔ اوّل ہلدی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر کپڑے کو اسمیں رنگ لے اور نچوڑ کر خشک کر لے پھر دو تولہ سفید پھٹکڑی پیس کر پانی میں ملاوے اور کپڑے کو اسمیں دھو کر خشک کر لے - پھر آم کی چھال آدھ سیر لے کر تین پہر تک پانی میں جوش دے - اور چھان کر کپڑے کو اس میں ڈوب دے اور پھر خشک کر لے ۔

سنہرا انبوہ رنگ اوّل دھیلا بھر ہلدی میں کپڑا رنگ لے پھر پاؤ سیر ناسپال کو پانی میں جوش کر کے چھان کر اس میں رنگ لے اور ناسپال کا پانی رہنے دے پھر دھیلا بھر گیرو پانی میں ملا کر اسمیں رنگے - پھر جو ناسپال کا پانی بچا ہوا رکھا ہے اسمیں ڈوب دے

پھر دو پیسے بھر پھٹکڑی علیحدہ پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو غوطہ دے۔ پھر اس پھٹکڑی کے پانی میں تھوڑا کلف چاول یا آٹے کا ڈالکر ہاتھ سے ملا کر کپڑے کو چند بار اسمیں غوطہ دے کر نکال لے۔

سنہرے سانوہ کی دوسری ترکیب ناسپال اور مجیٹھ دونوں برابر وزن لیکر دونوں کو نیم کوفتہ کر کے یعنی کچل کر رات کے وقت پانی میں بھگو دیں اور صبح جوش دیکر چھان لیں۔ اول پھٹکڑی خوب باریک پیس کر پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو تر کر کے خشک کر لیں پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

زمردی رنگ اوپر والی ترکیب سے اول پھٹکڑی کے پانی میں غوطہ دے خشک کر کے نیل کے پانی میں غوطہ دیں۔ پھر اسی ناسپال اور مجیٹھ کے پانی میں غوطہ دیں۔

دوسری ترکیب زمردی رنگ کی آم کی کونپل آدھ پاؤ لیکر آدھ سیر پانی میں جوش دیں اور چھان کر اس پانی کو رکھ لیں پھر دوسرے پانی میں دوبارہ جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھ لیں پھر تیسرے پانی میں جوش دیں اور اس پانی کو الگ رکھیں اول کپڑے کو پہلے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر دوسرے پانی میں رنگ کر خشک کر لیں پھر تیسرے پانی میں نو ماشہ پھٹکڑی ملا کر اسمیں خوب مل کر دھو کر خشک کر لیں۔

طوسی رنگ ببول یعنی کیکر کی چھال پاؤ سیر اور کائفل چار تولہ نیم کوفتہ کر کے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو جوش دیں۔ اول پھٹکڑی دو تولہ جدا پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں غوطہ دیں پھر اس رنگ کے پانی میں غوطہ دیں۔ پھر اسی رنگ میں ایک تولہ کسیس ملا کر پھر غوطہ دیں مگر یہ کسیس رنگنے کا ہو۔ ہیرا کسیس نہ ہو۔

طوسی پختہ سرخی مائل خوشنما رنگ اول آدھ پاؤ مجیٹھ اور آدھ پاؤ مہندی کی پتی کو کچل کر رات کو چھ سیر پانی میں تر کر دیں۔ صبح مٹی کی ہانڈی میں کئی جوش دیکر چھان کر رکھ لیں۔ پھر زرد ہڑ یعنی بڑی ہڑ اور ہلدی باریک پیس کر بہت سے پانی میں ڈالکر کپڑے کو اسی طرح رنگیں کہ دھبہ نہ پڑے پھر نچوڑ کر سایہ میں خشک کر لیں اور اس رنگ کو رہنے دیں اور آدھ پاؤ گڑ اور آدھ پاؤ خشک آنولہ یعنی آملہ ایک لوہے کی کڑاہی میں تھوڑے پانی میں ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں جب اسمیں ابال اٹھنے لگے اور سیاہ ہو جائے تو اسی مجیٹھ اور مہندی کے رنگ میں ملا کر پھر کپڑا رنگیں۔

فاختئی رنگ۔ دو عدد مازو بڑے بڑے نیم کوفتہ کر کے پانی میں ایک پہر تک رکھیں پھر پیس کر زیادہ پانی میں ملا دیں اور کپڑے کو اس میں رنگ کر خشک ہونے دیں۔ اس پانی کو پھینک کر برتن میں نیا پانی ڈالدیں چوتھائی آبخورہ کاٹ کا اس پانی میں ملا کر پھر رنگ دیں۔

کاٹ بنانیکی ترکیب۔ پندرہ سیر پانی میں دو سیر لوہا اور تھوڑا سا آملہ اور بڑی ہڑ ڈال کر ایک ہفتہ تک رہنے دیں یعنے

سوتیاں پکا کر اسکا پانی بھی اس میں ملا دیتے ہیں اور بعضیوں کے یہاں سے بنا ہوا ملتا ہے تو بنانے کی ضرورت نہیں۔

کاہی سبز رنگ۔ اوّل ہلدی کو باریک پیس کر اور سجّی کا پانی اس میں ملا کر تھوڑی دیر کپڑے کو اس میں پڑا رہنے دیں پھر صابون کے پانی سے اسکو دھو کر ترش چھاچ میں پھٹکڑی پیس کر ملا کر اس میں کپڑے کو رنگ لیں۔

بادامی رنگ۔ اوّل ہلکا سا گیرو دے لے پھر کپڑے کو خشک کرکے تخم کرہادن دستہ میں کوٹ کر اسکے چاول یعنی بیج لے کر پانی میں دو تین جوش دے اور کسی برتن میں اوّل تھوڑا پانی لے کر اس میں آدھا رنگ ملا کر کپڑے کو غوطہ دے اگر رنگ ہلکا آوے تو آدھا رنگ جو بچا رکھا ہے وہ بھی ڈالدے۔

اُودا رنگ۔ پتنگ شیریں اور تھوڑا چونا پانی میں جوش کرکے صاف کرکے اس میں پھٹکڑی ڈال کر کپڑے کو غوطہ دیں اور بعضے بڑی ہڑ اور تھوڑا کسیس بھی پیس کر ملا دیتے ہیں۔

سُرخ رنگ پختہ۔ پتنگ شیریں تین چھٹانک منگا کر اسکو کوٹ کر ریزہ ریزہ کرلے اور سیر بھر پانی میں خفیف سا جوش دیکر رات بھر تر رکھ کر صبح کو پھر جوش دیکر جب آدھا پانی رہ جاوے صاف کرکے رکھ لے پھر اتنا ہی پانی ڈال کر دوبارہ جوش دے جب آدھا پانی رہ جاوے اسکو صاف کرکے علیحدہ رکھ لے۔ پہلے بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اسمیں کپڑے کو غوطہ دے کر نچوڑ کر خشک کرلے۔ پھر سفید پھٹکڑی ایک تولہ پیس کر اسکے پانی میں کپڑے کو غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے پھر پتنگ کے دوسرے جوش دیئے ہوئے پانی میں کپڑے کو رنگ کر خشک کرلے۔ پھر پہلے جوش دیئے ہوئے پانی میں ایک تولہ سفید پھٹکڑی پیس کر ہاتھ سے اتنا ہلاوے کہ اس میں جھاگ یعنی پھین اُٹھ جاوے اور ایک پہر تک کپڑے کو اس میں تر رکھے اور نچوڑ کر خشک کرکے پھر بڑی ہڑ ایک تولہ پیس کر پانی میں ملا کر اس میں کپڑے کو غوطہ دے کر تھوڑی دیر اس میں رہنے دے پھر نچوڑ کر خشک کرلے۔

پستئی رنگ۔ اوّل کپڑے کو ہلدی کا رنگ دے۔ پھر صابون کے پانی میں بھگو دے۔ پھر کاغذی لیموں کا عرق پانی میں نچوڑ کر اس پانی میں غوطہ دے اور نچوڑ کر خشک کرلے۔

دوسری ترکیب۔ اوّل چار ماشہ نیل پانی میں پیس کر کپڑے کو اس میں رنگیں پھر پھٹکڑی پیس کر اسکے پانی میں شوب دیکر خشک کرلیں پھر چھ تولہ ہلدی پانی میں ملا کر اسمیں شوب دے کر خشک کرلیں اور دوبارہ پھر پھٹکڑی کے پانی میں شوب دیں اور خشک کرلیں۔ پھر ناسپال چھ تولہ پانی میں جوش دے کر اسمیں کپڑے کو شوب دیکر خشک کرلیں۔

فیروزی رنگ۔ اوّل پتھر کے چونے میں کپڑے کو ہلکا سا رنگ دیں پھر نیلا تھوتھا پیس کر پانی میں ملا کر رنگ تیار رکھیں اور اس میں سے تھوڑا تھوڑا رنگ علیحدہ لے کر کپڑے کو رنگتے رہیں اور خشک کرتے رہیں۔ جب خواہش کے موافق رنگ چڑھ جاوے پھٹکڑی کے پانی میں شوب دے کر خشک کرلیں۔

تول اور ناپ کا قانون ۸۹ سنہ ۱۹۵۶ء

اعشاریہ سسٹم ایک ایسا طریقہ ہے جس میں میٹر کو اکائی مان کر چلایا جاتا ہے۔ ان باٹوں کو آسانی سے سمجھنے کے لیے ذیل میں نقشے دیے جاتے ہیں۔

(۱) ایک کیلومیٹر = دس ہیکٹو میٹر
= ایک سو ڈیکا میٹر
= ایک ہزار میٹر
(۲) ایک ڈیسی میٹر = دس سینٹی میٹر
= ایک ہزار ملی میٹر

ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے لفظی معنی

ہماری بھارت سرکار نے جو موجودہ عشری پیمانے جاری کیے ہیں ان میں ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے الفاظ زیادہ تر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ کیا ہیں؟ ان کے معنی کیا ہیں؟ اور یہ کس زبان کے الفاظ ہیں؟ ذیل میں ہم اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

متذکرہ تینوں الفاظ یونانی زبان کے ہیں۔ جیسے پونڈ، ٹن وغیرہ انگریزی زبان کے الفاظ ہیں۔ عام فہم زبان میں ان کے حسب ذیل معنی ہیں۔

(۱) ڈیکا = دس گنا
(۲) ہیکٹو = سو گنا
(۳) کیلو = ہزار گنا

یعنی ایک اکائی کو اگر دس سے ضرب دیں تو حاصل ضرب ڈیکا کہلائے گا۔ اسی طرح اکائی کو سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ہیکٹو کہلائے گا۔ اور ہزار سے ضرب دینے سے کیلو کہلائے گا

ڈیسی، سینٹی اور ملی کے لفظی معنی

جیسے ڈیکا، ہیکٹو اور کیلو کے الفاظ موجودہ عشری پیمانوں میں عام استعمال ہوتے ہیں

ویسے ڈیسی، سینٹی اور ملی کے الفاظ بھی ان پیمانوں میں بہتات سے برتے جاتے ہیں۔ یہ کس زبان کے الفاظ ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں؟ ان کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔

متذکرہ تینوں الفاظ لاطینی زبان کے ہیں جن کے معنی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ڈیسی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، دسواں حصہ
۲۔ سینٹی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، سوواں حصہ
۳۔ ملی کے لفظی معنی ہوتے ہیں ، ہزارواں حصہ

دوسرے الفاظ میں عشری نظام کی اصطلاحات مذکورہ سابقات اور بڑی بڑی اکائیوں پر مشتمل ہیں۔

چھوٹے یونٹ

دس ملی گرام = ایک سینٹی گرام
دس سینٹی گرام = ایک ڈیسی گرام
دس ڈیسی گرام = ایک گرام
دس گرام = ایک ڈیکا گرام
دس ڈیکا گرام = ایک ہیکٹو گرام
دس ہیکٹو گرام = ایک کیلو گرام

بڑے یونٹ

ایک سو کیلو گرام = ایک کیونٹل
دس کیونٹل = ایک میٹرک ٹن
ایک ہزار کیلو گرام = ایک میٹرک ٹن

متذکرہ باٹوں کی موجودگی میں جو اشیاء پہلے منوں اور سیروں اور چھٹانکوں میں فروخت ہوتی تھیں وہ اب کیلو گراموں میں ملتی ہیں۔

◆

سونے چاندی تولنے کے باٹ

جیسے عام چیزوں کو تولنے کے لیے کلوگرام کے باٹ تیار کیے گئے ہیں ویسے ہی سونا، چاندی، ہیرے جواہرات وغیرہ قیمتی اشیاء کو تولنے کے لیے باٹ تیار کیے گئے ہیں۔

ایک ڈیسی گرام	ساڑھے چھ چاول یا ۳/۴ رتی
ایک گرام	سوا آٹھ رتی یا ایک ماشہ
ایک ڈیکاگرام	سوا دس ماشے
ایک ہیکٹوگرام	ساڑھے آٹھ تولے

کپڑے کی لمبائی ناپنے کا میٹر

ایک میٹر	۱۷ گرہ تقریباً	یا ۳۹ ۳/۸ انچ
پانچ ڈیکامیٹر	تقریباً	دو انچ
ایک ہیکٹومیٹر	〃	چار انچ
دس ملی میٹر	〃	ایک سینٹی میٹر
دس سینٹی میٹر	〃	ایک ڈیسی میٹر
دس ڈیسی میٹر	〃	ایک میٹر
دس میٹر	〃	ایک ڈیکامیٹر
دس ڈیکامیٹر	〃	ایک ہیکٹومیٹر
دس ہیکٹومیٹر	〃	ایک کلومیٹر (ایک ہزار میٹر)

چھوٹی اور بڑی گنتی کی نشانیوں کا جوڑنا

اس کو خوب سمجھ لینا مثلاً کئی چیزیں خریدیں کوئی روپے کو۔ کوئی آنوں کو۔ کوئی پیسوں کو تو اب ہم کو سب کا جوڑ کر دیکھنا منظور ہے کہ سب کتنا ہوا یا گھر میں اناج کئی دفعہ آیا ہے کبھی من، کبھی سیروں کبھی آدھ سیر پاؤ سیر۔ یا سنار نے کئی چیزیں سونے کی بنائیں کوئی تولوں ہے کوئی ماشوں اور کوئی رتیوں۔ تو اب سب سونا اسکا کتنا ہوا ان چیزوں کے جوڑنے کی حساب میں ضرورت پڑتی ہے سو اسکا قاعدہ یہ ہے کہ اول سب رقمیں روپے آنے یا سب وزن سیر چھٹانک یا تولے ماشے ہر چیز کے ساتھ لکھ دو۔ پھر ایک طرف دیکھتی آؤ کہ سب میں چھوٹی رقم یا سب میں چھوٹا وزن کہاں کہاں ہے ان سب کو اپنے جی میں جوڑتی جاؤ پھر جوڑ کر یہ دیکھو کہ اس سے بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا اس سے بڑا جو وزن ہے یا چھوٹی رقمیں اور وزن مل کر اس بڑی رقم یا بڑے وزن کی گنتی میں پوری پوری چلی گئی یا نہیں اگر چلی گئی تو اس کو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ دو اور اگر نہیں گئی تو جتنی اس میں بڑے وزن سے کسر رہی ہے اس کسر کو لکھ لو اور جتنا بڑے وزن کی گنتی میں پورا ہو گیا اسکو پھر بڑی رقم یا بڑے وزن کے ساتھ ملا کر اسی طرح جوڑ دو پھر ان سب کو جوڑ کر دیکھو کہ یہ اپنے سے بڑی رقم یا بڑے وزن میں پورا گنتی میں آ گیا یا نہیں اگر پورا گنتی میں آ گیا تو پہلے کی طرح اس کو پھر بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اور اگر نہیں آیا تو اس کسر کو پہلے لکھے ہوئے کے ساتھ لکھ دو اور جتنا بچا اسکو پھر اس سے بڑی رقم یا وزن سے جوڑ لو اسی طرح اخیر تک حساب ختم کر دو اور لکھ دو جو سب سے اخیر لکھا ہوا ہو گا وہ سارا مل کر جتنا ہوا اسکو میزان کہتے ہیں۔

مثال رقموں کے جوڑنے کی۔ ململ عہ۔ لٹھا ۸ر شال باف ۱۲ر چھینٹ ۔ر ٹین ۔ر اب ان کا جوڑنا چاہا سب سے چھوٹی رقم ۔ر کی ہے اور یہ دو جگہ آئی ہے۔ دونوں جگہ جوڑا تو ۔ر ہو گیا پھر ۔ر بھی اس میں دو جگہ ہیں اس۔ کو ان دونوں کے ساتھ جوڑا ڈیڑھ آنہ ہو گیا۔ تو اس کا ایک آنہ تو اور آنوں کی گنتی میں جا سکتا ہے کسر رہی ۔ر کی تو اس کو پہلے لکھ دیا اس طرح ۔ر اور وہ جو آنہ حاصل ہوا تھا اس کو اور آنوں کے ساتھ جوڑا تو آنے دو جگہ ہیں ایک جگہ ۸ر اور ایک جگہ ۱۲ر اس ایک آنہ کو ان کے ساتھ ملا کر جوڑا تو ایک آنہ اور آٹھ آنے، نو آنے ہوئے۔ اور نو آنے اور بارہ آنے اکیس آنے ہوئے۔ اکیس آنوں میں ایک روپیہ اور پانچ آنے ہیں تو پانچ آنے کو تو اس دو پیسہ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح ۱۵؍ آگے ایک روپیہ رہا اب دیکھا ان رقموں میں بھی ایک روپیہ ایک جگہ ہے اس روپے کو اس روپے کے ساتھ جوڑ لیا تو دو روپے ہوئے ان دو روپے کی رقم کو اس ۵؍ کے ساتھ لکھ دیا اس طرح عہ۵؍ وہ سب دام مل کر اتنے ہوئے تو یوں کہیں گے کہ سب کپڑوں کی قیمت کی میزان عہ۵؍ ہوئے اور حساب کے ختم پر لفظ میزان لکھ کر اس رقم کو لکھا کرتے ہیں اس طرح میزان عہ۵؍۔ اسی طرح

اور وزنوں کو سوچ سمجھ کر لکھو اور لکھ کر استاد کو دکھلا دو۔

روزمرّہ کی آمدنی اور خرچ لکھنے کا طریقہ

اس کو سیاق کہتے ہیں اور بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ زبانی یاد رکھنے میں ایک تو بھول ہو جاتی ہے پھر کبھی خاوند اعتبار نہیں کرتا۔ کبھی سوچ سوچ کر بتلانے سے خواہ مخواہ شبہ ہوتا ہے کبھی یاد نہ آنے سے یا تو جھوٹ بولنا پڑتا ہے یا نہ بتلایا تو شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور اس سے نوکروں چاکروں پر بھی باؤ رہتا ہے وہ کچھ لے کر مکر نہیں سکتے۔ یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گھی فلانے دن آیا تھا اور چھٹانک روز کا خرچ ہے تو سیر بھر گھی سولہ دن ہونا چاہیئے تھا۔ آٹھ دن میں کیوں ختم ہو گیا۔ ماما یہ نہیں کہہ سکتی کہ بیوی تم کو یاد نہیں رہا سولہ روز ہوتے جب آیا تھا تم کو ہمیشہ اپنے ذمے لازم سمجھنا چاہیئے کہ جو رقم ملے اسکو بھی لکھ لیا کرو اور جہاں خرچ ہو اسکو بھی ساتھ ساتھ لکھ لیا کرو دوسرے وقت کے بھروسے نہ رہا کرو اس میں اکثر بھول چوک ہو جاتی ہے لکھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ کسی پر بدگمانی نہیں ہوتی مثلاً تمہارے پاس دس روپے تھے تم نے چھ اٹھائے مگر یاد رہے پانچ اب چار ہی روپے رہ گئے اور تمہاری یاد سے پانچ ہی ہیں۔ ایک روپیہ کہیں دے کر بھول گئیں اور سب پر چوری لگاتی پھرتی ہیں کہ فلانی نے اٹھا لیا ہو گا تم کوئی چیز بے لکھے مت رہنے دیا کرو۔ کپڑے دو تو لکھ کر۔ قلعی کو برتن دو تو لکھ کر۔ کسی کو مزدوری دو تو لکھ کر۔ کوئی چیز منگاؤ تو لکھ کر۔ اور جو تم کو ملے اس کو بھی لکھ لو اب ہم تم کو آمدنی اور خرچ لکھنے کا قاعدہ بتلاتے ہیں ایک ایک ہفتہ کا حساب بنا لیا کرو چاہے ایک ایک مہینے کا یہ تم کو اختیار ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ مثلاً تم کو ایک ایک مہینہ کا حساب رکھنا منظور ہے اور رمضان سے شروع کرنا ہے تو ایک کتاب بڑے بڑے ورقوں کی بنا لو اور جس ورق سے لکھنا ہو اس کے شروع پر اول یہ عبارت لکھو: ۔ (حساب آمد و خرچ بابت ماہ رمضان) پھر اس عبارت کے نیچے لفظ جمع کو لکیر کی طرح یوں لکھو۔

جمع ______________________________

پھر اسکے نیچے دو لکیریں کھینچ کر ایک لکیر کے سرے پر لفظ بقایا اور دوسری لکیر کے سرے پر لفظ حال لکھو اس طرح بقایا:

بقایا ______________________________

حال ______________________________

اور بقایا کی لکیر کے نیچے جو روپیہ تمہارے پاس پہلے بچا ہو وہ لکھ دو اور حال کی لکیر کے نیچے ذرا زیادہ سی جگہ چھوڑے رکھو اور رمضان میں جو آمدنی ہوتی رہے تو تاریخوار لکھتی رہو اس طرح:

بقایا

ـــہ

حال

یکم رمضان از منشی صاحب عـہ ر ۔ ۶ر فروخت غلہ عـہ ۱۰ر وصول قرضہ از بھابی صاحبہ للعہ
اب اسکے بہت نیچے لفظ وجوہ ایک لکیر کی شکل میں لکھو اس طرح ۔

وجوہ

اور اسکے بعد ذرا سی جگہ چھوڑ کر جہاں کہیں اُٹھے اس کو تاریخ وار روز کے روز لکھتی رہو اس طرح یکم رمضان چاول ۔ گھی ۔ ۲ رمضان شکر سفید، دودھ والا ۔ ۳ رمضان گرم مصالحہ ۔ ۴ رمضان مسجد میں تیل ۔ ۵ رمضان طالب علموں کو افطاری و سحری کے لئے ۔ اسی طرح مہینہ بھر تک لکھتی رہو جب مہینہ ختم ہو جاوے خرچ کی ساری رقموں کو اوپر کے طریقہ کے موافق جوڑ کر سب کی میزان اس وجوہ کی لکیر کے نیچے لکھ دو ۔ مثلاً ان رقموں کو جوڑا تو عـہ ۲۰ ہوئے ان کو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو ۔

وجوہ

پھر یوں کرو کہ حال کی لکیر کے نیچے جتنی رقمیں ہیں ان سب کو جوڑ کر اس حال کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اسجگہ کی رقموں کو جوڑا للعہ ۲۴ ہوئے اسکو اس کے نیچے اس طرح لکھ دیا :

حال

پھر یوں کرو کہ اس حال کی جوڑی ہوئی رقم کو بقایا کی لکیر کی رقم کے ساتھ جوڑ کر جمع کی لکیر کے نیچے لکھ دو مثلاً اس للعہ کے ساتھ ـــہ کو جوڑا للعہ ۲۴ ہوئے اسکو اس طرح لکھا ۔

جمع

اب اس رقم کو وجوہ کی رقم سے دیکھ لو کہ دونوں برابر ہیں یا جمع کی رقم زیادہ ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے یا جمع کی رقم کم ہے اور وجوہ کی زیادہ ۔ اگر دونوں برابر ہوں تو حساب جہاں لکھا ہوا ختم ہے اسجگہ لفظ تتمہ کو لکیر کی صورت میں لکھ دو اس طرح ۔

تتمہ

اور اسکے نیچے بالخیر کا لفظ لکھ دو مطلب یہ کہ کچھ نہیں بچا اور اگر جمع کی رقم بڑی ہے اور وجوہ کی رقم کم ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ روپیہ بچا ہے تو اس تتمہ کی لکیر کے نیچے وہ بچی ہوئی رقم لکھ دو مثلاً اوپر کی مثال میں جمع کی رقم للعہ ۲۴ تھی، اور وجوہ کی رقم عـہ ۲۰ تھی تو عـہ ۱۳ بچے اسکو اس لکیر کے نیچے اس طرح لکھو تتمہ ۱۵ اور اگر جمع کی رقم کم ہو اور وجوہ کی رقم زیادہ ہو تو بجائے تتمہ کے لفظ فاضل لکھ کر جتنی رقم زیادہ ہو وہ اس لفظ کے نیچے لکھ دو ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اس مہینہ میں اس قدر خرچ آمدنی

سے زیادہ ہوا ہے ہم اس مثال کی الگ الگ بتلائی باتوں کو اکٹھا لکھ کر بتلائے دیتے ہیں۔

جمع ________________________________

للعہ ۲۴ / ۷

بقایا ________________________________

عہ

حال ________________________________

للعہ

یکم رمضان از منشی صاحب، ۶ رمضان فروخت غلہ ۱۰ رمضان وصول از بھابی صاحبہ

یکم رمضان چانول گھی۔ ۲ رمضان شکر سفید، دودھ والا، ۳ رمضان گرم مصالحہ ۴ رمضان مسجد میں تیل، ۵ رمضان طالب علموں کو افطاری وسحری کے لئے تتمہ ________

اب اتنی بات کام کی اور یاد رکھو کہ جب تتمہ کی رقم لکھ چکو تو اس رقم کو اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھو کہ کتنی ہو گئی اگر جمع کی رقم کی برابر ہو تو حساب صحیح ہے اور اگر کم زیادہ ہو جاوے تو تتمہ کی رقم غلط لکھی گئی پھر سوچ لو کہ کتنا روپیہ خرچ سے بچا ہے اور سوچ کر صحیح لکھو اور پھر اسی طرح تتمہ کی رقم اور وجوہ کی رقم کو جوڑ کر دیکھ لو کہ اب بھی جمع کی رقم برابر ہوتی یا نہیں جب برابر آجاوے تو حساب کو صحیح سمجھو۔ دیکھو اوپر کی مثال میں عہ ۱۵ وعہ ۸ کو جوڑ کر دیکھا تو للعہ ہوئے۔ معلوم ہوا حساب صحیح ہے خوب سمجھ لو۔ اور اگر کچھ فاضل ہو تو اس فاضل کی رقم کو جمع کی رقم کے ساتھ جوڑ کر دیکھو اگر وجوہ کی رقم کے برابر ہو جاتے تو فاضل صحیح ہے ورنہ پھر سوچو۔

تھوڑے سے گروں کا بیان

حساب کے چھوٹے چھوٹے قاعدوں کو گُر کہتے ہیں اُن سے آسانی کے ساتھ زبانی حساب لگ جاتا ہے تھوڑے سے گُر لکھے دیتے ہیں جن کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

پہلا گُر:۔ ایک من چیز جتنے روپوں کی ہوگی اُتنے آنوں کی ڈھائی سیر ہوگی مثلاً ایک من چانول آٹھ روپے کے ہوئے تو آٹھ آنے کے ۲½ سیر ہوئے اور آٹھ پیسوں کے ۲½ پاؤ چاول ہوئے۔

دوسرا گُر:۔ ایک روپے کی جتنے سیر چیز آوے گی چالیس روپے کی اُتنے من آوے گی مثلاً ایک روپیہ کا ڈیڑھ سیر گھی ہوا تو چالیس روپے کا ڈیڑھ من ہوگا۔

تیسرا گُر:۔ ایک روپے کی جتنے سیر چیز آوے گی ایک آنے کی اتنی چھٹانک ہوگی مثلاً ایک روپے کے بیس سیر گیہوں آئے تو ایک آنہ کے بیس چھٹانک آویں گے یعنی سوا سیر۔

چوتھا گُر:۔ ایک روپے کی جے دھڑی یعنی جے پنسیری کوئی چیز آوے گی تو آٹھ روپے کی اُتنے من ہوگی مثلاً ایک روپے کے چار پنسیری گیہوں آئے تو آٹھ روپے کے چار من آوینگے۔

پانچواں گر:۔ ایک روپے کا جے گز کپڑا ہوگا ایک آنہ کا اُتنی گرہ ہوگا۔
مثلاً ایک روپے کا چار گز لٹھا ہوا تو ایک آنہ کا چار گرہ ہوگا یہ حساب کی تھوڑی سی باتیں لکھ دی ہیں جو عورتوں کے لئے بہت ہیں زیادہ کی ضرورت پڑے تو کسی سے سیکھ لو وہ لکھنے سے سمجھ میں نہ آتیں۔

بعضے لفظوں کے معنی جو ہر وقت بولے جاتے ہیں

مہینوں کے عربی اور اردو نام

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاولیٰ	جمادی الآخریٰ
دہا	تیرہ تیزی	بارہ وفات	میراں جی	شاہ مدار	خواجہ جی
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
مریم روزہ	شب برات	رمضان	عید	خالی	بقرعید

ہندی مہینے اور موسم اور فصلیں

پھاگن۔ چیت۔ بیساکھ۔ جیٹھ۔ یہ چار مہینے گرمی کے کہلاتے ہیں اور اساڑھ۔ ساون بھادوں۔ کنوار جس کو اسوج بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے برسات کے ہیں اور کاتک۔ اگھن جسکو منگسر بھی کہتے ہیں۔ پوس جس کو پوہ بھی کہتے ہیں ماگھ جس کو ماہ بھی کہتے ہیں یہ چار مہینے جاڑے کے ہیں اور ان میں جو بارش ہوتی ہے اسکو مہاوٹ کہتے ہیں اور یاد رکھو کہ تیسرے برس ان مہینوں میں ایک مہینہ دو دفعہ آتا ہے اسکو لوند کا مہینہ کہتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ یہ مہینے چاند رات سے شروع نہیں ہوتے بلکہ چاند کے پورے ہونے سے یعنی چودھویں رات سے شروع ہوتے ہیں اور جس فصل میں گیہوں چنا پیدا ہوتا ہے وہ ربیع اور ساڑھی کہلاتی ہے اور جس موسم میں چاول اور ننھا اناج (مکی باجرہ۔ جوار وغیرہ) پیدا ہوتا ہے وہ خریف اور ساونی کہلاتی ہے۔

رُخوں کے نام

جس طرف سے سورج نکلتا ہے وہ مشرق کہلاتا ہے اور اسکو پورب بھی کہتے ہیں اور جدھر سورج چھپتا ہے وہ مغرب کہلاتا ہے

اور پچھم اور پچھاں بھی کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو تو تمہارے داہنے کا رُخ جنوب اور دکھن کہلاتا ہے اور بائیں ہاتھ کا رُخ شمال اور اُتّر اور پہاڑ کہلاتا ہے قطب تارہ اُدھر ہی دکھلائی دیتا ہے۔

بعض غلط لفظوں کی درستی

ہم اُوپر غلط لفظ لکھیں گے اور اُنکے نیچے صحیح لفظ لکھیں گے بولنے میں اُن کا خوب خیال رکھو کیونکہ غلط بولنا بھی ایک عیب ہے:

غلط	نخالص	نامکروہ	منجش	نامحروم	مبجت	چکّو	چدّر	امام جستہ
صحیح	خالص	مکروہ	منضبج	محروم	مسجد	چاقو	چادر	ہاون دستہ
غلط	نخسہ	رواب	تان تشنہ	لغام	جلدان	دوائت	دیوال	نپاک
صحیح	نسخہ	رعب	طعن وتشنیع	لگام	جزدان	دوات	دیوار	ناپاک
غلط	تاڑی بجانا	پھاٹ کررونا	بھنگ یعنی بہلی کا گھنٹہ	طوفان	زیل یعنی شادی کی خبر		مین مینخ یعنی جھگڑا فساد	
صحیح	تالی بجانا	پھوٹ کررونا	زنگ	طوفان	نوید		مین میکھ	

نوٹ:۔ چونکہ ڈاکخانہ کے قواعد اکثر بدلتے رہتے ہیں اور بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ بہشتی زیور میں کوئی قاعدہ دیکھ کر ڈاکخانہ والوں سے اُلجھتے ہیں اسلئے اس مرتبہ ڈاکخانہ کے قواعد نہیں لکھے گئے جو ضرورت ہو ڈاکخانہ والوں سے دریافت کر لیا جاوے۔ ۱۲ شبیر علی

ڈاک خانہ کے کچھ قاعدے

(۱) **پوسٹ کارڈ لکھنے کا طریقہ:۔** پندرہ پیسے کا جو سنگل پوسٹ کارڈ ملتا ہے اگر وہ بھیجنا ہو تو پتہ کی طرف دائیں آدھے حصہ میں جس کے پاس جاتا ہے صرف اس کا نام اور پتہ لکھو اس کے علاوہ کسی قسم کا جملہ یا عبارت وغیرہ نہ لکھو اس سے بیرنگ ہو جاتا ہے یعنی جس کے پاس جاتا ہے اس کو (کارڈ کی ڈبل قیمت) تیس پیسے دینے پڑتے ہیں۔

باقی بائیں نصف حصہ میں جو چاہو لکھو۔ اپنا نام و پتہ و تاریخ لکھا جا سکتا ہے۔

(۲) پانے والے کا نام اور پتہ صاف اور پورا لکھنا چاہیے۔ اگر گاؤں میں بھیجنا ہو تو جگہ کا نام، ڈاک خانہ اور ضلع بھی ضرور لکھو اور اگر قصبہ یا بڑے شہر میں بھیجنا ہو تو محلہ کا نام اور مکان کا نمبر لکھو۔

(۳) اگر جوابی کارڈ لکھنا ہو تو ۵۰ پیسے میں دو کارڈ جڑے ہوئے آتے ہیں وہ منگا لیا کرو ان میں سے ایک کارڈ پر لکھا جاتا ہے، جواب کے لیے اس پر اپنا پتہ جواب آنے کا لکھو اور ساتھ والے پر اپنا مضمون اور اُن کا پتہ لکھو جن کے پاس خط بھیجنا ہو۔

(۴) بعضے آدمی جواب کے لیے ایک کارڈ کے ساتھ دوسرا کارڈ سی کر بھیجتے ہیں۔ وہ بیرنگ ہو جاتا ہے ایسا ہرگز نہ کرو۔

(۵) اگر پوسٹ کارڈ سے لمبا چوڑا موٹا کاغذ یا سائز میں بڑا ہو تو وہ کارڈ بیرنگ ہو جاتا ہے۔ زیادہ بڑے کارڈ کو نجی یعنی پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کہتے ہیں۔ ایسے کارڈ پر آدھے دائیں حصہ کی طرف پانے والے کا پتہ لکھو اور آدھے بائیں حصہ میں اپنا پتہ مضمون وغیرہ جو چاہو لکھو۔

انلینڈ لیٹر یا لیٹر کارڈ یعنی کھلا ہوا لفافہ

(۶) انتر دیشی پتر جو ۲ روپے کو آتا ہے، یہ لفافہ صرف ہندوستان کے لیے ہوتا ہے اس لفافہ میں کوئی پرچہ وغیرہ رکھنے سے یہ بیرنگ ہو جاتا ہے اور پانے والے کو بیرنگ کا ۴ روپے دینا پڑتا ہے۔ اگر اس نے لینے سے انکار کر دیا تو پھر بھیجنے والے سے دو روپیہ وصول کیے جائیں گے۔

(۷) ۲ روپے والے لفافہ پر پتہ کے علاوہ اپنا کوئی مضمون وغیرہ لکھ کر بھی رکھ سکتے ہیں۔

(۸) ۲ روپے والا لفافہ بیرون ملک مزید ٹکٹ لگا کر بھیجا جا سکتا ہے۔ بیرونی ممالک کا محصول وقت پر پوسٹ ماسٹر سے معلوم کر لیا جائے وہ ہر ملک کا الگ الگ ہے۔

(۹) لفافہ کا وزن دس گرام ہونا چاہیے۔ دس گرام سے زائد ہونے پر ہر دس گرام پر ایک روپیہ زائد محصول لگے گا۔

(۱۰) سادہ لفافہ پر ۲ روپے کے ٹکٹ لگا دینے سے ۲ روپے والا لفافہ ہو جاتا ہے۔ اگر سادہ لفافہ پر ٹکٹ نہ لگاؤ تو پانے والے کو ۴ روپے بیرنگ کے دینے ہوں گے۔

(۱۱) کارڈ، لفافہ، پیکٹ، پارسل وغیرہ پر استعمال شدہ ٹکٹ ہرگز نہ لگاؤ یہ سخت جرم ہے ایسے شخص پر مقدمہ قائم ہو جاتا ہے اور بسا اوقات سزا بھی ہو جاتی ہے۔

(۱۲) بیرنگ کا قاعدہ یہ ہے کہ روانگی کے وقت جس قدر محصول لگنا چاہیے اس سے جس قدر کم لگاؤ گے اس کمی کا دوگنا پانے والے کو دینا پڑے گا اور اس کے انکار کی صورت میں بھیجنے والے سے وصول کیا جائے گا

پارسل کا قاعدہ

کوئی کتاب یا اشتہار یا ایسے کاغذات جن کا مضمون خط کے طور پر نہ ہو اگر ان کو ایسے طور پر کاغذ میں لپیٹ کر پلندہ بنا دو کہ ڈاک خانہ ولے اگر کھول کر دیکھنا چاہیں تو بسہولت کھول کر بند کر سکیں اس کو بک پوسٹ پیکٹ یا پلندہ کہتے ہیں۔ اس کا محصول پہلے ۵۰۰ گرام تک ۸ روپے۔ زائد ہر ۵۰۰ گرام یا جز پر ۸ روپے۔

(۱) بک پوسٹ پیکٹ میں خط، نوٹ، ہنڈی، اسٹامپ، چیک وغیرہ رکھنے کی ممانعت ہے۔
(۲) پیکٹ دو فٹ لمبا، ایک فٹ چوڑا، ایک فٹ اونچے سے زائد نہ ہو۔
(۳) پلندہ یا پیکٹ اگر گول بنایا جائے تو تیس انچ لمبا چار انچ قطر سے زائد نہ ہو۔

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ رسالے و اخبارات

سو گرام پر ۵۰ پیسے اگلے ہر سو گرام پر ۵۰ پیسے۔

رجسٹری کا قاعدہ اگر خط، پیکٹ، پارسل وغیرہ کی زیادہ حفاظت چاہو تو اس کی رجسٹری کرا دو، محصول کے علاوہ ۱۰ روپے فیس رجسٹری اور دیدو، ڈاک خانہ سے ایک رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو۔

نقشہ محصول ڈاک ترمیم شدہ ۱۹۸۹ء

نمبر شمار	نام	وزن	محصول	زائد محصول
۱	بند لفافہ	۱۰ گرام	۲ روپے	ہر ۱۰ گرام پر ایک روپیہ
۲	لیٹ فیس بلا رجسٹری	٠	۲ "	ایک روپیہ
۳	لیٹ فیس رجسٹری	٠	۵ "	دو روپے
۴	فیس ایرمیل	۲۰ گرام	۱۱ "	ہر ۲۰ گرام پر
۵	فیس رجسٹری	٠	۱۰ "	

۶	فیس سارٹیفکٹ پوسٹنگ	۳ عدد	۲ روپے	
۷	فیس وی پی	۱۰ روپے تک	۵ روپے	۲۰ روپے سے ۴۹ روپے تک ۲/۷۵
۸	بک پوسٹ	۵۰ گرام تک	۲ روپیہ	پھر ہر ۵۰ گرام پر ۲ روپے
۹	رجسٹرڈ اخبارات اور رسالے	۱۰۰ گرام تک	پیسے	پھر ہر اگلے ۱۰۰ گرام پر پیسے
۱۰	پارسل	۵۰۰ گرام تک	۸ روپے	پھر ہر ۵۰۰ گرام پر ۸ روپے
۱۱	فیس بیمہ	۱۰۰ روپے تک	۵ روپے	پھر ہر ۱۰۰ روپے پر ۵ روپے
۱۲	فیس منی آرڈر	۲۰ روپے تک	ایک روپیہ	۵۰ کے بعد ہر دس روپے پر ۵۰ پیسے
۱۳	فیس تار معمولی	۱۰ الفاظ تک	۳ روپے ۵۰ پیسے	پھر ہر حروف پر ۵۰ پیسے
۱۴	فیس تار ضروری	۱۰ الفاظ تک	۷ روپے	پھر حروف پر ایک روپیہ

دو صورتیں جن میں رجسٹری کرانا ضروری ہے

(۱) اگر کسی خط یا پارسل کا بیمہ کرایا جائے (۲) اگر کوئی پارسل سیلون یا ملک سنگاپور بھیجنا ہو (۲) اگر پارسل ایسی جگہ بھیجنا ہو جس کے واسطے (کسٹم ڈیکلریشن) یعنی تمام اشیاء کی فہرست مع قیمت لکھنی پڑتی ہے۔

وی۔ پی۔ کا قاعدہ: اگر تم کسی کے پاس کتاب یا کوئی چیز بھیجکر اس کی قیمت منگاؤ تو پارسل پیکٹ یا خط پر پانے والے کا پتہ لکھ کر اس کی قیمت اس طرح لکھ دو۔ مثلاً وی پی قیمتی مبلغ ۵۰ روپیہ اور اس کے ساتھ ہی ایک منی آرڈر وی پی کا بھر کر بھیجدو اس کی رجسٹری کرانا ضروری ہے اس لیے حساب سے جتنے ٹکٹ محصول کے ہوں اس سے زیادہ ڈاک خانہ سے معلوم کر کے لگا دو۔ لے جانے والا ڈاک منشی سے کہے اس کو وی پی کر دو وہاں سے رسید ملے گی اس کو حفاظت سے رکھو پانے والے سے قیمت وصول ہو کر تمہارے پاس بذریعہ منی آرڈر آجائے گی۔ (۲) ۵ کلو وزن سے زیادہ کی وی پی نہیں ہو سکتی (۳) وی پی میں آنے کو کسر نہیں جا سکتی ہے سوائے سرکاری وی پی کے (۴) اگر وی پی پانے والا لینے سے انکار کر دے گا تو بھیجنے والے کو واپس تقسیم کر دی جائے گی مگر ٹکٹوں کی قیمت کسی حالت میں نہیں ملے گی نہ واپسی کا کوئی محصول دینا پڑے گا۔ (۵) قیمت طلب وی پی کا

بیمہ بھی ہو سکتا ہے۔ وی پی کا روپیہ اگر ایک ماہ تک وصول نہ ہو تو ڈاک منشی کو لکھ کر دینا چاہیے۔

منی آرڈر کا قاعدہ: اگر تم کو دوسری جگہ کچھ روپیہ پیسہ منی آرڈر کے ذریعہ سے بھیجنا منظور ہو تو ڈاک خانہ سے ایک منی آرڈر فارم منگالو یہ ایک چھپا ہوا کاغذ ہوتا ہے اور اس میں جس طرح لکھا ہو اس کے موافق جس شخص کے پاس تم کو بھیجنا ہے اس کا نام و پتہ اور اپنا نام و پتہ اور روپیہ پیسے کی گنتی سب لکھ کر دہ کاغذ اور روپیہ ڈاک خانہ میں بھیج دو اور ساتھ ہی اس کا محصول بھی بھیج دو جو ابھی بتلایا جاتا ہے۔ وہاں سے تم کو ایک رسید ملے گی اس کو اپنے پاس رکھو جب یہ روپیہ وہاں پہنچ جائے گا اس شخص کے دستخط منی آرڈر کے ٹکڑے پر کرا کر وہ ٹکڑا ڈاک خانہ سے تمھارے پاس پہنچایا جاوے گا۔

نقشہ محصول منی آرڈر

رقم	محصول	زائد پر محصول
۲۰ روپیہ تک	۲ روپے	۱۰۰ روپے کے منی آرڈر تک ۵/۰۰

(۱) منی آرڈر کے فارم کے نیچے کا حصہ سادہ ہوتا ہے اس پر لکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس بھیجنا ہے اس کو جو چاہو لکھ دو۔ (۲) پانے والے کا نام و پتہ نہایت صاف اور صحیح ہونا چاہیے اگر پتہ صحیح نہ ہونے کی وجہ کسی دوسرے کو منی آرڈر تقسیم ہو جاوے گا تو ڈاک خانہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ (۳) اگر پانے والا انکار کر دے یا بوجہ غلط پتہ کے منی آرڈر تقسیم نہ ہو تو روپیہ بھیجنے والے کو مل جاوے گا مگر منی آرڈر کا محصول نہیں ملے گا۔ (۴) اگر تم کو روپیہ بہت جلد بھیجنا ہو تو منی آرڈر بذریعہ تار بھیجو۔ اس میں منی آرڈر کے محصول کے علاوہ تار کی فیس اور دینی پڑے گی اور اگر ارجنٹ بھیجنا ہو تو لکھو بذریعہ تار ضروری، ورنہ بذریعہ تار ہی۔

قواعد تار: تار کی دو قسمیں ہیں ایک ضروری، دوسری معمولی۔ ہندوستان میں خواہ کسی جگہ تار بھیجا جائے حسب ذیل محصول ہوگا۔ تار معمولی ۱۰ حروف تک ۳/۵۰ اس کے بعد ہر حرف پر ۵۰ پیسے
تار ضروری " " ڈبل چارج

تھوڑے سے قاعدے جو ہر وقت ضرورت کے تھے لکھ دیے ہیں اگر کوئی زیادہ بات پوچھنی ہو تو ڈاک خانہ سے پچھوا لینا اور کبھی کبھی قاعدہ بھی بدل جاتا ہے مگر جب بدلے گا کسی نہ کسی طرح خبر ہو ہی جائے گی۔

خط لکھنے پڑھنے کے طریقے اور قاعدے

یہ بات تو اس کتاب کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو کہ بڑوں کو کس طرح خط لکھتے ہیں اور چھوٹوں کو کس طرح لکھتے ہیں اور لفافہ لکھنے کا کیا قاعدہ ہے۔ اب یہاں چند ضروری باتیں کام کی بتلاتے ہیں۔

۱۔ قلم بنانا سیکھو۔

۲۔ جب لکھنا شروع کرو موٹے قلم سے تختی پر لکھا کرو۔ جب ہاتھ جمنے لگے اُستاد کی اجازت کے بعد ذرا باریک قلم سے موٹے کاغذ پر لکھو۔ جب خط خوب پختہ ہو جاوے اب باریک قلم سے باریک کاغذ پر لکھو۔

۳۔ جلدی نہ لکھو خوب سنبھال کر حرفوں کو سنوار کر لکھو جس کتاب کو دیکھ دیکھ کر لکھتی ہو یا اُستاد نے حرف بنا دیئے ہیں جہاں تک ہو سکے ویسی صورت کے حرف بناؤ جب خط پکا ہو جاوے پھر جلدی لکھنے کا ڈر نہیں۔

۴۔ گھسیٹ اور کٹے ہوئے اور نقطے چھوڑ چھوڑ کر ساری عمر بھی مت لکھو۔

۵۔ اگر کوئی عبارت غلط لکھی گئی یا جو بات لکھنا منظور نہ تھی وہ لکھی گئی تو اسکو تھوک یا پانی سے مت مٹاؤ لکھنے والوں کے نزدیک یہ عیب سمجھا جاتا ہے بلکہ اس قدر عبارت پر ایک لکیر کھینچ کر اس کو اس طرح اور میرے واسطے ایک دری لیتے آنا اور جو اس مضمون کا پوشیدہ ہی کرنا منظور ہو تو خوب روشنائی بھر دو یا کاغذ بدل دو۔

۶۔ حروف ننھے ننھے اور اوپر تلے چڑھے ہوئے مت لکھو۔

۷۔ طرح طرح کے لکھے ہوئے خط پڑھا کرو اس سے خط پڑھنا آجاوے گا۔

۸۔ جس مرد سے شرع سے پردہ ہے اسکو بدون سخت ناچاری کے خط مت لکھو۔

۹۔ خط میں کسی کو کوئی بات بے شرمی کی یا ہنسی کی مت لکھو۔

۱۰۔ جو خط کہیں بھیجنا ہو لکھ کر اپنے شوہر کو دکھا دیا کرو اور جسکے شوہر نہ ہو وہ اپنے گھر کے مرد کو باپ کو بھائی کو ضرور دکھلا لے اسمیں ایک تو یہ فائدہ ہے کہ مردوں کو اللہ تعالےٰ نے زیادہ عقل دی ہے شاید اس میں کوئی بات نامناسب لکھی گئی ہو اور تمہاری سمجھ میں نہ آئی ہو وہ سمجھ کر نکال دینگے یا سنوار دینگے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اُن کو کسی طرح کا شبہ نہ ہوگا یاد رکھو کسی عورت پر شبہ ہو جانا عورت کے لئے مر رہنے کی بات ہے، تو ایسے کام کیوں کرو جو تم پر کسی کو شبہ ہو اور اسی طرح جو خط تمہارے پاس آوے وہ بھی اپنے مردوں کو دکھلا دیا کرو۔ البتہ خود میاں کو جو خط جاوے یا میاں کا خط آوے اگر وہ نہ دکھلاؤ تو کچھ ڈر نہیں مگر اوپر سے آئے ہوئے خط کا لفافہ اور جانے والے خط کا پھر بھی دکھلا دو۔

۱۱- جہاں تک ہو سکے لفافہ اپنے مردوں کے ہاتھ سے لکھوایا کرو بعضی دفعہ کوئی بات ایسی ہو جاتی ہے کہ کچہری دربار میں کبھی بات کے پوچھنے کو جانا پڑتا ہے تو عورتوں کے واسطے ایسی بات کس قدر بیجا ہے۔

۱۲- کارڈ یا دو آنہ والا لفافہ اگر پتہ کی طرف سے کچھ بگڑ جاوے تو اسکو کبھی دھونا مت بعضی دفعہ ٹکٹ کی جگہ میلی ہو جاتی ہے اور ڈاک والوں کو شبہ ہو جاتا ہے کبھی کوئی مقدمہ نہ کھڑا ہو جائے ایک جگہ ایسا ہو چکا ہے جب سرکاری آدمیوں نے پوچھا تو اس عورت کو دست لگ گئے بڑی مشکل سے وہ قصہ رفع دفع ہوا اور اسی طرح میلا ٹکٹ بھی نہ لگاوے۔

۱۳- جو کاغذ سرکار دربار میں پیش کرنے کا ہو اس پر بدون کسی ناچاری کے اپنے دستخط کبھی مت کرو۔

۱۴- شوق شوق میں ثواب لینے کے خیال سے ساری دنیا کے خط پتر نہ لکھا کرو کوئی ناچاری ہی آپڑے تو خیر مثلاً کسی غریب کا کوئی ضروری کام اٹکا ہوا ہے اور کوئی لکھنے والا میسر نہیں آتا تو مجبوری کی بات ہے ورنہ کہہ دیا کرو کہ بھائی میں کوئی منشی نہیں ہوں میں اپنا خط غیر مردوں کی نظر سے گذاروں بے شرمی کی بات ہے اپنی ضرورت کے واسطے دو چار کرم کانٹے کھینچ لیتی ہوں جاؤ کسی اور سے لکھواؤ۔ وجہ یہ ہے کہ بعضی جگہ ایسی ایسی باتوں سے بڑے مردوں کی نیت بگڑ گئی ہے اللہ بری گھڑی سے بچاوے۔

۱۵- جب خط کا جواب لکھ چکو اسکو چولھے میں جلا دو اس میں ایک تو کاغذ کی بے ادبی نہ ہو مارا مارا نہ پھرے گا۔ دوسرے خط میں ہزار بات ہوتی ہے خدا جانے کس کس آدمی کی نظر پڑے اپنے گھر کی بات دوسری جگہ پہنچنی کیا ضرور ہے البتہ اگر کسی خاص وجہ سے کوئی خط چند روز کے واسطے رکھنا ہی ضروری ہو تو اور بات ہے مگر رکھو تو حفاظت سے صندوقچی وغیرہ میں رکھو مارا مارا نہ پھرے۔

۱۶- اگر کوئی پوشیدہ بات لکھنا ہو تو پوسٹ کارڈ مت لکھو۔

۱۷- خط میں تاریخ اور مہینہ اور سن ضرور لکھو جس مہینہ میں خط لکھ رہی ہو اسکا جونسا دن ہو اسکو تاریخ کہتے ہیں جیسے اب مثلاً جمادی الاخریٰ کا مہینہ ہے اور آج اسکا اٹھارہواں دن ہے تو اٹھارہویں تاریخ ہوئی۔ اسکے لکھنے کا یہ طریقہ ہے کہ جونسی تاریخ ہو وہی ہندسہ لکھ کر اسکے بعد مہینہ کا نام لکھ دو مثلاً جمادی الاخریٰ کی اٹھارہویں تاریخ کو اس طرح لکھو:

۱۸ جمادی الاخریٰ اور سنہ کہتے ہیں برس کو ہم مسلمانوں میں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی جب سے برسوں کا شمار لیتے ہیں تو اب تک تیرہ سو اٹھاسی برس ہو چکے ہیں بس یہی سن ہوا اور اسکو ہجری سن کہتے ہیں کیونکہ ہجرت کے حساب سے ہے اور تیرہ سو اٹھاسی اس طرح لکھیں گے کہ پہلے لفظ سن ذرا لمبا سا لکھیں گے اور اسکے اوپر یہ ہندسہ لکھیں گے اور اسکے آگے دو چشمی ھ بنا دیں گے۔ اس طرح سن ۱۳۸۸ھ اور یہ سنہ محرم کے مہینے سے بدل جاتا ہے

مثلاً اب جو محرم آوے گا اس سے تیرہ سو نواسی (۱۲۸۹) شروع ہوں گے تو تیرہ کا ہندسہ تو اپنی حالت پر رہنے دینگے اور اٹھاسی کی جگہ نواسی کا ہندسہ لکھیں گے اس طرح ۱۳۸۹ھ اسی طرح ہر محرم سے اس ہندسہ کو بدلتے رہینگے کہ دوسرے محرم سے ۸۸ کی جگہ ۸۹ لکھیں گے تیسرے محرم سے ۹۰ کی جگہ ۹۰ لکھیں گے اور تیرہ کا ہندسہ اپنی جگہ لکھا رہے گا۔ جب بیس سال اور گذر جاوینگے اور پورے چودہ سو برس ہو جاوینگے تب تیرہ کا ہندسہ بدلے گا۔ اس زمانے میں جو لوگ ہوں گے وہ آپس میں اسکے لکھنے کا طریقہ پوچھ لیں گے۔ تاریخ اور سن میں بہت فائدے ہیں ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو آئے ہوئے کتنے دن ہوئے شاید اس میں کوئی بات لکھی ہو اور اب موقع نہ رہا ہو تو دھوکا تو نہ ہوگا۔ دوسرے اگر ایک خط میں ایک بات لکھی ہے اور دوسرے میں اسکے خلاف ہے تو اگر تاریخ اور سن نہ ہو تو دیکھنے والے کو یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس میں کونسا پہلا ہے کونسا پچھلا۔ اور میں کون سی بات کروں اور کونسی نہ کروں۔ اور اگر تاریخ و سنہ ہوگا تو اس سے معلوم ہو جاوے گا کہ فلانا خط بعد کا ہے اسکے موافق عمل کرنا چاہیئے اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

۱۸۔ پتہ بہت صاف لکھو یہاں کا بھی اور وہاں کا بھی۔ پورے پورے حرف ہوں سب نقطے اور شوشے دیئے ہوں ورنہ بعضی دفعہ بڑی دقت ہو جاتی ہے کبھی تو خط نہیں پہنچتا اور کبھی جواب بھیجنے کے وقت پتہ نہیں پڑھا جاتا تو جواب نہیں آسکتا اور ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھا کرو شاید دوسرے کو یاد نہ رہے اور پہلا خط بھی حفاظت سے نہ رہے۔

۱۹۔ ایسے کاغذ پر یا ایسی روشنائی سے مت لکھو کہ حرف پھیل جاویں یا دوسری طرف چھن جاوے کہ پڑھنے میں دقت ہو اور نہ بہت موٹا کاغذ لو کہ بے فائدہ وزن بڑھنے سے محصول بڑھ جاوے۔

۲۰۔ خط الٹ پلٹ مت لکھو کہ دوسرا یہی ڈھونڈتا پھرے کہ اسکے بعد کی عبارت کونسی ہے ایک طرف سے سیدھا سادھا لکھنا شروع کرو اور ترتیب سے لکھتی چلی جاؤ تاکہ پڑھنے والا سیدھا پڑھتا چلا جاوے۔

۲۱۔ جب ایک صفحہ لکھ چکو اس کو مٹی سے یا جاذب کاغذ سے خوب خشک کر لو پھر اگلا صفحہ لکھنا شروع کرو ورنہ حرف مٹ جاوینگے پڑھے نہ جاوینگے۔

۲۲۔ بعضوں کی عادت ہے، کہ قلم میں روشنائی زیادہ لگا لیتے ہیں پھر اسکو چٹائی یا فرش پر یا دیوار پر چھڑک کر روشنائی کم کرتے ہیں یہ بے تمیزی کی بات ہے اول ہی سے روشنائی سنبھال کر لگاؤ۔ اگر زیادہ آجاوے تو دوات ہی کے اندر جھاڑ دو۔

کتاب کا خاتمہ

پہلا مضمون

ان میں زیادہ علم حاصل کرنے کا طریقہ اور کچھ کتابوں کے نام ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے خوب سوچ سوچ کر دین اور دنیا کی ایسی ضروری باتیں لکھ دی ہیں جن سے زیادہ کام پڑا کرتا ہے۔ اور اگر زیادہ باتیں معلوم کرنا ہوں تو اس کے تین طریقے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مردوں کی طرح کچھ فارسی پڑھ کر آگے عربی پڑھنا شروع کرے۔ عربی میں بہت بڑی بڑی اور اچھی اچھی علم کی باتیں ہیں اور سچ یہ ہے کہ دین کے علم کا مزہ اور پوری پوری خبر بدون عربی کے میسر نہیں اگر اسکی ہمت ہو تو یہ کتاب تو ختم ہونے کو آئی تم اللہ کا نام لے کر ایک کتاب ہے تیسیر المبتدی اس کا نام ہے۔ میرے ایک دوسرے مولوی صاحب نے لکھی ہے اور میں نے بڑے شوق سے اس کو لکھوایا ہے اور مجھ کو بہت پسند آئی ہے اور میں اپنی بیبیوں کے بچوں کو وہی پڑھواتا ہوں اور ان کو اسکے پڑھنے سے بڑی طاقت ہوتی ہے تم وہ کتاب منگا کر خوب سمجھ سمجھ کر پڑھنا شروع کر دو پھر آگے جو جو پڑھا جاوے گا اسکی ترکیب اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھی ہے اسکے موافق پڑھتی رہنا تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عربی پڑھنے کی طاقت ہو جاوے گی۔ ہم نے عربی پڑھنے کی بھی ایک مختصر اور جلدی حاصل ہونے کی ترکیب نکالی ہے۔ اس ترکیب کے ملنے کا پتہ بھی اسی کتاب کے پہلے ورق میں لکھا ہے اسکے موافق عربی پڑھ لینا انشاء اللہ تعالیٰ اس وقت سے تین سال کے اندر تم مولون یعنی عربی کی عالمہ ہو جاؤ گی۔ عالموں کے جو درجے ہیں وہ تم کو ملینگے۔ عالموں کی طرح قرآن و حدیث کا وعظ کہنے لگو گی عالموں کی طرح فتویٰ دینے لگو گی عالموں کی طرح لڑکیوں کو عربی پڑھانے لگو گی پھر تمہارے وعظ اور فتووں سے اور پڑھانے اور کتابوں سے جتنوں کو ہدایت ہوگی اور پھر ان سے آگے جتنوں کو ہدایت ہوگی قیامت تک کا ثواب تمہارے اعمالنامہ میں بھی لکھا جاوے گا دیکھو تھوڑی محنت میں کتنی بڑی دولت مفت ملتی ہے ۔

سب سے بڑھ کر طریقہ دین کے علم حاصل کرنے کا تو یہ ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اگر تمہارے گھر میں کوئی عالم ہو تو خود اور جو تمہارے گھر میں نہ ہو شہر بستی میں ہو تو اپنے مردوں یا ہوشیار لڑکوں کے ذریعے سے ہر طرح کی دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہو مگر پورے عالم دیندار سے مسئلہ پوچھو اور جو ادھ کچرا ہو یا دنیا کی محبت میں جائز ناجائز کا خیال اس کو نہ ہو اس کی بات بھروسے کے قابل نہیں تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دین کی اردو زبان والی کتابیں دیکھا کرو اور خوب سوچ سوچ کر سمجھا کرو اور جہاں شبہ بھی رہے اپنی سمجھ سے مطلب مت ٹھیرا لیا کرو بلکہ کسی عالم سے تحقیق کر لیا کرو اور اگر موقع ہو تو بہتر تو یہی ہے کہ ان کتابوں کو بھی سبق کے طور پر کسی جاننے والے سے پڑھ لیا کرو۔ اب یہ سمجھو کہ دین کے نام سے کتابیں اس زمانہ میں بہت پھیل گئی ہیں

مگر بعضی کتابیں ان میں صحیح نہیں۔ اور بعضی کتابوں میں کچھ غلط باتیں ملی ہوئی ہیں اور بعضی کتابوں کا اثر دلوں میں اچھا پیدا نہیں ہوتا۔ اور جو کتابیں دین ہی کی نہیں ہیں وہ تو ہر طرح سے نقصان ہی پہنچاتی ہیں لیکن لڑکیاں اور عورتیں اس بات کو بالکل نہیں دیکھتیں جس کتاب کو دل چاہا خرید کر پڑھنے لگیں پھر ان سے بجائے نفع کے نقصان ہوتا ہے۔ عادتیں بگڑ جاتی ہیں خیال گندے ہو جاتے ہیں بے تمیزی بے شرمی شیطانی قصے پیدا ہوتے ہیں ناحق کو علم بدنام ہوتا ہے کہ صاحب عورتوں کا پڑھانا اچھا نہیں اصل یہ ہے کہ دین کا علم تو ہر طرح اچھی ہی چیز ہے مگر جو دین ہی کا علم نہ ہو یا طریقہ سے حاصل نہ کیا جاوے یا اس پر عمل نہ ہو تو اس میں علم دین پر کیا الزام ہو سکتا ہے۔ اس بے احتیاطی سے بچنے کی ترکیب ہے کہ جو کتاب مول لینا یا دیکھنا ہو اول کسی عالم کو دکھلا لو اگر وہ فائدہ کی بتا دیں تو دیکھو، اگر نقصان کی بتلا دیں مت دیکھو بلکہ گھر میں بھی مت رکھو اگر چوری چھپے اپنے کسی بچہ کے پاس دیکھو تو الگ کر دو غرض بدون عالموں کے دکھلائے ہوئے اور بے ان سے پوچھے ہوئے کوئی کتاب مت دیکھو اور کوئی کام مت کرو بلکہ اگر عالم بھی بن جاؤ تب بھی اپنے سے زیادہ جاننے والے عالم سے پوچھ پاچھ رکھو۔ اپنے علم پر گھمنڈ مت کرو۔ اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جن کتابوں کا بہت رواج ہے ان میں سے کچھ کتابوں کے نام نمونہ کے طور پر بتلا دیں کہ کون کون کتابیں نفع کی ہیں اور کون کون نقصان کی ہیں ان کے سوا جو اور کتابیں ہیں ان کے مضمون اگر نفع کی کتابوں سے ملتے ہوئے ہوں تو ان کو بھی نفع پہنچانے والی سمجھو نہیں تو نقصان پہنچانے والی سمجھو اور آسان بات یہ ہے کہ کسی عالم کو دکھلا لیا کرو۔

بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نفع ہوتا ہے

تفسیر قادری ترجمہ تفسیر حسینی۔ ترجمہ مشارق الانوار سلیقہ ترجمہ ادب المفرد۔ صلوٰۃ الرحمن۔ راہ نجات۔ نصیحۃ المسلمین مفتاح الجنۃ بہشت کا دروازہ۔ حقیقۃ الصلوٰۃ مع رسالہ بے نمازاں۔ رسالہ عقیقہ۔ رسالہ تجہیز و تکفین۔ کشف الحاجۃ۔ ترجمہ مالا بد منہ۔ صفائی معاملات۔ تمیز الکلام۔ محاسن العمل۔ سعادت دارین۔ صبح کا ستارہ۔ لیکن اس کی روایتیں بہت پکی نہیں تعلیم الدین تحفۃ الزوجین۔ فروع الایمان۔ جزاء الاعمال۔ ضمان الفردوس۔ رانڈوں کی شادی زواجر ہندی۔ منبہات مترجم زلزلۃ الساعۃ ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کے قیامت نامہ کا نصاب الاحتساب اردو۔ اصلاح الرسوم۔ شریعت کا لٹھ۔ تنبیہ الغافلین آثار محشر۔ زجر الشبان و الشیبہ۔ عمدۃ النصائح۔ بہشت نامہ۔ دوزخ نامہ۔ زینۃ الایمان۔ تنبیہ النساء۔ تعلیم النساء مع دلہن نامہ۔ ہدایت النسواں مرآۃ النساء۔ توبۃ النصوح۔ تہذیب النسواں و تربیت الانسان بھوپال کی بیگم شاہجہاں کی تصنیف یہ بہت اچھی کتاب ہے مگر اسکے مسئلے ہمارے امام کے مذہب کے موافق نہیں تو ایسے مسئلوں میں بہشتی زیور کے موافق عمل

کرے۔ اسی طرح علاج معالجہ کی باتوں میں بے حکیم کے پوچھے کتاب دیکھ کر علاج نہ کرے۔ باقی اور باتیں آرام اور نصیحت اور سلیقہ کی جو لکھی ہیں وہ سب برتاؤ کے قابل ہیں۔ فردوس آسیہ۔ راحت القلوب۔ خدا کی رحمت۔ تواریخ حبیب الٰہ۔ یہ تینوں کتابیں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں ہیں مگر ان میں کہیں کہیں مولد شریف کی محفل کرنے کا اور اس میں کھڑے ہونے کا بیان ہے اس کا مسئلہ چھٹے حصہ میں آچکا ہے اس مسئلہ کے خلاف نہ کریں۔ قصص الانبیاء۔ الکلام المبین فی آیات رحمۃ العالمین۔ سر الشہادتین مترجم۔ اکسیر ہدایت۔ حکایات الصالحین۔ مقاصد الصالحین۔ مناجات مقبول۔ غذائے روح۔ جہاد اکبر۔ تحفۃ العشاق۔ چشمہ رحمت۔ گلزار ابراہیم۔ نصیحت نامہ۔ تجارہ نامہ۔ اعمال قرآنی۔ شفاء العلیل۔ خیر المتین ترجمہ حصن حصین۔ ارشاد مرشد لیکن اس میں جو ذکر و شغل لکھا ہے وہ بدون پیر کی اجازت کے نہ کرے وظیفوں کا کچھ ڈر نہیں۔ طب احسانی۔ مخزن المفردات۔ انشاء خرد افروز۔ کاغذات کارروائی بخط شکست۔ مبادی الحساب۔ مرقع نگارین۔ تہذیب السالکین۔

بعض کتابوں کے نام جن کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے

دیوان اور غزلوں کی کتابیں۔ اندر سبھا۔ قصہ بدر منیر۔ قصہ شاہ یمن۔ داستان امیر حمزہ۔ گل بکاؤلی۔ الف لیلہ۔ نقش سلیمانی۔ فالنامہ۔ قصہ ماہ رمضان۔ معجزہ آل نبی۔ چہل رسالہ جس میں بعضی کتابیں محض جھوٹی ہیں۔ وفات نامہ جس میں بعض روایتیں بالکل بے اصل ہیں۔ آرائش محفل۔ جنگ نامہ حضرت علی۔ جنگ نامہ محمد حنیف۔ تفسیر سورۂ یوسف اس میں ایک تو بعضی روایتیں کچی ہیں۔ دوسرے عاشقی و معشوقی کی باتیں عورتوں کو سننا پڑھنا بہت نقصان کی بات ہے۔ ہزار مسئلہ۔ حیرت الفقہ۔ گلدستہ معراج۔ نعت ہی نعت۔ دیوان لطف یہ تینوں کتابیں یا جو اس طرح کی ہو نام کو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے مگر بہت سے مضمون ان میں شرع کے خلاف ہیں۔ دعا گنج العرش۔ عہد نامہ یہ دونوں کتابیں اور بہت سی ایسی ہی کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی دعائیں تو اچھی ہیں مگر ان میں جو سندیں لکھی ہیں اور ان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بڑے لمبے چوڑے ثواب لکھے ہیں وہ بالکل گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ مرآۃ العروس۔ بنات النعش۔ محصنات۔ ایامی یہ چاروں کتابیں ایسی ہیں کہ ان میں بعضی جگہ تمیز اور سلیقہ کی باتیں ہیں اور بعضی جگہ ایسی باتیں ہیں کہ ان سے دین کمزور ہوتا ہے۔ ناول کی کتابیں طرح طرح کی ان سب کا ایسا برا اثر ہوتا ہے کہ زہر سے بدتر۔ اخبار شہر شہر کے ان میں بھی بہت وقت بیفائدہ خراب ہو جاتا ہے اور بعضے مضمون بھی نقصان کے ہوتے ہیں۔

دوسرا مضمون

اس میں سب حصّوں کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور جن جن باتوں کا اس میں خیال رکھیں ان سب کا بیان ہے۔ پڑھانیوالا مرد ہو یا عورت اسکو پہلے دیکھ لے اور اسی کے موافق برتاؤ کرے تو پڑھنے والیوں اور سیکھنے والیوں کو بہت فائدہ ہو۔

۱۔ اوّل حصّے میں الف بے تے کو خوب پہچانا چاہیئے اور حرفوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ اور پہچان کے بعد جہاں تک ہو سکے بچے ہی سے نکلوانا چاہیئے بدون ضرورت کے خود سہارا نہ لگانا چاہیئے۔

۲۔ کتاب کے شروع کے ساتھ ہی بچے سے کہو کہ اپنا روزمرہ کا سبق تختی پر لکھ لیا کرے اس طرح کتاب کے ختم ہونے تک ساری کتاب لکھا لو۔ اس سے خوب لکھنا آجاوے گا۔

۳۔ پہلے حصّے میں جو گنتی لکھی ہے اسکی صورت ایسی یاد ہونا چاہیئے کہ بے دیکھے بھی لکھ سکے۔

۴۔ عقیدے اور مسئلے خوب سمجھا کر پڑھاوے اور خود پڑھنے والی کی زبان سے کہلوا دے تاکہ معلوم ہو کہ وہ سمجھ گئی ہے۔

۵۔ جو جو دُعائیں کتاب میں آئی ہیں سب کے حفظ سُننا چاہیئے۔

۶۔ جب نماز بچے سے پڑھوائی جاوے تو اس سے کہو کہ تھوڑے دنوں تک سب سُورتیں اور دُعائیں پکار کر پڑھے اور تم بیٹھ کر سُنا کرو۔ جب نماز خوب یاد ہو جاوے پھر قاعدے کے موافق پڑھا کرے۔

۷۔ اگر پڑھانیوالا مرد ہو یا کوئی مسئلہ بچے کی سمجھ سے زیادہ ہو تو ایسا مسئلہ چھوڑوا دو۔ اور کسی رنگ سے یا پنسل سے نشان بنوا دو جب موقع ہو گا ایسے مسئلوں کو پھر سمجھا دیا جاوے گا۔ اور مرد اپنی بی بی کے ذریعے سے شرم کی باتیں سمجھوا دے۔

۸۔ چوتھے پانچویں حصّے میں ذرا باریک باتیں ہیں اگر بچے کی سمجھ میں نہ آویں تو چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا دسواں پہلے پڑھا دو اور ان میں سے جن کو مناسب سمجھو پہلے پڑھا دو۔

۹۔ پڑھنے والی کو تاکید کرو کہ سبق کا بھی خوب مطالعہ دیکھا کرے اور طبیعت کے زور سے مطلب نکالا کرے جتنا بھی نکل سکے اور سبق پڑھ کر کئی دفعہ کہا کرے اور اپنے ہی جی سے مطلب بھی کہا کرے اس سے سمجھنے کی طاقت آجاتی ہے پچھلے پڑھے کو کبھی سے سُن لیا کرو تاکہ یاد رہے اور پڑھنے والی کو تاکید کرو آموختہ کچھ مقرر کر کے روز پڑھا کرے اگر دو تین لڑکیاں ہم سبق ہوں تو ان سے کہو کہ آپس میں پوچھ پاچھ لیا کریں۔

۱۰۔ جو باتیں کتاب کی پڑھتی جاویں جب پڑھنے والی اسکے خلاف کرے اسکو فوراً ٹوک دیا کرو اور اسی طرح جب کوئی دوسرا آدمی کوئی خلاف کام کرے اور نقصان پہنچ جاوے تو پڑھنے والیوں کو جتانا چاہیئے کہ دیکھو فلانے نے کتاب کے خلاف کام کیا

اور نقصان ہوا۔ اس طریقہ سے اچھی باتوں کی بھلائی اور بُری باتوں کی بُرائی خوب دل میں بیٹھ جاوے گی۔

تیسرا مضمون

اس میں نیکیوں کے زیور کی تعریف میں وہی شعر ہیں جو اس کتاب کے دیباچہ میں لکھی گئی تھیں یہی نیکیاں بہشت کے زیور ہیں تو ان شعروں کو اس کتاب کے نام اور مضمون سے بھی لگاؤ ہے اور ان سے نیکیوں کی محبت دل میں اور زیادہ ہو گی اور اس جھوٹے زیور کی حرص کم ہو گی۔ اسی کی حرص نے اس سچے زیور کو بھلا رکھا ہے اگر کسی نے دیباچہ میں یہ شعر نہیں دیکھی ہوں گی تو وہ یہاں پڑھ لے گی اور اگر پہلے دیکھ چکی ہو گی تو اور زیادہ عمل کا خیال ہو گا اسواسطے ان کو یہاں دوبارہ لکھ دیا ہے اور کتاب اسی پر ختم ہے اللہ تعالیٰ نیک راہ پر قائم رکھ کر ہم سب کا خاتمہ بالخیر کریں وہ شعر یہ ہیں۔ (نظم اصلی انسانی زیور)

ایک لڑکی نے یہ پُوچھا اپنی امّی جان سے   آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجے مجھے!   اور جو بدزیب ہیں وہ بھی جتا دیجے مجھے!
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز   اور مجھ پر آپ کی برکت سے کُھل جائے یہ راز
یُوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری   گوشِ دل سے بات سُن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا!   پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے   چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات   دین و دُنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مُدام   چلتے ہیں جسکے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جان گوشِ ہوش کی   اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں   گر کرے اُن پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتّے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب   کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراق کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں!   نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں!
قوتِ بازو کا حاصل تجھکو بازوبند ہو   کامیابی سے سدا تو خرّم و خرسند ہو

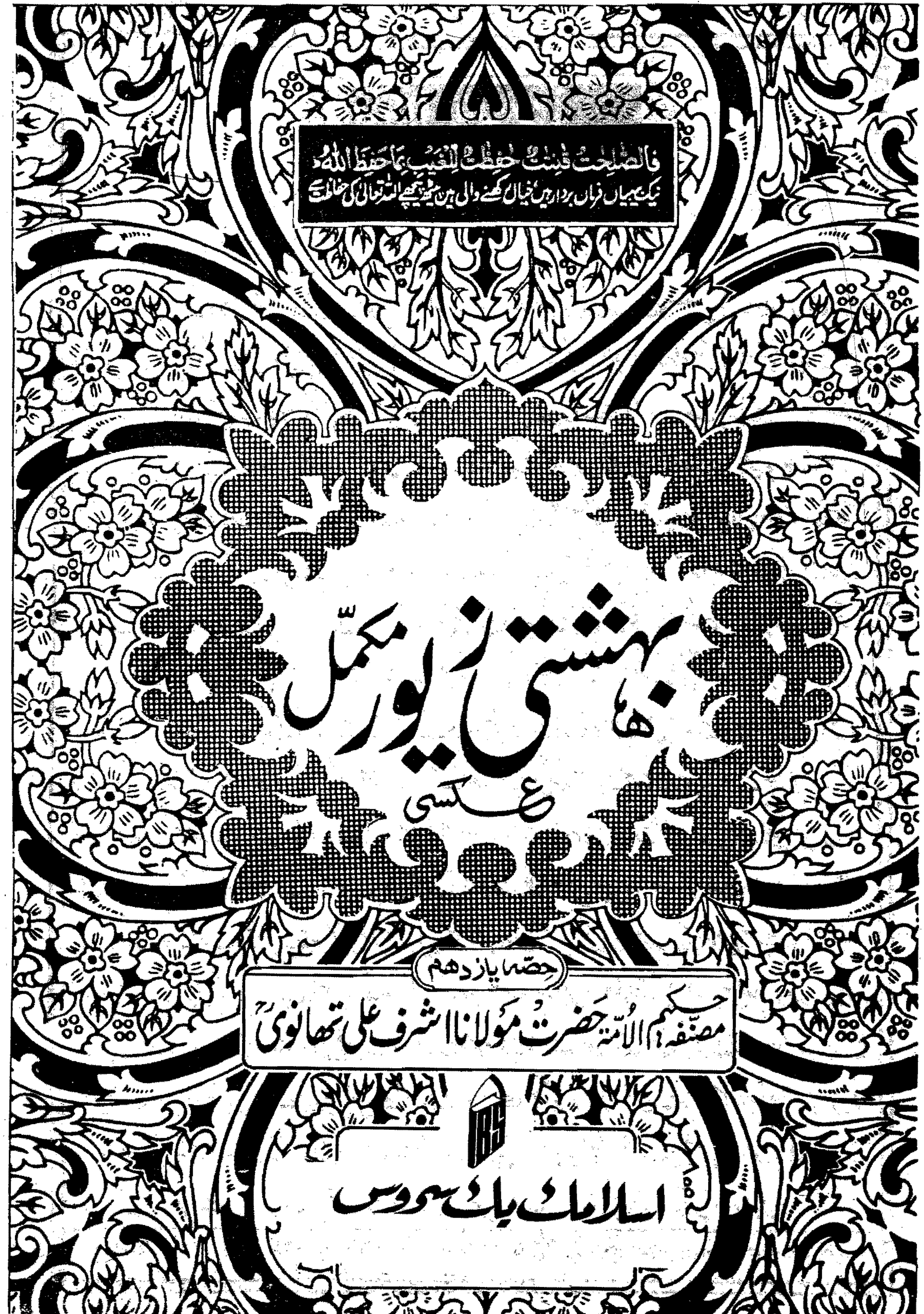

فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ

نیک بیبیاں فرماں بردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور مکمّل

عکسی

حصہ یازدھم

مصنفہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اسلامک بک سروس

اصطلاحاتِ ضروریہ

جاننا چاہیئے کہ جو احکامِ الٰہی بندوں کے افعال و اعمال کے متعلق ہیں اُنکی آٹھ قسمیں ہیں۔ فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ مستحب[4]۔ حرام[5]۔ مکروہ تحریمی[6]۔ مکروہ تنزیہی[7]۔ مباح[8]۔

۱۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اسکا بغیر عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اسکا انکار کرے وہ کافر ہے۔ پھر اسکی دو قسمیں ہیں۔ فرض عین[1] اور فرض کفایہ[2]۔ فرض عین وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے اور جو کوئی اسکو بغیر کسی عذر کے چھوڑے وہ مستحق عذاب اور فاسق ہے جیسے پنجوقتی نماز اور جمعہ کی نماز وغیرہ۔ فرض کفایہ وہ ہے جسکا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جاوے گا اور اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے جنازہ کی نماز وغیرہ ۲۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنی عـــه سے ثابت ہو اس کا بلا عذر ترک کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے بشرطیکہ بغیر کسی تاویل اور شبہ کے چھوڑے اور جو اسکا انکار کرے وہ بھی فاسق ہے کافر نہیں ۳۔ سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو اور اسکی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ وہ فعل ہے جسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو لیکن ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو اسکا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اسکی عادت کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں مگر واجب کے چھوڑنے میں بہ نسبت اسکے چھوڑنے کے گناہ زیادہ ہے سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں اور اسکو سنتِ زائدہ اور سنتِ عادیہ بھی کہتے ہیں ۴۔ مستحب وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی۔ اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنیوالے پر کسی قسم کا گناہ نہیں اور اسکو فقہا کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں ۵۔ حرام وہ ہے جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اسکا منکر کافر ہے اور اسکا بے عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے ۶۔ مکروہ تحریمی وہ ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اور اسکا انکار کرنے والا فاسق ہے جیسے کہ واجب کا منکر فاسق ہے اور اسکا بغیر عذر کرنیوالا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے ۷۔ مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے جسکے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو

۸۔ مباح وہ فعل ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو بلکہ کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہوں۔

عـــه یہ مضمون اہلِ اصطلاح میں سے کسی نے بڑھایا ہے حضرت مؤلف علام کا نہیں ہے ۱۲ منہ عـــه دلیل ظنی وہ دلیل ہے کہ جس میں دوسرا پہلو بھی احتمال ضعیف ہو اور دلیل قطعی میں مقصود یقینی ہو ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ جدیدہ

یہ تو معلوم ہے کہ بہشتی گوہر کوئی مستقل تالیف نہیں ہے بلکہ منتخب ہے رسالہ علم الفقہ مؤلفہ مولانا عبدالشکور صاحب سے جیسا کہ اُسکے دیباچہ قدیمہ سے ظاہر ہے۔ مگر اس مرتبہ بعض مسائل کو علم الفقہ سے ملا کر دیکھا گیا تو اُسکے اور اِسکے بعض مسائل میں کچھ اختلاف ملا۔ اس پر بہشتی گوہر کا مسودہ تلاش کیا گیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ اختلاف کس وجہ سے ہوا ہے۔ انتخاب کے وقت ہی یہ اختلاف پیدا ہوا ہے یا بعد میں کسی نے کمی زیادتی کی لیکن مسودہ نہ مل سکا۔ نیز بعض مسائل خود اصل علم الفقہ میں بھی محتاج تحقیق مکرر نظر پڑے۔ لہذا اب دوبارہ کُل بہشتی گوہر پر نظر کرنا ضروری ہوا۔ لہذا احقر کے عرض کرنے پر حکیم الامۃ مجدد الملۃ معظم و محترم حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب (نور اللہ مرقدہ العالی) نے بوجہ کثرت مشاغل اس طرح نظر فرمائی کہ بہشتی گوہر کو اوّل سے آخر تک ایک سرسری نظر سے ملاحظہ فرمایا اور اس میں جس مسئلہ میں شبہ ہوا اُس پر نشان کر دیا پھر اُن مقامات کو برادر مکرم مولانا ظفر احمد صاحب کی خدمت میں احقر نے حسب الحکم حضرت حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) اس غرض سے پیش کیا کہ اُن نشان زدہ مقامات کو کتب فقہ میں نکال کر بہشتی گوہر کی عبارت کو درست کر دیا جاوے۔ چنانچہ بھائی صاحب موصوف نے نہایت جانفشانی سے اس کام کو انجام دیا اور مواقع ضرورت میں حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) سے مشورہ بھی فرماتے رہے۔ اسی طرح ان تمام مقاماتِ نشان زدہ کو درست فرما دیا جزاھم اللہ تعالٰی۔ غرضکہ اس مرتبہ اس قدر ترمیم ہوئی ہے کہ گویا بہشتی گوہر کو دوبارہ تالیف کیا گیا ہے اور بہشتی زیور میں تو اس امر کا التزام کیا تھا کہ اس مرتبہ جو کچھ کمی یا اضافہ ہوا ہے اسکی اطلاع حاشیہ پر کر دی ہے لیکن چونکہ بہشتی گوہر میں تغیر بہت زیادہ ہوا ہے اس لئے اس میں اس کا التزام نہیں ہو سکا بلکہ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس سے پہلے کے جس قدر مطبوعہ بہشتی گوہر ہیں ان کو اس سے درست کر لیا جاوے کیونکہ اس جدید نسخہ کے مسائل صحیح ہیں اور مطبوعہ سابق میں بعض مسائل غلط ہیں

ضروری التماس

بہشتی زیور اور بہشتی گوہر پر چونکہ پوری طرح نظر ثانی بھائی موصوف صاحب نے فرمائی ہے حضرت حکیم الامۃ (رحمہ اللہ) نے تو محض ایک سرسری نظر فرمائی ہے لہذا ان میں جو کوتاہیاں رہ گئی ہوں (اگرچہ اپنے نزدیک تو کوتاہی چھوڑی نہیں ہے) ان کو حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ کی طرف نسبت کر کے خواہ مخواہ اعتراض سے بچیں۔ ہاں اگر کسی مسئلہ کی بات کچھ دریافت کرنا ہو تو اہل علم سے دریافت کریں۔

محمد شبیر علی تھانوی عفی عنہ سنہ ۱۳۴۴ھ

بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ

دیباچہ قدیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوۃ یہ رسالہ بہشتی گوہر تتمہ ہے بہشتی زیور کا جو اسکے قبل دس حصوں میں شائع ہو چکا ہے اور جس کے اخیر حصہ کے ختم پر اس تتمہ کی خبر اور ضرورت کو ظاہر کیا جا چکا ہے لیکن بوجہ کم فرصتی کے اسکے جمیع مسائل کو اصل کتب فقہ متداولہ سے نقل کرنے کی نوبت نہیں آئی بلکہ رسالہ علم الفقہ کو جو لکھنؤ سے شائع ہوا ہے اور جس میں اکثر جگہ اصل کتب کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے ایک طالب علمانہ[1] نظر سے مطالعہ کر کے اس میں سے اس تتمہ کے مناسب یعنی ضروری مسائل جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں مقصوداً اور کسی عارضی مصلحت سے مسائل مشترکہ تبعاً منتخب کر کے ایک جگہ جمع کرنا کافی سمجھا گیا ہے البتہ مواقع ضرورت میں اصل کتب سے بھی مراجعت کر کے اطمینان کیا گیا اور جہاں کہیں مضامین یا حوالہ کتاب کی غلطیاں تھیں ان سب کی اصلاح اور درستی کر دی گئی اور کہیں کہیں قدرے کمی بیشی یا تغیر عبارت یا مختصر اضافہ بھی کیا گیا جس سے یہ مجموعہ من وجہ مستقل اور من وجہ غیر مستقل ہو گیا اور بعض ضروری مسائل صفائی معاملات سے بھی لئے گئے کچھ بعید نہیں کہ پھر بھی بعض مسائل مہمہ اس میں رہ گئے ہوں اسلئے عام ناظرین سے درخواست ہے، کہ ایسے ضروری مسائل سے بعنوان سوال اطلاع فرماویں کہ طبع آئندہ میں اضافہ کر دیا جاوے اور خاص اہل علم سے امید ہے کہ ایسی ضروریات کو از خود اسکے اخیر میں مثل اضافہ حصہ دہم اصل کتاب بطور ضمیمہ کے ملحق فرماویں چونکہ اس میں مختلف ابواب کے مسائل ہیں اسلئے بہشتی زیور کے جن حصوں کا اس میں تتمہ ہے جن میں زیادہ مقدار حصہ سوم کے تتمہ کی ہے ان کے مناسب اسکا تجزیہ کر کے ہر جزو مضمون کے ختم پر جلی قلم سے لکھ دیا جاوے گا کہ یہاں فلاں حصہ کا تتمہ ختم ہوا اور آگے فلاں حصہ کا تتمہ شروع ہوتا ہے سو مناسب اور سہل اور مفید طریقہ یہ ہو گا کہ جب کوئی مرد یا لڑکا کوئی حصہ بہشتی زیور کا مطالعہ میں یا درس میں ختم کر چکے تو قبل اسکے کہ اسکا آئندہ حصہ شروع کیا جاوے اس حصہ مختومہ کا تتمہ اس رسالہ میں سے اسکے ساتھ دیکھ لیا جاوے پھر اصل کتاب کا حصہ آئندہ دیکھا پڑھا جاوے اسی طرح اسکا ختم بھی ایسا ہی کیا جاوے وعلیٰ ھذا القیاس واللہ الکافی لکل خیر وھو الوافی من کل ضیر۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ آخر ربیع الاول ۱۳۲۳ھ

---

[1] یعنی سرسری نظر اور وہ بھی صرف ایک مرتبہ نہ کہ متعدد مقصود یہ ہے کہ جسطرح طالب علم مطالعہ کرتے وقت صرف انہی مقامات کو قابل غور سمجھتا ہے جن میں اسکو شبہ ہوتا ہو اور انہیں کی تحقیق کی فکر کرتا ہو اور جو مقامات اسکی سمجھ میں آجاتے ہیں گو وہ فی نفسہ قابل تحقیق ہوں مگر وہ ان کے درپے نہیں ہوتا یونہی ہم نے بھی صرف انہیں مقامات کی تحقیق کی ہے جو کہ ہم کو سرسری نظر میں مشتبہ معلوم ہوئے اور جن مقامات میں ہم کو سرسری نظر میں شبہ نہیں معلوم ہوا ان کے متعلق ہم نے کوئی کاوش نہیں کی بلکہ وہاں اصل کتاب پر اعتماد کیا ہے۔

تتمہ حصہ اوّل

کتاب الطہارۃ

پانی کے استعمال کے احکام

مسئلہ ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس کے تینوں وصف یعنی مزہ اور بُو اور رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کا پلانا درست ہے، نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے اور اگر تینوں وصف نہیں بدلے تو اس کا جانوروں کو پلانا اور مٹی میں ڈالکر گارا بنانا اور مکان میں چھڑکاؤ کرنا درست ہے، مگر ایسے گارے سے مسجد نہ لیپے۔

مسئلہ ۲ دریا ندی اور وہ تالاب جو کسی کی زمین میں نہ ہو اور وہ کنواں جس کو بنانے والے نے وقف کر دیا ہو تو اس تمام پانی سے عام لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ کسی کو اسکے استعمال سے منع کرے یا اسکے استعمال میں ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے عام لوگوں کو نقصان ہو جیسے کوئی شخص دریا یا تالاب سے نہر کھود کر لائے اور اس سے وہ نہر یا تالاب خشک ہو جائے یا کسی گاؤں یا زمین کے غرق ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ طریقہ استعمال کا درست نہیں اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ اس ناجائز طریقہ استعمال سے منع کردے

مسئلہ ۳ کسی شخص کی مملوک زمین میں کنواں یا چشمہ یا حوض یا نہر ہو تو دوسرے لوگوں کو پانی پینے سے یا جانوروں کو پانی پلانے یا وضو و غسل و پارچہ شوئی کے لئے پانی لینے سے یا گھڑے بھر کر اپنے گھر کے درخت یا کیاری میں پانی دینے سے منع نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں سب کا حق ہے البتہ اگر کثرت جانوروں کی وجہ سے پانی ختم ہونے کا یا نہر وغیرہ کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو روکنے کا اختیار ہے اور اگر اپنی زمین میں آنے سے روکنا چاہے تو دیکھا جائے گا کہ پانی لینے والے کا کام دوسری جگہ سے بآسانی چل سکتا ہے (مثلاً کوئی دوسرا کنواں وغیرہ ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر موجود ہے اور وہ کسی کی مملوک زمین میں بھی نہیں ہے) یا اس کا کام بند ہو جاوے گا اور تکلیف ہوگی اگر اسکی کارروائی دوسری جگہ سے ہو سکے تو خیر ورنہ اس کنوئیں والے سے کہا جاوے گا کہ یا تو اس شخص کو اپنے کنوئیں یا نہر وغیرہ پر آنے کی اس شرط سے اجازت دو کہ نہر وغیرہ توڑے گا نہیں ورنہ اسکو جس قدر پانی کی حاجت ہے تم خود نکال کر یا نکلوا کر اسکے حوالہ کر دو البتہ اپنے کھیت یا باغ کو پانی دینا بدون اس شخص کی اجازت کے دوسرے لوگوں کو جائز نہیں اس سے ممانعت کر سکتا ہے یہی حکم ہے خود رو گھاس کا اور جس قدر نباتات بے تنہ ہیں سب گھاس کے حکم میں ہیں البتہ تنہ دار درخت زمین والے کی مملوک ہیں۔

مسئلہ ۴ اگر ایک شخص دوسرے کے کنوئیں یا نہر سے کھیت کو پانی دینا چاہے اور وہ کنوئیں یا نہر والا اس سے کچھ قیمت لے تو جائز ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، مشائخ بلخ نے فتویٰ جواز کا دیا ہے۔

مسئلہ ۵ دریا۔ تالاب۔ کنویں وغیرہ سے جو شخص اپنے کسی برتن میں مثل گھڑے، مشک وغیرہ کے پانی بھر لے تو وہ اس پانی کا مالک ہو جائے گا اس پانی سے بغیر اس شخص کی اجازت کے کسی کو استعمال کرنا درست نہیں البتہ اگر پیاس سے بیقرار ہو جائے تو زبردستی بھی چھین لینا جائز ہے جبکہ پانی والے کی سخت حاجت سے زائد موجود ہو مگر اس پانی کا ضمان دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۶ لوگوں کے پینے کے لئے جو پانی رکھا ہوا ہو جیسے گرمیوں میں راستوں پر پانی رکھ دیتے ہیں اس سے وضو غسل درست نہیں۔ ہاں اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں اور جو پانی وضو کے واسطے رکھا ہو اس سے پینا درست ہے۔

مسئلہ ۷ اگر کنویں میں ایک دو مینگنی گر جاوے اور وہ ثابت نکل آوے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ کنواں جنگل کا ہو یا بستی کا اور منہ ہو یا نہ ہو۔

پاکی ناپاکی کے بعض مسائل

مسئلہ ۱ غلہ گاہنے کے وقت یعنی جب اس پر بیلوں کو چلاتے ہیں اگر بیل غلہ پر پیشاب کر دیں تو ضرورت کی وجہ سے وہ معاف ہے یعنی غلہ اس سے ناپاک نہ ہوگا اور اگر اس وقت کے سوا دوسرے وقت میں پیشاب کریں تو ناپاک ہو جائیگا اسلئے کہ یہاں ضرورت نہیں

مسئلہ ۲ کافر کھانے کی شے جو بناتے ہیں اس کو اور اسی طرح ان کے برتن اور کپڑے وغیرہ کو ناپاک نہ کہینگے تاوقتیکہ اس کا ناپاک ہونا کسی دلیل یا قرینہ سے معلوم نہ ہو۔

مسئلہ ۳ بعض لوگ جو شیر وغیرہ کی چربی استعمال کرتے ہیں اور اسکو پاک جانتے ہیں یہ درست نہیں ہاں اگر طبیب حاذق دیندار کی یہ رائے ہو کہ اس مرض کا علاج بسوا چربی کے اور کچھ نہیں تو ایسی حالت میں بعض علماء کے نزدیک درست ہے لیکن نماز کے وقت اسکو پاک کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۴ راستوں کی کیچڑ اور ناپاک پانی معاف ہے بشرطیکہ بدن یا کپڑے میں نجاست کا اثر معلوم نہ ہو فتویٰ اسی پر ہے باقی احتیاط یہ ہے کہ جس شخص کی بازار اور راستوں میں زیادہ آمد و رفت نہ ہو وہ اسکے لگنے سے بدن اور کپڑے پاک کر لیا کرے چاہے ناپاکی کا اثر بھی محسوس نہ ہو۔

مسئلہ ۵ نجاست اگر جلائی جائے تو اسکا دھواں پاک ہے وہ اگر جم جائے اور اس سے کوئی چیز بنائی جائے تو وہ پاک ہے جیسے نوشادر کو کہتے ہیں کہ نجاست کے دھوئیں سے بنتا ہے۔

مسئلہ ۶ نجاست کے اوپر جو گرد و غبار ہو وہ پاک ہے بشرطیکہ نجاست کی تری نے اس میں اثر کر کے اسکو تر نہ کر دیا ہو۔

مسئلہ ۷ نجاستوں سے جو بخارات اٹھیں وہ پاک ہیں پھل وغیرہ کے کیڑے پاک ہیں لیکن ان کا کھانا درست نہیں اگر ان میں جان

پڑ گئی ہو اور گولر وغیرہ سب پھلوں کے کیڑوں کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۸ کھانے کی چیزیں اگر سڑ جائیں اور بو کرنے لگیں تو ناپاک نہیں ہوتیں جیسے گوشت۔ حلوہ وغیرہ مگر نقصان کے خیال سے اُن کا کھانا درست نہیں۔

مسئلہ ۹ مُشک اور اسکا نافہ پاک ہے اور اسی طرح عنبر وغیرہ۔

مسئلہ ۱۰ سوتے میں آدمی کے منہ سے جو پانی نکلتا ہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ ۱۱ گندہ انڈا حلال جانور کا پاک ہے بشرطیکہ ٹوٹا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۲ سانپ کی کینچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۳ جس پانی سے کوئی نجس چیز دھوئی جاوے وہ نجس ہے خواہ وہ پانی پہلی دفعہ کا ہو یا دوسری دفعہ کا یا تیسری دفعہ کا لیکن ان پانیوں میں اتنا فرق ہے کہ اگر پہلی دفعہ کا پانی کسی کپڑے میں لگ جاوے تو یہ کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر دوسری دفعہ کا پانی لگ جاوے تو صرف دو دفعہ دھونے سے پاک ہوگا اور اگر تیسری دفعہ کا لگ جاوے تو ایک ہی دفعہ دھونے سے پاک ہو جاویگا۔

مسئلہ ۱۴ مردہ انسان جس پانی سے نہلایا جاوے وہ پانی نجس ہے۔

مسئلہ ۱۵ سانپ کی کھال نجس ہے یعنی وہ جو اسکے بدن سے لگی ہوئی ہے کیونکہ کینچلی پاک ہے۔

مسئلہ ۱۶ مُردہ انسان کے منہ کا لعاب نجس ہے۔

مسئلہ ۱۷ اکہرے کپڑے میں ایک طرف مقدار معافی سے کم نجاست لگے اور دوسری طرف سرایت کر جائے اور ہر طرف مقدار سے کم ہو لیکن دونوں کا مجموعہ اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ کم ہی سمجھی جائیگی اور معاف ہوگی ہاں اگر کپڑا دوہرا ہو یا دو کپڑوں کو ملا کر اس مقدار سے بڑھ جائے تو وہ زیادہ سمجھی جائیگی اور معاف نہ ہوگی

مسئلہ ۱۸ دودھ دوہتے وقت دو ایک مینگنی دودھ میں پڑ جائیں یا تھوڑا سا گوبر بقدر دو ایک مینگنی کے گر جائے تو معاف ہے بشرطیکہ گرتے ہی نکال ڈالا جائے (اور اگر دودھ دوہنے کے وقت کے علاوہ گر جائے گی تو ناپاک ہو جاوے گا)

مسئلہ ۱۹ چار پانچ سال کا ایسا لڑکا جو وضو کو نہیں سمجھتا وہ اگر وضو کرے یا دیوانہ وضو کرے تو یہ پانی مستعمل نہیں۔

مسئلہ ۲۰ پاک کپڑا برتن اور نیز دوسری پاک چیزیں جس پانی سے دھوئی جاویں اس سے وضو اور غسل درست ہے بشرطیکہ پانی گاڑھا نہ ہو جاوے اور محاورے میں اسکو ماءِ مطلق یعنی صرف پانی کہتے ہوں اور اگر برتن وغیرہ میں کھانے پینے کی چیز لگی ہو تو اسکے دھونے سے وضو اور غسل کے جواز کی شرط یہ ہے کہ پانی کے تین وصفوں سے دو وصف باقی ہوں گو ایک وصف بدل گیا ہو اور اگر دو وصف بدل جائیں تو پھر درست نہیں۔

مسئلہ ۲۱ مستعمل پانی کا پینا اور کھانے کی چیزوں میں استعمال کرنا مکروہ ہے اور وضو غسل اس سے درست نہیں ہاں ایسے

پانی سے نجاست دھونا درست ہے۔

مسئلہ ۲۲ زمزم کے پانی سے بے وضو کو وضو کرنا نہ چاہئے اور اسی طرح وہ شخص جس کو نہانے کی حاجت ہو اس سے غسل نہ کرے اور اس سے ناپاک چیزوں کا دھونا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مجبوری ہو کہ پانی ایک میل سے ورے نہ مل سکے اور ضروری طہارت کسی اور طرح بھی حاصل نہ ہو سکتی ہو تو یہ سب باتیں زمزم کے پانی سے جائز ہیں۔

مسئلہ ۲۳ عورت کے وضو اور غسل کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو اور غسل نہ کرنا چاہئے گو ہمارے نزدیک اس سے وضو وغیرہ جائز ہے مگر امام احمد کے نزدیک جائز نہیں اور اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۲۴ جن مقاموں پر خدائے تعالیٰ کا عذاب کسی قوم پر آیا ہو جیسے ثمود اور عاد کی قوم اس مقام کے پانی سے وضو اور غسل نہ چاہیئے مثل مسئلہ بالا اس میں بھی اختلاف ہے، مگر یہاں بھی اختلاف سے بچنا اولیٰ ہے۔ اور مجبوری کو اس کا بھی وہی حکم ہے جو زمزم کے پانی کا ہے۔

مسئلہ ۲۵ تنور اگر ناپاک ہو جائے تو اس میں آگ جلانے سے پاک ہو جائے گا بشرطیکہ بعد گرم ہونے کے نجاست کا اثر نہ رہے

مسئلہ ۲۶ ناپاک زمین پر مٹی وغیرہ ڈال کر نجاست چھپا دی جائے اسطرح کہ نجاست کی بُو نہ آوے تو مٹی کا اوپر کا حصہ پاک ہے

مسئلہ ۲۷ ناپاک تیل یا چربی کا صابون بنا لیا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۸ فصد کے مقام یا کسی عضو کو جو خون پیپ کے نکلنے سے نجس ہو گیا ہو اور دھونا نقصان کرتا ہو تو صرف تر کپڑے سے پونچھ دینا کافی ہے اور بعد آرام ہونے کے بھی اسجگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۹ ناپاک رنگ اگر جسم میں یا کپڑے میں لگ جائے یا بال اس ناپاک رنگ سے رنگین ہو جائیں تو صرف اس قدر دھونا کہ پانی صاف نکلنے لگے کافی ہے اگرچہ رنگ دُور نہ ہو۔

مسئلہ ۳۰ اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو جو ٹوٹ کر علیحدہ ہو گیا ہے اسکی جگہ پر رکھ کر جما دیا جائے خواہ پاک چیز سے یا ناپاک چیز سے اور اسی طرح اگر کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اسکے بدلے کوئی ناپاک ہڈی رکھ دی جائے یا کسی زخم میں کوئی ناپاک چیز بھر دی جائے اور وہ اچھا ہو جائے تو اسکو نکالنا نہ چاہیئے بلکہ وہ خود بخود پاک ہو جاوے گا۔

مسئلہ ۳۱ ایسی ناپاک چیز کو جو چکنی ہو جیسے تیل گھی مُردار کی چربی اگر کسی چیز میں لگ جائے اور اس قدر دھوئی جاوے کہ پانی صاف نکلنے لگے تو پاک ہو جائے گی اگرچہ اس ناپاک چیز کی چکناہٹ باقی ہو۔

مسئلہ ۳۲ ناپاک چیز پانی میں گرے اور اسکے گرنے سے چھینٹیں اڑ کر کسی پر جا پڑیں تو وہ پاک ہیں بشرطیکہ اس نجاست کا کچھ اثر اُن چھینٹوں میں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳ دوہرا کپڑا یا روئی کا کپڑا اگر ایک جانب نجس ہو جائے اور ایک جانب پاک ہو تو کل ناپاک سمجھا جائے گا نماز اُس پر درست نہیں بشرطیکہ ناپاک جانب کا ناپاک حصہ نمازی کے کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے کی جگہ ہو اور دونوں کپڑے باہم سلے ہوئے ہوں اور اگر سلے ہوئے نہ ہوں تو پھر ایک کے ناپاک ہونے سے دُوسرا ناپاک نہ ہو گا بلکہ دُوسرے پر نماز درست ہے بشرطیکہ اُوپر کا کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ اُس میں سے نیچے کی نجاست کا رنگ اور بُو ظاہر نہ ہوتی ہو۔

مسئلہ ۲۴ مرغی یا اور کوئی پرند پیٹ چاک کرنے اور اُسکی آلائش نکالنے سے پہلے پانی میں جوش دی جائے جیسا کہ آج کل انگریزوں اور اُنکے ہم منش ہندوستانیوں کا دستور ہے تو وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ ۲۵ چاند یا سورج کی طرف پائخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ ہے نہر اور تالاب وغیرہ کے کنارے پاخانہ یا پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ نجاست اس میں نہ گرے اور اسی طرح ایسے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں اور اسی طرح پھل پھول والے درخت کے نیچے جاڑوں میں جس جگہ دھوپ لینے کو لوگ بیٹھتے ہوں۔ جانوروں کے درمیان میں مسجد اور عیدگاہ کے اس قدر قریب جس کی بُو سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ قبرستان میں یا ایسی جگہ جہاں لوگ وضو یا غسل کرتے ہوں راستے میں اور ہوا کے رُخ پر سوراخ میں راستے کے قریب اور قافلہ یا کسی مجمع کے قریب مکروہ تحریمی ہے حاصل یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں اور اُن کو تکلیف ہو اور ایسی جگہ جہاں سے نجاست بہ کر اپنی طرف آئے مکروہ ہے۔

پیشاب پاخانہ کے وقت جن امور سے بچنا چاہیئے

بات کرنا۔ بلاضرورت کھانسنا۔ کسی آیت یا حدیث اور متبرک چیز کا پڑھنا۔ ایسی چیز جس پر خدا یا نبی یا کسی فرشتے یا کسی معظم کا نام یا کوئی آیت یا حدیث یا دُعا لکھی ہوئی ہو اپنے ساتھ رکھنا البتہ اگر ایسی چیز جیب میں ہو یا تعویذ کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو کراہت نہیں۔ بلاضرورت لیٹ کر یا کھڑے ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا۔ تمام کپڑے اُتار کر برہنہ ہو کر پائخانہ پیشاب کرنا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (ان سب باتوں سے بچنا چاہیئے)

جن چیزوں سے استنجا درست نہیں

ہڈی کھانے کی چیزیں۔ لید اور کل ناپاک چیزیں۔ وہ ڈھیلا یا پتھر جس سے ایک مرتبہ استنجا ہو چکا ہو۔ پختہ اینٹ۔ ٹھیکری۔ شیشہ۔ کوئلہ۔ چونا۔ لوہا۔ چاندی۔ سونا وغیرہ (ق) اور ایسی چیزوں سے استنجا کرنا جو نجاست کو صاف نہ کرے جیسے سرکہ وغیرہ وہ چیزیں جن کو جانور وغیرہ کھاتے ہوں جیسے بھس اور گھاس وغیرہ اور ایسی چیزیں جو قیمت دار ہوں خواہ تھوڑی قیمت

ہو یا بہت جیسے کپڑا ۔ عرق وغیرہ آدمی کے اجزاء جیسے بال ۔ ہڈی ۔ گوشت وغیرہ ۔ مسجد کی چٹائی یا کوڑا یا جھاڑو وغیرہ ۔ درختوں کے پتّے ۔ کاغذ خواہ لکھا ہوا ہو یا سادہ ۔ زمزم کا پانی ۔ دوسرے کے مال سے بلا اسکی اجازت و رضامندی کے خواہ وہ پانی ہو یا کپڑا یا اور کوئی چیز ۔ روئی اور تمام ایسی چیزیں جن سے انسان یا اُنکے جانور نفع اُٹھائیں ان تمام چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے

جن چیزوں سے استنجا بلا کراہت درست ہے

پانی مٹی کا ڈھیلا پتھر ۔ بے قیمت کپڑا اور کُل وہ چیزیں جو پاک ہوں اور نجاست کو دُور کر دیں بشرطیکہ مال اور محترم نہ ہوں ۔

وضو کا بیان

مسئلہ ۱ ڈاڑھی کا خلال کرے اور تین بار منہ دھونے کے بعد خلال کرے اور تین بار سے زیادہ خلال نہ کرے ۔

مسئلہ ۲ جو سطح رخسارہ اور کان کے درمیان میں ہے اسکا دھونا فرض ہے خواہ داڑھی نکلی ہو یا نہیں ۔

مسئلہ ۳ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے بشرطیکہ ڈاڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے ۔

مسئلہ ۴ ہونٹ کا جو حصّہ کہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اسکا دھونا فرض ہے ۔

مسئلہ ۵ ڈاڑھی یا مونچھ یا بھوں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اُن سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں اُن پر سے پانی بہا دینا کافی ہے ۔

مسئلہ ۶ بھویں یا ڈاڑھی یا مونچھ اگر اس قدر گھنی ہوں کہ اسکے نیچے کی کھال چھپ جاوے اور نظر نہ آئے تو ایسی صورت میں اس قدر بالوں کا دھونا واجب ہے ، جو حدِ چہرہ کے اندر ہیں باقی بال جو حدِ مذکورہ سے آگے بڑھ گئے ہوں اُن کا دھونا واجب نہیں

مسئلہ ۷ اگر کسی شخص کے مشترک حصّہ کا کوئی جزو باہر نکل آئے جس کو ہمارے عرف میں کانچ نکلنا کہتے ہیں تو اس سے وضو جاتا رہیگا خواہ وہ اندر خود بخود چلا جائے یا کسی لکڑی کپڑے ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے اندر پہنچایا جائے ۔

مسئلہ ۸ منی اگر بغیر شہوت خارج ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ۔ مثلاً کسی نے کوئی بوجھ اٹھایا یا کسی اُونچے مقام سے گر پڑا اور اس صدمہ سے منی بغیر شہوت کے خارج ہو گئی ۔

مسئلہ ۹ اگر کسی کے حواس میں خلل ہو جائے لیکن یہ خلل جنون اور مدہوشی کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وضو نہ جائے گا ۔

مسئلہ ۱۰ نماز میں اگر کوئی شخص سو جائے اور سونے کی حالت میں قہقہہ لگائے تو وضو نہ جائے گا ۔

مسئلہ ۱۱ جنازے کی نماز اور تلاوت کے سجدے میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا بالغ ہو یا نابالغ ۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنوں کے چھپائے اور اسکا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کر پیر کی اس قدر کھال نظر نہ آئے جو مسح کو مانع ہو۔

مسئلہ ۲ کسی نے تیمم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وضو کرے تو اُن موزوں پر مسح نہیں کر سکتا اسلئے کہ تیمم طہارت کاملہ نہیں خواہ وہ تیمم صرف غسل کا ہو یا وضو و غسل دونوں کا ہو یا صرف وضو کا۔

مسئلہ ۳ غسل کرنے والے کو مسح جائز نہیں خواہ غسل فرض ہو یا سُنت مثلاً پیروں کو کسی اُونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوا پیروں کے باقی جسم کو دھوئے اسکے بعد پیروں پر مسح کرے تو یہ درست نہیں۔

مسئلہ ۴ معذورؒ کا وضو جیسے نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے ویسے ہی اس کا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے اور اسکو موزے اُتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے۔ ہاں اگر اس کا عذر وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل اور صحیح آدمیوں کے سمجھا جاوے گا۔

مسئلہ ۵ پیر کا اکثر حصہ کسی طرح دُھل گیا اس صورت میں موزوں کو اُتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

حدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت کے احکام

مسئلہ قرآن مجید اور پاروں کے پُورے کاغذ کا چھُونا مکروہ تحریمی ہے خواہ اس موقع کو چھوئے جس میں آیت لکھی ہے یا اس موقع کو جو سادہ ہے اور اگر پُورا قرآن نہ ہو بلکہ کسی کاغذ یا کپڑے یا جھلّی وغیرہ پر قرآن کی ایک پوری آیت لکھی ہوئی ہو باقی حصہ سادہ ہو تو سادہ جگہ کا چھُونا جائز ہے جبکہ آیت پر ہاتھ نہ لگے۔

مسئلہ ۲ قرآن مجید کا لکھنا مکروہ نہیں بشرطیکہ لکھے ہوئے کو ہاتھ نہ لگے گو خالی مقام کو چھوئے مگر امام محمدؒ کے نزدیک خالی مقام کو بھی چھونا جائز نہیں اور یہی احوط ہے پہلا قول امام ابو یوسفؒ کا ہے اور یہی اختلاف مسئلہ سابق میں بھی ہے۔ اور یہ حکم جب ہے کہ قرآن شریف اور سیپاروں کے علاوہ کسی کاغذ یا کپڑے وغیرہ میں کوئی آیت لکھی ہو اور اسکا کچھ حصہ سادہ بھی ہو۔

مسئلہ ۳ ایک آیت سے کم کا لکھنا مکروہ نہیں اگر کتاب وغیرہ میں لکھے اور قرآن شریف میں ایک آیت سے کم کا لکھنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ ۴ نابالغ بچوں کو حدثِ اصغر کی حالت میں بھی قرآن مجید کا دینا اور چھونے دینا مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۵ قرآن مجید کے سوا اور آسمانی کتابوں میں مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے بے وضو صرف اسی مقام کا چھونا مکروہ

ہے جہاں لکھا ہوا ہو یا دوسرے مقام کا چھونا مکروہ نہیں اور یہی حکم قرآن مجید کی منسوخ التلاوۃ آیتوں کا ہے۔

مسئلہ ۶ وضو کے بعد اگر کسی عضو کی نسبت نہ دھونے کا شبہ ہو لیکن وہ عضو متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں شک دفع کرنے کے لئے بائیں پیر کو دھوئے۔ اسی طرح اگر وضو کے درمیان کسی عضو کی نسبت یہ شبہ ہو تو ایسی حالت میں اخیر عضو کو دھوئے مثلاً کہنیوں تک ہاتھ دھونے کے بعد یہ شبہ ہو تو منہ دھو ڈالے اور اگر پیر دھوتے وقت یہ شبہ ہو تو کہنیوں تک ہاتھ دھو ڈالے یہ اسوقت ہے کہ اگر کبھی کبھی شبہ ہوتا ہو اور اگر کسی کو اکثر اس قسم کا شبہ ہوتا ہو تو اسکو چاہیئے کہ اس شبہ کی طرف خیال نہ کرے اور اپنے وضو کو کامل سمجھے۔

مسئلہ ۷۔ مسجد کے فرش پر وضو کرنا درست نہیں۔ ہاں اگر اس طرح وضو کرے کہ وضو کا پانی مسجد میں نہ گرنے پائے تو خیر اس میں اکثر جگہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ وضو ایسے موقع پر کیا جاتا ہے کہ پانی وضو کا فرش مسجد پر بھی گرتا ہے۔

غسل کا بیان

مسئلہ ۱۔ حدث اکبر سے پاک ہونے کے لئے غسل فرض ہے اور حدث اکبر کے پیدا ہونے کے چار سبب ہیں۔ پہلا سبب۔ خروج منی یعنی منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہو کر جسم سے باہر نکلنا خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بیہوشی میں یا ہوش میں جماع سے یا بغیر جماع کے کسی خیال و تصور سے یا خاص حصے کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے۔

مسئلہ ۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر خاص حصہ سے باہر نکلتے وقت شہوت نہ تھی تب بھی غسل فرض ہو جائیگا۔ مثلاً منی اپنی جگہ سے بشہوت جدا ہوئی مگر اسنے خاص حصہ کے سوراخ کو ہاتھ سے بند کر لیا یا روئی وغیرہ رکھ لی تھوڑی دیر کے بعد جب شہوت جاتی رہی تو اسنے خاص حصہ کے سوراخ سے ہاتھ یا روئی ہٹالی اور منی بغیر شہوت خارج ہو گئی تب بھی غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی کے خاص حصے سے کچھ منی نکلی اور اسنے غسل کر لیا بعد غسل کے دوبارہ کچھ بغیر شہوت کے نکلی تو اس صورت میں پہلا غسل باطل ہو جائے گا دوبارہ پھر غسل فرض ہے بشرطیکہ یہ باقی منی قبل سونے کے اور قبل پیشاب کرنے کے اور قبل چالیس قدم یا اس سے زیادہ چلنے کے نکلے مگر اس باقی منی کے نکلنے سے پہلے اگر نماز پڑھ لی ہو تو وہ صحیح رہے گی اس کا اعادہ لازم نہیں۔

مسئلہ ۴۔ کسی کے خاص حصے سے بعد پیشاب کے منی نکلے تو اس پر بھی غسل فرض ہو گا بشرطیکہ شہوت کے ساتھ ہو۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی مرد یا عورت کو اپنے جسم یا کپڑے پر سو اٹھنے کے بعد تری معلوم ہو تو اس میں بہت سی صورتیں ہیں منجملہ

اُن کے آٹھ صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) یقین یا گمان غالب ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو (۲) یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۳) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو (۴) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۵) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۶) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد ہو (۷) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۸) شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی اور احتلام یاد نہ ہو۔

مسئلہ۶ اگر کسی شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اور اسکی منی خاص حصہ کے سوراخ کے باہر نکل کر اس کھال کے اندر رہ جائے جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے تو اس پر غسل فرض ہو جائے گا اگرچہ وہ منی اس کھال سے باہر نہ نکلی ہو۔

دوسرا سبب۔ ایلاج یعنی کسی باشہوت مرد کے خاص حصہ کے سر کا کسی زندہ عورت کے خاص حصہ میں یا کسی دوسرے زندہ آدمی کے مشترک حصہ میں داخل ہونا خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا خنثیٰ اور خواہ منی گرے یا نہ گرے اس صورت میں اگر دونوں میں غسل کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی دونوں بالغ ہوں تو دونوں پر ورنہ جس میں پائی جاتی ہیں اسپر غسل فرض ہوجائیگا

مسئلہ اگر عورت کم سن ہو مگر ایسی کم سن نہ ہو کہ اسکے ساتھ جماع کرنے سے اسکے خاص حصے اور مشترک حصے کے ملجانے کا خوف ہو تو اسکے خاص حصے میں مرد کے خاص حصے کا سر داخل ہونے سے مرد پر غسل فرض ہو جائے گا۔ اگر وہ مرد بالغ ہے۔

مسئلہ۸ جس مرد کے خصیے کٹ گئے ہوں اسکے خاص حصے کا سر اگر کسی کے مشترک حصہ یا عورت کے خاص حصے میں داخل ہو تب بھی غسل دونوں پر فرض ہو جائے گا اگر دونوں بالغ ہوں ورنہ اُس پر جو بالغ ہو۔

مسئلہ۹ اگر کسی مرد کے خاص حصہ کا سر کٹ گیا ہو تو اسکے باقی جسم سے اس مقدار کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر بقیہ عضو میں سے بقدر حشفہ داخل ہو گیا تو غسل واجب ہو گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ۱۰ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کو کپڑے وغیرہ سے لپیٹ کر داخل کرے تو اگر جسم کی حرارت محسوس ہو تو غسل فرض ہو جائے گا مگر احتیاط یہ ہے کہ جسم کی حرارت محسوس ہو یا نہ ہو غسل فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ۱۱ اگر کوئی عورت شہوت کے غلبہ میں اپنے خاص حصہ میں کسی بے شہوت مرد یا جانور کے خاص حصہ کو یا کسی لکڑی وغیرہ کو یا اپنی انگلی کو داخل کرے تب بھی اس پر غسل فرض ہو جائے گا۔ منی گرے یا نہ گرے مگر یہ شارح منیہ کی رائے ہے اور اصل مذہب میں بدون انزال غسل واجب نہیں۔

تیسرا سبب۔ حیض سے پاک ہونا۔

چوتھا سبب۔ نفاس سے پاک ہونا۔ اُن کے مسائل بہشتی زیور میں گذر چکے۔ دیکھو حصہ دوم

جن صورتوں میں غسل فرض نہیں

مسئلہ ۱ منی اگر اپنی جگہ سے بشہوت جدا نہ ہو تو اگرچہ خاص حصہ سے باہر نکل آئے غسل فرض نہ ہوگا مثلاً کسی شخص نے کوئی بوجھ اٹھایا یا اونچے سے گر پڑا یا کسی نے اسکو مارا اور اس صدمہ سے اسکی منی بغیر شہوت کے نکل آئی تو غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی مرد کسی کمسن عورت کے ساتھ جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ منی نہ گرے اور وہ عورت اس قدر کمسن ہو کہ اُسکے ساتھ جماع کرنے میں خاص حصے اور مشترک حصے کے مل جانے کا خوف ہو۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے میں کپڑا لپیٹ کر جماع کرے تو غسل فرض نہ ہوگا بشرطیکہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ جسم کی حرارت اور جماع کی لذت اسکی وجہ سے نہ محسوس ہو مگر احوط یہ ہے کہ غیبت حشفہ سے غسل واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی مرد اپنے خاص حصے کا جزو مقدار حشفہ سے کم داخل کرے تب بھی غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا

مسئلہ ۶ استحاضہ سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷ اگر کسی شخص کو منی جاری رہنے کا مرض ہو تو اسکے اوپر اس منی کے نکلنے سے غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸ سو کر اٹھنے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا۔ (۱) یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۲) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی اور احتلام یاد نہ ہو (۳) شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو (۴ و ۵) یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو (۶) شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی ہے اور احتلام یاد نہ ہو ہاں پہلی دوسری اور چھٹی صورت میں احتیاطاً غسل کر لینا واجب ہے۔ اگر غسل نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی اور سخت گناہ ہوگا کیونکہ اس میں امام ابو یوسف اور طرفین کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف نے غسل واجب نہیں کہا اور طرفین نے واجب کہا ہے۔ اور فتویٰ قول طرفین پر ہے۔

مسئلہ ۹ حقنہ (عمل) کے مشترک حصے میں داخل ہونے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۰ اگر کوئی مرد اپنا خاص حصہ کسی عورت یا مرد کی ناف میں داخل کرے اور منی نہ نکلے تو اُس پر غسل فرض نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ اگر کوئی شخص خواب میں اپنی منی گرتے ہوئے دیکھے اور منی گرنے کی لذت بھی اس کو محسوس ہو مگر کپڑوں پر تری یا کوئی اور اثر معلوم نہ ہو تو غسل فرض نہ ہوگا۔

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) اگر کوئی کافر اسلام لائے اور حالتِ کفر میں اسکو حدثِ اکبر ہوا ہوا اور وہ نہ نہایا ہو یا نہایا ہو مگر شرعاً وہ غسل صحیح نہ ہوا ہو تو اس پر بعد اسلام لانے کے نہانا واجب ہے، (۲) اگر کوئی شخص پندرہ برس کی عمر سے پہلے بالغ ہو جائے اور اُسے پہلا احتلام ہو تو اُس پر احتیاطاً غسل واجب ہے، اور اسکے بعد جو احتلام ہو یا پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہو تو اُس پر غسل فرض ہے، (۳) مسلمان مرد کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔

جن صورتوں میں غسل سُنّت ہے

(۱) جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سُنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔ (۲) عیدین کے دن بعد فجر اُن لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے، جن پر عیدین کی نماز واجب ہے، (۳) حج یا عمرے کے احرام کے لئے غسل کرنا سُنت ہے، (۴) حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال کے غسل کرنا سنت ہے۔

جن صورتوں میں غسل مستحب ہے

(۱) اسلام لانے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے، اگر حدثِ اکبر سے پاک ہو (۲) کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت تک کوئی علامت جوانی کی اُس میں پائی جاوے تو اُسکو غسل کرنا مستحب ہے (۳) پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بیہوشی دفع ہو جانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے (۴) مُردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا مستحب ہے (۵) شب برات یعنی شعبان کی پندرھویں رات کو غسل کرنا مستحب ہے (۶) لیلۃ القدر کی راتوں میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو لیلۃ القدر معلوم ہوئی ہو (۷) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔ (۸) عہ مزدلفہ میں ٹھیرنے کے لئے دسویں تاریخ کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل مستحب ہے، (۹) طواف زیارت کے لیے غسل مستحب ہے (۱۰) کنکری پھینکنے کے وقت غسل مستحب ہے (۱۱) کسوف اور خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۲) خوف اور مصیبت کی نماز کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۳) کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لئے غسل مستحب ہے، (۱۴) سفر سے واپس آنیوالے کو غسل مستحب ہے، جب وہ اپنے وطن پہنچ جاتے (۱۵) مجلسِ عامہ میں جانے کے لئے اور نئے کپڑے پہننے کے لئے غسل مستحب ہے (۱۶) جس کو قتل کیا جاتا ہے اُسکو غسل کرنا مستحب ہے۔

◆

حدثِ اکبر کے احکام

مسئلہ۱ جب کسی پر غسل فرض ہو اسکو مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً کسی کے گھر کا دروازہ مسجد میں ہو اور دوسرا کوئی راستہ آسکے نکلنے کا سوا اسکے نہ ہو اور نہ وہاں کے سوا دوسری جگہ رہ سکتا ہو تو اسکو مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔ یا کسی مسجد میں پانی کا چشمہ یا کنواں یا حوض ہو اور اسکے سوا کہیں پانی نہ ہو تو اس مسجد میں تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

مسئلہ۲ عیدگاہ میں اور مدرسے اور خانقاہ وغیرہ میں جانا جائز ہے۔

مسئلہ۳ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کی ناف اور زانو کے درمیان کے جسم کو دیکھنا یا اس سے اپنے جسم کو ملانا جب کوئی کپڑا درمیان میں نہ ہو اور جماع کرنا حرام ہے۔

مسئلہ۴ حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا بوسہ لینا اور جھوٹا پانی وغیرہ پینا اور اس سے لپٹ کر سونا اور اسکے ناف اور ناف کے اوپر اور زانو اور زانو کے نیچے کے جسم سے اپنے جسم کو ملانا اگرچہ کپڑا درمیان میں نہ ہو اور ناف اور زانو کے درمیان میں کپڑے کے ساتھ ملانا جائز ہے بلکہ حیض کی وجہ سے عورت سے علیحدہ ہو کر سونا یا اسکے اختلاط سے بچنا مکروہ ہے

مسئلہ۵ اگر کوئی مرد سو اٹھنے کے بعد اپنے خاص عضو پر تری دیکھے اور قبل سونے کے اسکے خاص حصے کو استادگی ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہو گا۔ اور وہ تری مذی سمجھی جاوے گی بشرطیکہ احتلام یاد نہ ہو اور اس تری کے منی ہونے کا غالب گمان نہ ہو اور اگر ران وغیرہ یا کپڑوں پر بھی تری ہو تو غسل بہرحال واجب ہے۔

مسئلہ۶ اگر دو مرد یا عورتیں یا ایک مرد اور ایک عورت ایک ہی بستر پر لیٹیں اور سو اٹھنے کے بعد اس بستر پر منی کا نشان پایا جاوے اور کسی طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ کس کی منی ہے اور نہ ان بستر پر اُن سے پہلے کوئی اور سویا ہو تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہو گا اور اگر ان سے پہلے کوئی اور شخص اس بستر پر سو چکا ہے اور منی خشک ہے تو ان دونوں صورتوں میں کسی پر غسل فرض نہ ہو گا

مسئلہ کسی پر غسل فرض ہو اور پردہ کی جگہ نہیں تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ مرد کو مردوں کے سامنے برہنہ ہو کر نہانا واجب ہے اسی طرح عورت کو عورتوں کے سامنے بھی نہانا واجب ہے اور مرد کو عورتوں کے سامنے اور عورتوں کو مردوں کے سامنے نہانا حرام ہے بلکہ تیمم کرے۔

تیمم کا بیان

مسئلہ ۱ کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور نہ کوئی کپڑا ہو جس کو کنوئیں میں ڈال کر تر کرلے اور اس سے نچوڑ کر طہارت کرے یا پانی مٹکے وغیرہ میں ہو اور کوئی چیز پانی نکالنے کی نہ ہو اور مٹکا جھکا کر بھی پانی نہ لے سکتا ہو اور ہاتھ نجس ہوں اور کوئی دوسرا شخص ایسا نہ ہو جو پانی نکالدے یا اسکے ہاتھ دھلادے ایسی حالت میں تیمم درست ہے۔

مسئلہ ۲ اگر وہ عذر جس کی وجہ سے تیمم کیا گیا ہے آدمیوں کی طرف سے ہو تو جب وہ عذر جاتا رہے تو جس قدر نمازیں اس تیمم کر پڑھی ہیں سب دوبارہ پڑھنا چاہیے مثلاً کوئی شخص جیلخانہ میں ہو اور جیل کے ملازم اسکو پانی نہ دیں یا کوئی شخص اس سے کہے کہ اگر تو وضو کرے گا تو میں تجھ کو مار ڈالوں گا اس تیمم سے جو نماز پڑھی ہے اسکو پھر دہرانا پڑے گا۔

مسئلہ ۳ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں درست ہے۔

مسئلہ ۴ جو شخص پانی اور مٹی دونوں کے استعمال پر قادر نہ ہو خواہ پانی اور مٹی نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری سے تو اس کو چاہیے کہ نماز بلا طہارت پڑھ لے پھر اسکو طہارت سے لوٹا لے۔ مثلاً کوئی شخص ریل میں ہو اور اتفاق سے نماز کا وقت آجائے اور پانی اور وہ چیز جس سے تیمم درست ہے، جیسے مٹی اور مٹی کے برتن یا گرد وغبار نہ ہو اور نماز کا وقت جاتا ہو تو ایسی حالت میں بلا طہارت نماز پڑھ لے اسی طرح جیل میں جو شخص ہو اور وہ پاک پانی اور مٹی پر قادر نہ ہو تو بے وضو اور تیمم کے نماز پڑھ لے۔ اور دونوں صورتوں میں نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۵ جس شخص کو اخیر وقت تک پانی ملنے کا یقین یا گمان غالب ہو اسکو نماز کے اخیر وقت مستحب تک پانی کا انتظار کرنا مستحب ہے۔ مثلاً کنوئیں سے پانی نکالنے کی کوئی چیز نہ ہو اور یہ یقین یا گمان غالب ہو کہ اخیر وقت مستحب تک رسی ڈول ملجائے گا یا کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور یقیناً یا ظناً معلوم ہو کہ اخیر وقت تک ریل ایسے اسٹیشن پر پہنچ جائے گی جہاں پانی مل سکتا ہے تو اخیر وقت مستحب تک انتظار مستحب ہے۔

مسئلہ ۶ اگر کوئی شخص ریل پر سوار ہو اور اسنے پانی نہ ملنے سے تیمم کیا ہو اور اثناء راہ میں چلتی ہوئی ریل سے اسے پانی کے چشمے تالاب وغیرہ دکھلائی دیں تو اس کا تیمم نہ جائے گا اسلئے کہ اس صورت میں وہ پانی کے استعمال پر قادر نہیں۔ ریل نہیں ٹھہر سکتی اور چلتی ہوئی ریل سے اتر نہیں سکتا۔

تتمہ حصہ اول بہشتی زیور کا تمام ہوا آگے تتمہ حصہ دوم کا شروع ہوتا ہے۔

* * *

تتمہ حصہ دوم بہشتی زیور

نماز کے وقتوں کا بیان

مُدرِک۔ وہ شخص جس کو شروع سے اخیر تک کسی کے پیچھے جماعت سے نماز ملے اور اسکو مقتدی اور مؤتم بھی کہتے ہیں۔

مَسبُوق۔ وہ شخص جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہوجانے کے بعد جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔

لاحِق۔ وہ شخص جو کسی امام کے پیچھے نماز میں شریک ہوا ہو اور بعد شریک ہونے کے اسکی سب رکعتیں یا کچھ رکعتیں جاتی رہیں خواہ اس وجہ سے کہ وہ سو گیا ہو یا اسکو کوئی حدث ہو جائے اصغر یا اکبر۔

مسئلہ مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اسقدر وقت باقی ہو کہ اگر نماز پڑھی جائے اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جاوے اور بعد نماز کے اگر کسی وجہ سے نماز کا اعادہ کرنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں اور عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حالت حج میں مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲ جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے۔ صرف اس قدر فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہیں اور جاڑوں کے زمانہ میں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ اور جمعہ کی نماز ہمیشہ اوّل وقت پڑھنا سنّت ہے جمہور کا یہی قول ہے۔

مسئلہ ۳ عیدین کی نماز کا وقت آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے آفتاب کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ آفتاب کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھیرے اسکی تعیین کے لئے فقہا نے لکھا ہے کہ بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے۔ عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے مگر عید الفطر کی نماز اوّل وقت سے کچھ دیر میں پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۴ جب امام خطبے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا در خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا یا حج وغیرہ کا تو ان وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور خطبۂ نکاح اور ختم قرآن میں بعد شروع خطبہ کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۵ جب فرض نماز کی تکبیر کہی جاتی ہو اسوقت بھی نماز مکروہ ہے ہاں اگر فجر کی سنّت نہ پڑھی ہوں اور کسی طرح یہ یقین یا ظن غالب ہو جائے کہ ایک رکعت جماعت سے ملجائے گی۔ یا بقول بعض علما تشہد ہی ملجانے کی اُمید ہو تو فجر کی سنتوں کا پڑھ

لینا مکروہ نہیں یا جو سنتِ مؤکدہ شروع کر دی ہو اُسکو پورا کر لے۔

مسئلہ ۶ نماز عیدین کے قبل خواہ گھر میں خواہ عیدگاہ میں نماز نفل مکروہ ہے اور نماز عیدین کے بعد فقط عیدگاہ میں مکروہ ہے۔

اذان کا بیان

مسئلہ ۱ اگر کسی ادائے نماز کے لئے اذان کہی جائے تو اُسکے لئے اس نماز کے وقت کا ہونا ضرور ہے۔ اگر وقت آنے سے پہلے اذان دی جائے تو صحیح نہ ہوگی بعد وقت آنے کے پھر اُسکا اعادہ کرنا ہوگا خواہ وہ اذان فجر کی ہو یا کسی اور وقت کی۔

مسئلہ ۲ اذان اور اقامت کا عربی زبان میں انہیں خاص الفاظ میں آنا ضرور ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اگر کسی اور زبان میں یا عربی زبان میں کسی اور الفاظ سے اذان کہی جائے تو صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اسکو سنکر اذان سمجھ لیں اور اذان کا مقصود اس سے حاصل ہو جائے۔

مسئلہ ۳ مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں اگر کوئی عورت اذان دے تو اُسکا اعادہ کرنا چاہیئے اور اگر بغیر اعادہ کئے ہوئے نماز پڑھ لی جائے گی تو گویا بے اذان کے پڑھی گئی۔

مسئلہ ۴ مؤذن کا صاحبِ عقل ہونا بھی ضرور ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی۔

مسئلہ ۵ اذان کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا دونوں حدثوں سے پاک ہو کر کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں کو کلمہ کی انگلی سے بند کر کے اپنی طاقت کے موافق بلند آواز سے نہ اس قدر کہ جس سے تکلیف ہو ان کلمات کو کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ چار بار پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو بار پھر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو مرتبہ پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دو مرتبہ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ دو مرتبہ پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت اپنے منہ کو داہنی طرف پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لیا کرے اس طرح کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے اور فجر کی اذان میں بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی دو مرتبہ کہے پس کُل الفاظ اذان کے پندرہ ہوئے اور فجر کی اذان میں سترہ۔ اور اذان کے الفاظ کو گانے کے طور پر نہ ادا کرے اور نہ اس طرح کہ کچھ پست آواز سے اور کچھ بلند آواز سے۔ اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اُسکا جواب دے سکے اور اللہ اکبر کے سوا دوسرے الفاظ میں بھی ہر لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔

مسئلہ اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اذان مسجد سے باہر کہی جاتی ہے یعنی یہ بہتر ہے اور

اقامت مسجد کے اندر۔ اور اذان بلند آواز سے کہی جاتی ہے اور اقامت پست آواز سے۔ اور اقامت میں اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں بلکہ بجائے اسکے پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰۃ دو مرتبہ۔ اور اقامت کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کا بند کرنا بھی نہیں اسلئے کہ کان کے سوراخ آواز بلند ہونے کے لئے بند کئے جاتے ہیں اور وہ یہاں مقصود نہیں۔ اور اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ کہتے وقت داہنے بائیں جانب منہ پھیرنا بھی نہیں ہے یعنی ضرور نہیں ورنہ بعض فقہا نے لکھا ہے۔

اذان و اقامت کا بیان

مسئلہ ۱ سب فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا مردوں پر سنّتِ مؤکدہ ہے۔ مسافر ہو یا مقیم جماعت کی نماز ہو یا تنہا ادا نماز ہو یا قضا۔ اور نماز جمعہ کے لئے دوبار اذان کہنا۔

مسئلہ ۲ اگر نماز کسی ایسے سبب سے قضا ہوئی ہو جس میں عام لوگ مبتلا ہوں تو اسکی اذان اعلان کے ساتھ دی جائے اور اگر کسی خاص سبب سے قضا ہوئی ہو تو اذان پوشیدہ طور پر آہستہ کہی جاوے تاکہ لوگوں کو اذان سنکر نماز قضا ہونے کا علم نہ ہو اس لئے کہ نماز کا قضا ہو جانا غفلت اور سستی پر دلالت کرتا ہے اور دین کے کاموں میں غفلت اور سستی گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا اچھا نہیں اور اگر کئی نمازیں قضا ہوئی ہوں اور سب ایک ہی وقت پڑھی جائیں تو صرف پہلی نماز کی اذان دینا سنت ہے اور باقی نمازوں کے لئے صرف اقامت۔ ہاں یہ مستحب ہے کہ ہر ایک کے واسطے اذان بھی علیحدہ دی جائے۔

مسئلہ ۳ مسافر کے لئے اگر اسکے تمام ساتھی موجود ہوں اذان مستحب ہے سنّتِ مؤکدہ نہیں۔

مسئلہ ۴ جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تنہا یا جماعت سے اسکے لئے اذان اور اقامت دونوں مستحب نہیں بشرطیکہ محلہ کی مسجد یا گاؤں کی مسجد میں اذان اور اقامت ہو چکی ہو اسلئے کہ محلہ کی اذان اور اقامت تمام محلے والوں کو کافی ہے۔

مسئلہ ۵ جس مسجد میں اذان اور اقامت کے ساتھ نماز ہو چکی ہو اس میں اگر نماز پڑھی جائے تو اذان اور اقامت کا کہنا مکروہ ہے ہاں اگر اس مسجد میں کوئی مؤذن اور امام مقرر نہ ہو تو مکروہ نہیں بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ ۶ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر جہاں جمعہ کی نماز کے شرائط پائے جاتے ہوں اور جمعہ ہوتا ہو ظہر کی نماز پڑھے تو اس کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ وہ ظہر کی نماز کسی عذر سے پڑھتا ہو یا بلا عذر اور خواہ قبل نماز جمعہ کے ختم ہونے کے پڑھے یا بعد ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۷ عورتوں کو اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے خواہ جماعت سے نماز پڑھیں یا تنہا۔

مسئلہ ۸ فرض عین نمازوں کے سوا اور کسی نماز کے لئے اذان و اقامت مسنون نہیں خواہ فرض کفایہ ہو جیسے جنازے کی نماز یا واجب ہو جیسے وتر اور عیدین یا نفل ہو جیسے اور نمازیں۔

مسئلہ ۹ جو شخص اذان سُنے مرد ہو یا عورت، طاہر ہو یا جُنُب اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے، اور بعض نے واجب بھی کہا ہے مگر معتمد اور ظاہر مذہب استحباب ہی ہے یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سُنے وہی کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ اور بعد اذان کے درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

مسئلہ ۱۰ جمعہ کی پہلی اذان سُنکر تمام کاموں کو چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد جانا واجب ہے خرید و فروخت یا کسی اور کام میں مشغول ہونا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۱ اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے واجب نہیں اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے

مسئلہ ۱۲ آٹھ صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیئے (۱) نماز کی حالت میں (۲) خُطبہ سننے کی حالت میں خواہ وہ خطبہ جمعہ کا ہو یا اور کسی چیز کا (۳، ۴) حیض و نفاس میں یعنی ضرور نہیں (۵) علم دین پڑھنے پڑھانے کی حالت میں (۶) جماع کی حالت میں (۷) پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں (۸) کھانا کھانے کی حالت میں یعنی ضرور نہیں ہاں بعد ان چیزوں کی فراغت کے اگر اذان ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دینا چاہیئے ورنہ نہیں۔

اذان و اقامت کے سُنن اور مستحبات

اذان اور اقامت کے سُنن دو قسم کے ہیں بعض مؤذن کے متعلق ہیں اور بعض اذان اور اقامت کے متعلق لہٰذا ہم پہلے نمبر پانچ تک مؤذن کی سنتوں کا ذکر کرتے ہیں اسکے بعد اذان کی سنتیں بیان کرینگے (۱) مؤذن مرد ہونا چاہیئے عورت کی اذان و اقامت مکروہ تحریمی ہے اگر عورت اذان کہے تو اسکا اعادہ کر لینا چاہیئے اقامت کا اعادہ نہیں۔ اسلئے کہ تکرار اقامت مشروع نہیں بخلاف تکرار اذان کے (۲) مؤذن کا عاقل ہونا مجنون اور مست اور ناسمجھ بچے کی اذان اور اقامت مکروہ ہے اور اُن کی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے نہ اقامت کا (۳) مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا۔ اگر جاہل آدمی اذان دے تو اسکو مؤذنوں کے برابر ثواب نہ ملے گا (۴) مؤذن کا پرہیزگار اور دیندار ہونا اور لوگوں کے حال سے خبردار رہنا۔ جو لوگ جماعت میں نہ آتے ہوں اُن کو تنبیہ کرنا یعنی اگر یہ خوف نہ ہو کہ مجھکو کوئی ستا دے گا (۵) مؤذن کا بلند آواز

ہونا (۶) اذان کا کسی اونچے مقام پر مسجد سے علیحدہ کہنا اور اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی عہ ہے ہاں جمعہ کی دوسری اذان کا مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا مکروہ نہیں بلکہ تمام اسلامی شہروں میں معمول ہے (۷) اذان کا کھڑے ہو کر کہنا اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اسکا اعادہ کرنا چاہئے ہاں اگر مسافر سوار ہو یا مقیم اذان صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ (۸) اذان کا بلند آواز سے کہنا۔ ہاں اگر صرف اپنی نماز کے لئے کہے تو اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہوگا (۹) اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔

(۱۰) اذان کے الفاظ کا ٹھیر ٹھیر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد جلد سنت ہے، یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیر کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اسکا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے اور اگر کسی وجہ سے اذان بغیر اس قدر ٹھہرے ہوئے کہدے تو اسکا اعادہ مستحب ہے اور اگر اقامت کے الفاظ ٹھیر ٹھیر کر کہے تو اس کا اعادہ مستحب نہیں (۱۱) اذان میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت داہنی طرف کو منہ پھیرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف کو منہ پھیرنا سنت ہے خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا کسی اور چیز کی مگر سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائے

(۱۲) اذان اور اقامت کا قبلہ رو ہو کر کہنا بشرطیکہ سوار نہ ہو۔ بغیر قبلہ رو ہونے کے اذان و اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(۱۳) اذان کہتے وقت حدث اکبر سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اور دونوں حدثوں سے پاک ہونا مستحب ہے اور اقامت کہتے وقت دونوں حدثوں سے پاک ہونا ضروری ہے اگر حدث اکبر کی حالت میں کوئی شخص اذان کہے تو مکروہ تحریمی ہے اور اس اذان کا اعادہ مستحب ہے، اسی طرح اگر کوئی حدث اکبر یا اصغر کی حالت میں اقامت کہے تو مکروہ تحریمی ہے مگر اقامت کا اعادہ مستحب نہیں (۱۴) اذان اور اقامت کے الفاظ کا ترتیب وار کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص مؤخر لفظ کو پہلے کہہ جائے مثلاً اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے پہلے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ جائے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سے پہلے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہہ جائے تو اس صورت میں صرف اسی مؤخر لفظ کا اعادہ ضروری ہے جس کو اس نے مقدم کہہ دیا ہے۔ پہلی صورت میں اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ کر اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر کہے اور دوسری صورت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہہ کر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پھر کہے پوری اذان کا اعادہ کرنا ضروری نہیں (۱۵) اذان عہ اور اقامت کی حالت میں کوئی دوسرا کلام نہ کرنا۔ خواہ وہ سلام یا سلام کا جواب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی شخص اثنائے اذان و اقامت میں کلام کرے تو اگر بہت کلام کیا ہو تو اذان کا تو اعادہ کرے اقامت کا نہیں۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۱ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً نہ دے اور بعد اذان ختم ہونے کے خیال آوے یا دینے کا ارادہ کرے تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲ اقامت کہنے کے بعد اگر زیادہ لد جائے اور جماعت قائم نہ ہو تو اقامت کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کچھ تھوڑی سی دیر ہو جائے تو کچھ ضرورت نہیں اقامت ہو جائے اور امام نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اور پڑھنے میں مشغول ہو جائے تو یہ زمانہ زیادہ فاصل نہ سمجھا جائے گا اور اقامت کا اعادہ نہ کیا جائے گا اور اگر اقامت کے بعد دوسرا کام شروع کر دیا جائے جو نماز کی قسم سے نہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ تو اس صورت میں اقامت کا اعادہ کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ ۳ اگر مؤذن اذان دینے کی حالت میں مر جائے یا بیہوش ہو جائے یا اسکی آواز بند ہو جائے یا بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو یا اس کو حدث ہو جائے اور وہ اُس کے دُور کرنے کے لئے چلا جائے تو اس اذان کا نئے سرے سے اعادہ کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔

مسئلہ ۴ اگر کسی کو اذان یا اقامت کہنے کی حالت میں حدثِ اصغر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اذان یا اقامت پوری کر کے اس حدث کے دُور کرنے کو جائے۔

مسئلہ ۵ ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا مکروہ ہے جس مسجد میں فرض پڑھے وہیں اذان دے۔

مسئلہ ۶ جو شخص اذان دے اقامت بھی اسی کا حق ہے ہاں اگر وہ اذان دے کر کہیں چلا جائے یا کسی دوسرے کو اجازت دے تو دُوسرا بھی کہہ سکتا ہے۔

مسئلہ ۷ کئی مؤذنوں کا ایک ساتھ اذان کہنا جائز ہے۔

مسئلہ ۸ مؤذن کو چاہیئے کہ اقامت جس جگہ کہنا شروع کرے وہیں ختم کرے۔

مسئلہ ۹ اذان اور اقامت کے لئے نیت شرط نہیں ہاں ثواب بغیر نیّت کے نہیں ملتا اور نیّت یہ ہے کہ دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں یہ اذان محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب کے لئے کہتا ہوں اور کچھ مقصود نہیں۔

نماز کی شرطوں کا بیان

مسائل طہارت

مسئلہ ۱ اگر کوئی چادر اس قدر بڑی ہو کہ اسکا نجس حصہ (اوڑھ کر نماز پڑھتے ہوئے) نماز پڑھنے والے کے اٹھنے بیٹھنے سے جنبش نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور اسی طرح اس چیز کو بھی پاک ہونا چاہیئے جس کو نماز پڑھنے والا اٹھائے ہو بشرطیکہ وہ چیز خود اپنی قوت سے رُکی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً نماز پڑھنے والا کسی بچے کو اٹھائے ہوئے ہو اور وہ بچہ خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا نہ ہو تب تو اس کا پاک ہونا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے اور جب اس بچہ کا بدن اور کپڑا اس قدر نجس ہو جو مانع نماز ہے تو اس صورت میں اس شخص کی نماز درست نہ ہوگی۔ اور اگر خود اپنی طاقت سے رُکا ہوا بیٹھا ہو تو کچھ حرج نہیں اسلئے کہ وہ اپنی قوت کے سہارے سے بیٹھا ہے پس یہ نجاست اسی کی طرف منسوب ہوگی اور نماز پڑھنے والے سے کچھ اس کا تعلق نہ سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اگر نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی ایسی نجس چیز ہو جو اپنی جائے پیدائش میں ہو اور خارج میں اس کا کچھ اثر موجود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں مثلاً نماز پڑھنے والے کے جسم پر کوئی کتا بیٹھ جائے اور اسکے منہ سے لعاب نہ نکلتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اس لئے کہ اسکا لعاب اس کے جسم کے اندر ہے اور وہی اسکے پیدا ہونے کی جگہ ہے پس مثل اس نجاست کے ہوگا جو انسان کے پیٹ میں رہتی ہے جس سے طہارت شرط نہیں اسی طرح اگر کوئی ایسا انڈا جس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز پڑھنے والے کے پاس ہو تب بھی کچھ حرج نہیں اسلئے کہ اسکا خون اسی جگہ ہے جہاں پیدا ہوا ہے خارج میں اس کا کچھ اثر نہیں بخلاف اس کے کہ اگر شیشی میں پیشاب بھرا ہو اور وہ نماز پڑھنے والے کے پاس ہو اگرچہ منہ اسکا بند ہو اس لئے کہ یہ پیشاب ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پیشاب پیدا ہوتا ہے

مسئلہ ۲ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا چاہیئے ہاں اگر نجاست بقدر معافی ہو تو کچھ حرج نہیں نماز پڑھنے کی جگہ سے وہ مقام مراد ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پیر رہتے ہیں اور اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔

مسئلہ ۳ اگر صرف ایک پیر کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پیر کو اٹھائے رہے تب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۴ اگر کسی کپڑے پر نماز پڑھی جائے تب بھی اس کا اسی قدر پاک ہونا ضروری ہے پورے کپڑے کا پاک ہونا ضروری نہیں خواہ کپڑا چھوٹا ہو یا بڑا۔

مسئلہ ۵ اگر کسی نجس مقام پر کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو

کہ اسکے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔

مسئلہ ۶ اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نماز پڑھنے والے کا کپڑا کسی (سوکھے) نجس مقام پر پڑتا ہو تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۷ اگر کپڑے کے استعمال سے معذوری بوجہ آدمیوں کے فعل کے ہو تو جب معذوری جاتی رہے گی نماز کا اعادہ کرنا پڑے گا مثلاً کوئی شخص جیل میں ہو اور جیل کے ملازموں نے اسکے کپڑے اُتار لئے ہوں یا کسی دشمن نے اُسکے کپڑے اُتار لئے ہوں یا کوئی دشمن کہتا ہو کہ اگر تو کپڑے پہنے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا اور اگر آدمیوں کی طرف سے نہ ہو تو پھر نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً کسی کے پاس کپڑے ہی نہ ہوں۔

مسئلہ ۸ اگر کسی کے پاس ایک کپڑا ہو کہ چاہے اُس سے اپنے جسم کو چھپالے چاہے اسکو بچھا کر نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے جسم کو چھپالے اور نماز اُسی نجس مقام میں پڑھ لے اگر پاک جگہ میسّر نہ ہو۔ (ق)

قبلہ کے مسائل

مسئلہ ۱ اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام اور مقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہیئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہوگا تو اسکی نماز اس امام کے پیچھے نہ ہوگی اس لئے کہ وہ امام اُسکے نزدیک غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اسکی اقتداء جائز نہیں (لہٰذا ایسی صورت میں اُس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہیئے جسطرف اُسکا غالب گمان ہو ۱۲ محشی)

نیّت کے مسائل

مسئلہ ۱ مقتدی کو اپنے امام کی اقتداء کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔

مسئلہ ۲ امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیّت کرنا شرط نہیں ہاں اگر کوئی عورت اس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہے اور مردوں کے برابر کھڑی ہو اور نماز جنازہ اور جمعہ اور عیدین کی نہ ہو تو اسکی اقتداء صحیح ہونے کے لئے اسکی امامت کی نیّت کرنا شرط ہے اور اگر مردوں کے برابر نہ کھڑی ہو یا نماز جنازہ یا جمعہ اور عیدین کی ہو تو پھر شرط نہیں۔

مسئلہ ۳ مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں کہ وہ زید ہے یا عمر بلکہ صرف اس قدر نیّت کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں ہاں اگر نام لے کر تعیین کرلے گا اور پھر اسکے خلاف ظاہر ہوگا تو اسکی نماز نہ ہوگی مثلاً کسی شخص نے یہ نیّت کی کہ میں زید کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں حالانکہ جس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ خالد ہے تو اس (مقتدی) کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ جنازے کی نماز میں یہ نیت کرنا چاہیئے کہ میں نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں اور اگر مقتدی کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ میت مرد ہے یا عورت تو اسکو یہ نیت کر لینا کافی ہے کہ میرا امام جس کی نماز پڑھتا ہے اسکی میں بھی پڑھتا ہوں بعض علماء کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ فرض اور واجب نمازوں کے سوا اور نمازوں میں صرف نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ نماز سنت ہے یا مستحب اور سنت فجر کے وقت کی ہے یا ظہر کے وقت کی یا یہ سنت تہجد ہے یا تراویح ہے یا کسوف ہے یا خسوف مگر راجح یہ ہے کہ تخصیص کے ساتھ نیت کرے

تکبیر تحریمہ کا بیان

مسئلہ ۱ بعض ناواقف جب مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اسلئے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کی شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز کیسے صحیح ہو سکتی ہے ۔

فرض نماز کے بعض مسائل

مسئلہ ۱ آمین کے الف کو بڑھا کر پڑھنا چاہیئے اسکے بعد کوئی سورت قرآن مجید کی پڑھے ۔

مسئلہ ۲ اگر سفر کی حالت ہو یا کوئی ضرورت درپیش ہو تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھے اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں سورۂ حجرات اور سورۂ بروج اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے جس سورت کو چاہے پڑھے فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونا چاہیئے ۔ باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونی چاہئیں ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں عصر اور عشاء کی نماز میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور لَمْ يَكُنْ اور ان کے درمیان کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنی چاہیئے مغرب کی نماز میں اِذَا زُلْزِلَتْ سے آخر قرآن تک ۔

مسئلہ ۳ جب رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو تو امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور منفرد دونوں کہے پھر تکبیر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جاتے تکبیر کی انتہا اور سجدہ کی ابتدا ساتھ ہی ہو یعنی سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے

مسئلہ ۴ سجدے میں پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا چاہیئے پھر ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان ہونا چاہیئے اور انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہونی چاہئیں اور دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے ہوئے اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف

اور پیٹ زانو سے علیحدہ اور بازو بغل سے جدا ہوں پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا بہت چھوٹا بچہ درمیان سے نکل سکے

مسئلہ ۵ فجر مغرب عشاء کے وقت پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور منفرد کو قراءت میں تو اختیار ہے مگر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور تکبیریں آہستہ کہے اور ظہر عصر کے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سب تکبیریں بلند آواز سے کہے اور منفرد آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔

مسئلہ ۶ بعد نماز ختم کر چکنے کے دونوں ہاتھ سینہ تک اُٹھا کر پھیلائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دُعا مانگے اور امام ہو تو تمام مقتدیوں کے لئے بھی اور بعد دُعا مانگ چکنے کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔ مقتدی خواہ اپنی اپنی دُعا مانگیں یا امام کی دُعا سنائی دے تو خواہ سب آمین آمین کہتے رہیں۔

مسئلہ ۷ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر مغرب عشاء۔ اُن کے بعد بہت دیر تک دُعا نہ مانگے بلکہ مختصر دُعا مانگ کر اُن سنتوں کے پڑھنے میں مشغول ہو جاوے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر عصر۔ اُن کے بعد جتنی دیر تک چاہے دُعا مانگے اور امام ہو تو مقتدیوں کی طرف داہنی یا بائیں طرف کو منہ پھیر کر بیٹھ جائے اسکے بعد دُعا مانگے بشرطیکہ کوئی مسبوق اسکے مقابلہ میں نماز نہ پڑھ رہا ہو۔

مسئلہ ۸ بعد فرض نمازوں کے بشرطیکہ اُن کے بعد سنتیں نہ ہوں (ورنہ سنت کے بعد مستحب ہے) کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تین مرتبہ آیۃ الکرسی۔ قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک مرتبہ پڑھ کر تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور اسی قدر الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔

مسئلہ ۹ عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند مقامات پر اُن کو اسکے خلاف کرنا چاہیئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانا چاہیئے اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اُٹھانا چاہیئے (۲) بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینہ پر (۳) مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیئے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیئے۔ حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیئے (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیئے کہ سر اور سُرین اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیئے بلکہ صرف اسی قدر جس میں اُن کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کئے ہوئے بلکہ ملا کر (۶) مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو

سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملی ہوئی (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو نہیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیئے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر داہنی طرف نکال دینا چاہیئے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرات کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرات کرنا چاہیئے ۔

تحیۃ المسجد

مسئلہ ۱ یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو ۔

مسئلہ ۲ اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے اسلئے کہ مکان کی تعظیم صاحب مکان کے خیال سے ہوتی ہے پس غیر خدا کی تعظیم کسی طرح اس سے مقصود نہیں مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے بشرطیکہ کوئی مکروہ وقت نہو ۔

مسئلہ ۳ اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ ان کلمات کو کہہ لے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور اسکے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے اس نماز کی نیت یہ ہے نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ یا اردو میں اس طرح کہہ لے خواہ دل ہی میں سمجھ لے کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھوں ۔

مسئلہ ۴ دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض نماز پڑھی جائے یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہوجائے گی یعنی اسکے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی ملجائیگا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہیں کی گئی ۔

مسئلہ ۵ اگر مسجد میں جاکر کوئی شخص بیٹھ جائے اور اسکے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے ۔ حدیث ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے ۔

مسئلہ ۶ اگر مسجد میں کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں

نوافل سفر

مسئلہ ۱ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اسکے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لے اسکے بعد اپنے گھر جائے۔

حدیث ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی اپنے گھر میں اُن دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑ جاتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ **حدیث** ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔

مسئلہ ۲ مسافر کو یہ بھی مستحب ہے کہ اثنائے سفر میں جب کسی منزل پر پہنچے اور وہاں قیام کا ارادہ ہو تو قبل بیٹھنے کے دو رکعت نماز پڑھ لے

نمازِ قتل

مسئلہ ۱ جب کوئی مسلمان قتل کیا جاتا ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت کی اللہ تعالٰی سے دعا کرے تاکہ یہی نماز و استغفار دُنیا میں اسکا آخر عمل رہے۔

حدیث ۔ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چند قاریوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا اثنائے راہ میں کفارِ مکہ نے اُنہیں گرفتار کرلیا سوا حضرت خبیب رضؓ کے اور سب کو وہیں قتل کردیا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لیجاکر بڑی دھوم اور بڑے اہتمام سے شہید کیا جب شہید ہونے لگے تو اُن لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز پڑھی اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔

تراویح کا بیان

مسئلہ ۱ وتر کا بعد تراویح کے پڑھنا بہتر ہے اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

مسئلہ ۲ نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہوجانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے میں اختیار ہے چاہے تنہا نوافل پڑھے چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چُپ بیٹھا رہے۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور بعد پڑھ چکنے کے معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کوئی بات ایسی ہوگئی تھی جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اسکو عشاء کی نماز کے اعادہ کے بعد تراویح کا بھی اعادہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۴ اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اسلئے کہ تراویح عشاء کے تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھنا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اسلئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائیگا جنکی جماعت درست ہے۔

مسئلہ ۵ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے پھر تراویح میں شریک ہو اور اگر اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو انکو بعد وتر پڑھنے کے پڑھے اور یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے۔

مسئلہ ۶ مہینے میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت مؤکدہ ہے لوگوں کو کاہلی یا سستی سے اسکو ترک نہ کرنا چاہیئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئینگے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا انکو بہت ناگوار ہو گا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ سے اخیر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔

مسئلہ ۷ ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھے تاوقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے۔

مسئلہ ۸ ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ نہایت شوقین ہوں کہ ان کو گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹ تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے پڑھ دینا چاہیئے اسلئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے، اگرچہ کسی سورت کا جزو نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو قرآن مجید کے پورے ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جاوے گی اور اگر آہستہ آواز سے پڑھی جاوے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۰ تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ قرآن مجید قبل مہینہ تمام ہونے کے ختم ہو جائے۔ مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن شریف پڑھ لیا جائے تو باقی زمانہ بھی تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ ۱۱ صحیح یہ ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ کا تراویح میں تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آجکل دستور ہے مکروہ ہے۔

نمازِ کسوف و خسوف

مسئلہ ۱ کسوف (سورج گرہن کے وقت دو رکعت نماز مسنون ہے۔

مسئلہ ۲ نماز کسوف جماعت سے ادا کی جائے بشرطیکہ امام جمعہ یا حاکم وقت یا اسکا نائب امامت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر امام مسجد اپنی مسجد میں نماز کسوف پڑھا سکتا ہے۔

مسئلہ ۳ نماز کسوف کے لئے اذان یا اقامت نہیں بلکہ لوگوں کا جمع کرنا مقصود ہو تو اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پکار دیا جائے۔

مسئلہ ۴ نماز کسوف میں بڑی بڑی سورتوں کا مثل سورۂ بقر وغیرہ کے پڑھنا اور رکوع اور سجدوں کا بہت دیر تک ادا کرنا مسنون ہے اور قرأت آہستہ پڑھے۔

مسئلہ ۵ نماز کے بعد امام کو چاہیئے کہ دُعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں جب تک کہ گرہن موقوف نہ ہو جائے دُعا میں مشغول رہنا چاہیئے ہاں اگر ایسی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے یا کسی نماز کا وقت آجائے تو البتہ دُعا کو موقوف کر کے نماز میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۶ خسوف (چاند گرہن) کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے مگر اس میں جماعت مسنون نہیں سب لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ نمازیں پڑھیں اور اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں مسجد میں جانا بھی مسنون نہیں۔

مسئلہ ۷ اسی طرح جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے مثلاً سخت آندھی چلے یا زلزلہ آئے یا بجلی گرے یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف بہت گرے یا پانی بہت برسے یا کوئی مرض عام مثل ہیضے وغیرہ کے پھیل جائے یا کسی دُشمن وغیرہ کا خوف ہو مگر ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں ان میں جماعت نہ کی جائے ہر شخص اپنے اپنے گھر میں تنہا پڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مصیبت یا رنج ہوتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔

مسئلہ ۸ جس قدر نمازیں یہاں بیان ہو چکیں اُن کے علاوہ بھی جس قدر کثرت نوافل کی کی جائے باعثِ ثواب و ترقی درجات ہے خصوصاً ان اوقات میں جن کی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے اور ان میں عبادت کرنے کی ترغیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے مثل رمضان کے اخیر عشرہ کی راتوں اور شعبان کی پندرھویں تاریخ کے ان اوقات کی بہت فضیلتیں ہیں اور ان میں عبادت کا بہت ثواب احادیث میں وارد ہوا ہے ہم نے اختصار کے خیال سے اُن کی تفصیل نہیں کی۔

استسقاء کی نماز کا بیان

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اُس وقت اللہ تعالےٰ سے پانی برسنے کی دُعا کرنا مسنون ہے استسقاء کے لئے دُعا کرنا اس طریقہ سے مستحب ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے لڑکوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پاپیادہ خشوع و عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور توبہ کی تجدید کریں اور اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ہمراہ کسی کافر کو نہ لیجائیں پھر دو رکعت بلا اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں اور امام جہر سے قرأت پڑھے پھر دو خطبے پڑھے جس طرح عید کے روز کیا جاتا ہے پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جاوے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ تعالےٰ سے پانی برسنے کی دُعا کرے اور سب حاضرین بھی دُعا کریں تین روز متواتر ایسا ہی کریں تین روز کے بعد نہیں کیونکہ اس سے زیادہ ثابت نہیں۔ اور اگر نکلنے سے پہلے یا ایک دن نماز پڑھ کر بارش ہو جائے تو جب بھی تین دن پورے کر دیں اور تینوں دنوں میں روزہ بھی رکھیں تو مستحب ہے اور جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔

فرائض وواجبات صلوٰۃ کے متعلّق بعض مسائل

مسئلہ ۱ مدرک پر قرأت نہیں امام کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے اور حنفیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتوں سے ایک یا دو رکعت میں قرأت کرنا فرض ہے۔

مسئلہ ۳ حاصل یہ ہے کہ امام کے ہوتے ہوئے مقتدی کو قرأت نہ چاہیئے ہاں مسبوق کے لئے چونکہ ان گئی ہوئی رکعتوں میں امام نہیں ہوتا اسلئے اسکو قرأت چاہیئے۔

مسئلہ ۴ سجدے کے مقام کو پیروں کی جگہ سے آدھ گز سے زیادہ اونچا نہ ہونا چاہیئے اگر آدھ گز سے زیادہ اونچے مقام پر سجدہ کیا جائے تو درست نہیں ہاں اگر کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آجائے تو جائز ہے مثلاً جماعت زیادہ ہو اور لوگ اس قدر مل کر کھڑے ہوں کہ زمین پر سجدہ ممکن نہ ہو تو نماز پڑھنے والوں کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ جس شخص کی پیٹھ پر سجدہ کیا جائے وہ بھی وہی نماز پڑھتا ہو جو سجدہ کرنے والا پڑھ رہا ہے۔

مسئلہ ۵ عیدین کی نماز میں علاوہ معمولی تکبیروں کے چھ تکبیریں کہنا واجب ہیں۔

مسئلہ ۶ امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضا ہوں یا ادا اور جمعہ اور عیدین اور تراویح

کی نماز میں اور رمضان کے وتر میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۷ منفرد کو فجر کی دونوں رکعتوں میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ آواز سے بلند آواز ہونے کی فقہا نے یہ حد لکھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص سُن سکے اور آہستہ آواز کی یہ حد لکھی ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔

مسئلہ ۸ امام اور منفرد کو ظہر عصر کی کل رکعتوں میں اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے

مسئلہ ۹ جو نفل نماز دن کو پڑھی جائیں اُن میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں اُنہیں اختیار ہے

مسئلہ ۱۰ منفرد اگر فجر، مغرب، عشاء کی قضا دن میں پڑھے تو اُن میں بھی اسکو آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اگر رات کو قضا پڑھے تو اُسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۱ اگر کوئی شخص مغرب کی یا عشاء کی پہلی دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول جائے تو اُسے تیسری چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا چاہیے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی بعض سُنّتیں

مسئلہ ۱ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو شانوں تک سنت ہے عُذر کی حالت میں مردوں کو بھی شانوں تک ہاتھ اُٹھانے میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ ۲ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو باندھ لینا مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینہ پر سنت ہے۔

مسئلہ ۳ مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لینا اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا سنت ہے۔

مسئلہ ۴ امام اور منفرد کو بعد سورۂ فاتحہ کے ختم ہونے کے آہستہ آواز سے آمین کہنا اور قرأت بلند آواز سے ہو تب بھی سب مقتدیوں کو بھی آہستہ آمین کہنا سُنت ہے۔

مسئلہ ۵ مردوں کو رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھک جانا کہ پیٹھ اور سر اور سُرین سب برابر ہو جائیں سنت ہے۔

مسئلہ ۶ رکوع میں مردوں کو دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جُدا رکھنا سُنت ہے قومے میں امام کو صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سُنت ہے۔

مسئلہ ۷ سجدے کی حالت میں مردوں کو اپنے پیٹ کا زانو سے اور کہنیوں کا پہلو سے علیحدہ رکھنا اور ہاتھوں کی باہوں کا زمین سے اٹھا ہوا رکھنا سنت ہے۔

مسئلہ ۸ قعدۂ اولیٰ اور اخری دونوں میں مردوں کو اسطرح بیٹھنا کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور اسکی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور اسی پر بیٹھے ہوں اور دونوں ہاتھ زانوؤں پر ہوں۔ انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے طرف ہوں یہ سنت ہے۔

مسئلہ ۹ امام کو سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۰ امام کو اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا خواہ مرد ہوں یا عورت یا لڑکے ہوں اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور ساتھ رہنے والے فرشتوں کی اور اگر امام داہنی طرف ہو تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہو تو بائیں سلام میں اور اگر محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۱ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے ہاتھوں کا آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا بشرطیکہ کوئی عذر مثل سردی وغیرہ کے نہ ہو سنت ہے۔

جماعت کا بیان

چونکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب یا سنت مؤکدہ ہے اسلئے اس کا ذکر بھی نماز کے واجبات و سنن کے بعد اور مکروہات وغیرہ سے پہلے مناسب معلوم ہوا اور مسائل کے زیادہ اور قابل اہتمام ہونے کے سبب سے اسکے لئے علیحدہ عنوان قائم کیا گیا جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع۔ متبوع کو امام اور تابع کو مقتدی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ امام کے سوا ایک آدمی کے شریک نماز ہو جانے سے جماعت ہو جاتی ہے خواہ وہ آدمی مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد۔ بالغ ہو یا سمجھدار نابالغ بچہ ہاں جمعہ و عیدین کی نماز میں کم سے کم امام کے سوا تین آدمیوں کے بغیر جماعت نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۲ جماعت کے ہونے میں یہ بھی ضروری نہیں کہ فرض نماز ہو بلکہ اگر نفل بھی دو آدمی اسی طرح ایک دوسرے کے تابع ہو کر پڑھیں تو جماعت ہو جائے گی خواہ امام اور مقتدی دونوں نفل پڑھتے ہوں یا مقتدی نفل پڑھتا ہو۔ البتہ جماعت کی نفل کا عادی ہونا یا تین مقتدیوں سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

* * *

جماعت کی فضیلت اور تاکید

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں صحیح احادیث اس کثرت سے وارد ہوئی ہیں کہ اگر سب ایک جگہ جمع کی جائیں تو ایک بہت کافی حجم کا رسالہ تیار ہو سکتا ہے ان کے دیکھنے سے قطعاً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جماعت نماز کی تکمیل میں ایک اعلٰی درجہ کی شرط ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اسکو ترک نہیں فرمایا حتی کہ حالتِ مرض میں جب آپ کو خود چلنے کی قوت نہ تھی دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے اور جماعت سے نماز پڑھی۔ تارک جماعت پر آپ کو سخت غصہ آتا تھا اور ترک جماعت پر سخت سے سخت سزا دینے کو آپ کا جی چاہتا تھا۔ بے شبہ شریعت محمدیہ میں جماعت کا بہت بڑا اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا نماز جیسی عبادت کی شان بھی اسی کو چاہتی تھی کہ جس چیز سے اسکی تکمیل ہو وہ بھی تاکید کے اعلٰی درجہ پر پہنچادی جائے ہم اس مقام پر پہلے اس آیت کو لکھ کر جس سے بعض مفسرین اور فقہا نے جماعت کو ثابت کیا ہے چند حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ قولہ تعالٰی وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر یعنی جماعت سے۔ اس آیت میں حکم صریح جماعت سے نماز پڑھنے کا ہے مگر چونکہ رکوع کے معنی بعض مفسرین نے خضوع کے بھی لکھے ہیں لہٰذا فرضیت ثابت نہ ہوگی۔

حدیث ۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ جماعت کی نماز میں تنہا عہ نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب روایت کرتے ہیں

حدیث ۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالٰی کو پسند ہے۔

حدیث ۳۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے (چونکہ وہ مسجد نبوی سے دور تھے) اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آکر قیام کریں تب ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے۔ ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئے گا اسی قدر زیادہ عہ ثواب ملیگا۔

حدیث ۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث ۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز عشاء کے وقت اپنے ان اصحاب سے جو جماعت میں شریک تھے فرمایا کہ لوگ نماز پڑھ پڑھ کر سو رہے اور تمہارا وہ وقت جو انتظار میں گذرا سب نماز میں محسوب ہوا۔

حدیث ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالٰے عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بشارت دو

اُن لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت میں ان کیلئے پوری روشنی ہو گی

حدیث ۷ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اسکو نصف شب کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اُسے پوری رات کی عبادت کا ثواب ملیگا

حدیث ۸ ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے راوی ہیں کہ ایک روز آپ نے فرمایا کہ بیشک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور اُن کے گھروں کو جلا دوں ۔

حدیث ۹ ۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہو جاتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ اُن کے گھروں کے مال و اسباب کو مع اُن کے جلا دیں (مسلم) عشاء کی تخصیص اس حدیث میں اس مصلحت سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ سونے کا وقت ہوتا ہے اور غالباً تمام لوگ اسوقت گھروں میں ہوتے ہیں۔ امام ترمذیؒ اس حدیث کو لکھ کر فرماتے ہیں کہ یہی مضمون ابن مسعود اور ابو درداء اور ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے یہ سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معزز اصحاب میں ہیں۔

حدیث ۱۰ ۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بیشک اُن پر شیطان غالب ہو جائے گا پس اے ابو درداء جماعت کو اپنے اُوپر لازم سمجھ لو دیکھو بھیڑیا (شیطان) اُسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہو گئی ہو۔

حدیث ۱۱ ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جو شخص اذان سُنکر جماعت میں نہ آئے اور اُسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اسکی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہو گی صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ خوف یا مرض۔ اس حدیث میں خوف اور مرض کی تفصیل نہیں کی گئی بعض احادیث میں کچھ تفصیل بھی ہے۔

حدیث ۱۲ ۔ حضرت محجنؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔ حضرت نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اے محجن تم نے جماعت سے نماز کیوں نہ پڑھی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو اگرچہ پڑھ چکے ہو۔ ذرا اس حدیث کو غور سے دیکھو کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے برگزیدہ صحابی محجن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر کیسی سخت اور عتاب آمیز بات کہی کہ کیا تم مسلمان نہیں ہو

چند حدیثیں نمونے کے طور پر ذکر ہو چکیں اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے اقوال سنیے کہ انہیں جماعت کا کس قدر اہتمام مدنظر تھا اور ترکِ جماعت کو وہ کیسا سمجھتے تھے اور کیوں نہ سمجھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اُن کی مرضی کا اُن سے زیادہ کس کو خیال ہو سکتا ہے ۔

اثر (۱)[عہ]۔ اسود کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے کہ نماز کی پابندی اور اسکی فضیلت اور تاکید کا ذکر نکلا اس پر حضرت عائشہ رضہ نے تائیداً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وفات کا قصہ بیان کیا کہ ایک دن نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر رضہ سے کہو نماز پڑھاویں عرض کیا گیا کہ ابوبکر ایک نہایت رقیق القلب آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہونگے تو بے طاقت ہو جائیں گے اور نماز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ پھر وہی جواب دیا گیا تب آپ نے فرمایا کہ تم ایسی باتیں کرتی ہو جیسے یوسف علیہ السلام سے مصر کی عورتیں کرتی تھیں، ابوبکر رضہ سے کہو کہ نماز پڑھاویں۔ خیر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کو نکلے۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض میں کچھ تخفیف معلوم ہوئی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے سے نکلے میری آنکھوں میں اب تک وہ حالت موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے یعنی اتنی قوت بھی نہ تھی کہ زمین سے پیر اُٹھا سکیں۔ وہاں حضرت ابوبکر رضہ نماز شروع کر چکے تھے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اُنہیں سے نماز پڑھوائی ۔

اثر (۲)۔ ایک دن حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہ پایا تو اُن کے گھر گئے اور اُن کی ماں سے پوچھا کہ آج میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا اُنہوں نے کہا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے اس وجہ سے اس وقت انکو نیند آ گئی تب حضرت فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے فجر کی نماز جماعت سے پڑھنا زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے تمام شب عبادت کروں۔ (موطا امام مالک) شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ صبح کی نماز باجماعت پڑھنے میں تہجد سے بھی زیادہ ثواب ہے اسلئے علماء نے لکھا ہے کہ اگر شب بیداری نماز فجر میں مخل ہو تو ترک اسکا اولیٰ ہے اشعۃ اللمعات ۔

اثر (۳)۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ہم نے آزمالیا اپنے کو اور صحابہ رضہ کو کہ ترکِ جماعت نہیں کرتا مگر وہ منافق کہ جس کا نفاق کھلا ہوا ہو یا بیمار۔ مگر بیمار بھی دو آدمیوں کا سہارا لے کر جماعت کے لئے حاضر ہوتے تھے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی راہیں بتلائیں اور منجملہ اُن کے نماز ہے ان مسجدوں میں جہاں اذان ہوتی ہو یعنی جماعت ہوتی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا جسے خواہش ہو کل (قیامت میں) اللہ تعالےٰ کے سامنے مسلمان جائے اُسے چاہیے کہ پنج وقتی نمازوں کی پابندی کرے اُن مقامات میں جہاں اذان ہوتی ہو (یعنی جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہو) بیشک اللہ تعالیٰ

نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے طریقے نکالے ہیں اور یہ نماز بھی ان ہی طریقوں میں سے ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیا کرو گے جیسے کہ منافق پڑھ لیتا ہے تو بیشک تم سے چھوٹ جائے گی تمہارے نبی کی سنت اور اگر تم چھوڑ دو گے اپنے پیغمبر کی سنت کو تو بے شبہ گمراہ ہو جاؤ گے اور کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لئے مسجد نہیں جاتا مگر اسکے ہر قدم پر ایک ثواب ملتا ہے اور ایک مرتبہ عنایت ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت سے الگ نہیں رہتا مگر منافق۔ ہم لوگوں کی حالت تو یہ تھی کہ بیماری کی حالت میں دو آدمیوں پر تکیہ لگا کر جماعت کے لئے لائے جاتے تھے اور صف میں کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔

اثر ۴۔ ایک مرتبہ ایک شخص مسجد سے بعد اذان کے بے نماز پڑھے ہوئے چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اور ان کے مقدس حکم کو نہ مانا (مسلم شریف) دیکھو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تارک جماعت کو کیا کہا۔ کیا کسی مسلمان کو اب بھی بے عذر ترکِ جماعت کی جرأت ہو سکتی ہے کیا کسی ایماندار کو حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی گوارا ہو سکتی ہے۔

اثر ۵۔ حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ نہایت غضبناک تھے میں نے پوچھا کہ اسوقت آپ کو کیوں غصہ آیا کہنے لگے اللہ کی قسم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اب کوئی بات نہیں دیکھتا مگر یہ کہ وہ جماعت سے نماز پڑھ لیتے ہیں یعنی اب اس کو بھی چھوڑنے لگے ہیں۔

اثر ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت اصحاب سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سنکر جماعت میں نہ آئے اسکی نماز ہی نہ ہوگی یہ لکھ کر امام ترمذی لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حکم تاکیدی ہے مقصود یہ ہے کہ بے عذر ترک جماعت جائز نہیں ہے۔

اثر ۷۔ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ جو شخص تمام دن روزے رکھتا ہو اور رات بھر نمازیں پڑھتا ہو مگر جمعہ اور جماعت میں شریک ہوتا ہو اُسے آپ کیا کہتے ہیں فرمایا کہ دوزخ میں جائے گا (ترمذی) امام ترمذی اس حدیث کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں کہ جمعہ و جماعت کا مرتبہ کم سمجھ کر ترک کرے تب یہ حکم کیا جائے گا لیکن اگر دوزخ میں جانے سے مراد تھوڑے دن کے لئے جانا لیا جائے تو اس تاویل کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔

اثر ۸۔ سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت ترک ہو جاتی سات دن تک اسکی تم پرسی کرتے (احیاء العلوم) صحابہؓ کے اقوال بھی تھوڑے سے بیان ہو چکے جو درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال ہیں اب ذرا علمائے امت اور مجتہدین ملت کو دیکھئے کہ اُن کا جماعت کی طرف کیا خیال ہے اور ان احادیث کا مطلب اُنہوں نے کیا سمجھا ہے۔

۱ - ظاہریہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مقلدین کا مذہب ہے، کہ جماعت نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے بغیر اسکے نماز نہیں ہوتی

۲ - امام احمد کا صحیح مذہب ہے کہ جماعت فرض عین ہے اگرچہ نماز کے صحیح ہونے کی شرط نہیں امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا بھی یہی مذہب ہے۔

۳ - امام شافعیؒ کے بعض مقلدین کا یہ مذہب ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور امام طحاویؒ جو حنفیہ میں ایک بڑے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

۴ - اکثر محققین حنفیہ کے نزدیک جماعت واجب ہے محقق ابن ہمام اور حلبی اور صاحب بحر الرائق وغیرہم اسی طرف ہیں

۵ - بعض حنفیہ کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں اور درحقیقت حنفیہ کے ان دونوں قولوں میں کچھ مخالفت نہیں۔

۶ - ہمارے فقہاء لکھتے ہیں اگر کسی شہر میں لوگ جماعت چھوڑ دیں اور کہنے سے بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا حلال ہے۔

۷ - قنیہ وغیرہ میں ہے کہ بے عذر تارک جماعت کو سزا دینا امام وقت پر واجب ہے اور اسکے پڑوسی اگر اسکے فعل قبیح پر کچھ نہ بولیں تو گنہگار ہوں گے۔

۸ - اگر مسجد جانے کے لئے اقامت سننے کا انتظار کرے تو گنہگار ہوگا اسلئے کہ اگر اقامت سنکر چلا کرینگے تو ایک دو رکعت یا پوری جماعت چلے جانے کا خوف ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جمعہ اور جماعت کے لئے تیز قدم جانا درست ہے بشرطیکہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

۹ - تارک جماعت ضرور گنہگار ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بشرطیکہ اُسنے بے عذر صرف سہل انگاری (سستی) سے جماعت چھوڑی ہو۔

۱۰ - اگر کوئی شخص دینی مسائل کے پڑھنے پڑھانے میں دن رات مشغول رہتا ہو اور جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو تو معذور نہ سمجھا جائے گا اور اسکی گواہی قبول نہ ہوگی

جماعت کی حکمتیں اور فائدے

اس بارے میں حضرات علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ بیان کیا ہے مگر جہاں تک میری نظر قاصر پہنچی ہے حضرت شاہ مولانا ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر جامع اور لطیف تقریر کسی کی نہیں اگرچہ زیادہ لطف یہی تھا کہ انہیں کی پاکیزہ عبارت سے وہ مضامین سنے جائیں مگر بوجہ اختصار کے میں حضرت موصوف کے کلام کا خلاصہ یہاں درج کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں

۱۔ کوئی چیز اس سے زیادہ سودمند نہیں کہ کوئی عبادت رسم عام کر دی جائے یہاں تک کہ وہ عبادت ایک ضروری عبادت ہو جائے کہ اسکا چھوڑنا ترک عادت کی طرح ناممکن ہو جائے اور کوئی عبادت نماز سے زیادہ شاندار نہیں کہ اسکے ساتھ یہ خاص اہتمام کیا جائے۔

۲۔ مذہب میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں جاہل بھی عالم بھی لہٰذا یہ بڑی مصلحت کی بات ہے کہ سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے کے سامنے اس عبادت کو ادا کریں اگر کسی سے کچھ غلطی ہو جائے تو دوسرا اسے تعلیم کر دے گویا اللہ تعالےٰ کی عبادت ایک زیور ہوئی کہ تمام پرکھنے والے اسے دیکھتے ہیں جو خرابی اس میں ہوتی ہے بتلا دیتے ہیں اور جو عمدگی ہوتی ہے اسے پسند کرتے ہیں پس یہ ایک عمدہ ذریعہ نماز کی تکمیل کا ہوگا۔

۳۔ جو لوگ بے نمازی ہوں گے ان کا حال بھی اس سے کھل جائے گا اور ان کو نصیحت کرنے کا موقع ملے گا۔

۴۔ چند مسلمانوں کا مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس سے دعا مانگنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کے لئے۔

۵۔ اس امت سے اللہ تعالےٰ کا مقصود ہے کہ اسکا کلمہ بلند اور کلمۂ کفر پست ہو اور زمین پر کوئی مذہب اسلام سے غالب نہ رہے اور یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ یہ طریقہ مقرر کیا جائے کہ تمام مسلمان عام اور خاص مسافر اور مقیم چھوٹے بڑے اپنی کسی بڑی اور مشہور عبادت کے لئے جمع ہوا کریں اور شان و شوکت اسلام کی ظاہر کریں ان ہی سب مصالح سے شریعت کی پوری توجہ جماعت کی طرف مصروف ہو گئی اور اسکی ترغیب دی گئی اور اسکے چھوڑنے کی سخت ممانعت کی گئی۔

۶۔ جماعت میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حال پر اطلاع ہوتی رہے گی اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکے گا جس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا اظہار و استحکام ہوگا جو اس شریعت کا ایک بڑا مقصود ہے اور جسکی تاکید اور فضیلت جا بجا قرآنِ عظیم اور احادیثِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں بیان فرمائی گئی ہے افسوس ہمارے زمانے میں ترکِ جماعت ایک عام عادت ہو گئی ہے جاہلوں کا کیا ذکر ہم بعض لکھے پڑھے لوگوں کو اس بلا میں مبتلا دیکھ رہے ہیں افسوس یہ لوگ احادیث پڑھتے ہیں اور ان کے معنی سمجھتے ہیں مگر جماعت کی سخت تاکیدیں ان کے پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر کچھ اثر نہیں کرتیں قیامت میں جب قاضی روز جزا کے سامنے سب سے پہلے نماز کے مقدمات پیش ہونگے اور اسکے ادا کرنے والے یا ادا میں کمی کرنے والوں سے باز پرس شروع ہوگی تو یہ لوگ کیا جواب دینگے۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا۔ عورتوں پر جماعت واجب نہیں (۲) بالغ ہونا۔ نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں (۳) آزاد ہونا۔ غلام پر

جماعت واجب نہیں (۴) عاقل ہونا۔ مست بیہوش۔ دیوانے پر جماعت واجب نہیں (۵) تمام عذروں سے خالی ہونا۔ ان عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں مگر ادا کرلے تو بہتر ہے نہ ادا کرنے میں ثواب جماعت سے محروم رہے گا۔ ترکِ جماعت کے عذر چودہ ۱۴ ہیں۔

۱۔ لباس بقدر ستر عورت کے نہ پایا جانا۔

۲۔ مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا سخت دشوار ہو امام ابو یوسفؒ نے حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ کیچڑ وغیرہ کی حالت میں جماعت کے لئے آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ جماعت کا چھوڑنا مجھے پسند نہیں

۳۔ پانی بہت زور سے برستا ہو ایسی حالت میں امام محمد نے مؤطا میں لکھا ہے کہ اگرچہ نہ جانا جائز ہے مگر بہتر یہی ہے کہ جماعت سے جا کر نماز پڑھے۔

۴۔ سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے کا یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

۵۔ مسجد جانے میں مال و اسباب کے چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

۶۔ مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔

۷۔ مسجد جانے میں کسی قرضخواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اسکے قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اسکو ترکِ جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔

۸۔ اندھیری رات ہو کہ راستہ نہ دکھلائی دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا سامان خدا نے دیا ہو تو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے۔

۹۔ رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت چلتی ہو۔

۱۰۔ کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو کہ اسکے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۱۔ کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں جی نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۲۔ پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو۔

۱۳۔ سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا ریل کا مسئلہ اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلے کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اسی وجہ سے ہماری شریعت سے حرج اٹھا دیا گیا ہے۔

۱۴۔ کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہوا ہو لیکن جو نابینا بے تکلیف

مسجد تک پہنچ سکے اسکو ترک جماعت نہ چاہیئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

شرط ۱۔ اسلام۔ کافر کی جماعت صحیح نہیں۔

شرط ۲۔ عاقل ہونا مست بیہوش دیوانے کی جماعت صحیح نہیں۔

شرط ۳۔ مقتدی کو نماز کی نیت کیساتھ امام کے اقتدا کی بھی نیت کرنا یعنی یہ ارادہ دل میں کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں نیت کا بیان اُوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے۔

شرط ۴۔ امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں جیسے کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اور ان مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اُس پار ہیں دریا حائل ہے اور اس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اسلئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتدا صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱ اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہوا ور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اسلئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اسکے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتدا کرنا جو مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے درست ہے۔

مسئلہ ۲ اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائینگے اور اقتدا درست نہ ہوگی

مسئلہ ۳ اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے یا کوئی اتنا بڑا حوض ہو جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو یا کوئی عام رہگذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ دونوں متحد نہ سمجھے جائینگے اور اقتدا درست نہ ہوگی البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ[عہ] نہیں ہوتا وہ مانع اقتدا نہیں۔

مسئلہ ۴ اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسا رہگذر واقع ہو جائے تو اُس صف کی اقتدا درست نہ ہوگی جو ان چیزوں کے اس پار ہے۔

مسئلہ ۵ پیادے کی اقتدا سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اسلئے کہ دونوں کے مکان متحد

نہیں ہاں اگر ایک ہی سواری پر دونوں سوار ہوں تو درست ہے۔

شرط ۵۔ مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغایر نہ ہونا۔ اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہوگی تو اقتدا درست نہ ہوگی۔ مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے۔ یا امام کل کی ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی ہاں اگر دونوں کل کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں یا دونوں آج ہی کے ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے۔ البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتدا صحیح ہے اسلئے کہ امام کی نماز قوی ہے۔

مسئلہ ۶۔ مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتدا نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز ضعیف ہے۔

شرط ۶۔ امام کی نماز کا صحیح ہونا اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد ختم ہونے کے مثل اسکے کہ امام کے کپڑوں میں نجاستِ غلیظہ ایک درم سے زیادہ تھی اور بعد نماز ختم ہونے کے یا اثنائے نماز میں معلوم ہوئی یا امام کو وضو نہ تھا اور بعد نماز کے یا اثنائے نماز میں اسکو خیال آیا۔

مسئلہ ۷۔ امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اسکی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کرلیں خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔

شرط ۷۔ مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اسکی اقتدا درست نہ ہوگی۔ امام سے آگے کھڑا ہونا اسوقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑے ہونے کے سبب سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتدا درست ہو جائے گی۔

شرط ۸۔ مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع قومے سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اسکی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سنکر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر۔ اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا اور کسی وجہ سے تو اقتدا صحیح نہ ہوگی اور اگر کوئی حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتدا درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اسکے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھاوے مسافر کی سی یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کرلینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہوگئی اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا

بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۹۔ اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے متعلق سہو کا شبہ ہوا اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کر لے اور بعد نماز کے امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے اگر نہ معلوم کرے تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے اور اسکے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اسکو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہٰذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں اسی طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اسکے متعلق مسافر ہونے کا شبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو بعد نماز کے تحقیق حال امام واجب نہیں اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت کی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔

شرط ۹۔ مقتدی کو تمام ارکان میں سوا قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اسکے بعد یا اس سے پہلے بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے۔ پہلی صورت کی مثال۔ امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری صورت کی مثال۔ امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اسکے بعد مقتدی رکوع کرے تیسری صورت کی مثال۔ امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتدا امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو۔ مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اسکے کہ امام رکوع کرے مقتدی کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتدا درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۰۔ مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا مثال

۱۔ قیام کرنے والے کی اقتدا قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے۔

۲۔ تیمم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا وضو اور غسل کرنے والے کی اقتدا درست ہے اسلئے کہ تیمم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں۔

۳۔ مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر دھونے والے کی اقتدا درست ہے اسلئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔

۴۔ معذور کی اقتدا معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلسل بول ہو یا دونوں کو خروجِ ریح کا مرض ہو۔

۵۔ امی کی اقتدا امی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو۔

۶۔ عورت یا نابالغ کی اقتدا بالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔

۷۔ عورت کی اقتدا عورت کے پیچھے درست ہے۔

۸۔ نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔

۹۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔ مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہوجاتے۔

۱۰۔ نفل پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔

۱۱۔ قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اسلئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہٖ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی متنفل کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہوجائیگی اور قسم پوری ہوجائیگی۔

۱۲۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتدا نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جسکی فلاں شخص نے نذر کی ہے اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی۔ اور دوسرے نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتدا درست نہ ہوگی حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتدا درست ہوجائے گی اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتدا درست نہیں۔

۱۔ بالغ کی اقتدا خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔

۲۔ مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳۔ خنثیٰ کی خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں خنثیٰ اسکو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اسکا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہوتی ہے۔

۴۔ جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اسکی اقتدا اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے۔ اسلئے اقتدا جائز نہیں کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید یہ زمانہ اسکے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اسکی طہارت کا ہو۔

۵۔ خنثیٰ کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو۔

۶۔ ہوش و حواس والے کی اقتداء مجنون مست، بیہوش بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔

۷۔ طاہر کی اقتداء معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جس کو سلسل بول وغیرہ کی شکایت ہو درست نہیں۔

۸۔ ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں۔

۹۔ ایک طرح کے عذر والے کی اقتداء دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل بول والا ایسے شخص کی اقتدا کرے جس کو نکسیر بہنے کی شکایت ہو۔

۱۰۔ قاری کی اقتداء اُمی کے پیچھے درست نہیں۔ اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمی وہ کہ جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو۔

۱۱۔ اُمی کی اقتداء اُمی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمی کی نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اسکی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہو گئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائیگی جن میں وہ اُمی مقتدی بھی ہے۔

۱۲۔ اُمی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں اسلئے کہ اُمی اگرچہ بالفعل قرأت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے اس وجہ سے کہ وہ قرأت سیکھ سکتا ہے گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں۔

۱۳۔ جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اسکی اقتداء برہنہ کے پیچھے درست نہیں۔

۱۴۔ رکوع و سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدے سے عاجز ہو اسکے پیچھے بھی اقتداء درست نہیں۔

۱۵۔ فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔

۱۶۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اسلئے کہ نذر کی نماز واجب ہے۔

۱۷۔ نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے چار رکعت نماز کی نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اسکے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اسلئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل کیونکہ قسم کا پورا کرنا ہی واجب نہیں ہوتا بلکہ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے۔

۱۸۔ جس شخص سے صاف حروف نہ ادا ہو سکتے ہوں مثلاً سین کو تے یا رے کو لے پڑھتا ہو یا کسی اور حرف میں ایسا ہی

تبدل تغیر ہوتا ہو تو اسکے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہاں اگر پوری قرات میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہوجائے تو اقتدا صحیح ہوجائے گی۔

شرط ۱۱۔ امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتدا درست نہیں جس کا اسوقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہوجانے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتدا کرے تو درست نہ ہوگی۔

شرط ۱۲۔ امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی ایسے شخص کو امام نہ بنانا چاہیے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک یا حکماً جیسے لاحق، لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ اسکو نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتدا کرے تو درست نہیں اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتدا کرے تب بھی درست نہیں۔ یہ بارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اسکی اقتدا صحیح نہو گی اور جب کسی مقتدی کی اقتدا صحیح نہ ہوگی تو اسکی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اُسنے بحالت اقتدا ادا کیا ہے۔

جماعت کے احکام

مسئلہ۔ جماعت جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں شرط ہے یعنی یہ نمازیں تنہا صحیح ہی نہیں ہوتیں۔ پنج وقتی نمازوں میں واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور تراویح میں سنت مؤکدہ ہے اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ہوچکا ہو اور اسی طرح نماز کسوف کے لئے اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، اور سوائے رمضان کے اور کسی زمانے کے وتر میں مکروہ تنزیہی ہے یعنی جبکہ مواظبت کی جائے اور اگر مواظبت نہ کی جائے بلکہ کبھی کبھی دو تین آدمی جماعت سے پڑھ لیں تو مکروہ نہیں اور نماز خسوف میں اور تمام نوافل میں جبکہ نوافل اس اہتمام سے ادا کی جائیں جس اہتمام سے فرائض کی جماعت ہوتی ہے یعنی اذان و اقامت کے ساتھ یا اور کسی طریقہ سے لوگوں کو جمع کرکے تو جماعت مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر بے اذان و اقامت کے اور بے بلائے ہوئے دو تین آدمی جمع ہوکر کسی نفل کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور پھر بھی دوام نہ کریں اور اسی طرح مکروہ تحریمی ہے ہر فرض کی دوسری جماعت مسجد میں ان چار شرطوں سے

۱۔ مسجد محلے کی ہو اور عام رہگذر پر نہ ہو اور مسجد محلے کی تعریف یہ لکھی ہے کہ وہاں کا امام اور نمازی معین ہوں۔
۲۔ پہلی جماعت بلند آواز سے اذان و اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔
۳۔ پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں رہتے ہوں اور جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔
۴۔ دوسری جماعت اسی ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے اور یہ چوتھی

شرط صرف امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام صاحبؒ کے نزدیک ہیئت بدل دینے پر بھی کراہت رہتی ہے پس اگر دوسری جماعت مسجد میں نہ ادا کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو مکروہ نہیں اسی طرح اگر کوئی شرط ان چار شرطوں میں سے نہ پائی جائے مثلاً مسجد عام رہگذر پر ہو محلے کی نہ ہو جس کے معنی اوپر معلوم ہو چکے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں یا پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہو جو اس محلے میں نہیں رہتے نہ ان کو مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے یا بقول امام ابو یوسف کے دوسری جماعت اس ہیئت سے نہ ادا کی جائے جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہو تو ہیئت بدل جائے گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک جماعت مکروہ نہ ہوگی۔

تنبیہ۔ ہر چند کہ بعض لوگوں کا عمل امام ابو یوسفؒ کے قول پر ہے لیکن امام صاحب کا قول دلیل سے بھی قوی ہے اور اس وقت دینیات میں اور خصوصاً امر جماعت میں جو تہاون و سستی اور تکاسل ہو رہا ہے اسکا مقتضا بھی یہی ہے کہ باوجود تبدل ہیئت کے کراہت پر فتویٰ دیا جائے ورنہ لوگ قصداً جماعت اولیٰ کو ترک کرینگے کہ ہم اپنی دوسری کرلینگے۔

مُقتدی اور امام کے متعلّق مسائل

مسئلہ ۱ مقتدیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اسکو امام بنادیں اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبہ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اسکو امام بنادیں۔ اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کردینگے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترکِ سُنّت کی خرابی میں مبتلا ہونگے۔

مسئلہ ۲ سب سے زیادہ استحقاقِ امامت اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو اور جس قدر قراءت مسنون ہے اسے یاد ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قراءت کے قواعد کے موافق پھر وہ شخص جو سب سے پرہیزگار ہو پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سی زیادہ خلیق ہو۔ پھر وہ شخص جو سب سی زیادہ خوبصورت ہو پھر وہ شخص جو سب میں زیادہ شریف ہو پھر وہ جس کی آواز سب سے عمدہ ہو پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہو پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ۔ پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمم کیا ہو۔ بہ نسبت اسکے جس نے حدث اکبر سے تیمم کیا ہو۔ اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمم کرنے والا مقدم ہے۔ اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے

جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن مجید بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اسکے جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو اور قرآن مجید اچھا نہ پڑھتا ہو۔

مسئلہ ۳ اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اسکے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنادے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہوں تو پھر انہی کو استحقاق ہوگا۔

مسئلہ ۴ جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اسکے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنادے تو پھر مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۵ قاضی یعنی حاکم شرع یا بادشاہِ اسلام کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں۔

مسئلہ ۶ بے رضامندی قوم کے امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر وہ شخص سب سے زیادہ استحقاق امامت رکھتا ہو یعنی امامت کے اوصاف اسکے برابر کسی میں نہ پائے جاویں تو پھر اسکے اوپر کچھ کراہت نہیں بلکہ جو اسکی امامت سے ناراض ہو وہی غلطی پر ہے۔

مسئلہ فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر خدانخواستہ ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ اسی طرح اگر بدعتی و فاسق زوردار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہوتا ہو تو بھی مقتدیوں پر کراہت نہیں۔

مسئلہ ۸ غلام کا یعنی جو فقہ کے قاعدے سے غلام ہو وہ نہیں جو قحط وغیرہ میں خرید لیا جاوے اس کا امام بنانا اگرچہ وہ آزاد شدہ ہو اور گنوار یعنی گاؤں کے رہنے والے کا اور نابینا کا جو پاکی ناپاکی کی احتیاط نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کا جسے رات کو کم نظر آتا ہو اور ولد الزنا یعنی حرامی کا امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر یہ لوگ صاحب علم و فضل ہوں اور لوگوں کو ان کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح کسی ایسے حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو اور بے عقل کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ ۹ نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں پس اگر امام شافعی المذہب ہو اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدیوں کو ہاتھوں کا اٹھانا ضروری نہیں اسلئے کہ ہاتھوں کا اٹھانا ان کے نزدیک بھی سنت ہے اسی طرح فجر کی نماز میں شافعی مذہب قنوت پڑھے گا تو حنفی مقتدیوں کو ضروری نہیں ہاں وتر میں البتہ چونکہ قنوت پڑھنا واجب ہے، لہٰذا اگر شافعی امام اپنے مذہب کے موافق بعد رکوع کے پڑھے تو حنفی مقتدیوں کو بھی بعد رکوع کے پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰ امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے

جو سب میں زیادہ صاحب ضرورت ہو اسکی رعایت کر کے قراءت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قراءت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔

مسئلہ ۱۱ اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اسکو امام کے داہنی جانب امام کے برابر یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۲ اور اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہیئے اگر امام کے داہنے بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اسلئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳ اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنے جانب کھڑا ہوا اسکے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر ناواقفیت سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں اور پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے تاکہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں۔ اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام ہی کو چاہیئے کہ آگے بڑھ جائے لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو، جیسا ہمارے زمانے میں غالب ہے، تو اسکو ہٹانا مناسب نہیں کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے نماز ہی غارت ہو جائے۔

مسئلہ ۱۴ اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔

مسئلہ ۱۵ اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد کچھ عورت کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے انکی صفیں قائم کرے پہلے مردوں کی صفیں پھر نابالغ لڑکوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔

مسئلہ ۱۶ امام کو چاہیئے کہ صفیں سیدھی کرے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے ہونے سے منع کرے سب کو برابر کھڑے ہونے کا حکم دے صف میں ایک کو دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۷ تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیئے کہ اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ہمراہ کھڑا کر لے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرے گا یا برا مانے گا تو جانے دے۔

مسئلہ ۱۸ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۹ مرد کو صرف عورتوں کی امامت کرنا ایسی جگہ مکروہ تحریمی ہے جہاں کوئی مرد نہ ہو نہ کوئی محرم عورت مثل اسکی زوجہ یا

ماں بہن وغیرہ کے موجود ہو ہاں اگر کوئی مرد یا محرم عورت موجود ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰ اگر کوئی شخص تنہا فجر یا مغرب یا عشاء کا فرض آہستہ آواز سے پڑھ رہا ہو اسی اثنا میں کوئی شخص اسکی اقتدا کرے تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ یہ شخص دل میں قصد کرلے کہ میں اب امام بنتا ہوں تاکہ نماز جماعت سے ہو جاوے دوسری صورت یہ کہ قصد نہ کرے بلکہ بدستور اپنے کو یہی سمجھے کہ گو میرے پیچھے آ کھڑا ہوا لیکن میں امام نہیں بنتا بلکہ بدستور تنہا پڑھتا ہوں پس پہلی صورت میں تو اس پر اسی جگہ سے بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے پس اگر سورہ فاتحہ یا کسی قدر دوسری سورت بھی آہستہ آواز سے پڑھ چکا ہو تو اسکو چاہیئے کہ اسی جگہ سے بقیہ فاتحہ یا بقیہ سورت کو بلند آواز سے پڑھے اسلئے کہ امام کو فجر و مغرب و عشاء کے وقت بلند آواز سے قرات کرنا واجب ہے اور دوسری صورت میں بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں اور اس مقتدی کی نماز بھی درست رہے گی کیونکہ صحت صلوٰۃ مقتدی کے لئے امام کا نیت امامت کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۲۱ امام کو اور ایسا ہی منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کے سامنے خواہ داہنی جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرلے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذر نہ ہوتا ہو تو اسکی کچھ ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے بعد سترہ قائم ہو جانے کے سترہ کے آگے سے نکل جانے میں کچھ گناہ نہیں لیکن اگر سترہ کے اندر سے کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہگار ہو گا۔

مسئلہ ۲۲ لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے کے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے لئے جائے اور اس درمیان میں اسکی رکعتیں جاتی رہیں (نماز خوف میں پہلا گروہ لاحق ہے اسی طرح جو مقیم مسافر کی اقتداء کرے اور مسافر قصر کرے تو وہ مقیم بعد امام کے نماز ختم کرنے کے لاحق ہے) یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کرلے اور اسوجہ سے رکعت اسکی کالعدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائے گا پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اسکی جاتی رہی ہیں بعد انکے ادا کرنے کے اگر جماعت باقی ہو تو شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔

مسئلہ ۲۳ لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائے گا یعنی جیسے مقتدی قرات نہیں کرتا ویسے ہی لاحق بھی قرات نہ کرے بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ویسے ہی لاحق کو بھی۔

مسئلہ ۲۴ مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اسکو چاہیئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت

سے ادا کرے بعد امام کی نماز ختم ہونے کے کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے ۔

مسئلہ ۲۵ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرات کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اسکو سجدۂ سہو بھی کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ ۲۶ مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہیئے کہ پہلے قرات والی پھر بے قرات کی اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اسمیں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے وعلیٰ ہٰذا القیاس ۔

مثال ۔ ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اسکو چاہیئے کہ بعد امام کے سلام پھیر دینے کے کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدے کر کے پہلا قعدہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اسکے بعد قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ رکعت قرات کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدہ اخیر ہے ۔

مسئلہ ۲۷ اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا ہو اور بعد شرکت کے پھر کچھ رکعتیں اس کی چلی جائیں تو اسکو چاہیئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شرکت کے گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر ان کے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قرآت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اسکے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جاوے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے بعد اسکے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے ۔

مثال ۔ عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اسکا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اسکو چاہیئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو بعد شریک ہونے کے گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اسکے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرات نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا ۔ پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے پھر تیسری رکعت میں قعدہ کرے اسلئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے ، اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اسلئے کہ یہ اسکی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اسکو قرات بھی کرنا ہوگی اسلئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے ۔

مسئلہ ۲۸ مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے۔ تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ کریں رکوع بھی امام کے ساتھ قومہ بھی اسکے قومے کے ساتھ سجدہ بھی اسکے سجدے کے ساتھ غرضکہ ہر فعل اسکے فعل کے ساتھ۔ ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اسکے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کرکے کھڑے ہوں اسی طرح قعدۂ اخیرہ میں اگر امام قبل اسکے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ التحیات تمام کرکے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کے ساتھ ہی کھڑا ہونا چاہیئے۔

جماعت میں شامل ہونے نہ ہونے کے مسائل

مسئلہ ۱ اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہو تو اسکو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں تلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کرکے جماعت کرے۔

مسئلہ ۲ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو اسکے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اسکو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر، عشا۔ کا وقت ہو اور فجر، عصر، مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو اسلئے کہ فجر عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کے وقت اسلئے کہ یہ دوسری نماز نفل ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

مسئلہ ۳ اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کرچکا ہو۔ اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اسکا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کردے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرلیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع کردے اور جماعت میں شامل ہو جاوے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو دونوں رکعت پوری کرلے اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کرلے اور بعد میں جماعت کے اندر شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر عصر وعشا۔ تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں ملجاوے اور اگر تیسری رکعت شروع کردی ہو اور اسکا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو پوری کرلے اور جن صورتوں میں نماز پوری کرلی جاوے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشا۔ میں شریک ہو جاوے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کرچکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اسکو چاہیئے کہ دو رکعت

پڑھ کر سلام پھیرے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔

مسئلہ ۵ ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ اگر شروع کر چکا ہو اور فرض ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہو جائے اور بہت سے فقہا کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کر لے اور اگر تیسری رکعت شروع کر دی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶ اگر فرض نماز ہو رہی ہو تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت فرض کی جاتی رہے گی تو پھر سنتیں مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے پھر ظہر اور جمعہ میں بعد فرض کے بہتر یہ ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں لہٰذا ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو اور اگر ایک رکعت کے ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے بعد سورج نکلنے کے پڑھے۔

مسئلہ ۷ اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائیگی تو جماعت نہ ملیگی تو ایسی حالت میں چاہیئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ ۸ فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے علیحدہ ہو اسلئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر کوئی دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے علیحدہ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے۔

مسئلہ ۹ اگر جماعت کا قعدہ ملجاوے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب ملجاوے گا۔

مسئلہ ۱۰ جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ ملجاتے تو سمجھا جاوے گا کہ وہ رکعت مل گئی۔ ہاں اگر رکوع نہ ملے تو پھر اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہو گا۔

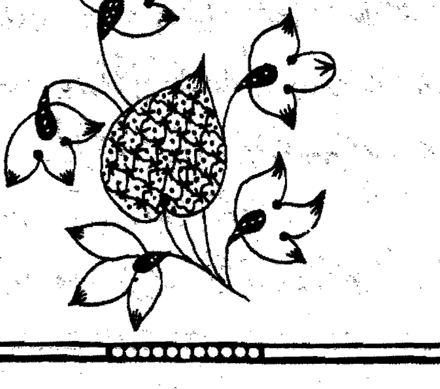

نماز جن چیزوں سے فاسد ہوتی ہے

مسئلہ ۱ حالتِ نماز میں اپنے امام کے سوا کسی کو لقمہ دینا یعنی قرآن مجید کے غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا مفسدِ نماز ہے۔

تنبیہ:۔ چونکہ لقمہ دینے کا مسئلہ فقہا کے درمیان میں اختلافی ہے بعض علماء نے اس مسئلہ میں مستقل رسالے تصنیف کئے ہیں اسلئے ہم چند جزئیات اسکی اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔

مسئلہ ۲ صحیح یہ ہے کہ مقتدی اگر اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہ ہو گی خواہ امام بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو یا نہیں قدر ضرورت سے وہ مقدار قرارت کی مقصود ہے جو مسنون ہے البتہ ایسی صورت میں امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دے جیسا اس سے اگلے مسئلہ میں آتا ہے۔

مسئلہ ۳ امام اگر بقدر ضرورت قرارت کر چکا ہو تو اسکو چاہیئے کہ رکوع کر دے مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہ کرے (ایسا مجبور کرنا مکروہ ہے) اور مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک ضرورتِ شدیدہ نہ پیش آئے امام کو لقمہ نہ دیں (یہ بھی مکروہ ہے) ضرورت شدیدہ سے مُراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے پڑھنا چاہتا ہو یا رکوع نہ کرتا ہو یا سکوت کر کے کھڑا ہو جاوے۔ اور اگر بلا ضرورت شدیدہ بھی بتلا دیا تب بھی نماز فاسد نہ ہو گی جیسا اس سے اُوپر مسئلے میں گذرا۔

مسئلہ ۴ اگر کوئی شخص کسی نماز پڑھنے والے کو لقمہ دے اور وہ لقمہ دینے والا اسکا مقتدی نہ ہو خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں تو یہ شخص اگر لقمہ لے لے گا تو اس لقمہ لینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی ہاں اگر اسکو خود بخود یاد آجائے خواہ اسکے لقمہ کے دینے کے ساتھ ہی یا پہلے یا پیچھے اسکے لقمہ دینے کو کچھ دخل نہ ہو اور اپنی یاد پر اعتماد کر کے پڑھے تو جسکو لقمہ دیا گیا ہے اسکی نماز میں فساد نہ آئیگا

مسئلہ ۵ اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اسکا امام نہیں خواہ وہ بھی نماز میں ہو یا نہیں ہر حال میں اس لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶ مقتدی اگر کسی دوسرے شخص کا پڑھنا سنکر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دے تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اگر لے لیگا تو اسکی نماز بھی اور اگر مقتدی کو قرآن میں دیکھ کر یا دوسرے سے سُن کر خود بھی یاد آگیا اور پھر اپنی یاد پر لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہو گی

مسئلہ ۷ اسی طرح اگر حالتِ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر ایک آیت قرارت کی جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر وہ آیت جو دیکھکر پڑھی ہے اسکو پہلے سے یاد تھی تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ یا پہلے سے یاد تو نہ تھی مگر ایک آیت سے کم دیکھ کر پڑھا تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

مسئلہ ۸ عورت کا مرد کے ساتھ اس طرح کھڑا ہو جانا کہ ایک کا کوئی عضو دوسرے کے کسی عضو کے مقابل ہو جائے ۱۱ شرطوں سے نماز کو فاسد کرتا ہے یہانتک کہ اگر سجدے میں جانے کے وقت عورت کا سر مرد کے پاؤں کے محاذی ہو جائے تب بھی نماز جاتی رہیگی۔

۱- عورت بالغ ہو چکی ہو (خواہ جوان ہو یا بوڑھی) یا نابالغ ہو مگر قابل جماع ہو تو اگر کوئی کمسن نابالغ لڑکی نماز میں محاذی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

۲- دونوں نماز میں ہوں پس اگر ایک نماز میں ہو دوسرا نہ ہو تو اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہو گی۔

۳- کوئی حائل درمیان میں نہ ہو پس اگر کوئی پردہ درمیان میں ہو یا کوئی سترہ حائل ہو یا بیچ میں اتنی جگہ چھوٹی ہو جس میں ایک آدمی بے تکلف کھڑا ہو سکے۔ تو بھی فاسد نہ ہو گی۔

۴- عورت میں نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں پائی جاتی ہوں پس اگر عورت مجنون ہو یا حالتِ حیض ونفاس میں ہو تو اسکی محاذات سے نماز فاسد نہ ہو گی اسلئے کہ ان صورتوں میں وہ خود نماز میں نہ سمجھی جائے گی۔

۵- نماز جنازے کی نہ ہو پس جنازے کی نماز میں محاذات مفسد نہیں۔

۶- محاذات بقدر ایک رکن کے باقی رہے اگر اس سے کم محاذات رہے تو مفسد نہیں مثلاً اتنی دیر تک محاذات رہے کہ جس میں رکوع وغیرہ نہیں ہو سکتا اسکے بعد جاتی رہے تو اس قلیل محاذات سے نماز میں فساد نہ آئے گا۔

۷- تحریمہ دونوں کی ایک ہو یعنی یہ عورت اس مرد کی مقتدی ہو یا دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں۔

۸- امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت یا درمیان میں جب وہ آکر ملی، کی ہو اگر امام نے اسکی امامت کی نیت نہ کی ہو تو پھر اس محاذات سے نماز فاسد نہ ہو گی بلکہ اسی عورت کی نماز صحیح نہ ہو گی۔

مسئلہ۹ اگر امام بعد حدث کے بے خلیفہ کئے ہوئے مسجد سے باہر نکل گیا تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ امام نے کسی ایسے شخص کو خلیفہ کر دیا جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے کو یا کسی عورت کو تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر مرد نماز میں ہو اور عورت اس مرد کا اسی حالت میں بوسہ لے تو اس مرد کی نماز فاسد نہ ہو گی۔ ہاں اگر اسکے بوسہ لیتے وقت مرد کو شہوت ہو گئی ہو تو البتہ نماز فاسد ہو جاوے گی۔ اور اگر عورت نماز میں ہو اور کوئی مرد اسکا بوسہ لے لے تو عورت کی نماز جاتی رہے گی خواہ مرد نے شہوت سے بوسہ لیا ہو یا بلا شہوت اور خواہ عورت کو شہوت ہوئی ہو یا نہیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو حالتِ نماز میں اس سے مزاحمت کرنا اور اسکو اس فعل سے باز رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس روکنے میں عمل کثیر نہ ہو اور اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

◆

نماز جن چیزوں سے مکروہ ہوتی ہے

مسئلہ ۱۔ حالتِ نماز میں کپڑے کا خلاف دستور پہننا یعنی جو طریقہ اسکے پہننے کا ہو اور جس طریقے سے اسکو اہلِ تہذیب پہنتے ہوں اسکے خلاف اسکا استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مثال: کوئی شخص چادر اوڑھے اور اسکا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے

مسئلہ ۲۔ برہنہ سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں اگر تذلل اور خشوع کی نیت سے ایسا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۳۔ اگر کسی کی ٹوپی یا عمامہ نماز پڑھنے میں گر جائے تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اُسے اُٹھا کر پہن لے لیکن اگر اسکے پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے پھر نہ پہنے۔

مسئلہ ۴۔ مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کا سجدے کی حالت میں زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۵۔ امام کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر محراب سے باہر کھڑا ہو مگر سجدہ محراب میں ہوتا ہو تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۶۔ صرف امام کا بیضرورت کسی اُونچے مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو مکروہ تنزیہی ہے۔ اگر امام کے ساتھ چند مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں، اگر امام کے ساتھ صرف ایک مقتدی ہو تو مکروہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اگر ایک ہاتھ سے کم ہو اور سرسری نظر سے اسکی اُونچائی ممتاز معلوم ہوتی ہو تب بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۷۔ کل مقتدیوں کا امام سے بے ضرورت کسی اُونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً جماعت زیادہ ہو اور جگہ کفایت نہ کرتی ہو تو مکروہ نہیں یا بعض مقتدی امام کی برابر ہوں اور بعض اُونچی جگہ ہوں تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۸۔ مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۹۔ مقتدی کو جبکہ امام قیام میں قرات کر رہا ہو کوئی دعا وغیرہ یا قرآن مجید کی قرات کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورت ہو مکروہ تحریمی ہے۔

نماز میں حدث ہو جانے کا بیان

نماز میں اگر حدث ہو جائے تو اگر حدثِ اکبر ہو گا جس سے غسل واجب ہو جاوے تو نماز فاسد ہو جائے گی ، اور اگر حدثِ اصغر ہو گا تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہو گا یا بے اختیاری یعنی اسکے وجود میں یا اسکے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہو گا یا نہیں اگر اختیاری ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہے کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن کا

کوئی ضرب لگا کر خون نکال لے یا عمداً اخراجِ ریح کرے یا کوئی شخص چھت کے اوپر چلے اور اس چلنے کے سبب سے کوئی پتھر وغیرہ چھت سے گر کر کسی نماز پڑھنے والے کے سر میں لگے اور خون نکل آئے ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں اور اگر بے اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں یا نادر الوقوع ہوگا جیسے جنون، بے ہوشی یا امام کا مر جانا وغیرہ۔ یا کثیر الوقوع جیسے خروجِ ریح، پیشاب، پاخانہ، مذی وغیرہ پس اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر نادر الوقوع نہ ہوگا تو نماز فاسد نہ ہوگی بلکہ اس شخص کو شرعاً اختیار اور اجازت ہے کہ بعد اُس حدث کے رفع کرنے کے اسی نماز کو تمام کر لے اور اسکو بنا کہتے ہیں لیکن اگر نماز کا اعادہ کرے یعنی پھر شروع سے پڑھے تو بہتر ہے۔ اور اس بنا کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

۱۔ کسی رکن کو حالتِ حدث میں ادا نہ کرے۔

۲۔ کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے اسلئے کہ قرآن مجید کا پڑھنا نماز کا رکن ہے۔

۳۔ کوئی ایسا فعل جو نماز کے منافی ہو نہ کرے نہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے احتراز ممکن ہو۔

۴۔ بعد حدث کے بغیر کسی عذر کے بقدر ادا کرنے کسی رکن کے توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے جائے۔ ہاں اگر کسی عذر سے دیر ہو جائے تو مضائقہ نہیں مثلاً صفیں زیادہ ہوں اور خود پہلی صف میں ہو اور صفوں کو پھاڑ کر آنا مشکل ہو۔[ع]

مسئلہ منفرد کو اگر حدث ہو جائے تو اسکو جائز ہے کہ فوراً وضو کر لے اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ چاہیئے اور اس درمیان میں کوئی کلام وغیرہ نہ کرے پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔ حاصل یہ کہ جس قدر حرکت سخت ضروری ہو اس سے زیادہ نہ کرے۔ بعد وضو کے چاہے وہیں اپنی بقیہ نماز تمام کر لے اور یہی افضل ہے اور چاہے جہاں پہلے تھا وہاں جا کر پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ قصداً پہلی نماز کو سلام پھیر کر قطع کر دے اور بعد وضو کے از سرِ نو نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲ امام کو اگر حدث ہو جائے اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں ہو تو اسکو چاہیئے کہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مقتدیوں میں جس کو امامت کے لائق سمجھتا ہو اسکو اپنی جگہ کھڑا کر دے مدرک کو خلیفہ کرنا بہتر ہے اگر مسبوق کو کر دے تب بھی جائز ہے اور اس مسبوق کو اشارے سے بتلا دے کہ میرے اوپر اتنی رکعتیں وغیرہ باقی ہیں۔ رکعتوں کے لئے انگلی سے

[ع] پس اس صورت میں اگر بقدر رکن کے آنے میں دیر لگ جاوے کہ مشکل سے صفوں سے نکل کر آوے تو مضائقہ نہیں اور جس طرح اس شخص کو صفیں پھاڑ کر اپنی جگہ جانا جائز ہے اسی طرح وضو کرنے کے لئے جس کا وضو جاتا رہے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی اسکو بھی صفوں کو پھاڑ کر نکل جانا اور بضرورت قبلہ سے پھر جانا بھی جائز ہے۔ ۱۲ محشّی۔

اشارہ کرے مثلاً ایک رکعت باقی ہو تو ایک انگلی اُٹھادے۔ دو رکعت باقی ہوں تو دو انگلی۔ رکوع باقی ہو تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے۔ سجدہ باقی ہو تو پیشانی پر۔ قرأت باقی ہو تو منہ پر۔ سجدۂ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر۔ سجدۂ سہو کرنا ہو تو سینے پر جبکہ وہ بھی سمجھتا ہو ورنہ اسکو خلیفہ نہ بنائے۔ پھر جب خود وضو کر چکے تو اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں آکر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے۔ اور اگر وضو کرکے وضو کی جگہ کے پاس ہی کھڑا ہو گیا تو اگر درمیان میں کوئی ایسی چیز یا اتنا فصل حائل ہو جس سے اقتدا صحیح نہیں ہوتی تو درست نہیں ورنہ درست ہے۔ اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو اپنی نماز تمام کرلے خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں یا جہاں پہلے تھا وہاں۔

مسئلہ ۳ اگر بانی مسجد کے فرش کے اندر موجود ہو تو پھر خلیفہ کرنا ضروری نہیں چاہے کرے اور چاہے نہ کرے بلکہ جب خود وضو کرکے آئے پھر امام بنجائے اور اتنی دیر مقتدی اسکے انتظار میں رہیں۔

مسئلہ ۴ خلیفہ کر دینے کے بعد امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر جماعت ہو چکی ہو تو امام اپنی نماز لاحق کی طرح تمام کرلے۔ اگر امام کسی کو خلیفہ نہ کرے بلکہ مقتدی لوگ کسی کو اپنے میں سے خلیفہ کر دیں یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے اور امام ہونے کی نیت کرلے تب بھی درست ہے بشرطیکہ اسوقت تک امام مسجد باہر نہ نکل چکا ہو۔ اور اگر نماز مسجد میں نہ ہوتی ہو تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی اب کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا۔

مسئلہ ۵ اگر مقتدی کو حدث ہو جائے اسکو بھی فوراً وضو کرنا چاہیئے بعد وضو کے اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ اپنی نماز تمام کرلے اور مقتدی کو اپنے مقام پر جاکر نماز پڑھنا چاہیئے اگر جماعت باقی ہو لیکن اگر امام کی اور اسکے وضو کی جگہ میں کوئی چیز مانع اقتدا نہ ہو تو یہاں بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔ اور اگر جماعت ہو چکی ہو تو مقتدی کو اختیار ہے چاہے محل اقتدا میں جاکر نماز پوری کرے یا وضو کی جگہ میں پوری کرلے اور یہی بہتر ہے۔

مسئلہ ۶ اگر امام مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کر دے تو اسکو چاہیئے کہ جس قدر رکعتیں وغیرہ امام پر باقی تھیں ان کو ادا کرکے کسی مدرک کو اپنی جگہ کر دے تاکہ وہ مدرک سلام پھیر دے اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں مصروف ہو۔

مسئلہ ۷ اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں بعد اسکے کہ بقدر التحیات کے بیٹھ چکا ہو جنون ہو جائے یا حدث اکبر ہو جائے یا بلا قصد حدثِ اصغر ہو جائے یا بیہوش ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور پھر اس نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۸ چونکہ یہ مسائل باریک ہیں اور آجکل علم کی کمی ہے ضرور غلطی کا احتمال ہے اسلئے بہتر یہ ہے کہ بنا نہ کریں بلکہ وہ نماز سلام کے ساتھ قطع کرکے پھر از سر نو نماز پڑھیں۔

سہو کے بعض احکام

مسئلہ اگر آہستہ آواز کی نماز میں کوئی شخص خواہ امام ہو یا منفرد بلند آواز سے قراءت کر جائے یا بلند آواز کی نماز میں امام[ع] آہستہ آواز سے قراءت کرے تو اسکو سجدہ سہو کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر آہستہ آواز کی نماز میں بہت تھوڑی قراءت بلند آواز سے کی جائے جو نماز صحیح ہونے کے لئے کافی نہ ہو۔ مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں یا جہری نماز میں امام اسی قدر آہستہ پڑھ دے تو سجدہ سہو لازم نہیں یہی اصح ہے۔

نماز قضا ہو جانے کے مسائل

مسئلہ اگر چند لوگوں کی نماز کسی وقت کی قضا ہو گئی ہو تو ان کو چاہیئے کہ اس نماز کو جماعت سے ادا کریں اگر بلند آواز کی نماز ہو تو بلند آواز سے قراءت کی جائے اور آہستہ آواز کی ہو تو آہستہ آواز سے۔

مسئلہ۲ اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوئے اور بعد طلوع فجر کے بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے جس سے معلوم ہو کہ اسکو احتلام ہو گیا ہے تو بقول راجح اسکو چاہیئے کہ عشاء کی نماز کا پھر اعادہ کرے اور اگر قبل طلوع فجر بیدار ہو کر منی کا اثر دیکھے تو بالاتفاق عشاء کی نماز قضا پڑھے۔

مریض کے بعض مسائل

مسئلہ اگر کوئی معذور اشارے سے رکوع سجدہ ادا کر چکا ہو اسکے بعد نماز کے اندر ہی رکوع سجدے پر قدرت ہو گئی تو وہ نماز اسکی فاسد ہو جائے گی پھر نئے سرے سے اس پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر ابھی اشارے سے رکوع سجدہ نہ کیا تھا کہ تندرست ہو گیا تو پہلی نماز صحیح ہے اس پر بنا جائز ہے۔

مسئلہ۲ اگر کوئی شخص قراءت کے طویل ہونے کے سبب سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے تو اسکو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے تکیہ لگا لینا مکروہ نہیں۔ تراویح کی نماز میں ضعیف اور بوڑھے لوگوں کو اکثر اسکی ضرورت پیش آتی ہے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

مسئلہ کوئی شخص پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے مگر دو مقام میں اور ان دو مقاموں میں اسقدر فاصلہ ہو کہ ایک مقام

کے اذان کی آواز دوسرے مقام پر نہ جا سکتی ہو مثلاً دس روز مکہ میں رہنے کا ارادہ کرے اور پانچ روز منیٰ میں۔ مکہ سے منیٰ تین میل کے فاصلہ پر ہے تو اس صورت میں وہ مسافر ہی شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲ اور اگر مسئلہ مذکور میں رات کو ایک ہی مقام میں رہنے کی نیت کرے اور دن کو دوسرے مقام میں تو جس موضع میں رات کو ٹھہرنے کی نیت کی ہے وہ اسکا وطن اقامت ہو جائے گا وہاں اسکو قصر کی اجازت نہ ہوگی۔ اب دوسرا موضع جسمیں دن کو رہتا ہے اگر اس پہلے موضع سے سفر کی مسافت پر ہے تو وہاں جانے سے مسافر ہو جائیگا ورنہ مقیم رہے گا۔

مسئلہ ۳ اور اگر مسئلہ مذکور میں ایک موضع دوسرے موضع سے اسقدر قریب ہو کہ ایک جگہ کی اذان کی آواز دوسری جگہ جا سکتی ہے تو وہ دونوں موضع ایک سمجھے جائینگے اور ان دونوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کے ارادہ سے مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ ۴ مقیم کی اقتدا مسافر کے پیچھے ہر حال میں درست ہے خواہ ادا نماز ہو یا قضا، اور مسافر امام جب دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو چاہیئے کہ اپنی نماز اُٹھ کر تمام کر لے اور اس میں قرارت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اسلئے کہ وہ لاحق ہے اور قعدۂ اولیٰ اس مقتدی پر بھی متابعت امام کی وجہ سے فرض ہوگا۔ مسافر امام کو مستحب ہے کہ اپنے مقتدیوں کو بعد دونوں طرف سلام پھیرنے کے فوراً اپنے مسافر ہونے کی اطلاع کر دے۔ اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ قبل نماز شروع کرنے کے بھی اپنے مسافر ہونیکی اطلاع کر دے۔

مسئلہ ۵ مسافر بھی مقیم کی اقتدا کر سکتا ہے مگر وقت کے اندر اور وقت جاتا رہا تو فجر اور مغرب میں کر سکتا ہے اور ظہر، عصر، عشاء میں نہیں اسلئے کہ جب مسافر مقیم کی اقتدا کرے گا تو بہ تبعیت امام کے پوری چار رکعت یہ بھی پڑھے گا اور امام کا قعدۂ اولیٰ فرض نہ ہوگا اور اسکا فرض ہوگا پس فرض پڑھنے والے کی اقتدا غیر فرض والے کے پیچھے ہوئی اور یہ درست نہیں

مسئلہ ۶ اگر کوئی مسافر حالتِ نماز میں اقامت کی نیت کر لے خواہ اول میں یا درمیان میں یا اخیر میں، مگر سجدۂ سہو یا سلام سے پہلے یہ نیت کر لے تو اسکو وہ نماز پوری پڑھنا چاہیئے اسمیں قصر جائز نہیں اور اگر سجدۂ سہو یا سلام کے بعد نیت کی ہو تو یہ نماز قصر ہی ہوگی۔ ہاں اگر نماز کا وقت گذر جانے کے بعد نیت کرے یا لاحق ہونے کی حالت میں نیت کرے تو اسکی نیت کا اثر اس نماز میں ظاہر نہ ہوگا اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اُسکو قصر کرنا اسمیں واجب ہوگا۔

مثال ۱۔ کسی مسافر نے ظہر کی نماز شروع کی، بعد ایک رکعت پڑھنے کے وقت گذر گیا بعد اسکے اُسنے اقامت کی نیت کی تو یہ نیت اس نماز میں اثر نہ کرے گی اور یہ نماز اُسکو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

مثال ۲۔ کوئی مسافر کسی مسافر کا مقتدی ہوا اور لاحق ہو گیا، پھر اپنی گئی ہوئی رکعتیں ادا کرنے لگا پھر اُس لاحق نے اقامت کی نیت کر لی تو اس نیت کا اثر اس نماز پر کچھ نہ پڑے گا۔ اور یہ نماز اگر چار رکعت کی ہوگی تو اسکو قصر سے پڑھنا ہوگی۔

خوف کی نماز

جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدہا وغیرہ اور ایسی حالت میں سب مسلمان یا بعض لوگ بھی مل کر جماعت سے نماز نہ پڑھ سکیں اور سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو تو سب لوگوں کو چاہیئے کہ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں استقبال قبلہ بھی اسوقت شرط نہیں ہاں اگر دو آدمی ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوں تو وہ دونوں جماعت کر لیں اور اگر اسکی بھی مہلت نہ ہو تو معذور ہیں اسوقت نماز نہ پڑھیں اطمینان کے بعد اسکی قضا پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن ہو کہ کچھ لوگ مل کر جماعت سے نماز پڑھ سکیں اگرچہ سب آدمی نہ پڑھ سکتے ہوں تو ایسی حالت میں ان کو جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے اس قاعدہ سے نماز پڑھیں یعنی تمام مسلمانوں کے دو حصّے کر دیئے جائیں ایک حصّہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصّہ امام کے ساتھ نماز شروع کر دے۔ اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہو جیسے ظہر، عصر، مغرب، عشا جبکہ یہ لوگ مسافر نہ ہوں اور قصر نہ کریں پس جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تب یہ حصّہ چلا جاوے اور اگر یہ لوگ قصر کرتے ہوں یا دو رکعت والی نماز ہو جیسے فجر، جمعہ، عیدین کی نماز یا مسافر کی ظہر، عصر، عشا کی نماز تو ایک ہی رکعت کے بعد یہ حصّہ چلا جاوے اور دوسرا حصّہ وہاں سے آ کر امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھے امام کو ان لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیئے پھر جب بقیہ نماز امام تمام کر چکے تو سلام پھیر دے اور یہ لوگ بدون سلام پھیرے ہوئے دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں اور پہلے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز بے قرأت کے تمام کر لیں اور سلام پھیر دیں اسلئے کہ وہ لوگ لاحق ہیں پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلہ میں چلے جائیں دوسرا حصّہ یہاں آ کر اپنی نماز قرأت کے ساتھ تمام کر لے اور سلام پھیر دے اسلئے کہ وہ لوگ مسبوق ہیں۔

مسئلہ ۱ حالتِ نماز میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت یا وہاں سے نماز تمام کرنے کے لئے آتے وقت پیادہ چلنا چاہیئے اگر سوار ہو کر چلیں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی اسلئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔

مسئلہ ۲ دوسرے حصّہ کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا اور پہلے حصّے کا پھر یہاں آ کر اپنی نماز تمام کرنا اسکے بعد دوسرے حصّہ کا یہیں آ کر نماز تمام کرنا مستحب اور افضل ہے ورنہ یہ بھی جائز ہے کہ پہلا حصّہ نماز پڑھ کر چلا جائے اور دوسرا حصّہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں تمام کر لے تب دشمن کے مقابلہ میں جائے جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پہلا حصّہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آوے۔

مسئلہ ۳ یہ طریقہ نماز پڑھنے کا اسوقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہوں مثلاً کوئی بزرگ شخص ہو اور سب چاہتے ہوں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصّہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔

مسئلہ اگر یہ خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے اور جلد یہاں پہنچ جائے گا اور اس خیال سے ان لوگوں نے بے قاعدے سے نماز پڑھی بعد اسکے یہ خیال غلط نکلا تو امام کی نماز تو صحیح ہو گئی مگر مقتدیوں کو اس نماز کا اعادہ کر لینا چاہیئے اسلئے کہ وہ نماز نہایت سخت ضرورت کے لئے خلافِ قیاس عمل کثیر کے ساتھ مشروع کی گئی ہے بے ضرورت شدیدہ اسقدر عمل کثیر مفسد نماز ہے۔

مسئلہ اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو تو اسوقت اس طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً باغی لوگ بادشاہِ اسلام پر چڑھائی کریں یا کسی دنیاوی ناجائز غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اسقدر عمل کثیر معاف نہ ہو گا۔

مسئلہ نماز خلاف جہت قبلہ کی طرف شروع کر چکے ہوں کہ اتنے میں دشمن بھاگ جائے تو انکو چاہیئے کہ فوراً قبلہ کی طرف پھر جائیں ورنہ نماز نہ ہو گی

مسئلہ اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہے ہوں اور اسی حالت میں دشمن آ جائے تو فوراً اُن کو دشمن کی طرف پھر جانا جائز ہے اور اسوقت استقبال قبلہ شرط نہ رہے گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہو اور نماز کا وقت اخیر ہو جائے تو اسکو چاہیئے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو جنبش نہ دے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ یہاں تک پنجوقتی نمازوں کا اور ان کے متعلقات کا ذکر تھا اب چونکہ بحمد اللہ اس سے فراغت ملی لہٰذا نماز جمعہ کا بیان لکھا جاتا ہے اسلئے کہ نماز جمعہ بھی اعظم شعائر اسلام سے ہے اسلئے عیدین کی نماز سے اسکو مقدم کیا گیا ہے

جُمعہ کی نماز کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی واسطے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت صافیہ میں وارد نہیں ہوئی اور اسی وجہ سے پروردگار عالم نے اس عبادت کو اپنی اُن غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوتی ہیں حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اوّل ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا اُسدن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم اوپر جماعت کی حکمتیں اور فائدے بھی بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر اُن فوائد کا زیادہ ظہور ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا۔ ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتے میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس میں جمع ہو کر اس عبادت کو ادا کریں اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل و اشرف تھا لہٰذا یہ تخصیص اسی

دن کے لئے کی گئی ہے۔ اگلی امتوں کو بھی خدائے تعالیٰ نے اسدن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگر انہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادتِ عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اسی امت کے حصے میں پڑی۔ یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اسدن میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر میں تعطیل ہوجاتی ہے۔

جمعہ کے فضائل

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعے کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے (جو اس عالم میں انسان کے وجود کا سبب ہوا جو بہت بڑی نعمت ہے) اور قیامت کا وقوع بھی اسی دن ہوگا (صحیح مسلم شریف)

۲۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اسلئے کہ اسی شب میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرتؐ کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا و آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار و حساب کوئی نہیں کرسکتا (اشعۃ اللمعات فارسی شرح مشکوٰۃ شریف)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسوقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو (صحیحین شریفین) علما مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذرا کس وقت ہے۔ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کئے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت احادیث صحیحہ اسکی مؤید ہیں شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر کردے تا کہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہوجاویں (اشعۃ اللمعات)

۴۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے اسی دن صور پھونکا جائے گا اس روز کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر

کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہونگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے ہمیشہ کیلئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کا بدن حرام کر دیا ہے (ابو داؤد شریف)

۵- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد سے مُراد جمعہ کا دن ہے۔ کوئی دِن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں اسمیں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دُعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکو پناہ دیتا ہے (ترمذی شریف) شاہد کا لفظ سورہ بروج میں واقع ہے اللہ تعالیٰ نے اُس دن کی قسم کھائی ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ قسم ہے اُس آسمان کی جو بُرجوں والا ہے (یعنی بڑے بڑے ستاروں والا) اور قسم ہے دن موعود (قیامت) کی۔ اور قسم ہے شاہد (جمعہ) کی اور مشہود (عرفہ) کی۔

۶- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دِن تمام دنوں کا سردار اور اللہ پاک کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اللہ تعالٰے کے نزدیک اسکی عظمت ہے (ابن ماجہ)

۷- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعے کے دِن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی شریف)

۸- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تلاوت فرمائی اُن کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا اُسنے کہا کہ اگر ہم پر ایسی آیت اُترتی تو ہم اُسدن کو عید بنا لیتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دِن اُتری تھی جمعے کا دن اور عرفہ کا دِن یعنی ہم کو بنانے کی کیا حاجت اُسدن تو خود ہی دو عیدیں تھیں۔

۹- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دِن روشن دن ہے (مشکوٰۃ شریف)

۱۰- قیامت کے بعد جب اللہ تعالٰے مستحقینِ جنت کو جنت میں اور مستحقینِ دوزخ کو دوزخ میں بھیج دینگے اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہونگے مگر اللہ تعالٰے اُن کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرماوے گا پس جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دُنیا میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے تھے ایک منادی آواز دے گا کہ اے اہلِ جنت مزید کے جنگل میں چلو وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول و عرض سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند، انبیاء علیہم السلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائینگے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر۔ پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائینگے حق تعالٰے ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا۔ وہ ہوا اس مشک کو ان کے کپڑوں میں لے جائے گی اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دُنیا کی خوشبوئیں دی جائیں پھر حق تعالیٰ حاملانِ عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان

میں لیجا کر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کر کے فرمائے گا کہ اے میرے بندو جو غیب پر ایمان لاتے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں گے کہ اے پروردگار ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اے اہل جنت اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی بہشت میں نہ رکھتا۔ اور کچھ مانگو یہ دن مزید کا ہے تب سب لوگ متفق اللسان ہو کر عرض کرینگے کہ اے پروردگار ہم کو اپنا جمال دکھا دے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں پس حق سبحانہٗ تعالیٰ پردہ اٹھا دے گا اور ان لوگوں پر ظاہر ہو جاوے گا اور اپنے جمال جہاں آرا سے ان کو گھیر لے گا اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جاتے پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئینگے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جو ان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جاویگا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزارہا درجہ اس سے اچھی ہے یہ لوگ جواب دینگے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی۔

۱۱۔ ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم ۱۲۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اسدن غسل کرو اور جسکے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اسدن لازم کرلو (ابن ماجہ)

جُمعہ کے آداب

۱۔ ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اسکو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اسکو ملے گا جو اسکا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (ص ۱۶۱ ج ۱۔ احیاء العلوم)۔

۲۔ پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت ہے کما فی احیاء ج۱

۳۔ جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اسکے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء ج۱ ص۱۶۱)۔

۴۔ جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر اسکو ثواب زیادہ ملیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے دروازے پر اس مسجد کے جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے کھڑے ہوتے ہیں اور سب سے پہلے جو آتا ہے اسکو پھر اسکے بعد دوسرے کو اسی طرح درجہ بدرجہ سب کا نام لکھتے ہیں اور سب سے پہلے جو آیا اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اونٹ قربانی کرنے والے کو اسکے بعد پھر جیسے گائے کی قربانی کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالےٰ کے واسطے مرغ کے ذبح کرنے میں پھر جیسے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کسی کو انڈا صدقہ دیا جائے پھر جب خطبہ ہونے لگتا ہے تو فرشتے وہ دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم شریف و صحیح بخاری شریف) اگلے زمانے میں صبح کے وقت اور بعد فجر کے راستے گلیاں بھری ہوئی نظر آتی تھیں تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے اور سخت ازدحام ہوتا تھا جیسے عید کے دنوں میں پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا یہ پہلی بدعت ہے، جو اسلام میں پیدا ہوئی۔ یہ لکھ کر امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیوں شرم نہیں آتی مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ لوگ اپنی عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادتخانوں اور گرجا گھروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور طالبانِ دنیا کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں پس طالبانِ دین کیوں نہیں پیش قدمی کرتے (احیاء العلوم) درحقیقت مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹا دی ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون دن ہے اور اسکا کیا مرتبہ ہے افسوس وہ دن جو کسی زمانے میں مسلمانوں کے نزدیک عید سے بھی زیادہ تھا اور جس دن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اسکی ایسی ناقدری ہو رہی ہے خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو اسطرح ضائع کرنا سخت ناشکری ہے جسکا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۵۔ جمعہ کی نماز کے لئے پا پیادہ جانے میں ہر قدم پر ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے (ترمذی شریف)

۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم سَجْدَۃ اور ہَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھتے تھے لہٰذا ان سورتوں کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے کبھی کبھی ترک بھی کر دے تاکہ لوگوں کو وجوب کا خیال نہ ہو۔

۷۔ جمعہ کی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون یا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ہَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھتے تھے

۸۔ جمعہ کے دن خواہ نماز سے پہلے یا پیچھے سورۂ کہف پڑھنے میں بہت ثواب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعے کے دن

جو کوئی سورۂ کہف پڑھے اسکے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا کہ قیامت کے اندھیرے میں اسکے کام آویگا اور اُس جمعے سے پہلے جمعے تک جتنے گناہ اس سے ہوئے تھے سب معاف ہو جائینگے (شرح سفر السعادۃ) علماء نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں گناہ صغیرہ مُراد ہیں اسلئے کہ کبیرہ بے توبہ کے نہیں معاف ہوتے واللہ اعلم وھو ارحم الراحمین۔

۹۔ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں بھی اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے اسی لئے احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کرو۔

جُمعہ کے نماز کی فضیلت اور تاکید

نماز جمعہ فرض عین ہے قرآن مجید اور احادیث متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے اور اعظم شعائر اسلام سے ہے۔ منکر اسکا کافر اور بے عذر اسکا تارک فاسق ہے۔

۱۔ قولہ تعالیٰ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی اے ایمان والو! جب نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جائے تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ ذکر سے مراد اس آیت میں نماز جمعہ اور اسکا خطبہ ہے دوڑنے سے مقصود نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے بعد اسکے اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اسکے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے پھر جس قدر نوافل اُسکی قسمت میں ہوں پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائینگے (صحیح بخاری شریف)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سُنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اسکو ہر قدم کے عوض ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملیگا ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا (ترمذی شریف)

۴۔ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ خدائے تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر کر دے گا پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائینگے (صحیح مسلم شریف)

۵۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اُسکے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر

دیتا ہے (ترمذی شریف) اور ایک روایت میں ہے کہ خداوند عالم اس سے بیزار ہو جاتا ہے

۶۔ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے، مگر چار پر غلام[۱] یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو۔ عورت[۲]۔ نابالغ[۳] لڑکا۔ بیمار[۴] پر واجب نہیں (ابوداؤد شریف)

۷۔ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے (صحیح مسلم شریف) اسی مضمون کی حدیث ترک جماعت کے حق میں بھی وارد ہوئی ہے جس کو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

۸۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعے کی نماز ترک کر دیتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اسکے نفاق کا حکم ہمیشہ رہے گا ہاں اگر توبہ کرے یا ارحم الراحمین اپنی محض عنایت سے معاف فرمائے تو وہ دوسری بات ہے۔

۹۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسکو جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنا ضروری ہے مگر مریض اور مسافر اور عورت اور لڑکا اور غلام۔ پس اگر کوئی شخص لغو کام یا تجارت میں مشغول ہو جائے تو خداوند عالم بھی اس سے اعراض فرماتا ہے اور وہ بے نیاز (بے پرواہ ۱۲) اور محمود (حمد کیا گیا ۱۲) ہے (مشکوٰۃ شریف) یعنی اسکو کسی کی عبادت کی پرواہ نہیں نہ اسکا کچھ فائدہ ہے۔ اسکی ذات بہمہ صفت موصوف ہے، کوئی اسکی حمد و ثنا کرے یا نہ کرے

۱۰۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا جس شخص نے پے در پے کئی جمعے ترک کر دیئے پس اُسنے اسلام کو پس پشت ڈال دیا (اشعۃ اللمعات)

۱۱۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اُسکے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ پھر وہ شخص ایک مہینے تک برابر اُن سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیا العلوم) اُن احادیث سے سرسری نظر کے بعد بھی یہ نتیجہ بخوبی نکل سکتا ہے کہ نماز جمعے کی سخت تاکید شریعت میں ہے اور اسکے تارک پر سخت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیا اب بھی کوئی شخص بعد دعویٰ اسلام کے اس فرض کے ترک کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔

جمعہ کی نماز پڑھنے کا بیان

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خطبہ کی اذان ہونے سے پہلے چار رکعت سنّت پڑھے یہ سنتیں مؤکدہ ہیں پھر خطبہ کے بعد دو رکعت فرض امام کے ساتھ جمعہ کی پڑھے۔ پھر چار رکعت سنّت پڑھے۔ یہ سنتیں بھی مؤکدہ ہیں۔ پھر دو رکعت سنّت پڑھے۔ یہ دو رکعت بھی بعض حضرات کے نزدیک مؤکدہ ہیں۔

نمازِ جُمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

۱۔ مقیم ہونا پس مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۲۔ صحیح ہونا پس مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اسی مرض کا اعتبار ہے بڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ مسجد تک نہ جا سکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائینگے اور نماز جمعہ اُن پر واجب نہ ہو گی۔

۳۔ آزاد ہونا۔ غلام پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۴۔ مرد ہونا۔ عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

۵۔ جماعت کے ترک کرنے کیلئے جو عذر اُوپر بیان ہو چکے ہیں اُن سے خالی ہونا اگر اُن عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہو تو نماز جمعہ واجب نہ ہو گی

مثال ۱۔ پانی بہت زور سے برستا ہو۔

۲۔ کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو۔

۳۔ مسجد جانے میں کسی دُشمن کا خوف ہو۔

۴۔ اور نمازوں کے واجب ہونے کی جو شرطیں ہم اُوپر ذکر کر چکے ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں یعنی عاقل ہونا۔ بالغ ہونا۔ مسلمان ہونا یہ شرطیں جو بیان ہوئیں نماز جمعے کے واجب ہونے کی تھیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض اسکے ذمہ سے اُتر جائے گا۔ مثلاً کوئی مسافر یا عورت نماز جمعہ پڑھے۔

نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

۱۔ مصر یعنی شہر یا قصبہ پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبے کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔

۲۔ ظہر کا وقت پس وقتِ ظہر سے پہلے اور اسکے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتٰی کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد کے ہو چکا ہو اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔

۳۔ خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمد للہ کہہ دیا جائے اگرچہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔

۴۔ خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا۔ اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۵۔ خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

۶۔ جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبے سے سجدۂ رکعت اولیٰ تک موجود رہنا گو وہ تین آدمی جو خطبے کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور۔ مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

۷۔ اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کچھ حرج نہیں۔

۸۔ عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعے کا پڑھنا۔ پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں۔ اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جاویں تو نماز نہ ہوگی یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص باوجود نہ پائے جانے ان شرائط کے نماز جمعہ پڑھے تو اسکی نماز نہ ہوگی نماز ظہر پھر اسکو پڑھنا ہوگی۔ اور چونکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے خطبے کے مسائل

مسئلہ ۱۔ جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہیئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اسکے سامنے کھڑے ہو کر اذان کہے بعد اذان کے فوراً امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کر دے۔

مسئلہ ۲۔ خطبے میں بارہ چیزیں مسنون ہیں (۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا (۲) دو خطبے پڑھنا۔ (۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا (۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا (۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ (۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں (۸) خُطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف، خداوند عالم کی وحدت اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت کی شہادت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، وعظ و نصیحت قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا دوسرے خُطبے میں پھر ان سب چیزوں کا اعادہ کرنا۔ دوسرے خُطبے میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لئے دُعا کرنا۔ یہ آٹھ قسم کے مضامین کی فہرست تھی آگے بقیہ فہرست ہے ان امور کی جو حالت خطبہ میں مسنون ہیں (۹) خطبے کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا (۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں (۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اسکے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سُنتِ مؤکدہ اور مکروہ تحریمی ہے (۱۲) خُطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔ دوسرے خطبے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آل و اصحاب و ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے دُعا کرنا مستحب ہے، بادشاہِ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۳۔ جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اُسوقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کیلئے اسوقت بھی جائز، بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔

مسئلہ ۴۔ جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اُسکا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور۔ اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا۔ چلنا پھرنا۔ سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالتِ نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے ہاں خطیب کو جائز ہے کہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتا دے۔

مسئلہ ۵۔ اگر سنت نفل پڑھتے میں خطبہ شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

مسئلہ ۶۔ دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کی حالت میں امام کو یا مقتدیوں کو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مکروہ تحریمی ہے ہاں بے ہاتھ اٹھائے ہوئے اگر دل میں دعا مانگی جائے تو جائز ہے بشرطیکہ زبان سے کچھ نہ کہے نہ آہستہ نہ زور سے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں رمضان کے اخیر جمعہ کے خطبہ میں وداع و فراق کے مضامین پڑھنا بوجہ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول نہیں نہ کتب فقہ میں کہیں اسکا پتہ ہے اور اسکی مداومت کرنے سے عوام کو اسکے ضروری ہونے کا خیال ہوتا ہے اسلئے بدعت ہے ہمارے زمانہ میں اس خطبہ پر ایسا التزام ہو رہا ہے کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو وہ مورد طعن ہوتا ہے اور اس خطبے کے سننے میں اہتمام بھی زیادہ کیا جاتا ہے (تُرح الاخوان)

مسئلہ۔ خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک اگر خطبے میں آئے تو مقتدیوں کو اپنے دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ نقل کرنے سے یہ غرض نہیں کہ لوگ اسی خطبے پر التزام کر لیں بلکہ کبھی کبھی بغرض تبرک و اتباع اسکو بھی پڑھ لیا جایا کرے۔ عادت شریف یہ تھی کہ جب سب لوگ جمع ہو جاتے اسوقت آپ تشریف لاتے اور حاضرین کو سلام کرتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کہتے جب اذان ختم ہو جاتی آپ کھڑے ہو جاتے اور معاً خطبہ شروع فرما دیتے۔ جب تک منبر نہ بنا تھا کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو محراب کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے تکیہ لگا لیتے تھے۔ بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا دینا منقول نہیں (تفصیل حاشیہ پر دیکھو) دو خطبے پڑھتے اور دونوں کے درمیان میں کچھ تھوڑی دیر بیٹھ جاتے اور اسوقت کچھ کلام نہ کرتے نہ دعا مانگتے جب دوسرے خطبے سے آپ کو فراغت ہوتی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپ نماز شروع فرماتے۔ خطبہ پڑھتے وقت حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور مبارک آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں مسلم شریف میں ہے کہ خطبہ پڑھتے وقت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایسی حالت ہوتی تھی جیسے کوئی شخص کسی دشمن کے لشکر سے جو عنقریب آنا چاہتا ہو اپنے لوگوں کو خبر دیتا ہو۔ اکثر خطبے میں فرمایا کرتے تھے کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ میں اور قیامت اس طرح ساتھ بھیجے گئے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں۔ اور بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا دیتے تھے اور اسکے بعد فرماتے تھے۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ

مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَعَلَيَّ کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةً فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ وَجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا اَوِ اسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ اَلَا وَلَا تَؤُمَّنَّ امْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَقْهَرَهٗ سُلْطَانٌ يَخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ (ابن ماجہ) اور کبھی بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ خطبہ پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت سورۂ قٓ خطبے میں اکثر پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں نے سورۂ قٓ حضرت ہی سے سنکر یاد کی ہے جب آپ منبر پر اسکو پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۂ والعصر اور کبھی لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ اور کبھی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ۔

نماز کے مسائل

مسئلہ۔ بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے وہی نماز پڑھائے اور اگر کوئی دوسرا پڑھائے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً اقامت کہہ کر نماز شروع کر دینا مسنون ہے۔ خطبے اور نماز کے درمیان میں کوئی دنیاوی کام کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر درمیان میں فصل زیادہ ہو جائے اسکے بعد خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔ ہاں کوئی دینی کام ہو مثلاً کسی کو کوئی شرعی مسئلہ بتائے یا وضو نہ رہے اور وضو کرنے جائے یا بعد خطبہ کے معلوم ہو کہ اسکو غسل کی ضرورت تھی اور غسل کرنے جائے تو کچھ کراہت نہیں نہ خطبے کے اعادے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ ۳۔ نماز جمعہ اس نیت سے پڑھی جائے نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَرْضِ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ دو رکعت فرض نماز جمعہ پڑھوں۔

مسئلہ ۴۔ بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگ جمع ہو کر پڑھیں اگرچہ ایک مقام کی

متعدد مسجدوں میں بھی نماز جمعہ جائز ہے ۔

مسئلہ ۵۔ اگر کوئی مسبوق قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھتے وقت یا سجدۂ سہو کے بعد آکر ملے تو اسکی شرکت صحیح ہوجائیگی اور اسکو جمعہ کی نماز تمام کرنا چاہیئے ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ بعضے لوگ جمعہ کے بعد ظہر احتیاطی پڑھا کرتے ہیں چونکہ عوام کا اعتقاد اس سے بہت بگڑ گیا ہے اُن کو مطلقاً منع کرنا چاہیئے البتہ اگر کوئی ذی علم موقع شبہ میں پڑھنا چاہے تو اپنے پڑھنے کی کسی کو اطلاع نہ کرے۔

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ۔ شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے دن ہیں۔ ان دونوں دنوں میں دو دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لیئے جو شرائط اُوپر ذکر ہو چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں بھی ہیں سوا خُطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبے کا سننا بھی مثل جمعہ کے خُطبے کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں۔ شرع[۱] کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل[۲] کرنا۔ مسواک[۳] کرنا۔ عمدہ[۴] سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو[۵] لگانا۔ صبح[۶] کو بہت سویرے اُٹھنا۔ عیدگاہ[۷] میں بہت سویرے جانا۔ قبل[۸] عیدگاہ جانے کے کوئی شیریں چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔ قبل[۹] عیدگاہ جانے کے صدقہ فطر دے دینا۔ عید[۱۰] کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا یعنی شہر کی مسجد میں بلا عذر نہ پڑھنا۔ جس[۱۱] راستے سے جائے اسکے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ پیادہ[۱۲] پا جانا اور[۱۳] راستے میں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۔ عید الفطر کی نماز پڑھنے کا یہ طریقہ ہے کہ یہ نیت کرے نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْوَاجِبِ صَلٰوةَ عِيْدِ الْفِطْرِ مَعَ سِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ وَاجِبَةٍ یعنی میں نے یہ نیت کی کہ دو رکعت واجب نماز عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور بعد تکبیر کے ہاتھ لٹکا دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر حسب دستور

رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ لے اسکے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ لٹکائے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جاوے۔

مسئلہ ۳۔ بعد نماز کے دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی ہی دیر تک بیٹھے جتنی دیر جمعے کے خطبے میں بیٹھتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ بعد نماز عیدین کے (یا بعد خطبہ کے) دعا مانگنا۔ گو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اسلئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا (ق)

مسئلہ ۵۔ عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے اول خطبے میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ ۶۔ عید الاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اسمیں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عید الفطر میں ہیں۔ فرق اسقدر ہے کہ عید الاضحیٰ کی نیت میں بجائے عید الفطر کے عید الاضحیٰ کا لفظ داخل کرے۔ عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں۔ اور عید الفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے۔ اور عید الفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عید الاضحیٰ کی سویرے، اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں

مسئلہ ۷۔ جہاں عید کی نماز پڑھی جائے وہاں اُس دن اور کوئی نماز پڑھنا مکروہ ہے نماز سے پہلے بھی اور پیچھے بھی ہاں بعد نماز کے گھر میں آکر نماز پڑھنا مکروہ نہیں اور قبل نماز کے یہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۸۔ عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نماز عید نہ پڑھیں انکو قبل نماز عید کے کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہیئے۔ تکبیر تشریق یعنی ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔ یہ تکبیر عورت اور مسافر پر واجب نہیں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو اُن پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی لیکن اگر منفرد اور عورت اور مسافر بھی کہہ لے تو بہتر ہے کہ صاحبین کے نزدیک ان سب پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ یہ تکبیر عرفے یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہیئے سب تیئیس نمازیں ہوئیں جن کے بعد تکبیر واجب ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے۔ ہاں عورتیں اگر کہیں تو آہستہ آواز سے کہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ نماز کے بعد فوراً تکبیر کہنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں یہ انتظار نہ کریں کہ جب امام کہے تب کہیں۔

مسئلہ ۱۴۔ عید الضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر کہہ لینا بعض کے نزدیک واجب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ عیدین کی نماز بالاتفاق متعدد مواضع میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اسلئے کہ جماعت اسمیں شرط ہے اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا ہو اور کسی وجہ سے نماز فاسد ہو گئی ہو وہ بھی اسکی قضا نہیں پڑھ سکتا نہ اسپر اس کی قضا واجب ہے۔ ہاں اگر کچھ اور لوگ بھی اسکے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز نہ پڑھی جا سکے تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن اور عید الضحیٰ کی بارہویں تاریخ تک پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ عید الضحیٰ کی نماز میں بے عذر بھی بارھویں تاریخ تک تاخیر کرنے سے نماز ہو جاوے گی مگر مکروہ ہے اور عید الفطر میں بے عذر تاخیر کرنے سے بالکل نماز نہیں ہوگی عذر کی مثال (۱) کسی وجہ سے امام نماز پڑھانے نہ آیا ہو۔ (۲) پانی برس رہا ہو۔ (۳) چاند کی تاریخ محقق نہ ہو اور بعد زوال کے جب وقت جاتا رہے محقق ہو جائے (۴) ابر کے دن نماز پڑھی گئی ہو اور بعد ابر کھل جانے کے معلوم ہو کہ بے وقت نماز پڑھی گئی۔

مسئلہ ۱۹۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آکر شریک ہوا ہو کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آکر شریک ہوا ہو تو فوراً بعد نیت باندھنے کے تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قراءت شروع کر چکا ہو۔ اور اگر رکوع میں آکر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے بعد اسکے رکوع میں جائے اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور حالتِ رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر حالتِ رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر قبل اسکے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر کسی کی ایک رکعت عید کی نماز میں چلی جائے تو جب وہ اسکو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت کر لے اسکے بعد تکبیر کہے اگرچہ قاعدہ کے موافق پہلے تکبیر کہنا چاہیئے تھا لیکن چونکہ اس طریقے سے دونوں رکعتوں میں تکبیریں پے درپے ہوئی جاتی ہیں اور یہ کسی صحابی کا مذہب نہیں ہے اسلئے اسکے خلاف حکم دیا گیا۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے اور رکوع میں اسکو خیال آئے تو اسکو چاہیئے کہ حالتِ رکوع میں تکبیر کہہ لے پھر قیام کی طرف نہ لوٹے اور اگر لوٹ جائے تب بھی جائز ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن ہر حال میں بوجہ کثرت ازدحام کے سجدۂ سہو نہ کرے۔

کعبہ مکرّمہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان

مسئلہ ۱۔ جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اسکے رُخ پر نماز پڑھنا درست ہے ویسا ہی کعبہ مکرمہ کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے۔ استقبال قبلہ ہو جائے گا خواہ جس طرف پڑھے ۔ اس وجہ سے کہ وہاں چاروں طرف قبلہ ہے جس طرف منہ کیا جائے کعبہ ہی کعبہ ہے اور جس طرح نفل نماز جائز ہے اسی طرح فرض نماز بھی۔

مسئلہ ۲۔ کعبہ شریف کی چھت پر کھڑے ہو کر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی صحیح ہے اسلئے کہ جس مقام پر کعبہ ہے وہ زمین اور اسکے محاذی جو حصہ ہوا کا آسمان تک ہے سب قبلہ ہے۔ قبلہ کچھ کعبہ کی دیواروں میں منحصر نہیں ہے اسی لئے اگر کوئی شخص بلند پہاڑ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے جہاں کعبہ کی دیواروں سے بالکل محاذات نہ ہو تو اسکی نماز بالاتفاق درست ہے لیکن چونکہ اسمیں کعبہ کی بے تعظیمی ہے اور کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی منع فرمایا ہے اسلئے مکروہ تحریمی ہوگی

مسئلہ ۳۔ کعبے کے اندر تنہا نماز پڑھنا بھی جائز ہے اور جماعت سے بھی اور وہاں یہ بھی شرط نہیں کہ امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اسلئے کہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے ہاں یہ شرط ضرور ہے کہ مقتدی امام سے آگے بڑھ کر نہ کھڑے ہوں۔ اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی درست ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ مقتدی امام سے آگے نہ کہا جائے گا آگے جب ہوتا کہ جب دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہوتا اور پھر مقتدی آگے بڑھا ہوا ہوتا۔ مگر ہاں اس صورت میں نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی چیز بیچ میں حائل کر لی جائے تو یہ کراہت نہ رہے گی۔

مسئلہ ۴۔ اگر امام کعبہ کے اندر اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھے ہوئے کھڑے ہوں تب بھی نماز ہو جاوے گی لیکن اگر صرف امام کعبہ کے اندر ہوگا اور کوئی مقتدی اس کے ساتھ نہ ہوگا تو نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ اس صورت میں بوجہ اسکے کہ کعبہ کے اندر کی زمین اُونچی ہے امام کا مقام بقدر ایک قد کے مقتدیوں سے اُونچا ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اگر مقتدی اندر ہوں اور امام باہر تب بھی نماز درست ہے بشرطیکہ مقتدی امام سے آگے نہ ہوں۔

مسئلہ ۶۔ اور اگر سب باہر ہوں اور ایک طرف امام ہو اور چاروں طرف مقتدی حلقہ باندھے ہوئے ہوں جیسا کہ عام عادت وہاں اسی طرح نماز پڑھنے کی ہے تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس طرف امام کھڑا ہے اس طرف کوئی مقتدی بہ نسبت امام کے خانہ کعبہ کے زیادہ نزدیک نہ ہو کیونکہ اس صورت میں وہ امام سے آگے سمجھا جائے گا جو کہ مانع اقتدا ہے۔ البتہ اگر دوسری طرف کے مقتدی خانہ کعبہ سے بہ نسبت امام کے نزدیک بھی ہوں تو کچھ مضر نہیں اور یہ اگلی صورت ہے ۔

ا ب ج ۔ ء کعبہ ہے اور ہ امام ہے جو کعبہ سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑا ہے اور د اور ز مقتدی ہیں جو کعبہ سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہیں۔ مگر د تو ہ کی طرف کھڑا ہے اور ز دوسری طرف کھڑا ہے د کی نماز نہ ہوگی ز کی ہوجاویگی

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص کسی امام سے آیت سجدہ سُنے اسکے بعد اسکی اقتدا کرے تو اسکو امام کے ساتھ سجدہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر امام سجدہ کر چکا ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ جس رکعت میں آیت سجدہ کی تلاوت امام نے کی ہو وہی رکعت اسکو اگر ملجائے تو اسکو سجدہ کی ضرورت نہیں اس رکعت کے ملجانے سے سمجھا جائے گا کہ وہ سجدہ بھی مل گیا۔ دوسری یہ کہ وہ رکعت نہ ملے تو اسکو بعد نماز تمام کرنے کے خارج نماز میں سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۔ مقتدی سے اگر آیت سجدہ سُنی جائے تو سجدہ واجب نہ ہوگا نہ اس پر نہ اسکے امام پر نہ اُن لوگوں پر جو اس نماز میں شریک ہیں ہاں جو لوگ اس نماز میں شریک نہیں خواہ وہ لوگ نماز ہی نہ پڑھتے ہوں یا کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو اُن پر سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۔ سجدۂ تلاوت میں قہقہے سے وضو نہیں جاتا لیکن سجدہ باطل ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۴۔ عورت کی محاذات مفسد سجدۂ تلاوت نہیں۔

مسئلہ ۵۔ سجدۂ تلاوت اگر نماز میں واجب ہوا ہو تو اسکا ادا کرنا فوراً واجب ہے، تاخیر کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ خارج نماز کا سجدہ نماز میں اور نماز کا خارج میں بلکہ دوسری نماز میں بھی نہیں ادا کیا جاسکتا پس اگر کوئی شخص نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور سجدہ نہ کرے تو اسکا گناہ اسکے ذمہ ہوگا۔ اور اسکے سوا کوئی تدبیر نہیں کہ توبہ کرے اور ارحم الراحمین اپنے فضل و کرم سے معاف فرمادے۔

مسئلہ ۷۔ اگر دو شخص علیحدہ علیحدہ گھوڑوں پر سوار نماز پڑھتے ہوئے جا رہے ہوں اور ہر شخص ایک ہی آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو نماز ہی میں سُنے تو ہر شخص پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا جو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے، اور اگر ایک ہی آیت کو نماز میں پڑھا اور اسی کو نماز سے باہر سُنا تو دو سجدے واجب ہونگے ایک تلاوت کے سبب سے دوسرا سُننے کے سبب سے۔ مگر تلاوت کے سبب سے جو ہوگا وہ نماز کا سمجھا جائے گا اور نماز ہی میں ادا کیا جائے گا اور سُننے کے سبب سے جو ہوگا وہ خارج نماز کے ادا کیا جائیگا۔

مسئلہ ۸۔ اگر آیتِ سجدہ نماز میں پڑھی جائے اور فوراً رکوع کیا جائے یا بعد دو تین آیتوں کے اور اس رکوع میں جھکتے وقت سجدۂ تلاوت کی بھی نیت کر لی جائے تو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ اگر اسی طرح آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد نماز کا سجدہ کیا جائے یعنی بعد رکوع و قومہ کے تب بھی یہ سجدہ ادا ہو جائے گا اور اس میں نیت کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۹۔ جمعے اور عیدین اور آہستہ آواز کی نمازوں میں آیت سجدہ نہ پڑھنا چاہیئے اسلئے کہ سجدہ کرنے میں مقتدیوں کے اشتباہ کا خوف ہے

میت کے غسل کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اسکا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کیلئے کافی نہ ہوگا اسلئے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اسکو پانی میں حرکت دیدی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اسکا غسل دینا فرض رہے گا۔

مسئلہ ۲۔ اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جائے تو اسکو غسل نہ دیا جائے گا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائے گا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اسکا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بے سر کے۔ اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ملے تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔ اور اگر نصف سے کم ہو تو غسل نہ دیا جائے گا خواہ سر کے ساتھ ہو یا بے سر کے۔

مسئلہ ۳۔ اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر۔ تو اگر دار الاسلام میں یہ واقعہ ہوا تو اسکو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی۔

مسئلہ ۴۔ اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز نہ باقی رہے تو ان سب کو غسل دیا جائیگا۔ اور اگر تمیز باقی ہو تو مسلمانوں کی نعشیں علیحدہ کر لی جائیں اور صرف انہی کو غسل دیا جائے کافروں کی نعشوں کو غسل نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مر جائے تو اسکی نعش اسکے ہم مذہب کو دے دی جائے۔ اگر اسکا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجۂ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نامسنون طریقے سے یعنی اسکو وضو نہ کرائے اور سر اسکا نہ صاف کرایا جائے کافور وغیرہ اسکے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اسکو دھوئیں اور کافر دھونے سے پاک نہ ہوگا حتی کہ اگر کوئی شخص اسکو لئے ہوئے نماز پڑھے تو اسکی نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۔ باغی لوگ یا ڈاکہ زن اگر مارے جائیں تو ان کے مُردوں کو غسل نہ دیا جائے بشرطیکہ عین لڑائی کے وقت مارے گئے ہوں

مسئلہ۔ مرتد اگر مر جائے تو اسکو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اسکے اہل مذہب اسکی نعش مانگیں تو انکو بھی نہ دی جائے۔

مسئلہ۔ اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی ملجاوے تو اسکو غسل دے دینا چاہیئے۔

میّت کے کفن کے مسائل

مسئلہ۱۔ اگر انسان کا کوئی عضو یا نصف جسم بغیر سر کے پایا جاوے تو اسکو بھی کسی کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے ہاں اگر نصف جسم کے ساتھ سر بھی ہو یا نصف سے زیادہ حصہ جسم کا ہو گو سر بھی نہ ہو تو پھر کفن مسنون دینا چاہیئے۔

مسئلہ۲۔ کسی انسان کی قبر کھل جائے یا اور کسی وجہ سے اسکی نعش باہر نکل آئے اور کفن نہ ہو تو اسکو بھی کفن مسنون دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ نعش پھٹی نہ ہو اور اگر پھٹ گئی ہو تو کسی کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے (مسنون کفن کی حاجت نہیں)

جنازے کی نماز کے مسائل

نماز جنازہ درحقیقت اس میت کے لئے دعا ہے ارحم الراحمین سے۔

مسئلہ۱۔ نماز جنازے کے واجب ہونے کی وہی سب شرطیں ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔ ہاں اس میں ایک شرط اور زیادہ ہے وہ یہ کہ اس شخص کی موت کا علم بھی ہو پس جس کو یہ خبر نہ ہوگی وہ معذور ہے نماز جنازہ اس پر ضروری نہیں

مسئلہ۲۔ نماز جنازے کے صحیح ہونے کے لئے دو قسم کی شرطیں ہیں ایک قسم کی وہ شرطیں ہیں جو نماز پڑھنے والوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے اوپر بیان ہو چکیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت ہاں وقت اسکے لئے شرط نہیں اور اسکے لئے تیمم نماز نہ ملنے کے خیال سے جائز ہے مثلاً نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے میں یہ خیال ہو کہ نماز ختم ہو جائے گی تو تیمم کر لے بخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت کے چلے جانے کا خوف ہو تو بھی تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ۳۔ آجکل بعضے آدمی جنازے کی نماز جوتہ پہنے ہوئے پڑھتے ہیں ان کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ جگہ جس پر کھڑے ہوئے ہوں اور جوتے دونوں پاک ہوں اور اگر جوتہ پیر سے نکال دیا جائے اور اس پر کھڑے ہوں تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اکثر لوگ اسکا خیال نہیں کرتے اور ان کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری قسم کی وہ شرطیں جن کو میت سے تعلق ہے وہ چھ ہیں۔

شرط ۱۔ میت کا مسلمان ہونا پس کافر اور مرتد کی نماز صحیح نہیں مسلمان اگرچہ فاسق یا بدعتی ہو اسکی نماز صحیح ہے سوا ان لوگوں کے جو بادشاہ برحق سے بغاوت کریں یا ڈاکہ زنی کرتے ہوں بشرطیکہ یہ لوگ بادشاہ وقت سے لڑائی کی حالت

میں مقتول ہوں اور اگر بعد لڑائی کے یا اپنی موت سے مرجائیں تو پھر اُنکی نماز پڑھی جائے گی اسی طرح جس شخص نے اپنے باپ یا ماں کو قتل کیا ہو اور اسکی سزا میں وہ مارا جائے تو اسکی نماز بھی نہ پڑھی جائے گی اور اُن لوگوں کی نماز زجراً نہیں پڑھی جاتی اور جس شخص نے اپنی جان خودکشی کر کے دی ہو اسپر نماز پڑھنا صحیح یہ ہے کہ درست ہے۔

مسئلہ ۴ - جس نابالغ لڑکے کا باپ یا ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا اور اسکی نماز پڑھی جائیگی۔

مسئلہ ۵ - میت سے مراد وہ شخص ہے جو زندہ پیدا ہو کر مر گیا ہو۔ اور اگر مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تو اسکی نماز درست نہیں۔

شرط ۲ - میت کے بدن اور کفن کا نجاستِ حقیقیہ اور حکمیہ سے طاہر ہونا۔ ہاں اگر نجاست حقیقیہ اسکے بدن سے (بعد غسل) خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اسکا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

مسئلہ ۶ - اگر کوئی میت نجاست حکمیہ سے طاہر نہ ہو یعنی اسکو غسل نہ دیا گیا ہو یا درصورت ناممکن ہونے غسل کے تیمم نہ کرایا گیا ہو اسکی نماز درست نہیں ہاں اگر اسکا طاہر ہونا ممکن نہ ہو مثلاً بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اسکی نماز اسکی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔ اگر کسی میت پر بے غسل یا تیمم کے نماز پڑھی گئی ہو اور وہ دفن کر دیا گیا ہو اور بعد دفن کے علم ہو کہ اسکو غسل نہ دیا گیا تھا تو اُسکی نماز دوبارہ اسکی قبر پر پڑھی جائے اسلئے کہ پہلی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ ہاں اب چونکہ غسل ممکن نہیں لہٰذا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ ۷ - اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اُسکی نماز اسکی قبر پر پڑھی جائے جب تک کہ اسکی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ جب خیال ہو کہ اب نعش پھٹ گئی ہوگی تو پھر نماز نہ پڑھی جائے اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے، اسکی تعیین نہیں ہو سکتی یہی اصح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ مدت بیان کی ہے۔

مسئلہ ۸ - میت جس جگہ رکھی ہو اسجگہ کا پاک ہونا شرط نہیں۔ اگر میت پاک پلنگ یا تخت پر ہو اور اگر پلنگ یا تخت بھی ناپاک ہو یا میت کو بدون پلنگ و تخت کے ناپاک زمین پر رکھ دیا جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک طہارتِ مکان میت شرط ہے اسلئے نماز نہ ہوگی اور بعض کے نزدیک شرط نہیں لہٰذا نماز صحیح ہو جائیگی۔

شرط ۳ - میت کے جسم واجب الستر کا پوشیدہ ہونا۔ اگر میت بالکل برہنہ ہو تو اسکی نماز درست نہیں۔

شرط ۴ - میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا۔ اگر میت نماز پڑھنے والے کے پیچھے ہو تو نماز درست نہیں۔

شرط ۵ - میت کا یا جس چیز پر میت ہو اسکا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ اگر میت کو لوگ اپنے ہاتھوں پر اُٹھائے ہوئے ہوں یا کسی گاڑی یا جانور پر ہو اور اسی حالت میں اسکی نماز پڑھی جائے تو صحیح نہ ہوگی۔

شرط ۶۔ میت کا وہاں موجود ہونا۔ اگر میت وہاں نہ موجود ہو تو نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔ (۲) قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بے عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔ عذر کا بیان (نماز کے بیان میں) اوپر ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ رکوع سجدہ قعدہ وغیرہ اس نماز میں نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا (۳) میت کیلئے دعا کرنا۔ جماعت اس میں شرط نہیں پس اگر ایک شخص بھی جنازے کی نماز پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا خواہ وہ (نماز پڑھنے والا) عورت یا مرد بالغ ہو یا نابالغ۔

مسئلہ ۱۲۔ ہاں یہاں جماعت کی ضرورت زیادہ ہے اسلئے کہ یہ دعا ہے میت کے لئے اور چند مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہِ الٰہی میں کسی چیز کے لئے دعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزولِ رحمت اور قبولیت کے لئے۔

مسئلہ ۱۳۔ نماز جنازہ کا مسنون و مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اسکے سینہ کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ یہ نیت کریں نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْجَنَازَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَدُعَاءً لِّلْمَیِّتِ یعنی میں نے یہ ارادہ کیا کہ نماز جنازہ پڑھوں جو خدا کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے یہ نیت کر کے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ مثل نماز کے باندھ لیں پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں۔ اسکے بعد پھر ایک بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اسکے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اس تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کریں اگر وہ بالغ ہو خواہ مرد یا عورت تو یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور بعض احادیث میں یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ اور اگر ان دونوں دعاؤں کو پڑھ لے تب بھی بہتر ہے بلکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار میں دونوں دعاؤں کو ایک ہی میں ملا کر لکھا ہے۔ ان دونوں دعاؤں کے سوا اور دعائیں بھی احادیث میں آئی ہیں اور ان کو ہمارے فقہاء نے بھی نقل کیا ہے جس دعا کو چاہے اختیار کر لے۔ اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر نابالغ لڑکی ہو تو بھی یہی دعا ہے صرف اتنا فرق ہے کہ تینوں اجْعَلْہُ کی جگہ اجْعَلْھَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً پڑھیں۔ جب یہ دعا پڑھ چکیں تو پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیریں جس طرح نماز میں سلام پھیرتے ہیں اس نماز میں التحیات اور قرآن مجید کی قرارت وغیرہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے حق میں یکساں ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ امام تکبیریں اور سلام بلند آواز سے کہے گا اور مقتدی آہستہ آواز سے باقی چیزیں یعنی ثنا اور درود اور دعا مقتدی بھی آہستہ آواز سے پڑھیں گے اور امام بھی آہستہ آواز سے پڑھے گا۔

مسئلہ ۱۵۔ جنازے کی نماز میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین صفیں کر دی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف سات آدمی ہوں تو ایک آدمی اُن میں سے امام بنا دیا جائے اور پہلی صف میں تین آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔

مسئلہ ۱۶۔ جنازہ کی نماز بھی ان چیزوں سے فاسد ہو جاتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازوں میں فساد آتا ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کی محاذات سے بھی اس میں فساد نہیں آتا۔

مسئلہ ۱۷۔ جنازے کی نماز اس مسجد میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو پنجوقتی نمازوں یا جمعہ یا عیدین کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو یا مسجد سے باہر ہو اور نماز پڑھنے والے اندر ہوں۔ ہاں جو خاص جنازہ کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو اس میں مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۱۸۔ میت کی نماز میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ جنازے کی نماز بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰۔ اگر ایک ہی وقت میں کئی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب جنازوں کی ایک ہی نماز پڑھی جائے تب بھی جائز ہے اور اسوقت چاہیئے کہ سب جنازوں کی صف قائم کر دی جائے جس کی بہتر صورت یہ ہے کہ ایک جنازے کے آگے دوسرا جنازہ رکھ دیا جائے کہ سب کے پیر ایک طرف ہوں اور سب کے سر ایک طرف اور یہ صورت اسلئے بہتر ہے کہ اس میں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائے گا جو مسنون ہے۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر جنازے مختلف اصناف کے ہوں تو اس ترتیب سے انکی صف قائم کی جائے کہ امام کے قریب مردوں کے جنازے اُن کے بعد لڑکوں کے اور اُن کے بعد بالغہ عورتوں کے اُن کے بعد نابالغہ لڑکیوں کے۔

مسئلہ ۲۲۔ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہنچا کہ کچھ تکبیریں اسکے آنے سے پہلے ہو چکی ہوں تو جس قدر تکبیریں

ہو چکی ہوں اُن کے اعتبار سے وہ شخص مسبوق سمجھا جائے گا اور اسکو چاہیئے کہ فوراً آتے ہی مثل اور نمازوں کے تکبیر تحریمہ کہہ کر شریک ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے جب امام تکبیر کہے تو اسکے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اسکے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی پھر جب امام سلام پھیرے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لے اور اس میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہو تو وہ شخص اس تکبیر کے حق میں مسبوق نہ سمجھا جائے گا اسکو چاہیئے کہ فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور ختم نماز کے بعد اپنی گئی ہوئی تکبیروں کا اعادہ کر لے ۔

مسئلہ ۲۳۔ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یا کسی اور تکبیر کے وقت موجود تھا اور نماز میں شرکت کے لئے مستعد تھا مگر سستی یا اور کسی وجہ سے شریک نہ ہوا تو اسکو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیئے ۔ امام کی دوسری تکبیر کا اسکو انتظار نہ کرنا چاہیئے اور جس تکبیر کے وقت حاضر تھا اس تکبیر کا اعادہ اسکے ذمے نہ ہوگا بشرطیکہ قبل اسکے کہ امام دوسری تکبیر کہے ۔ یہ اس تکبیر کو ادا کرے گو امام کی معیت نہ ہو ۔

مسئلہ ۲۴۔ جنازے کی نماز کا مسبوق جب اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کرے اور خوف ہو کہ اگر دعا پڑھے گا تو دیر ہوگی اور جنازہ اسکے سامنے سے اٹھا لیا جائے گا تو دعا نہ پڑھے ۔

مسئلہ ۲۵۔ جنازے کی نماز میں اگر کوئی شخص لاحق ہو جائے تو اسکا وہی حکم ہے جو اور نمازوں کے لاحق کا ہے ۔

مسئلہ ۲۶۔ جنازے کی نماز میں امامت کا استحقاق سب سے زیادہ بادشاہِ وقت کو ہے گو تقویٰ اور ورع میں اس سے بہتر لوگ بھی وہاں موجود ہوں اگر بادشاہِ وقت وہاں نہ ہو تو اسکا نائب یعنی جو شخص اسکی طرف سے حاکم شہر ہو وہ مستحق امامت ہے گو ورع اور تقویٰ میں اس سے افضل لوگ وہاں موجود ہوں ۔ اور وہ بھی نہ ہو تو قاضی شہر ۔ وہ بھی نہ ہو تو اسکا نائب ۔ ان لوگوں کے ہوتے ہوئے دوسرے کا امام بنانا بلا انکی اجازت کے جائز نہیں اُن ہی کا امام بنانا واجب ہے ۔ اگر یہ لوگ کوئی وہاں موجود نہ ہوں تو اس محلہ کا امام مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اعزہ میں کوئی شخص اس سے افضل نہ ہو ورنہ میت کے وہ اعزہ جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں ۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اگر میت دفن ہو چکی تو اسکی قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے تاوقتیکہ نعش کے پھٹ جانے کا خیال نہ ہو ۔

مسئلہ ۲۷۔ اگر بے اجازت ولی میت کے کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق ہے تو پھر ولی میت نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا ۔ اسی طرح اگر ولی میت نے بحالت نہ موجود ہونے بادشاہِ وقت وغیرہ کے نماز پڑھا دی ہو تو بادشاہِ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر ولی میت بحالت موجود ہونے بادشاہِ وقت وغیرہ کے نماز پڑھ لے تب بھی

بادشاہِ وقت وغیرہ کو اعادہ کا اختیار نہ ہوگا گو ایسی حالت میں بادشاہِ وقت کے امام نہ بنانے سے ترکِ واجب کا گناہ اولیائے میت پر ہوگا۔ حاصل یہ کہ ایک جنازہ کی نماز کئی مرتبہ پڑھنا جائز نہیں مگر ولی میت کو جبکہ اسکی بے اجازت کسی غیر مستحق نے نماز پڑھادی ہو دوبارہ پڑھنا درست ہے۔

دفن کے مسائل

مسئلہ ۱۔ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اسکا غسل اور نماز۔

مسئلہ ۲۔ جب میت کی نماز سے فراغت ہوجائے تو فوراً اسکو دفن کرنے کے لئے جہاں قبر کھدی ہو لیجانا چاہیئے۔

مسئلہ ۳۔ اگر میت کوئی شیرخوار بچہ یا اس سے کچھ بڑا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ اسکو دست بدست لیجائیں یعنی ایک آدمی اسکو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھالے پھر اس سے دوسرا آدمی لے لے۔ اسی طرح بدلتے ہوتے لیجائیں اور اگر میت کوئی بڑا آدمی ہو تو اسکو کسی چارپائی وغیرہ پر رکھ کر لیجائیں اور اسکے چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھاتے۔ میت کی چارپائی ہاتھوں سے اٹھا کر کندھوں پر رکھنا چاہیئے۔ مثل مال و اسباب کے شانوں پر لادنا مکروہ ہے۔ اسی طرح بلا عذر اسکا کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لیجانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔

مسئلہ ۴۔ میت کے اٹھانے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسکا اگلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے بعد اسکے پچھلا داہنا پایا اپنے داہنے شانے پر رکھ کر کم سے کم دس قدم چلے۔ بعد اسکے بایاں پایا اپنے بائیں شانے پر رکھ کر پھر پچھلا بایاں پایا بائیں شانے پر رکھ کر کم سے کم دس دس قدم چلے تاکہ چاروں پایوں کو ملاکر چالیس قدم ہوجائیں۔

مسئلہ ۵۔ جنازے کا تیز قدم لیجانا مسنون ہے مگر نہ اسقدر کہ نعش کو حرکت و اضطراب ہونے لگے۔

مسئلہ ۶۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ جائیں ان کو قبل اسکے کہ جنازہ شانوں سے اتارا جائے بیٹھنا مکروہ ہے ہاں اگر کوئی ضرورت بیٹھنے کی پیش آئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۷۔ جو لوگ جنازے کے ساتھ نہ ہوں بلکہ کہیں بیٹھے ہوئے ہوں ان کو جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہوجانا نہیں چاہیئے۔

مسئلہ ۸۔ جو لوگ جنازے کے ہمراہ ہوں انکو جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے، اگرچہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے۔ ہاں اگر سب لوگ جنازے کے آگے ہوجائیں تو مکروہ ہے۔ اسی طرح جنازے کے آگے کسی سواری پر چلنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ جنازے کے ہمراہ پیادہ پا چلنا مستحب ہے، اور اگر کسی سواری پر ہو تو جنازے کے پیچھے چلے۔

مسئلہ ۱۰۔ جنازے کے ہمراہ جو لوگ ہوں ان کو کوئی دعا یا ذکر بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میت کی قبر کم سے کم اسکے نصف قد

کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے اور موافق اسکے قد کے لمبی ہو اور بغلی بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے ہاں اگر زمین بہت نرم ہو کہ بغلی کھودنے میں قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔

مسئلہ ۱۱۔ یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھُد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر یہ ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔

مسئلہ ۱۲۔ جب قبر تیار ہو چکے تو میت کو قبلے کی طرف سے قبر میں اُتار دیں اسکی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اُتارنے والے قبلہ رُو کھڑے ہو کر میت کو اُٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

مسئلہ ۱۳۔ قبر میں اُتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مقدس میں چار آدمیوں نے اُتارا تھا۔

مسئلہ ۱۴۔ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر اُسکو قبلہ رُو کر دینا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی وہ گرہ جو کفن کھُل جانے کے خوف سے دی گئی تھی کھول دی جائے۔

مسئلہ ۱۷۔ بعد اسکے کچی اینٹوں یا نرکل سے بند کر دیں۔ پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے ہاں جہاں زمین بہت نرم ہو کہ قبر کے بیٹھ جانے کا خوف ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختے رکھ دینا یا صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے، اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ مردوں کو دفن کے وقت قبر پر پردہ کرنا نہ چاہیئے ہاں اگر عذر ہو مثلاً پانی برس رہا ہو یا برف گر رہی ہو یا دھوپ سخت ہو تو پھر جائز ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ جب میت کو قبر میں رکھ چکیں تو جس قدر مٹی اسکی قبر سے نکلی ہو وہ سب اُس پر ڈال دیں اُس سے زیادہ مٹی ڈالنا مکروہ ہے جبکہ بہت زیادہ ہو کہ قبر ایک بالشت سے بہت زیادہ اُونچی ہو جائے اور اگر تھوڑی سی ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ قبر میں مٹی ڈالتے وقت مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈالدے اور پہلی مرتبہ پڑھے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

مسئلہ ۲۲۔ بعد دفن کے تھوڑی دیر تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لئے دعائے مغفرت کرنا یا قرآن مجید پڑھ کر اسکا ثواب اس کو پہنچانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ بعد مٹی ڈال چکنے کے قبر پر پانی چھڑک دینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ کسی میت کو چھوٹا ہو یا بڑا مکان کے اندر دفن نہ کرنا چاہیئے اسلئے کہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔

مسئلہ ۲۵۔ قبر کا مربع بنانا مکروہ ہے مستحب ہے کہ اٹھی ہوئی مثل کوہانِ شتر کے بنائی جاوے اس کی بلندی ایک بالشت یا اس سے کچھ زیادہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۶۔ قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے قبر پر گچ کرنا یا اس پر مٹی لگانا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷۔ بعد دفن کر چکنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں لیکن اس زمانہ میں چونکہ عوام نے اپنے عقائد اور اعمال کو بہت خراب کر لیا ہے اور ان مفاسد سے مباح بھی ناجائز ہو جاتا ہے اسلئے ایسے امور بالکل ناجائز ہونگے اور جو جو ضرورتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں سب نفس کے بہلانے ہیں جنکو وہ دل میں خود بھی سمجھتے ہیں۔

شہید کے احکام

اگرچہ شہید بھی بظاہر میت ہے مگر عام موتی کے سب احکام اس میں جاری نہیں ہو سکتے اور فضائل بھی اسکے بہت ہیں۔ اسلئے اسکے احکام علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوا شہید کے اقسام احادیث میں بہت وارد ہوئے ہیں بعض علماء نے ان اقسام کے جمع کرنے کے لئے مستقل رسالے بھی تصنیف فرمائے ہیں مگر ہم کو شہید کے جو احکام یہاں بیان کرنا مقصود ہیں وہ اس شہید کے ساتھ خاص ہیں جس میں یہ چند شرطیں پائی جائیں۔

شرط ۱۔ مسلمان ہونا پس غیر اہل اسلام کے لئے کسی قسم کی شہادت ثابت نہیں ہو سکتی۔

شرط ۲۔ مکلف یعنی عاقل بالغ ہونا پس جو شخص حالتِ جنون وغیرہ میں مارا جائے یا عدم بلوغ کی حالت میں تو اسکے لئے شہادت کے وہ احکام جن کا ہم ذکر آگے کرینگے ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۳۔ حدثِ اکبر سے پاک ہونا۔ اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں یا کوئی عورت حیض و نفاس میں شہید ہو جائے تو اسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۴۔ بیگناہ مقتول ہونا پس اگر کوئی شخص بیگناہ نہیں مقتول ہوا بلکہ کسی جرم شرعی کی سزا میں مارا گیا ہو یا مقتول ہی نہ ہوا ہو بلکہ یونہی مر گیا ہو تو اسکے لئے بھی شہید کے وہ احکام ثابت نہ ہونگے۔

شرط ۵۔ اگر کسی مسلمان یا ذمی کے ہاتھ سے مارا گیا ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کسی آلہ جارحہ سے مارا گیا ہو اگر کسی مسلمان یا ذمی کے

ہاتھ سے بذریعہ آلۂ غیر جارحہ کے مارا گیا ہو مثلاً کسی پتھر وغیرہ سے مارا جاوے تو اُس پر شہید کے احکام جاری نہ ہونگے لیکن لوہا مطلقاً آلۂ جارحہ کے حکم میں ہے گو اسمیں دھار نہ ہو۔ اور اگر کوئی شخص حربی کافروں یا باغیوں یا ڈاکہ زنوں کے ہاتھ سے مارا گیا ہو یا اُنکے معرکۂ جنگ میں مقتول ملے تو اسمیں آلۂ جارحہ سے مقتول ہونے کی شرط نہیں حتیٰ کہ اگر کسی پتھر وغیرہ سے بھی وہ لوگ ماریں اور مرجائے تو شہید کے احکام اُس پر جاری ہو جائینگے بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ وہ لوگ خود مرتکب قتل ہوئے ہوں بلکہ اگر وہ سبب قتل بھی ہوئے ہوں یعنی اُن سے وہ امور وقوع میں آئیں جو باعث قتل ہو جائیں تب بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔

مثال ۱۔ کسی حربی وغیرہ نے اپنے جانور سے کسی مسلمان کو روند ڈالا اور خود بھی اس پر سوار تھا۔

۲۔ کوئی مسلمان کسی جانور پر سوار تھا اُس جانور کو کسی حربی وغیرہ نے بھگایا جس کی وجہ سے مسلمان اُس جانور سے گر کر مر گیا۔

۳۔ کسی حربی وغیرہ نے کسی مسلمان کے گھر یا جہاز میں آگ لگا دی جس سے کوئی جل کر مر گیا۔

شرط ۶۔ اُس قتل کی سزا میں ابتداءً شریعت کی طرف سے کوئی مالی عوض نہ مقرر ہو بلکہ قصاص واجب ہوا ہو پس اگر مالی عوض مقرر ہوگا تب بھی اس مقتول پر شہید کے احکام جاری نہ ہونگے گو ظلماً مارا جائے۔

مثال ۱۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غیر آلۂ جارحہ سے قتل کردے۔

۲۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو آلۂ جارحہ سے قتل کردے مگر خطاءً مثلاً کسی جانور پر یا کسی نشانے پر حملہ کر رہا ہو اور وہ کسی انسان کے لگ جائے

۳۔ کوئی شخص کسی جگہ سوائے معرکۂ جنگ کے مقتول پایا جائے اور کوئی قاتل اسکا معلوم نہ ہو ان سب صورتوں میں چونکہ اس قتل کے عوض میں مال واجب ہوتا ہے قصاص نہیں واجب ہوتا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری نہ ہونگے مالی عوض کے مقرر ہونے میں ابتداءً کی قید اسوجہ سے لگائی گئی کہ اگر ابتداءً قصاص مقرر ہوا ہو مگر کسی مانع کے سبب سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہو تو وہاں شہید کے احکام جاری ہو جائینگے۔

مثال ۱۔ کوئی شخص آلۂ جارحہ سے قصداً ظلماً مارا گیا لیکن قاتل میں اور ورثۂ مقتول میں کچھ مال کے عوض صلح ہوگئی ہو تو اس صورت میں چونکہ ابتداءً قصاص واجب ہوا تھا اور مال ابتداء میں واجب نہیں ہوا تھا بلکہ صلح کے سبب سے واجب ہوا اسلئے یہاں شہید کے احکام جاری ہو جائینگے۔

۲۔ کوئی باپ اپنے بیٹے کو آلۂ جارحہ سے مار ڈالے تو اس صورت میں ابتداءً قصاص ہی واجب ہوا تھا مال ابتداءً واجب نہیں ہوا لیکن باپ کے احترام وعظمت کی وجہ سے قصاص معاف ہو کر اسکے بدلے میں مال واجب ہوا ہے لہٰذا یہاں بھی شہید کے احکام جاری ہو جائیں گے۔

شرط ۷۔ بعد زخم لگنے کے پھر کوئی امر راحت وتمتع زندگی کا مثل کھانے پینے سونے دوا کرنے خرید وفروخت وغیرہ کے اس سے

وقوع میں نہ آئے اور نہ بمقدار وقت ایک نماز کے اسکی زندگی حالتِ ہوش و حواس میں گذرے اور نہ اسکو حالتِ ہوش میں معرکہ سے اُٹھا کر لائیں ہاں اگر جانوروں کے پامال کرنے کے خوف سے اُٹھا لائیں تو کچھ حرج نہ ہوگا پس اگر کوئی شخص بعد زخم کے زیادہ کلام کرے تو وہ بھی شہید کے احکام میں داخل نہ ہوگا اسلئے کہ زیادہ کلام کرنا زندوں کی شان سے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وہ وصیت اگر کسی دنیاوی معاملہ میں ہو تو شہید کے حکم سے خارج ہو جائے گا اور اگر دینی معاملہ میں ہو تو خارج نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص معرکہ جنگ میں شہید ہوا اور اس سے یہ باتیں صادر ہوں تو شہید کے احکام سے خارج ہو جائے گا ورنہ نہیں لیکن یہ شخص اگر محاربہ میں مقتول ہوا ہے اور ہنوز حرب ختم نہیں ہوئی تو باوجود تمتعات مذکورہ کے بھی وہ شہید ہے

مسئلہ۔ جس شہید میں یہ سب شرائط پائی جائیں اسکا ایک حکم یہ ہے کہ اسکو غسل نہ دیا جائے اور اسکا خون اسکے جسم سے زائل نہ کیا جائے اسی طرح اسکو دفن کر دیں۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جو کپڑے پہنے ہوئے ہو اُن کپڑوں کو اسکے جسم سے نہ اُتاریں ہاں اگر اسکے کپڑے عدد مسنون سے کم ہوں تو عدد مسنون کے پورا کرنے کے لئے اور کپڑے زیادہ کر دیئے جائیں اسی طرح اگر اسکے کپڑے کفن مسنون سے زیادہ ہوں تو زائد کپڑے اُتار لئے جائیں اور اگر اسکے جسم پر ایسے کپڑے ہوں جن میں کفن ہونے کی صلاحیت نہ ہو جیسے پوستین وغیرہ تو اُنکو بھی اُتار لینا چاہیئے ہاں اگر ایسے کپڑوں کے سوا اسکے جسم پر کوئی کپڑا نہ ہو تو پھر پوستین وغیرہ کو نہ اُتارنا چاہیئے۔ ٹوپی جوتہ ہتھیار وغیرہ ہر حال میں اُتار لیا جائے گا اور باقی سب احکام جو اور موتیٰ کے لئے ہیں مثل نماز وغیرہ کے وہ سب اُن کے حق میں بھی جاری ہوں گے۔ اگر کسی شہید میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جاوے تو اسکو غسل بھی دیا جائے گا اور مثل دوسرے مُردوں کے نیا کفن بھی پہنایا جاوے گا۔

جنازے کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر میت کو قبر میں قبلہ رُو کرنا یاد نہ رہے اور بعد دفن کرنے اور مٹی ڈال دینے کے خیال آئے تو پھر قبلہ رُو کرنے کے لئے اسکی قبر کھولنا جائز نہیں ہاں اگر صرف تختے رکھے گئے ہوں مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو وہاں تختے ہٹا کر اسکو قبلہ رُو کر دینا چاہیئے۔

مسئلہ ۲۔ عورتوں کو جنازے کے ہمراہ جانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۳۔ رونے والی عورتوں کا یا بیان کرنے والیوں کا جنازے کے ساتھ جانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۴۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت اذان کہنا بدعت ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر امام جنازے کی نماز میں چار تکبیر سے زیادہ کہے تو حنفی مقتدیوں کو چاہیئے کہ اُن زائد تکبیروں میں اسکا اتباع نہ کریں بلکہ سکوت کئے ہوئے کھڑے رہیں جب امام سلام پھیرے تو خود بھی سلام پھیر دیں۔ ہاں اگر زائد تکبیریں امام سے نہ سنی جائیں

بلکہ مکبر سے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ اتباع کریں اور ہر تکبیر کو تکبیر تحریمہ سمجھیں یہ خیال کر کے کہ شاید اس سے پہلے جو چار تکبیریں مکبر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔

مسئلہ ۶۔ اگر کوئی شخص جہاز وغیرہ پر مر جائے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہو جانے کا خوف ہو تو اس وقت چاہیئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کر کے اسکو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کر دیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو نماز جنازے کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اسکو صرف اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے تب بھی نماز ہو جائے گی اسکے لئے دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں ہے۔

مسئلہ ۸۔ جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اسکے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے

مثال ۱۔ جس زمین میں اسکو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اسکے دفن پر راضی نہ ہو۔

۲۔ کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔

مسئلہ ۹۔ اگر کوئی عورت مر جائے اور اسکے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اسکا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مر جائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اسکا پیٹ چاک کر کے نکال لیا جائے لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اسکے ترکہ میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۰۔ قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لیجانا خلاف اولیٰ ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر لیجانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو وہ تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۲۔ میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب ان کو سنا کر ان کو صبر پر رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اسکو پھر دوبارہ تعزیت کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں قبر کا تیار رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۴۔ میت کے کفن پر بغیر روشنائی کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دُعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا یا اسکے سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور پیشانی پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اسکا ثبوت نہیں ہے اسلئے اسکے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۵۔ قبر پر کوئی سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے، اور اسکے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اسکا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے

مسئلہ ۱۶۔ ایک قبر میں ایک سے زیادہ نعش کا دفن کرنا نہ چاہیئے مگر بوقت ضرورت شدیدہ جائز ہے پھر اگر سب مُردے مرد ہی ہوں تو جو اُن سب میں افضل ہو اسکو آگے رکھیں باقی سب کو اسکے پیچھے درجہ بدرجہ رکھ دیں۔ اور اگر کچھ مرد ہوں اور کچھ عورتیں تو مَردوں کو آگے رکھیں اور اُن کے پیچھے عورتوں کو۔

مسئلہ ۱۷۔ قبروں کی زیارت کرنا یعنی اُنکو جا کر دیکھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے، بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ زیارت قبور کی جائے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو۔ بزرگوں کی قبروں کی زیارت کیلئے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جبکہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا آج کل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔

مسجد کے احکام

یہاں ہم کو مسجد کے وہ احکام بیان کرنا مقصود نہیں جو وقف سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے کہ اُن کا ذکر وقف کے بیان میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ہم یہاں اُن احکام کو بیان کرتے ہیں جو نماز سے یا مسجد کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسئلہ ۱۔ مسجد کے دروازہ کا بند کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نماز کا وقت نہ ہو اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے دروازہ بند کر لیا جاوے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ مسجد کی چھت پر پاخانہ پیشاب یا جماع کرنا ایسا ہی ہے جیسا مسجد کے اندر۔

مسئلہ ۳۔ جس گھر میں مسجد ہو اُس پورے گھر کو مسجد کا حکم نہیں اسی طرح اُس جگہ کو بھی مسجد کا حکم نہیں جو عیدین یا جنازے کی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہو۔

مسئلہ ۴۔ مسجد کے در و دیوار کا منقش کرنا اگر اپنے خاص مال سے ہو تو مضائقہ نہیں مگر محراب اور محراب والی دیوار پر مکروہ ہے اور اگر مسجد کی آمدنی سے ہو تو ناجائز ہے۔

مسئلہ ۵۔ مسجد کی در و دیوار پر قرآن مجید کی آیتوں یا سورتوں کا لکھنا اچھا نہیں۔

مسئلہ ۶۔ مسجد کے اندر یا مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک صاف کرنا بہت بری بات ہے، اور اگر نہایت ضرورت درپیش

آئے تو اپنے کپڑے وغیرہ میں تھوک وغیرہ لے لے۔

مسئلہ۔ مسجد کے اندر وضو یا کلی وغیرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ جنب اور حائض کو مسجد کے اندر جانا گناہ ہے۔

مسئلہ ۹۔ مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اعتکاف کی حالت میں بقدر ضرورت مسجد کے اندر خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ ضرورت سے زیادہ اسوقت بھی جائز نہیں مگر وہ چیز مسجد کے اندر موجود نہ ہونا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۰۔ اگر کسی کے پیر میں مٹی وغیرہ بھر جائے تو اسکو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ مسجد کے اندر درختوں کا لگانا مکروہ ہے اسلئے کہ یہ دستور اہل کتاب کا ہے ہاں اگر اس میں مسجد کا کوئی فائدہ ہو تو جائز ہے مثلاً مسجد کی زمین میں نمی زیادہ ہو کہ دیواروں کے گر جانے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں اگر درخت لگا یا جائے تو وہ نمی کو جذب کر لے گا۔

مسئلہ ۱۲۔ مسجد کو راستہ قرار دینا جائز نہیں ہاں اگر سخت ضرورت لاحق ہو تو گاہے گاہے ایسی حالت میں مسجد سے ہو کر نکل جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ مسجد میں کسی پیشہ ور کو اپنا پیشہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ مسجدیں کے کاموں خصوصاً نماز کے لئے بنائی جاتی ہے اسمیں دنیا کے کام نہ ہونا چاہیئے حتیٰ کہ جو شخص قرآن وغیرہ تنخواہ لے کر پڑھاتا ہو وہ بھی پیشہ والوں میں داخل ہے اسکو مسجد سے علیحدہ بیٹھ کر پڑھانا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد کی حفاظت کے لئے مسجد میں بیٹھے اور ضمناً اپنا کام بھی کرتا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں مثلاً کوئی کاتب یا درزی مسجد کے اندر بغرض حفاظت بیٹھے اور ضمناً اپنی کتابت یا سلائی بھی کرتا جائے تو جائز ہے۔

تتمہ حصہ سوم بہشتی زیور

روزہ کا بیان

مسئلہ۔ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والوں پر بھی حجت ہے۔ ان دونوں شہروں میں کتنا ہی فصل کیوں نہ ہو حتیٰ کہ اگر ابتدائے مغرب میں چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقے سے انتہائے مشرق کے رہنے والوں کو پہنچ جائے تو ان پر اُس دن کا روزہ ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۲۔ اگر دو ثقہ آدمیوں کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہو جائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھیں بعد تیس روزے

پورے ہو جانے کے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہیں تو اکتیسویں دن افطار کر لیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے۔

مسئلہ ۳۔ اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آئندہ کا سمجھا جائے گا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آئندہ ماہ کی تاریخ نہ قرار دیا جائے گا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد۔

مسئلہ ۴۔ جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اس کی شہادت شرعاً قابل اعتبار نہ قرار پائے اس پر ان دونوں دنوں کا روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۔ کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزے کا خیال نہ رہا کچھ کھا پی لیا یا جماع کر لیا اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اس خیال سے قصداً کچھ کھا پی لیا تو اس کا روزہ اس صورت میں فاسد ہو جائیگا اور کفارہ لازم نہ ہوگا صرف قضا واجب ہے اور اگر مسئلہ جانتا ہو اور پھر بھول کر ایسا کرنے کے بعد عمداً افطار کرے تو جماع کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا اور کھانے کی صورت میں اس وقت بھی صرف قضا ہی ہے۔

مسئلہ ۶۔ کسی کو بے اختیار قے ہو گئی یا احتلام ہو گیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہو گیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اسنے کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اور صرف قضا لازم ہوگی نہ کفارہ۔ اور اگر مسئلہ معلوم ہو کہ اس سے روزہ نہیں جاتا اور پھر عمداً افطار کر دیا تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔

مسئلہ ۷۔ مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہیں پہنچتی اسلئے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

مسئلہ ۸۔ کسی نے مردہ عورت سے یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی سے جسکے ساتھ جماع کی رغبت نہیں ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتوں میں منی کا خروج ہو گیا تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور کفارہ واجب نہ ہوگا

مسئلہ ۹۔ کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت میں یا بحالت جنون جماع کیا تو عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا اور عورت پر صرف قضا لازم آئے گی اور مرد بھی اگر روزہ دار ہو تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ وہ شخص جس میں روزے کے واجب ہونے کے تمام شرائط پائے جاتے ہوں رمضان کے اس ادائی روزہ میں جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منہ کے ذریعہ سے جوف میں کوئی ایسی چیز پہنچائے جو انسان کی دوا یا غذا میں مستعمل ہوتی ہو یعنی اسکے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت متصور ہو اور اسکے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے لواطت بھی اسی حکم میں ہے جماع میں خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہیں۔ ان سب صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب

ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابلِ جماع ہو بہت کم سن لڑکی نہ ہو جس میں جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے

مسئلہ ۱۱۔ اگر کوئی شخص سر میں تیل ڈالے یا سُرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ میں کوئی خشک چیز داخل کرے اور اسکا سرا باہر رہے یا تر چیز داخل کرے اور وہ موضع حقنہ تک نہ پہنچے تو چونکہ یہ چیزیں جوف تک نہیں پہنچتیں اسلئے روزہ فاسد نہ ہوگا اور نہ کفارہ واجب ہوگا نہ قضا۔ اور اگر خشک چیز مثلاً روئی یا کپڑا وغیرہ مرد نے اپنی دُبر میں داخل کی اور وہ ساری اندر غائب کر دی یا تر چیز داخل کی اور وہ موضع حقنہ تک پہنچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائیگا اور صرف قضا واجب ہوگی۔

مسئلہ ۱۲۔ جو لوگ حُقہ پینے کے عادی ہوں یا کسی نفع کی غرض سے حُقہ پئیں روزہ کی حالت میں تو اُن پر بھی کفارہ اور قضا دونوں واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے جماع کرائے تب بھی اسکو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے۔

مسئلہ ۱۴۔ جماع میں عورت اور مرد دونوں کا عاقل ہونا شرط نہیں حتیٰ کہ اگر ایک مجنون ہو اور دوسرا عاقل، تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا۔

مسئلہ ۱۵۔ سونے کی حالت میں منی کے خارج ہونے سے جسکو احتلام کہتے ہیں اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے روزہ فاسد نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی عورت کے یا اُسکا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل میں کرنے سے منی خارج ہو جائے جب بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۶۔ مرد کا اپنے خاص حصے کے سوراخ میں کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعہ سے یا ویسے ہی یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزیں مثانے تک پہنچ جائیں روزے کو فاسد نہیں کرتا۔

مسئلہ ۱۷۔ کسی شخص نے بسبب اسکے کہ اسکو روزہ کا خیال نہیں رہا یا ابھی کچھ رات باقی تھی اسلئے جماع شروع کر دیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اسکے جیسے ہی روزہ کا خیال آ گیا یا جونہی صبح صادق ہوئی فوراً علیحدہ ہو گیا یا لقمے کو مُنہ سے پھینک دیا اگرچہ علیحدہ ہو جانے کے بعد منی بھی خارج ہو جائے تب بھی روزہ فاسد نہ ہو گا اور یہ انزال احتلام کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۔ مسواک کرنے سے اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے روزے میں کچھ نقصان نہ آوے گا۔

مسئلہ ۱۹۔ عورت کا بوسہ لینا اور اس سے بغلگیر ہونا مکروہ ہے جبکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اور اس حالت میں جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ خوف و اندیشہ نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰۔ کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منہ میں لینا اور مباشرت فاحشہ یعنی خاص بدن برہنہ ملانا بدون دخول کے ہر حال میں مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہیں۔

مسئلہ ۲۱۔ اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بن جائے اور تھوڑی دُور جا کر کسی بھولی ہوئی چیز کے لینے کو اپنے مکان

واپس آتے اور وہاں پہنچکر روزے کو فاسد کرے تو اسکو کفارہ دینا ہوگا اسلئے کہ اُس پر اُسوقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت سے نہ گیا تھا اور نہ وہاں ٹھہرا۔

مسئلہ ۲۲۔ سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نہ کرنے پایا ہو کہ دُوسرا واجب ہوجائے تو ان دونوں کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے اگرچہ دونوں کفارے دُو رمضانوں کے ہوں۔ ہاں جماع کے سبب سے جسدروزے فاسد ہوئے ہوں تو اگر وہ ایک ہی رمضان کے روزے ہیں تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ اور دُو رمضان کے ہیں تو ہر ایک رمضان کا کفارہ علیحدہ دینا ہوگا۔ اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۔ اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسجد جماعت میں ٹھہرنا (۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا۔ پس بےقصد وارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا۔

مسئلہ ۲۔ سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجدِ حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے اُسکے بعد مسجد نبوی کا۔ اسکے بعد مسجد بیت المقدس کا اسکے بعد اُس جامع مسجد کا جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا انتظام نہ ہو تو محلّے کی مسجد اسکے بعد وہ مسجد جسمیں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

مسئلہ ۳۔ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب۱ سنتِ مؤکدہ۲ مستحب۳۔ واجب ہوتا ہے اگر نذر کیجائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے گا تو میں اعتکاف کروں گا۔ اور سُنتِ مؤکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیثِ صحیحہ میں منقول ہے مگر یہ سُنتِ مؤکدہ بعض کے کرلینے سے سب کے ذمے سے اُتر جائے گی اور مُستحب ہے ماہ رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دُوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

مسئلہ ۴۔ اعتکافِ واجب کے لئے صوم شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اسکو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اسکو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو سمجھی جائے گی۔ کیونکہ رات روزے کا محل نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات ضمناً داخل ہوجائے گی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے

تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزے اسکے لئے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل روزے رکھے اور بعد اسکے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اسکے بدلے کر لینے سے اسکی نذر پوری ہو جائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اسلئے اسکے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۶۔ اعتکاف مستحب[عہ] میں بھی احتیاط یہ ہے کہ روزہ شرط ہے اور معتمد یہ ہے کہ شرط نہیں۔

مسئلہ ۷۔ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اسلئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرے میں ہوتا ہے اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۸۔ حالتِ اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اسکی قضا[عہ] کرنا پڑے گی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جاوے گا۔ اسلئے کہ اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں پس اسکی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم۔ اعتکاف کی جگہ سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے پاخانہ پیشاب غسل جنابت کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی میں داخل ہے جبکہ کوئی شخص کھانا لانے والا نہ ہو شرعی ضرورت جیسے جمعہ کی نماز۔

مسئلہ ۹۔ جس ضرورت کے لئے اپنے اعتکاف کی مسجد سے باہر جائے بعد اسکے فارغ ہونے کے وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو مثلاً پاخانے کے لئے اگر جائے اور اسکا گھر دور ہو اور اسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائے۔ ہاں اگر اسکی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو اور دوسری جگہ جانے سے اسکی ضرورت رفع نہ ہو تو پھر جائز ہے اگر جمعے کی نماز کے لئے کسی مسجد میں جائے اور بعد نماز کے وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ بھولے سے بھی اپنی اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۱۔ جو عذر کثیر الوقوع نہ ہوں ان کے لئے اپنے معتکف کو چھوڑ دینا منافی اعتکاف ہے مثلاً کسی مریض کی عیادت کے لئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لئے یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنے کے خوف سے گو ان صورتوں

میں معتکف سے نکل جانا گناہ نہیں بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف قائم نہ رہے گا ۔ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کے لئے نکلے اور اس درمیان میں خواہ ضرورت رفع ہونے کے پہلے یا اسکے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازے میں شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۱۲۔ جمعے کی نماز کے لئے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنتِ جمعہ وہاں پڑھ سکے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے اس مقدار وقت کا اندازہ اس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے یعنی کچھ پہلے سے پہنچ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ۔

مسئلہ ۱۳۔ اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اسکا اعتکاف قائم نہ رہے گا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکمِ وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اسکو گرفتار کر لے جائیں یا کسی کا قرضہ چاہتا ہو اور وہ اسکو باہر نکالے۔

مسئلہ ۱۴۔ اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرضخواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر معتکف تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

دوسری قسم ان افعال کی جو اعتکاف میں ناجائز ہیں جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً۔ اعتکاف کا خیال نہ رہنے کے سبب سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر۔ ہر حال میں اعتکاف باطل ہو جائیگا جو افعال کہ تابع جماع کے ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالتِ اعتکاف میں ناجائز ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا تاوقتیکہ منی نہ خارج ہو۔ ہاں اگر ان افعال سے منی کا خروج ہو جائے تو پھر اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی خارج ہو جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہو گا۔

مسئلہ ۱۵۔ حالتِ اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا۔ ہاں جو کام نہایت ضروری ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اسکے سوا کوئی دوسرا شخص قابلِ اطمینان خریدنے والا نہ ہو ایسی حالت میں خرید و فروخت کرنا جائز ہے مگر مبیع کا مسجد میں لانا کسی حال میں جائز نہیں بشرطیکہ اسکے مسجد میں لانے سے مسجد کے خراب ہو جانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو۔ ہاں اگر مسجد کے خراب ہونے یا جگہ رک جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے ۔

مسئلہ ۱۶۔ حالتِ اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔

زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ ۱۔ سال گذرنا سب میں شرط ہے۔

مسئلہ ۲۔ ایک قسم جانوروں کی جن میں زکوٰۃ فرض ہے سائمہ ہے اور سائمہ وہ جانور ہیں جن میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ سال کے اکثر حصے میں اپنے منہ سے چر کے اکتفا کرتے ہوں اور گھر میں اُن کو کھڑے کر کے نہ کھلایا جاتا ہو۔ اگر نصف سال اپنے منہ سے چر کے رہتے ہوں اور نصف سال اُن کو گھر میں کھڑے کر کے کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔ اسی طرح اگر گھاس اُن کے لئے گھر میں منگائی جاتی ہو خواہ وہ بقیمت یا بے قیمت تو پھر وہ سائمہ نہیں ہیں۔

۲۔ دُودھ کی غرض سے یا نسل کے زیادہ ہونے کے لئے یا فربہ کرنے کے لئے رکھے گئے ہوں اگر دُودھ اور نسل اور فربہی کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے تو پھر سائمہ نہ کہلائینگے۔

سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ کا بیان

مسئلہ ۱۔ سائمہ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ شرط ہے کہ وہ اونٹ اُونٹنی یا گائے بیل، بھینس بھینسا، بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ ہو جنگلی جانوروں پر جیسے ہرن وغیرہ زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر تجارت کی نیت سے خرید کر رکھے جائیں تو اُن پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں تو اگر اُنکی ماں دیسی ہے تو وہ دیسی سمجھے جائینگے اور اگر جنگلی ہے تو جنگلی سمجھے جائینگے۔

مثال: بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہوا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے اور نیل گاو اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۔ جو جانور سائمہ ہو اور سال کے درمیان میں اسکو تجارت کی نیت سے بیع کر دیا جائے تو اس سال اس کی زکوٰۃ نہ دینا پڑے گی اور جب سے اُسنے تجارت کی نیت کی اسوقت سے اسکا تجارتی سال شروع ہوگا۔

مسئلہ ۳۔ جانوروں کے بچوں میں اگر وہ تنہا ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر اُن کے ساتھ بڑا جانور بھی ہو تو پھر اُن پر بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور زکوٰۃ میں وہی بڑا جانور دیا جائے گا اور سال پُورا ہونے کے بعد اگر وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی

مسئلہ ۴۔ وقف کے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

مسئلہ ۵۔ گھوڑوں پر جب وہ سائمہ ہوں اور نر و مادہ مخلوط ہوں زکوٰۃ ہے یا تو فی گھوڑا ایک دینار یعنی پونے تین تولہ چاندی

دیدے اور یا سب کی قیمت لگا کر اُسی قیمت کا چالیسواں حصّہ دے دے۔

مسئلہ ۶۔ گدھے اور خچر پر جبکہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اونٹ کا نصاب

یاد رکھو کہ پانچ اونٹ میں زکوٰۃ فرض ہے اس سے کم میں نہیں پانچ اونٹ میں ایک بکری اور دس ۱۰ میں دو۔ اور پندرہ ۱۵ میں تین اور بیس ۲۰ میں چار بکری دینا فرض ہے خواہ نر ہو یا مادہ مگر ایک سال سے کم نہ ہو اور درمیان میں کچھ نہیں پھر پچیس اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو دوسرا برس شروع ہو۔ اور چھبیس ۲۶ سے پینتیس ۳۵ تک کچھ نہیں پھر چھتیس ۳۶ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو تیسرا برس شروع ہو چکا ہو اور سینتیس ۳۷ سے پینتالیس ۴۵ تک کچھ نہیں پھر چھیالیس ۴۶ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو چوتھا برس شروع ہو۔ اور سینتالیس ۴۷ سے ساٹھ ۶۰ تک کچھ نہیں۔ پھر اکسٹھ ۶۱ اونٹ میں ایک ایسی اونٹنی جس کو پانچواں برس شروع ہو۔ اور باسٹھ ۶۲ سے پچھتر ۷۵ تک کچھ نہیں پھر چھہتر ۷۶ اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو تیسرا برس شروع ہو۔ اور ستتر ۷۷ سے نوّے ۹۰ تک کچھ نہیں پھر اکیانوے ۹۱ اونٹ میں دو ایسی اونٹنیاں جن کو چوتھا برس شروع ہوا اور بانوے ۹۲ سے ایک سو بیس ۱۲۰ تک کچھ نہیں۔ پھر جب ایک سو بیس ۱۲۰ سے زیادہ ہو جائیں تو پھر نیا حساب کیا جائے گا یعنی اگر چار زیادہ ہیں تو کچھ نہیں جب زیادتی پانچ تک پہنچ جائے یعنی ایک سو پچیس ۱۲۵ ہو جائیں تو ایک بکری اور دو ۲ دو اونٹنیاں جن کو چوتھا سال شروع ہو جائے اسی طرح ہر پانچ میں ایک بکری بڑھتی رہیگی ایک سو چوالیس ۱۴۴ تک۔ اور ایک سو پینتالیس ۱۴۵ ہو جائیں تو ایک دوسرے برس والی اونٹنی، اور دو تین برس والی ایک سو انچاس ۱۴۹ تک۔ اور جب ایک سو پچاس ہو جائیں تو تین اونٹنیاں چوتھے برس والی واجب ہونگی جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو پھر نئے سرے سے حساب ہوگا یعنی پانچ اونٹوں میں چوبیس ۲۴ تک فی پانچ اونٹ ایک بکری تین چوتھے برس والی اونٹنی کے ساتھ۔ اور پچیس ۲۵ میں ایک دوسرے برس والی اونٹنی۔ اور چھتیس ۳۶ میں ایک تیسرے برس والی اونٹنی پھر جب ایک سو چھیانوے ۱۹۶ ہو جائیں تو چار تین برس والی اونٹنی دو سو ۲۰۰ تک۔ پھر جب اس سے بھی بڑھ جائیں تو ہمیشہ اسی طرح حساب چلے گا جیسا کہ ڈیڑھ سو ۱۵۰ کے بعد سے چلا ہے۔

مسئلہ ۲۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اگر اونٹ دیا جائے تو مادہ ہونا چاہیئے البتہ نر اگر قیمت میں مادہ کے برابر ہو تو درست ہے۔

گائے بھینس کا نصاب

گائے اور بھینس دونوں ایک قسم میں ہیں دونوں کا نصاب بھی ایک ہے اور اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا

ہوتا ہو تو دونوں کو ملا لینگے مثلاً بیس گائے ہوں اور دس بھینسیں تو دونوں کو ملا کر تیس کا نصاب پورا کر لیں گے مگر زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جسکی تعداد زیادہ ہو یعنی اگر گائے زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں گائے دی جائیگی اور اگر بھینس زیادہ ہیں تو زکوٰۃ میں بھینس دی جائیگی اور جو دونوں برابر ہوں تو قسم اعلیٰ میں جو جانور کم قیمت کا ہو یا قسم ادنیٰ میں جو جانور زیادہ قیمت کا ہو دیا جائیگا، تیس ۳۰ گائے بھینس میں ایک گائے یا بھینس کا بچہ جو پورے ایک برس کا ہو نر ہو یا مادہ تیس ۳۰ سے کم میں کچھ نہیں اور تیس کے بعد انتالیس تک بھی کچھ نہیں چالیس ۴۰ گائے بھینس میں پورے دو برس کا بچہ نر یا مادہ اکتالیس ۴۱ سے انسٹھ تک کچھ نہیں جب ساٹھ ہو جائیں تو ایک ایک برس کے دو بچے دیئے جائینگے۔ پھر جب ساٹھ سے زیادہ ہو جائیں تو ہر ایک تیس میں ایک برس کا بچہ۔ اور ہر چالیس میں دو برس کا بچہ۔ مثلاً ستر ہو جائیں تو ایک ایک برس کا بچہ اور ایک دو برس کا بچہ۔ کیونکہ ستر میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا۔ اور جب اسّی ہو جائیں تو دو برس کے دو بچے۔ کیونکہ اسّی میں چالیس کے دو نصاب ہیں۔ اور نوّے میں ایک ایک برس کے تین بچے کیونکہ نوّے میں تیس کے تین نصاب ہیں۔ اور سو میں دو بچے ایک ایک برس کے اور ایک بچہ دو برس کا۔ کیونکہ سو ۱۰۰ میں دو نصاب تیس تیس کے اور ایک نصاب چالیس کا ہے۔ ہاں جہاں کہیں دونوں نصابوں کا حساب مختلف نتیجہ پیدا کرتا ہو وہاں اختیار ہے چاہے جسکا اعتبار کریں مثلاً ایک سو بیس میں چار نصاب تو تیس کے ہیں اور تین نصاب چالیس کے پس اختیار ہے کہ تیس کے نصاب کا اعتبار کرکے ایک ایک برس کے چار بچے دیں خواہ چالیس کے نصاب کا اعتبار کرکے دو دو برس کے تین بچے دیں۔

بکری اور بھیڑ کا نصاب

زکوٰۃ کے بارے میں بکری بھیڑ سب یکساں ہیں خواہ بھیڑ دُمدار ہو جس کو دُنبہ کہتے ہیں یا معمولی ہو۔ اگر دونوں کا نصاب الگ الگ پورا ہو تو دونوں کی زکوٰۃ ساتھ دی جائیگی اور مجموعہ ایک نصاب ہوگا اور اگر ہر ایک کا نصاب پورا نہ ہو مگر دونوں کے ملا لینے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تب بھی دونوں کو ملا لینگے اور جو زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ میں وہی دیا جائے گا اور دونوں برابر ہوں تو اختیار ہے چالیس بکری یا بھیڑ سے کم میں کچھ نہیں چالیس بکری یا بھیڑ میں ایک بکری یا بھیڑ۔ چالیس کے بعد ایک سو بیس تک زائد میں کچھ نہیں۔ پھر ایک سو اکیس میں دو بھیڑ یا بکریاں اور ایک سو بائیس سے دو سو تک زائد میں کچھ نہیں پھر دو سو ایک میں تین بھیڑ یا بکریاں۔ پھر تین سو ننانوے تک زائد میں کچھ نہیں پھر چار سو میں چار بکریاں یا بھیڑیں پھر چار سو سے زیادہ میں ہر سو میں ایک بکری کے حساب سے زکوٰۃ دینا ہوگی سو سے کم میں کچھ نہیں۔

مسئلہ۔ بھیڑ بکری کی زکوٰۃ میں نر مادہ کی قید نہیں ہاں ایک سال سے کم کا بچہ نہ ہونا چاہیئے خواہ بھیڑ ہو یا بکری۔

* * *

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۔ اگر کوئی شخص حرام مال کو حلال کے ساتھ ملا دے تو سب کی زکوٰۃ اسکو دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد مرجائے تو اسکے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائے گی۔ ہاں اگر وہ وصیت کر گیا ہو تو اس کے تہائی مال میں سے زکوٰۃ لے لی جائے گی، گو یہ تہائی پوری زکوٰۃ کو کفایت نہ کرے۔ اور اگر اسکے وارث تہائی سے زیادہ دینے پر راضی ہوں تو جس قدر وہ اپنی خوشی سے دے دیں لے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۳۔ اگر ایک سال کے بعد قرضخواہ اپنا قرض مقروض کو معاف کردے تو قرضخواہ کو زکوٰۃ اس ایک سال کی نہ دینا پڑے گی ہاں اگر وہ مدیون مالدار ہے تو اسکو معاف کرنا مال کا ہلاک کرنا سمجھا جائیگا اور اُن کو زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ کیونکہ زکوٰتی مال کے ہلاک کردینے سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی۔

مسئلہ ۴۔ فرض و واجب صدقات کے علاوہ صدقہ دینا اسی وقت میں مستحب ہے جبکہ مال اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل وعیال کی ضرورتوں سے زائد ہو ورنہ مکروہ ہے۔ اسی طرح اپنے کُل مال کا صدقہ میں دے دینا بھی مکروہ ہے ہاں اگر وہ اپنے نفس میں توکل اور صبر کی صفت بہ یقین جانتا ہو اور اہل وعیال کو بھی تکلیف کا احتمال نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۔ اگر کسی نابالغ لڑکی کا نکاح کردیا جائے اور وہ شوہر کے گھر میں رخصت کردی جائے تو اگر وہ (لڑکی) مالدار ہے تب تو اسکے مال میں صدقہ فطر واجب ہے اور اگر مالدار نہیں تو دیکھنا چاہیئے کہ اگر قابل خدمت شوہر کے یا اسکی موانست کے ہے تو اسکا صدقہ فطر نہ باپ پر واجب ہے نہ شوہر پر نہ خود اس پر۔ اور اگر وہ قابلِ خدمت کے اور قابل موانست کے نہیں ہے تو اسکا صدقہ فطر اسکے باپ کے ذمے واجب رہیگا۔ اور اگر شوہر کے گھر میں رخصت نہیں کی گئی تو گو وہ قابل خدمت کے اور قابل موانست ہو ہر حال میں اسکے باپ پر اس کا صدقہ فطر واجب ہو گا۔

تتمہ حصہ پنجم بہشتی زیور

بالوں کے متعلق احکام

مسئلہ پورے سر پر بال رکھنا نرمہ گوش تک یا کسی قدر اس سے نیچے سنت ہے اور اگر سر منڈائے تو پورا سر منڈوا دینا سنت ہے اور کتروانا بھی درست ہے مگر سب کتروانا اور آگے کی طرف کسی قدر بڑے رکھنا جو کہ آجکل کا فیشن ہے جائز نہیں اور اسی طرح کچھ حصہ منڈوانا کچھ رہنے دینا درست نہیں اسی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آجکل بابری رکھنی یا چندوا کھلوانے یا اگلے حصہ سر کے

بال بغرض گولائی بنوانے کا جو دستور ہے درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر بال بہت بڑھا لئے تو عورتوں کی طرح جوڑا باندھنا درست نہیں۔

مسئلہ ۲۔ عورت کو سر منڈانا۔ بال کتروانا حرام ہے حدیث میں لعنت آئی ہے۔

مسئلہ ۳۔ لبوں کا کتروانا اسقدر کہ لب کے برابر ہو جائے سُنت ہے، اور مُنڈانے میں اختلاف ہے بعضے بدعت کہتے ہیں بعضے اجازت دیتے ہیں لہذا نہ منڈانے میں ہی احتیاط ہے۔

مسئلہ ۵۔ مونچھ دونوں طرف دراز رہنے دینا درست ہے، بشرطیکہ لبیں دراز نہ ہوں۔

مسئلہ ۶۔ ڈاڑھی مُنڈوانا کتروانا حرام ہے البتہ ایک مُشت سے جو زائد ہو اسکا کتروا دینا درست ہے۔ اسی طرح چاروں طرف سے تھوڑا تھوڑا لے لینا کہ سڈول اور برابر ہو جائے درست ہے۔

مسئلہ ۷۔ رخسارے کی طرف جو بال بڑھ جاویں اُن کو برابر کر دینا یعنی خط بنوانا درست ہے۔ اسی طرح اگر دونوں ابرو کسی قدر لے لیے جاویں اور درست کر دی جاویں یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ حلق کے بال منڈوانا نہ چاہیئے مگر ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ ۹۔ ریش بچہ کے جانبین لبِ زیریں کے بال منڈوانے کو فقہا نے بدعت لکھا ہے اسلئے نہ چاہیئے۔ اسی طرح گُدّی کے بال بنوانے کو بھی فقہا نے مکروہ لکھا ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ بغرض زینت سفید بال کا چُننا ممنوع ہے البتہ مجاہد کو دشمن پر رُعب و ہیبت ہونے کے لیئے دُور کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ ناک کے بال اُکھیڑنا نہ چاہیئے قینچی سے کتر ڈالنا چاہیئے۔

مسئلہ ۱۲۔ سینہ اور پشت کے بال بنانا جائز ہے مگر خلافِ ادب اور غیر اولیٰ ہے۔

مسئلہ ۱۳۔ موئے زیرناف میں مرد کے لئے اُسترے سے دُور کرنا بہتر ہے۔ مونڈتے وقت ابتداء ناف کے نیچے سے کرے اور ہڑتال وغیرہ کوئی اور دوا لگا کر زائل کرنا بھی جائز ہے۔ اور عورت کے لئے موافق سُنت کے یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دُور کرے اُسترہ نہ لگے۔

مسئلہ ۱۴۔ موئے بغل میں اولیٰ تو یہ ہے کہ موچنے وغیرہ سے دُور کئے جائیں اور اُسترے سے منڈوانا بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ اسکے علاوہ اور تمام بدن کے بالوں کا مونڈنا، رکھنا دونوں درست ہے (ق)

مسئلہ ۱۶۔ پیر کے ناخن دور کرنا بھی سُنت ہے۔ البتہ مجاہد کے لئے دارالحرب میں ناخن اور مونچھ کا نہ کتروانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۷۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کتروانا بہتر ہے داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیا تک بہ ترتیب کتروا کر پھر بائیں چھنگلیا پھر بہ ترتیب کتروائے اور داہنے انگوٹھے پر ختم کرے اور پیر کی اُنگلیوں میں داہنی چھنگلیا سے شروع کر کے

بائیں چھنگلیا پر ختم کرے یہ ترتیب بہتر ہے اور اولیٰ ہے اسکے خلاف بھی درست ہے۔

مسئلہ ۱۸۔ کٹے ہوئے ناخن اور بال دفن کر دینا چاہیئے دفن نہ کرے تو کسی محفوظ جگہ ڈالدے یہ بھی جائز ہے مگر نجس گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیمار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ ۱۹۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۰۔ حالت جنابت میں بال بنانا ناخن کاٹنا موئے زیر ناف وغیرہ دور کرنا مکروہ ہے

مسئلہ ۲۱۔ ہر ہفتے میں ایک مرتبہ موئے زیر ناف موئے بغل لبیں ناخن وغیرہ دور کرکے نہا دھو کر صاف ستھرا ہونا افضل ہے اور سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ قبل نماز جمعہ فراغت کرکے نماز کو جاوے۔ ہر ہفتہ نہ ہو تو پندرھویں دن سہی انتہا درجہ چالیسویں دن اسکے بعد رخصت نہیں اگر چالیس دن گذر گئے اور امور مذکورہ سے صفائی حاصل نہ کی تو گنہگار ہوگا۔

شفعہ کا بیان

مسئلہ ۱۔ جس وقت شفیع کو خبر بیع کی پہنچی اگر فوراً منہ سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو شفعہ باطل ہو جائے گا پھر اس شخص کو دعویٰ کرنا جائز نہیں حتیٰ کہ اگر شفیع کے پاس خط پہنچا اور اسکے شروع میں یہ خبر لکھی ہے کہ فلاں مکان فروخت ہوا اور اس وقت اُسنے زبان سے نہ کہا کہ میں شفعہ لوں گا یہاں تک کہ تمام خط پڑھ گیا اور پھر کہا کہ میں شفعہ لوں گا تو اسکا شفعہ باطل ہو گیا۔

مسئلہ ۲۔ اگر شفیع نے کہا کہ مجھ کو اتنا روپیہ دو تو اپنے حق شفعہ سے دستبردار ہو جاؤں تو اس صورت میں چونکہ اپنا حق ساقط کرنے پر رضامند ہو گیا اسلئے شفعہ تو ساقط ہوا لیکن چونکہ یہ رشوت ہے اسلئے یہ روپیہ لینا دینا حرام ہے۔

مسئلہ ۳۔ اگر ہنوز حاکم نے شفعہ نہیں دلایا تھا کہ شفیع مر گیا اسکے وارثوں کو شفعہ نہ پہنچے گا اور اگر خریدار مر گیا شفعہ باقی رہے گا۔

مسئلہ ۴۔ شفیع کو خبر پہنچی کہ اس قدر قیمت کو مکان بکا ہے اس نے دستبرداری کی پھر معلوم ہوا کہ کم قیمت کا بکا ہے اس وقت شفعہ لے سکتا ہے اسی طرح پہلے سنا تھا کہ فلاں شخص خریدار ہے۔ پھر سنا کہ نہیں بلکہ دوسرا خریدار ہے یا پہلے سنا تھا کہ نصف بکا ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ پورا بکا ہے۔ ان صورتوں میں پہلی دستبرداری سے شفعہ باطل نہ ہوگا۔

مزارعت یعنی کھیتی کی بٹائی پھل کی بٹائی کا بیان

مسئلہ ۱۔ ایک شخص نے خالی زمین کسی کو دے کر کہا کہ تم اس میں کھیتی کرو جو پیدا ہوگا اسکو فلاں نسبت سے تقسیم کرلیں گے، یہ مزارعت ہے اور جائز ہے۔

مسئلہ ۲۔ ایک شخص نے باغ لگایا اور دوسرے شخص سے کہا کہ تم اس باغ کو سینچو خدمت کرو جو پھل آوے گا خواہ ایک دو سال یا دس بارہ سال تک نصفا نصف یا تین تہائی تقسیم کرلیا جاوے گا یہ مساقاۃ ہے اور یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۔ مزارعت کی درستی کے لئے اتنی شرطیں ہیں۔ نمبر (۱) زمین کا قابلِ زراعت ہونا۔ (۲) زمیندار و کسان کا عاقل و بالغ ہونا (۳) مدتِ زراعت کا بیان کرنا (۴) بیج کا بیان کردینا کہ زمیندار کا ہوگا یا کسان کا (۵) جنس کاشت کا بیان کردینا کہ گیہوں ہونگے یا جو مثلاً (۶) کسان کے حصے کا ذکر ہوجانا کہ کل پیداوار میں کس قدر ہوگا (۷) زمین کو خالی کرکے کسان کے حوالہ کرنا۔ (۸) زمین کی پیداوار میں کسان اور مالک کا شریک رہنا (۹) زمین اور تخم ایک شخص کا ہونا اور بیل اور محنت وغیرہ امور دوسرے کے ہونے یا ایک کی فقط زمین اور باقی چیزیں دوسرے کے متعلق ہوں۔

مسئلہ ۴۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو مزارعت فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ ۵۔ مزارعت فاسدہ میں سب پیداوار بیج والے کی ہوگی اور دوسرے شخص کو اگر وہ زمین والا ہے تو زمین کا کرایہ موافق دستور کے ملے گا اور اگر وہ کاشتکار ہے تو مزدوری موافق دستور کے ملیگی مگر یہ مزدوری اور کرایہ اس قدر سے زیادہ نہ دیا جائے گا جو آپس میں دونوں کے ٹھہر چکا تھا یعنی اگر مثلاً آدھا آدھا حصہ ٹھہرا تھا تو کل پیداوار کی نصف سے زیادہ نہ دیا جائے گا۔

مسئلہ ۶۔ بعد معاملہ مزارعت کے اگر دونوں میں سے کوئی شرط کے بموجب کام کرنے سے انکار کرے تو اس سے بزور کام لیا جائے گا لیکن اگر بیج والا انکار کرے تو اس پر زبردستی نہ کی جائے گی

مسئلہ ۷۔ اگر دونوں عقد کرنے والوں میں سے کوئی مرجائے تو مزارعت باطل ہوجائے گی۔

مسئلہ ۸۔ اگر مدتِ معینہ مزارعت کی گذر جائے اور کھیتی پکی نہ ہو تو کسان کو زمین کی اجرت ان زائد دنوں کے عوض میں اسجگہ کے دستور کے موافق دینی ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ بعض جگہ دستور ہے کہ بٹائی کی زمین میں جو غلہ پیدا ہوتا ہے اسکو تو حسبِ معاہدہ باہم تقسیم کرلیتے ہیں اور جو اجناس چری وغیرہ پیدا ہوتی ہے اسکو تقسیم نہیں کرتے بلکہ بیگھوں کے حساب سے کاشتکار سے نقد لگان وصول کرتے ہیں سو ظاہراً تو بوجہ اسکے کہ یہ شرط خلافِ مزارعت ہے، ناجائز معلوم ہوتی ہے مگر اس تاویل سے کہ اس قسم کی اجناس کو پہلے ہی سے خارج از مزارعت کہا جائے اور باعتبار عرف کے معاملہ سابقہ میں یوں تفصیل کی جائے کہ دونوں کی مراد یہ تھی کہ فلاں اجناس میں عقد مزارعت کرتے ہیں اور فلاں اجناس میں زمین بطور اجارہ کے دی جاتی ہے اس طرح جائز ہوسکتا ہے مگر اس میں جانبین کی رضامندی شرط ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ بعض زمینداروں کی عادت ہے کہ علاوہ اپنے حصہ بٹائی کے کاشتکار کے حصہ میں سے کچھ اور حقوق ملازموں اور کمینوں کے بھی نکال لیتے ہیں سو اگر بالمقطع ٹھہرا لیا کہ ہم دو من یا چار من ان حقوق کا لینگے یہ تو ناجائز ہے اور اگر اس طرح ٹھہرایا

کہ ایک من میں ایک سیر مثلاً تو یہ درست ہے۔

مسئلہ ۱۱۔ بعض لوگ اس کا تصفیہ نہیں کرتے کہ کیا بویا جائے گا پھر بعد میں تکرار و قضیہ ہوتا ہے یہ جائز نہیں۔ یا تو اس تخم کا نام تصریحاً لے یا عام اجازت دے دے کہ جو چاہے بونا۔

مسئلہ ۱۲۔ بعض جگہ رسم ہے کہ کاشتکار زمین میں تخم پاشی کر کے دوسرے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے اور یہ شرط ٹھہرتی ہے کہ تم اس میں محنت و خدمت کرو جو کچھ حاصل ہوگا ایک تہائی مثلاً ان محنتیوں کا ہوگا سو یہ بھی مزارعت ہے جس جگہ زمیندار اصلی اس معاملہ کو نہ روکتا ہو وہاں جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۳۔ اس اوپر کی صورت میں بھی مثل صورتِ سابقہ عرفاً تفصیل ہے بعض اجناس تو ان عاملوں کو بانٹ دیتے ہیں اور بعض میں فی بیگھہ کچھ نقد دیتے ہیں پس اس میں بھی ظاہراً وہی شبہ عدم جواز کا اور وہی تاویل جواز کی جاری ہے (ق)

مسئلہ ۱۴۔ اجارہ یا مزارعت میں بارہ سال یا کم و بیش مدت تک زمین سے منتفع ہو کر موروثیت کا دعویٰ کرنا جیسا اسوقت رواج ہے محض باطل اور حرام اور ظلم و غصب ہے بدون طیبِ خاطر مالک کے ہرگز اس سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا تو اسکی پیداوار بھی خبیث ہے اور کھانا اسکا حرام ہے۔

مسئلہ ۱۵۔ مساقاۃ کا حال سب باتوں میں مثل مزارعت کے ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اگر پھل لگے ہوئے درخت پرورش کو دے اور پھل ایسے ہوں کہ پانی دینے اور محنت کرنے سے بڑھتے ہوں تو درست ہے اور اگر ان کا بڑھنا پورا ہو چکا ہو تو مساقات درست نہ ہوگی جیسے مزارعت کہ کھیتی تیار ہونے کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ ۱۷۔ اور عقد مساقات جب فاسد ہو جائے تو پھل سب درخت والے کے ہوں گے اور کام کرنے والے کو معمولی مزدوری ملے گی جس طرح مزارعت میں بیان ہوا۔

نشہ دار چیز کا بیان

مسئلہ ۱۔ جو چیز پتلی بہنے والی نشے دار ہو خواہ شراب ہو یا تاڑی یا اور کچھ اور اسکے زیادہ پینے سے نشہ ہو جاتا ہو اسکا ایک قطرہ بھی حرام ہے اگرچہ اس قلیل مقدار سے نشہ نہ ہو۔ اسی طرح دوا میں استعمال کرنا خواہ پینے میں یا لیپ کرنے میں نیز ممنوع ہے خواہ وہ نشہ دار چیز اپنی اصلی ہیئت پر رہے خواہ کسی تصرف سے دوسری شکل ہو جائے ہر حال میں ممنوع ہے۔ یہاں سے انگریزی دواؤں کا حال معلوم ہو گیا جن میں اکثر اس قسم کی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۲۔ اور جو چیز نشہ دار ہو مگر پتلی نہ ہو بلکہ اصل سے منجمد ہو جیسے تمباکو، جائفل، افیون وغیرہ اسکا حکم یہ ہے کہ جو مقدار

بالفعل نشہ پیدا کرے یا اس سے ضرر شدید ہو وہ تو حرام ہے اور جو مقدار نشہ نہ لائے نہ اس سے کوئی ضرر پہنچے وہ جائز ہے اور اگر ضماد وغیرہ میں استعمال کیا جائے تو کچھ بھی مضائقہ نہیں۔

شرکت کا بیان

شرکت دو طرح کی ہے ایک شرکت املاک کہلاتی ہے جیسے ایک شخص مر گیا اور اسکے ترکہ میں چند وارث شریک ہیں یا روپیہ ملا کر دو شخصوں نے ایک چیز خرید کی یا ایک شخص نے دو شخصوں کو کوئی چیز ہبہ کر دی۔ اسکا حکم یہ ہے کہ کسی کو کوئی تصرف بلا اجازت دوسرے شریک کے جائز نہیں۔ دوسری شرکت عقود ہے یعنی دو شخصوں نے باہم معاہدہ کیا کہ ہم تم شرکت میں تجارت کرینگے اس شرکت کے اقسام و احکام یہ ہیں۔

مسئلہ۔ ایک قسم شرکت عقود کی شرکتِ عنان ہے یعنی دو شخصوں نے تھوڑا تھوڑا روپیہ بہم پہنچا کر اتفاق کیا کہ اسکا کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خرید کر تجارت کریں اسمیں یہ شرط ہے کہ دونوں کا راس المال نقد ہو خواہ روپیہ یا اشرفی یا پیسے۔ سو اگر دونوں آدمی کچھ اسباب غیر نقد شامل کر کے شرکت سے تجارت کرنا چاہیں۔ یا ایک کا راس المال نقد ہو اور دوسرے کا غیر نقد یہ شرکت صحیح نہیں ہوگی

مسئلہ ۲۔ شرکتِ عنان میں جائز ہے کہ ایک کا مال زیادہ ہو ایک کا کم اور نفع کی شرکت باہمی رضامندی پر ہے یعنی اگر یہ شرط ٹھیرے کہ مال تو کم و زیادہ ہے مگر نفع برابر تقسیم ہوگا۔ یا مال برابر ہے مگر نفع تین تہائی ہوگا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۔ اس شرکتِ عنان میں ہر شریک کو مال شرکت میں ہر قسم کا تصرف متعلق تجارت کے جائز ہے بشرطیکہ خلافِ معاہدہ نہ ہو لیکن ایک شریک کا قرض دوسرے سے نہ مانگا جائے گا۔

مسئلہ ۴۔ اگر بعد قرار پانے اس شرکت کے کوئی چیز خریدی نہیں گئی اور مال شرکت تمام یا ایک شخص کا مال تلف ہو گیا تو شرکت باطل ہو جائے گی۔ اور ایک شخص بھی اگر کچھ خرید چکا ہے اور پھر دوسرے کا مال ہلاک ہو گیا تو شرکت باطل نہ ہوگی مال خرید دونوں کا ہوگا اور جس قدر راس المال میں دوسرے شریک کا حصہ ہے اس حصے کے موافق زرِ ثمن اس دوسرے شریک سے وصول کیا جائے گا مثلاً ایک شخص کے دس روپے تھے اور دوسرے کے پانچ۔ دس روپے والے نے مال خرید لیا تھا اور پانچ روپے والے کے روپے ضائع ہو گئے سو پانچ روپے والا اس مال میں ثلث کا شریک ہے اور دس روپے والا اس سے دس روپے کا ثلث نقد وصول کرلے گا یعنی تین روپے پانچ آنے چار پائی۔ اور آئندہ یہ مال شرکت پر فروخت ہوگا۔

مسئلہ ۵۔ اس شرکت میں دونوں شخصوں کے مال کا مخلوط کرنا ضرور نہیں صرف زبانی ایجاب و قبول سے یہ شرکت منعقد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۶۔ نفع نسبت سے مقرر ہونا چاہیے یعنی آدھا آدھا یا تین تہائی مثلاً اگر یوں ٹھہرا کہ ایک شخص کو سو روپے ملیں گے۔

باقی دوسرے کا یہ جائز نہیں۔

مسئلہ۔ ایک قسم شرکتِ عقود کی شرکتِ صنائع کہلاتی ہے اور شرکت تقبل بھی کہتے ہیں جیسے دو درزی یا دو رنگریز باہم معاہدہ کرلیں کہ جو کام جسکے پاس آئے اسکو قبول کرلے اور جو مزدوری ملے وہ آپس میں آدھوں آدھ یا تین تہائی یا چوتھائی وغیرہ کے حساب سے بانٹ لیں یہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ جو کام ایک نے لے لیا دونوں پر لازم ہو گیا مثلاً ایک شریک نے ایک کپڑا سینے کے لئے لیا تو صاحب فرمائش جسطرح اس پر تقاضا کر سکتا ہے دوسرے شریک سے بھی سلوا سکتا ہے۔ اسی طرح جیسے یہ کپڑا سینے والا مزدوری مانگ سکتا ہے دوسرا بھی مزدوری لے سکتا ہے اور جس طرح اصل کو مزدوری دینے سے مالک سبکدوش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر دوسرے شریک کو دیدی تو بھی بری الذمہ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ ۹۔ ایک قسم شرکت کی شرکتِ وجوہ ہے یعنی نہ ان کے پاس مال ہے نہ کوئی ہنر و پیشہ ہے صرف باہمی یہ قرار دیا کہ دوکانداروں سے ادھار مال لے کر بیچا کریں اس شرکت میں بھی ہر شریک دوسرے کا وکیل ہوگا اور اس شرکت میں جس نسبت سے شرکت ہوگی اسی نسبت سے نفع کا استحقاق ہوگا یعنی اگر خریدی ہوئی چیزوں کو بالنصف مشترک قرار دیا گیا تو نفع بھی نصفا نصف تقسیم ہوگا۔ اور اگر مال کو تین تہائی مشترک ٹھہرایا گیا تو نفع بھی تین تہائی تقسیم ہوگا۔

تتمہ حصہ پنجم اشاعتی بہشتی زیور کا تمام ہوا حصہ ششم، ہفتم، ہشتم، دہم کا تتمہ نہیں ہے آگے حصہ نہم کا تتمہ آتا ہے۔

تتمہ حصہ نہم بہشتی زیور

تمہید

چونکہ بہشتی زیور میں مسائل مخصوص بالرجال نہیں۔ اسی طرح اسکے حصہ نہم میں امراض مخصوص بالرجال نہیں لکھے گئے اور انکی تتمیم و تکمیل کیلئے بہشتی گوہر لکھا گیا ہے اسلئے حصہ مسائل کے ختم ہونے کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ معالجات مخصوص بالرجال بھی اسمیں شامل کر دیئے جائیں اسکے کاتب بھی حکیم مولوی محمد مصطفےٰ صاحب ہیں۔ (کتبہ اشرف علی عفی عنہ)

مَردوں کے امراض

جریان اسکو کہتے ہیں کہ پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد چند قطرے سفید دودھ کے سے رنگ کے گریں۔ اس سے ضعف دن بدن بڑھتا ہے اور چاہے کیسی ہی عمدہ غذا کھائی جائے مگر بدن کو نہیں لگتی۔ آدمی ہمیشہ دُبلا اور کمزور زرد رہتا ہے اور جب بڑھ جاتا ہے تو معدہ بھی خراب ہو جاتا ہے بھوک نہیں لگتی۔ اور جو کچھ کھایا جائے ہضم نہیں ہوتا۔ دست آجاتے ہیں قبض ہو جاتا ہے جریان کے مریض کو جب قبض بہت ہو جاتا ہے تو علاج بھی مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر دوائیں جریان کی قابض ہوتی ہیں اُن سے قبض بڑھتا ہے اور قبض سے جریان کو زیادتی ہوتی ہے اسواسطے اسکے علاج سے غفلت مناسب نہیں شروع ہی میں غور سے علاج کرلیں جریان کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ مزاج میں گرمی بڑھ کر خون اور منی میں حدت آجائے اسکی علامت یہ ہے کہ وہ قطرے جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتے ہیں بالکل سفید نہ ہوں بلکہ کسی قدر زردی مائل ہوں اور سوزش کے ساتھ نکلیں بلکہ پیشاب میں بھی جلن پیدا ہوتی ہو اور اَور علامات بھی خون کی گرمی کے موجود ہوں جیسے گرمی کے موسم میں جریان کو زیادتی ہونا اور سردی میں کم ہو جاتا یا سرد پانی سے نہانے سے آرام پانا۔

علاج:۔ یہ سفوف کھائیں گوند ببول۔ کتیرا۔ چینی گوند۔ طباشیر۔ کشتہ قلعی بست بہروزہ۔ دانہ الائچی خورد پھلی ببول۔ ستاور۔ تالمکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ موچرس۔ گوند نیم اندر جو شیریں سب تین تین ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ پونے چار تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز گائے کی تازی چھاچھ پاؤ بھر کے ساتھ پھانکیں۔ اگر گائے کی چھاچھ میسّر نہ ہو تو بھینس کی سہی اگر یہ بھی نہ ملے تو مصری کے شربت کے ساتھ کھائیں یہ سفوف سوزاک کے لئے بھی مفید ہے۔

پرہیز:۔ گائے کے گوشت اور جملہ گرم چیزوں سے جیسے میتھی۔ بینگن۔ مولی۔ گڑ تیل وغیرہ جریان کی اس قسم میں کسی قدر تُرشی کا استعمال چنداں مضر نہیں بشرطیکہ بہت پُرانا ہو گیا ہو۔

دوسرا سفوف:۔ نہایت مقوی اور سوزش پیشاب اور اس جریان کو مفید ہے جو گرمی سے ہو۔ چھوٹی مائیں۔ طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ تالمکھانہ۔ بیجبند۔ سُرخ گلاب۔ زیرہ دھنیا۔ پوست بیرون پستہ۔ دانہ الائچی خورد۔ چھالیہ کے پھول سب چھ چھ ماشہ۔ املی کے بیجوں کی گری دو تولہ کوٹ چھان کر برگد کے دودھ میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کر لیں پھر موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ ثعلب مصری سب چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ پیس کر ملا کر چھ چھ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز دودھ کی لسّی کے ساتھ پھانکیں

تیسرا سفوف:۔ گرم جریان کے لئے مفید ہے اور بھوک بڑھاتا ہے اور ممسک بھی ہے۔ ثعلب مصری۔ تخم خرفہ۔ کشتہ قلعی۔ بنسلوچن۔ کہربائے شمعی۔ گلنار۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ بہمن سُرخ سب چھ چھ ماشہ۔ مصطگی رُومی دو ماشہ۔ مازو۔ تخم ریحاں

تین تین ماشہ کوٹ چھان کر مصری چار تولہ آٹھ ماشہ پیس کر ملا کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا صبح اور ایک شام مصری کے شربت کے ساتھ پھانکیں۔

جریان کی دوسری قسم۔ وہ ہے کہ مزاج میں سردی اور رطوبت بڑھ کر پٹھے کمزور ہو کر پیدا ہو۔ علامت یہ ہے کہ مادہ منی نہایت رقیق ہو اور احتلام اگر ہو تو ہونے کی خبر بھی نہ ہو اور منی ذرا ارادہ سے یا بالکل بے ارادہ خارج ہو جاتی ہو۔

علاج:۔ یہ دوا کھائیں۔ اندر جو شیریں۔ سمندر پھل۔ تخم کونچ۔ تخم پیاز۔ تخم اٹنگن۔ عاقر قرحا۔ ریوند چینی سب ساڑھے دس دس ماشہ کوٹ چھان کر بیس پڑیاں بنالیں پھر ایک انڈا لیں اور سفیدی اسکی نکال ڈالیں اور زردی اسی میں رہنے دیں پھر ایک پڑیہ دوائی مذکور کی لے کر اس انڈے میں ڈالیں اور سوراخ آٹے سے بند کر کے بھوبل میں انڈے کو نیم برشت کر کے کھالیں اسی طرح بیس دن تک کھائیں۔

سفوف مغلظ منی اور ممسک:۔ سنگھاڑا خشک۔ گوند ببول چھ چھ ماشہ۔ مازو۔ مصطگی رومی تین تین ماشہ۔ نشاستہ۔ تالمکھانہ۔ ثعلب مصری چار چار ماشہ کوٹ چھان کر مصری ڈھائی تولہ ملا کر سفوف بنالیں اور پانچ ماشہ سے سات ماشہ تک تازے پانی کے ساتھ کھائیں اور اس قسم میں جوارش کمونی ایک تولہ ہر روز کھانا مفید ہے۔

ایک قسم جریان کی وہ ہے کہ گردہ بہت ضعیف ہو جائے اور چربی اسکی پگھل کر بصورت منی نکلنے لگے یہ حقیقت میں جریان نہیں ہے صرف جریان کے مشابہ ہونے سے اسکو جریان کہہ دیتے ہیں اسکی علامت یہ ہے کہ بعد پیشاب یا قبل پیشاب ایک سفید چیز بلا ارادہ نکلے اور مقدار بہت زیادہ ہو اور اسکے نکلنے سے ضعف بہت محسوس ہو نیز امراض گردہ پہلے سے موجود ہوں جیسے درد گردہ۔ پتھری۔ ریگ وغیرہ۔

علاج:۔ معجون لبوب کبیر بہت مفید ہے گردہ کو طاقت دیتی ہے اور ضعف باہ اور چربی پیشاب میں آنے کو دور کرتی ہے اور مقوی تمام بدن ہے نسخہ یہ ہے (قادری ۱۲ منہ) مغز پستہ، مغز فندق، مغز بادام شیریں، حبۃ الخضراء، مغز اخروٹ، مغز چلغوزہ، مغز حب الزلم۔ ماہی روبیان۔ خولنجان۔ شقاقل مصری، بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری زرد۔ تودری سرخ، سونٹھ، تل چھلے ہوئے، دارچینی قلمی، سب پونے نو نو ماشہ۔ بالچھڑ، ناگرموتھہ۔ لونگ۔ کبابہ، حب القلقل، تخم گاجر، تخم شلغم۔ تخم ترب۔ تخم پیاز، تخم اسپست، تخم بلیون اصیل، اندر جو شیریں۔ درونج عقربی۔ بزر کچور، سوا پانچ پانچ ماشہ، جوزبوا، جوزری۔ چھڑیلہ۔ پیپل ساڑھے تین تین ماشہ، ثعلب مصری، مغز نارجیل خشک، چڑوں کا مغز یعنی بھیجا، تخم خشخاش سفید ساڑھے سترہ سترہ ماشہ، سورنجان شیریں، بوزیدان، پودینہ سب سات سات ماشہ، عود غرقی ساڑھے چار ماشہ۔ زعفران، مصطگی رومی، تودری سفید سات سات ماشہ، مایہ قسترا عرابی پونے سات ماشہ۔ سب سینتالیس دوائیں ہیں کوٹ چھان کر شہد خالص ایک سو پانچ تولہ کا قوام کر کے ملالیں اور عنبر ساڑھے چار ماشہ

اور مشک اصلی سوا دو ماشہ پیس کر ملالیں اور ورق نقرہ پچیس عدد اور ورق طلا پندرہ عدد تھوڑے شہد میں حل کر کے خوب ملالیں اور چھ ماشہ ہر روز کھائیں یہ معجون نہایت مقوی اور باہ کو بڑھانے والی ہے مگر کسی قدر گرم ہے جن کے مزاج میں گرمی زیادہ ہو وہ اس دوسری معجون کو کھائیں اسکا نام معجون لبوب بارد ہے (قادری ۱۲ منہ)

معجون لبوب بارد، مغز بادام شیریں، تخم خشخاش سفید، مغز تخم خیارین ایک ایک تولہ۔ مغز تخم کدوئے شیریں، سونٹھ، خولنجان، شقاقل مصری دس دس ماشہ، مغز تخم خربزہ، تخم خرفہ چھ چھ ماشہ، کتیرا چار ماشہ، مغز چلغوزہ، تودری زرد، تودری سرخ، تخم گدر تخم ہلیون اصیل دو دو ماشہ کوٹ چھان کر ترنجبین خراسانی بائیس تولہ کا قوام کر کے ملالیں۔ خوراک سات ماشہ۔

معجون لبوب کا ایک اور نسخہ ہے اسکا نام معجون لبوب صغیر ہے قیمت میں کم اور نفع میں معجون لبوب کبیر کے قریب ہے۔ مقوی دماغ وگردہ ومثانہ اور دافع نسیان اور رنگ نکالنے والی اور منی پیدا کرنے والی ہے۔ مغز بادام شیریں، مغز اخروٹ، مغز پستہ مغز حبۃ الخضراء، مغز چلغوزہ، حب الزلم، مغز فندق، مغز نارجیل، مغز حب القلقل، تخم خشخاش سفید، تودری سرخ تودری سفید تل دھوئے ہوئے، تخم جرجیر، تخم پیاز، تخم شلغم، تخم اسپست اصیل، بہمن سفید، بہمن سرخ، سونٹھ، پیپل کبابہ، خرفہ، دار چینی قلمی، خولنجان، شقاقل مصری، تخم ہلیون اصیل سب ایک ایک تولہ (کل ستائیس دوائیں ہیں)

خوب کوٹ کر شہد اکیاسی تولہ میں ملالیں پھر سات ماشہ سے ایک تولہ تک کھائیں۔

ضعف باہ اور سرعت کا بیان

ضعف باہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خواہش نفسانی کم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ خواہش بدستور رہے مگر عضو مخصوص میں فتور پڑ جائے جس سے مجامعت پر پوری قدرت نہ رہے۔ بعض کو ان دونوں صورتوں میں سے ایک صورت پیش آتی ہے اور بعضوں میں دونوں جمع ہو جاتی ہیں جس کو صرف پہلی صورت پیش آئے اسکو کھانے کی دوا کی ضرورت ہے اور جن کو صرف دوسری صورت پیش آئے ان کو لگانے کی دوا کی احتیاج ہے اور اگر دونوں صورتیں جمع ہوں تو کھانے اور لگانے دونوں قسموں کی ضرورت ہے ضعف باہ کا بالکل صحیح باقاعدہ علاج طبیب ہی بہت غور کے ساتھ کر سکتا ہے اسلئے اقسام اور اسباب چھوڑ کر یہاں کثیر الوقوع قسمیں اور سہل سہل علاج لکھے جاتے ہیں۔

ضعف باہ کی پہلی صورت یعنی خواہش نفسانی کا کم ہو جانا۔ اسکے کئی سبب ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی بوجہ غذا خاطر خواہ نہ ملنے یا عرصہ تک بیمار رہنے یا کسی صدمے کے دبلا اور کمزور ہو جائے جب تمام بدن میں ضعف ہوگا تو قوت باہ

میں ضرور ضعف ہو جائے گا۔

علاج یہ ہے کہ غذا عمدہ کھائیں اور دل سے صدمہ اور رنج کو جس طرح ممکن ہو ہٹائیں اور سویا زیادہ کریں اور جب تک قوت بحال ہو عورت سے علیحدہ رہیں اور معجون لبوب کبیر اور معجون صغیر اور معجون لبوب بارد اس کے لئے نہایت مفید ہیں یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے ہیں ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دل کمزور ہو۔ اس کی علامت یہ ہے کہ ذرا سے خوف اور صدمے سے بدن میں لرزہ محسوس ہونے لگے اور مزاج میں شرم وحیا حد سے زیادہ ہو

علاج یہ ہے کہ دواء المسک اور مفرح دوائیں کھائیں اور زیادہ شرم کو تکلف کم کریں دواء المسک کا نسخہ بہشتی زیور حصہ نہم میں ص۸ پر گذر چکا ہے اور مفرح نسخے آگے آتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ دماغ زیادہ کمزور ہو جائے۔ علامت یہ ہے کہ مجامعت سے درد سر یا ثقل سماعت یا پریشانی حواس پیدا ہو

علاج قوت دماغ کے لئے حریرہ پئیں یا میوہ کھایا کریں۔

حریرہ کا نسخہ جو مقوی دماغ اور مغلظ منی اور مقوی باہ ہے۔ مغز تخم کدو ئے شیریں مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھا۔ مغز بادام شیریں سب چھ چھ ماشہ پانی میں پیس کر سنگھاڑے کا آٹا۔ ثعلب مصری پسی ہوئی چھ چھ ماشہ ملا کر گھی چار تولہ سے بگھار کر مصری سے میٹھا کر کے پیا کریں میوے کی ترکیب یہ ہے کہ ناریل اور چھوہارہ اور مغز بادام شیریں اور کشمش اور مغز چلغوزہ پاؤ پاؤ بھر اور پستہ آدھ پاؤ ملا کر رکھ لیں اور تین چار تولے ہر روز کھایا کریں اور اگر مرغوب ہو تو بھنے ہوئے چنے ملا کر کھائیں کہ نہایت مجرب ہے اور چند نسخے مقوی دماغ حلوے وغیرہ کے آگے آتے ہیں۔ ایک سبب خواہش نفسانی کے کم ہونے کا یہ ہے کہ گردہ میں ضعف ہو۔ یہ قسم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن کو کوئی مرض گردہ کا رہتا ہے جیسے پتھری ریگ وغیرہ۔

علاج اگر پتھری یا ریگ کا مرض ہو تو اسکا علاج باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور اگر پتھری یا ریگ کی شکایت نہ ہو تو گردے کی طاقت کے لئے معجون لبوب کبیر یا معجون لبوب صغیر یا معجون لبوب بارد کھائیں (طب اکبر ۱۲) یہ تینوں نسخے جریان کے بیان میں گذر چکے کبھی خواہش نفسانی کم ہونے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ یا جگر میں کوئی مرض ہوتا ہے علامت اسکی بھوک نہ لگنا اور کھانا ہضم نہ ہونا ہے اسکا علاج بھی باقاعدہ طبیب سے کرائیں اور ان امراض سے صحت ہو جانے کے بعد معجون زرعونی کھائیں اسکا نسخہ آگے آتا ہے۔

ضعف باہ کی چند دواؤں اور غذاؤں کا بیان

حلوہ مقوی باہ اور مغلظِ منی دافع سرعت مقوی دل و دماغ و گردہ

ثعلب مصری دو تولہ۔ چھوارہ آدھ پاؤ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ شقاقل مصری۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سیب ولایتی عمدہ کدوکش میں نکالے ہوئے آدھ سیر۔ ان سب کو گائے کے پانچ سیر دودھ میں پکائیں کہ کھویا ہو جائے پھر آدھ سیر گھی میں بھون لیں کہ پانی بالکل نہ رہے اور سرخ ہو جائے پھر بیس انڈوں کی زردی کو علیحدہ ہلکا سا جوش دے کر ملالیں اور خوب ایک فات کر لیں پھر کچی کھانڈ ڈیڑھ سیر ڈال کر ایک جوش دے لیں کہ حلوا بن جائے گا پھر ناریل اور پستہ اور مغز بہدانہ چار چار تولہ۔ مغز بادام شیریں پانچ تولہ۔ مغز فندق دو تولہ خوب کوٹ کر ملالیں۔ اور جوزبوا جوتری چھ چھ ماشہ۔ زعفران دو ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑا چار تولہ میں کھرل کر کے خوب آمیز کر لیں خوراک دو تولہ سے چھ تولہ تک۔ جس کو انڈا موافق نہ ہو نہ ڈالے۔

حلوہ مقوی باہ

مقوی معدہ بھوک لگانیوالا رافع خفقان مقوی دماغ چہرہ پر رنگ لانیوالا

سوجی پاؤ بھر۔ گھی آدھ سیر میں بھونیں پھر مصری آدھ سیر ملا کر حلوا بنالیں پھر بنسلوچن۔ دانہ الائچی خورد۔ دار چینی قلمی چھ چھ ماشہ۔ گاؤزبان۔ گل گاؤزبان ایک ایک تولہ۔ ثعلب مصری چار تولہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں تین تولہ مغز نارجیل۔ مغز تخم کدوئے شیریں چار چار تولہ خوب کوٹ کر ملالیں اور مشک ڈیڑھ ماشہ، زعفران ایک ماشہ عرق کیوڑہ چار تولہ میں پیس کر ملالیں اور چاندی کے ورق تین ماشہ تھوڑے شہد میں حل کر کے سارے حلوے میں خوب ملالیں اور دو تولہ سے چار تولہ تک کھائیں اگر کم قیمت کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں۔ یہ حلوا زچہ عورتوں کو بھی بہت موافق ہے یہ حلوہ ضعفِ باہ کی اس قسم میں بھی مفید ہے جو ضعفِ قلب سے ہو۔

گاجر کا حلوا مقوی باہ مغلظ منی مقوی دل و دماغ فربہی لانیوالا دافع سرعت و مقوی گردہ۔ گاجر دیسی سرخ رنگ تین سیر چھیل کر ہڈی دور کر کے کدوکش میں نکالیں اور مغز نارجیل اور چھوارہ پاؤ پاؤ بھر ان دونوں کو بھی کدوکش میں نکال لیں۔ پھر ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ سب دو دو تولہ کوٹ چھان کر ان سب کو گائے کے دودھ چار سیر میں پکائیں کہ کھویا سا ہو جائے پھر ایک سیر گھی میں بھونیں اور شکر سفید دو سیر ڈال کر حلوا بنالیں

پھر گوند ناگوری چار تولہ کشتہ قلعی۔ جوزبوا۔ جوتری چھ چھ ماشہ۔ اندر جو شیریں۔ ستاور دو دو تولہ الائچی خورد چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور مغز بادام شیریں مغز پستہ مغز تخم کدوئے شیریں پانچ پانچ تولہ کوٹ کر ڈالیں اور زعفران تین ماشہ مشک خالص ڈیڑھ ماشہ عرق کیوڑہ میں حل کر کے خوب آمیز کرلیں۔ خوراک دو تولہ سے پانچ تولہ تک۔ اگر قیمت کم کرنا ہو تو مشک نہ ڈالیں یہ حلوا بھی ضعفِ باہ کی اس قسم میں جو ضعفِ قلب سے ہو مفید ہے۔

گھیکوار کا حلوا مقوی باہ و مغلظ منی نافع درد کمر و درد ریحی۔ سنگھاڑے کا آٹا مغز گھیکوار آدھ آدھ سیر۔ گھی آدھ سیر میں بھونیں۔ اور سفید شکر آدھ سیر ملا کر حلوا کرلیں اور چار تولہ روز چالیس دن تک کھائیں۔ یہ حلوا اُن لوگوں کے لئے ہے جن کے مزاج میں بہت سردی ہو یا جوڑوں میں درد رہتا ہو یا فالج یا لقوہ کبھی ہوچکا ہو۔ سرد مزاج عورتوں کے لئے بیحد مفید ہے

بعض لوگوں کو سرعتِ انزال کی شکایت بہت زیادہ ہوجاتی ہے اسمیں علاوہ اور خرابیوں کے ایک یہ بھی نقصان ہے کہ اولاد نہیں ہوتی وہ اس گولی کو استعمال کریں۔ طباشیر۔ مصطگی رُومی۔ جدوار۔ جوتری۔ دارچینی قلمی۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ بہمن سُرخ۔ بہمن سفید۔ درونج عقربی۔ پوست بیرون پستہ۔ نشاستہ۔ کچلہ مدبّر۔ کشتہ فولاد۔ مغز چلغوزہ۔ سونٹھ۔ بزرالبنج سفید سب چار چار رتی۔ ماہی دبیال تین ماشہ۔ مغز بادام شیریں ایک دانہ۔ زعفران دو رتی خوب باریک پیس کر افیون خالص ساڑھے چار ماشہ پانی میں گھول کر ادویہ مذکورہ ملالیں پھر مشک خالص دو رتی۔ عنبر خالص دو رتی۔ ورق نقرہ سات عدد۔ ورق طلا ساڑھے تین عدد کھرل کر کے خوب ملالیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی تین گھنٹہ قبل مجامعت سے کھائیں۔ اگر دُودھ موافق ہو دُودھ کے ساتھ ورنہ ایک گھونٹ پانی کے ساتھ۔ جن کو نزلہ زکام اکثر رہتا ہو وہ زکام سے آرام ہونے کے بعد چند روز تک ایک گولی ہر روز بوقت صبح کھاتے رہیں تو آئندہ زکام نہ ہو اور اگر افیون کھانے والا افیون چھوڑ کر چند روز اسے کھاتے تو افیون کی عادت چھوٹ جاتی ہے پھر بتدریج اسکو بھی چھوڑ دے۔

دوسری کم قیمت گولی مانع سرعت۔ عاقرقرحا۔ مازوئے سبز چھ چھ ماشہ دانہ الائچی کلاں دو تولہ۔ تخم ریحان تین تولہ۔ مصطگی رُومی ایک تولہ کوٹ چھان کر پانی سے گوندھ کر دو دو ماشہ کی گولیاں بنالیں۔ پھر تین گولی مجامعت سے دو تین گھنٹے پہلے گائے کے دُودھ کے ساتھ کھائیں۔

غذا مقوی باہ اور مغلظ منی۔ (قانون جلد ۲) اُڑد کی دال پاؤ بھر لیں اور پیاز کا عرق اسمیں ڈالیں کہ اچھی طرح تر ہوجائے۔ ایک رات بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کرلیں اسی طرح تین دفعہ تر و خشک کر کے چھلکے دُور کر کے رکھ لیں پھر ہر روز پونے دو تولہ اس دال میں سے لیکر پیس کر کچی کھانڈ پونے دو تولہ اور گھی پونے دو تولہ ملا کر بلا پکائے ہوئے کھایا کریں چالیس دن کھائیں اور عورت سے علیحدہ رہیں پھر اثر دیکھیں جریان کے واسطے بھی ازبس مفید ہے۔

غذا مقوی باہ مولد منی دافع درد کمر مقوی گردہ: عمدہ گائے کا گھی اور گائے کا دودھ اور پستے کا تیل پاؤ پاؤ بھر لیں اور ملا کر پکائیں یہاں تک کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ایک صاف برتن میں رکھ لیں اور ہر روز صبح کو دو تولے سے چار تولہ تک کھایا کریں

غذا مقوی باہ و گردہ مولد منی اور قریب باعتدال: چنے عمدہ بڑے دانہ کے لیں اور پیاز کے پانی میں بھگوئیں اور سایہ میں خشک کریں اسی طرح سات دفعہ اور کم از کم تین دفعہ کر کے پیس کر مصری ہم وزن ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ صبح کو اور چھ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ سرد مزاجوں کے لئے: پیاز کا پانی نچوڑا ہوا پاؤ بھر شہد خالص پاؤ بھر ملا کر پکائیں کہ پاؤ بھر رہ جائے پھر ڈیڑھ تولہ سے تین تولہ تک گرم پانی یا چائے کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں۔

غذا مقوی باہ و مقوی بدن مولد منی اور فربہی لانیوالی: مغز حب القلقل مغز بادام شیریں مغز فندق مغز اخروٹ پانچ پانچ تولہ مغز نارجیل مغز چلغوزہ سات سات تولہ سب کو الگ الگ کوٹیں پھر اڑسٹھ تولہ قند سفید کا گاڑھا قوام کریں اور ایک ماشہ مشک خالص اور تین ماشہ زعفران عرق کیوڑہ میں حل کر کے اسی قوام میں ملا کر مغزیات مذکورہ بالا خوب ملا لیں اور ڈیڑھ تولہ ہر روز کھایا کریں اگر کم قیمت کرنا ہو مشک نہ ڈالیں۔

حلوہ مقوی باہ و معدہ: چنے عمدہ پاؤ بھر لیں اور پیاز کے پانی میں یا خالص پانی میں بھگوئیں جب پھول جائیں گائے کے گھی میں یا کسی گھی میں خفیف بھون لیں پھر برابر ان کے چلغوزہ لیں اور دونوں کو کوٹ کر اتنے شہد میں ملا لیں کہ جس میں گندھ جائے پھر مصطگی رومی اور دار چینی قلمی ایک ایک تولہ باریک پیس کر ملا لیں اور سینی میں ڈال کر جمائیں اور قتلیاں کاٹ کر رکھ لیں اور دو تولہ سے پانچ تولہ تک کھایا کریں۔

دوا کم خرچ مقوی باہ: چنے عمدہ بڑے بڑے چھانٹ کر دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر رکھیں صبح کو چنے پانی میں سے نکال کر ایک ایک کر کے کھا لیں بعد ازاں وہ پانی شہد میں ملا کر پی لیں بعض لوگوں کو اس سے بے حد نفع ہوا۔

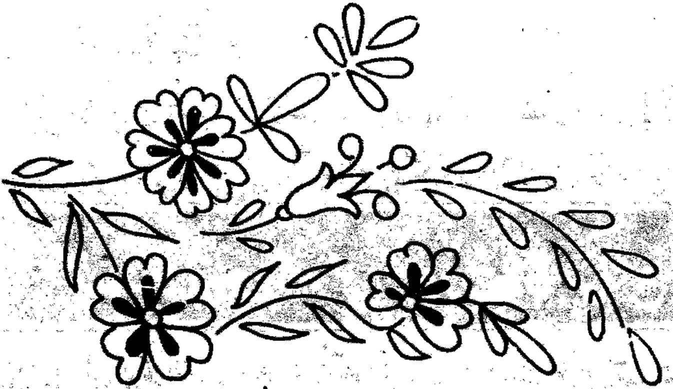

بطور اختصار چند مقوّی باہ غذاؤں کا بیان

گوشت مرغ۔ گوشت گوسفند نر فربہ۔ پرندوں کا گوشت۔ نیم برشت انڈا۔ خاصکر دارچینی اور کالی مرچ اور خولنجان کے ساتھ یا نمکِ سلیمانی کے ساتھ مچھلی کے انڈے۔ چڑوں اور کبوتروں کے سر۔ گھی دُودھ۔ دُودھ چاول۔ انڈوں کا خریزہ یعنی خاگینہ

معجون زرعونی کا نسخہ۔ کالی مرچ۔ پیپل۔ سونٹھ۔ خرفہ۔ دارچینی قلمی، لونگ ایک ایک ماشہ۔ تودری سُرخ۔ تودری سفید۔ بہمن سفید۔ بہمن سرخ۔ بوزیدان۔ اندر جو شیریں۔ قسط شیریں۔ ناگرموتھہ۔ بالچھڑ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد خالص ساڑھے بارہ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور ایک تولہ روز کھایا کریں۔ یہ معجون طبیعت میں جوش پیدا کرتی ہے اور جسکو پیشاب زیادہ آتا ہو اسکو بیحد مفید ہے۔

معجون مقوی باہ مولد منی مقوی اعصاب و دماغ :۔ مغز پستہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز بادام شیریں۔ مغز اخروٹ۔ مغز فندق۔ انجیر۔ مغز نارجیل۔ حب السمنہ۔ تخم خشخاش سفید ایک ایک تولہ۔ کشمش پانچ تولہ۔ خوبانی چھ ماشہ خوب کوٹ کر مرہم سا کر کے رکھ لیں پھر بہدانہ دو تولہ۔ حب القرطم تین تولہ۔ بنولہ تین تولہ۔ ان تینوں کو کچل کر آدھ سیر پانی میں پکائیں۔ جب خوب جوش آجائے مل کر چھان کر شہد چوبیس تولہ۔ قند سفید اڑتالیس تولہ اور وہ پسے ہوئے میوے ملا کر شربت سے گاڑھا قوام کرلیں پھر شقاقل مصری، خولنجان۔ ستاور۔ بچ قلمی ایک ایک تولہ۔ بسباسہ۔ لونگ۔ جائفل۔ عاقرقرحا۔ بالنگنی چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں پھر چاندی کے ورق ڈیڑھ ماشہ سونے کے ورق چھ رتی یا گنتی میں بیس عدد ذرا سے شہد میں خوب حل کر کے ملالیں خوراک ایک تولہ ہر روز دُودھ کے ساتھ یا بلا دُودھ کے۔ یہ معجون قریب باعتدال ہے ہر مزاج کے موافق ہے اگر اسمیں ایک ماشہ کشتہ فولاد اور ایک ماشہ کچلہ مدبر اور ملالیں اور ایک تولہ ہر روز ایک مربہ آملہ کے ساتھ کھائیں اور اوپر سے عرق کیوڑہ چار تولہ پئیں اور غذا صبح کو انڈے کا خاگینہ اور شام کو فرینی جس میں چھوارے بھی پڑے ہوں کھایا کریں اسی طرح ایک چلہ پورا کرلیں اور عورت سے علیحدہ رہیں تو بیرون از قیاس نفع دیکھیں یہ معجون مقوی قلب بھی بہت ہے اسلئے اس ضعف باہ کو بھی مفید ہے جو ضعفِ قلب سے ہو۔

معجون مقوی باہ مولد منی اور کم قیمت بھُونے اور چھلے ہوئے چنوں کا آٹا انڈے کی زردی پانچ عدد پانی میں پکائے جب حلوا سا ہو جائے گائے کا گھی یا جو گھی ملجائے پانچ تولہ۔ شہد خالص پانچ تولہ ملا کر معجون کا سا قوام کرلیں اور چار تولہ روز کھایا کریں مجرب ہے

ضعف باہ کی دوسری صورت کا بیان

وہ یہ کہ خواہش نفسانی بحال خود ہو مگر عضو تناسل میں کوئی نقص پڑ جائے اسوجہ سے جماع پر قدرت نہ ہو اس کی کئی صورتیں

ہیں ایک یہ کہ صرف ضعف اور ڈھیلا پن ہو۔

علاج یہ ہے کہ یہ طلا بنالیں اور حسبِ ترکیب مندرجہ لگائیں، ہڑتال طبقی، سنکھیا سفید، میٹھا تیلیا، نوشادر چاروں دوائیں دو دو تولہ لیں اور خوب باریک پیس کر گائے کے خالص گھی پاؤ بھر میں ملائیں اور پارہ دو تولہ اسمیں خوب حل کرلیں پھر لوہے کے کڑچھے میں ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں یہاں تک کہ دوائیں جل کر کوئلہ ہوجائیں پھر اوپر اوپر کا گھی نتھار کر چھان کر شیشی میں رکھ لیں پھر بوقتِ شب اسمیں پھریری ڈبو کر ہلکا ہلکا عضوِ تناسل پر لگائیں اس طرح کہ حشفہ یعنی سپاری اور نیچے کی جانب جسے سیون کہتے ہیں بچی رہے اور اوپر سے بنگلہ پان اور اگر نہ ملے تو دیسی پان ذرا گرم کرکے لپیٹ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں سات روز یا چودہ روز یا اکیس روز ایسا ہی کریں اور زمانہ استعمال تک ٹھنڈے پانی اور جماع سے پرہیز رکھیں اور اگر اس کے استعمال کے زمانہ میں روٹی اور پنیر غذا رکھیں تو بیحد مفید ہے اس طلاء سے تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور آبلہ وغیرہ کچھ نہیں ہوتا بعضوں کو بالکل بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر کسی کو اتفاقاً تکلیف ہو تو ایک دو دن کو ناغہ کریں یا کافور گائے کے مسکہ میں ملا کر مل دیں اور ایک صورت یہ ہے کہ عضوِ تناسل میں خم پڑ جائے اسکا علاج یہ ہے کہ پہلے گرہ کے نرم کرنے کی تدبیر کرلی جاوے بعد ازاں قوت کی۔

نرم کرنے کی دوا یہ ہے۔ بیخ سوسن چھ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پکائیں جب خوب جوش ہوجائے مل کر چھان کر روغن بابونہ دو تولہ ملا کر پھر پکائیں کہ پانی جل کر تیل رہ جائے۔ پھر مرغی کی چربی بطخ کی چربی گائے کی نلی کا گودا موم زرد دو دو تولہ ملا کر آگ پر رکھ کر ایک ذات کرلیں اور شیشی میں حفاظت سے رکھ لیں پھر صبح کے وقت گرم کرکے عضوِ تناسل پر ملیں اور ہاتھ سے سیدھا کریں اور آدھ گھنٹے کے بعد گل بابونہ اکلیل الملک بنفشہ چھ چھ ماشہ آدھ سیر پانی میں پکا کر چھان کر اس پانی سے دھاریں تین چار دن یا ایک ہفتہ غرض جب تک کجی دور ہو اسکو استعمال کریں پھر قوت کے واسطے وہ طلاء جو پہلی قسم میں گذر چکا ہے بترکیب مذکور لگائیں نہایت مجرب ہے۔

اور یہ طلاء بھی مفید ہے۔ مغز تخم کرنجوہ۔ جائفل، لونگ، عاقر قرحا دو دو ماشہ باریک پیس کر سینڈھ کے دودھ سے گوندھ کر گولیاں بنالیں پھر وقت ضرورت ذرا سی گولی تین چار بوند چنبیلی کے تیل میں گھس کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان گرم کرکے باندھ دیں ایک ہفتہ یا چودہ دن ایسا ہی کریں۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ عضوِ تناسل جڑ میں سے پتلا اور آگے سے موٹا ہوجاتا ہے یہ مرض اکثر جلق یا لواطت سے پیدا ہوجاتا ہے۔

علاج مینڈک کی چربی سوا تولہ۔ عاقر قرحا ساڑھے دس ماشہ۔ گائے کا گھی ساڑھے تین تولہ۔ اول گھی کو گرم کریں پھر چربی ملا کر تھوڑی دیر تک آنچ پر رکھ کر اتار لیں اور عاقر قرحا باریک پیس کر ملا کر ایک گھنٹہ تک خوب حل کریں کہ مرہم سا

ہو جائے۔ پھر نیم گرم لیپ کر کے پان رکھ کر کچے سوت سے لپیٹ دیں رات کو لپیٹیں اور صبح کو کھول ڈالیں ایک ہفتہ تک ایسا ہی کریں

تنبیہ:۔ مینڈک دریائی لینا چاہیئے کیونکہ خشکی کے مینڈک کی چربی ناپاک ہے استعمال اسکا جائز نہیں۔ دریائی کی پہچان یہ ہے کہ اس کی انگلیوں کے بیچ میں پردہ ہوتا ہے جیسا بط کی انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اگر دریائی ملنا دشوار ہو تو بجائے اسکی چربی کے روغن زیتون یا روغن بلسان یا گائے کی چربی یا مرغی کی چربی یا بط کی چربی ڈالیں۔

اس مرض کے واسطے سینک کا نسخہ:۔ ہاتھی دانت کا برادہ ۲ دو تولہ مالکنگنی کالے تل نو نو ماشہ آنبہ ہلدی ایک تولہ ہیدہ لکڑی مصطگی رومی دارچینی قلمی، عاقر قرحا تین تین ماشہ، لونگ دو ماشہ، تج پانچ ماشہ کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھ کر تل کے تیل میں بھگو کر گرم کر کے سینک کریں ایک ہفتہ یا کم از کم تین دن سینک کریں اگر ایک پوٹلی تین دن کام آسکتی ہے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ پہلے ایک ہفتہ وہ لیپ کریں جسمیں مینڈک کی چربی ہے اسکے بعد ایک ہفتہ یا تین دن یہ سینک کریں اگر کچھ کسر باقی رہے تو ایک ہفتہ یا چودہ دن وہ طلا لگائیں جو پہلی قسم میں گذرا جسمیں نوشادر اور پارہ بھی ہے تیسری قسم ضعف باہ کی یہ ہے کہ خواہش نفسانی بھی کم ہو اور عضو میں بھی فرق ہو اسکے لئے کھانے کی دوا کی بھی ضرورت ہے اور لگانے کی بھی کھانے کی دوائیں قسم اول میں اور لگانے کی قسم دوم میں بیان ہوئیں غور کر کے ان ہی میں سے نکال لیں۔

چند کام کی باتیں

باہ کی دوائیں بسا اوقات ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں کچلہ یا اور زہریلی دوا ہوتی ہے لہذا احتیاط رکھیں کہ مقدار سے زیادہ نہ کھائیں اور ایسی جگہ نہ رکھیں جہاں بچوں کا ہاتھ پہنچ جائے مبادا کوئی کھالے خاصکر طلا وغیرہ خارجی استعمال کی دواؤں میں ضرور اسکا خیال رکھیں کیونکہ طلے بہت کم زہر سے خالی ہوتے ہیں۔ طلاء کی شیشی پر اسکا نام بلکہ لفظ (زہر) ضرور لکھ دیں۔ اگر کوئی غلطی سے کھانے کی زہریلی دوا یا طلا کھالے تو سب سے بہتر یہ ہے کہ جس سے وہ دوا یا طلا منگایا ہو اس سے دریافت کریں کہ یہ کونسا زہر تھا پھر طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔

کثرتِ خواہشِ نفسانی کا بیان

بعض دفعہ اس خواہش کے کم کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اسواسطے یہ علاج بھی لکھا جاتا ہے۔ اگر خواہشِ نفسانی کی زیادتی بوجہ جوش جوانی اور تجرّد کے ہو تو سب سے عمدہ علاج شادی کرنا ہے اور اگر میسر نہ ہو تو یہ دوا کھائیں تخم کاہو تخم خرفہ پینتیس ماشہ۔ دھنیا ساڑھے دس ماشہ۔ گلنار۔ گل نیلوفر گل سرخ سات سات ماشہ۔ کافور ایک ماشہ کوٹ چھان کر اسبغول مسلّم ساڑھے دس ماشہ ملا کر سفوف بنالیں اور نو ماشہ ہر روز کھائیں اور سیسے کا ایک ٹکڑا کمر پر گردہ کی جگہ باندھیں اور

ترش چیزیں زیادہ کھائیں اور ٹھنڈے پانی سے نہایا کریں بعض لوگوں کو یہ مرض ہوتا ہے کہ اگر جماع کا اتفاق ہو تو بعد ضعف ہو جاتا ہے یا احتلام کی کثرت ہوتی ہے یا خفیف سا بخار آنے لگتا ہے اور دماغ پریشان ہوتا ہے ان کا علاج یہ ہے کہ پہلے تولید منی کی کمی کی کوشش کریں بعد ازاں قوت اور غلظت کی اس طرح کہ پہلے وہ سفوف کھائیں جو گرم جریان کے علاج میں بیان ہوا جس میں پہلی دوا گوند ببول ہے اور گائے کی چھاچھ کے ساتھ کھایا جاتا ہے اس میں تخم خرفہ تخم کاہو گلِ نیلوفر تخم خیارین تین تین ماشہ اور بڑھا لیں اور کم از کم ایک ماہ تک جماع سے بالکل پرہیز رکھیں اگرچہ اس اثنا میں جریان کی یا کثرتِ احتلام کی شکایت پیدا ہو بعد ایک ماہ کے غلظت اور قوت کے لئے معجون لبوب بارد یا گاجر کا حلوا مقوی کھائیں۔ ان کے نسخے ضعفِ باہ کے بیان میں گذر چکے ہیں۔

کثرتِ احتلام

یہ کبھی گرمی سے ہوتا ہے کبھی سردی سے۔ اسکا علاج وہی ہے جو جریان کا تھا۔ جریان کے باب میں سے غور کر کے نکال لیں اور سوتے وقت سیسے کا ٹکڑا کمر میں گردوں کے برابر باندھنا مجرب ہے۔

فائدہ: جماع فعلِ طبعی ہے اور بقائے نسل کے لئے ضروری ہے مگر کثرت اسکی اتنے امراض پیدا کرتی ہے ضعفِ بصر۔ ثقلِ سماعت۔ چکر۔ رعشہ۔ دردِ کمر۔ درد گردہ۔ کثرتِ پیشاب ضعفِ معدہ ضعفِ قلب خصوصاً جسکو ضعفِ بصر یا ضعفِ معدہ یا سینے کا کوئی مرض ہو اسکو جماع نہایت مضر ہے۔ غذا سے کم از کم تین گھنٹے کے بعد جماع کا عمدہ وقت ہے اور زیادہ پیٹ بھرے پر اور بالکل خلو اور تکان میں مضر ہے اور بعد فراغت فوراً پانی پی لینا سخت مضر ہے خصوصاً اگر ٹھنڈا ہو۔ (کل ذلک من الطب الاکبر والقانون ۱۲ منہ)

فائدہ: جس کو کثرتِ جماع سے نقصان پہنچا ہو وہ سردی اور گرمی سے بچے اور سونے میں مشغول ہو اور خون بڑھانے اور خشکی دور کرنے کی تدبیر کرے مثلاً دودھ پیتے یا حلوائے گاجر کھاتے یا نیمبرشت انڈا یا گوشت کی یخنی استعمال کرے اگر ہاتھ پیروں میں رعشہ محسوس ہو تو دماغ اور کمر پر بلکہ تمام بدن پر چمبیلی کا تیل یا بابونہ کا تیل ملے اور رعشہ کے لئے یہ دوا مفید ہے۔ شہد دو تولہ لے کر چاندی کے ورق تین عدد اس میں خوب حل کر کے چاٹ لیا کریں۔ جسکو جماع سے ضعفِ بصارت ہو گیا ہو وہ دماغ پر بکثرت روغن بادام یا روغنِ بنفشہ یا روغن چمبیلی ملے اور آنکھ پر بالائی باندھے اور گلاب ٹپکائے اگر ہمیشہ بعد جماع کوئی مقوی چیز جیسے دودھ یا حلوائے گاجر یا انڈا کھا لیا کریں یا ماء اللحم پی لیا کریں اور ان تدابیر کے پابند رہیں جو ابھی ذکر ہوئیں تو ضعف کی نوبت بھی نہ آئے اور رعشہ وغیرہ کوئی مرض پیدا نہ ہو۔ اس بارے میں سب سے عمدہ دودھ ہے جیسیں

سونٹھ کی ایک گرہ یا چھوارے اُدھا لیے گئے ہوں۔

فائدہ:۔ امساک کی زیادہ ہوس اخیر میں نقصان لاتی ہے خصوصاً اگر کچلا یا دھتورا وغیرہ زہریلی دوائیں کھائی جائیں امساک کے لئے وہ گولی کافی سمجھیں جو سُرعت کے بیان میں مذکور ہوئیں جس میں سونے کے ورق بھی ہیں۔

چند متفرق نسخے

طلاء مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا:۔ یہ چھونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے لائیں اور ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں ڈالتے جائیں پھر شیشی میں رکھ کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن رات بکرے کی مینگنیوں میں دفن کریں پھر نکال کر خوب رگڑیں کہ چھونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں۔ ترکیب ملنے کی یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کر چھوڑ دیں پندرہ بیس روز ایسا ہی کریں

دوا مجفف رطوبت و مضیق مازو دو ماشہ شگوفہ اذخر ایک ماشہ کوٹ چھان کر ایک کپڑا گلاب میں بھگو کر اس دوا سے آلودہ کر کے استعمال کریں۔

لڈو مقوی باہ۔ چھوارے چنے بھنے ہوئے پاؤ پاؤ بھر کوٹ چھان کر پیاز کے پانی سے گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنالیں اور ایک صبح اور ایک شام کھالیا کریں چھوارے کو مع گٹھلی کے کوٹیں یا گٹھلی علیحدہ نکال کر آٹا کر کے ملالیں۔

معجون نہایت مقوی باہ شہد پینتیس ۳۵ تولہ کا قوام کریں۔ بیضۂ مرغ بیس ۲۰ عدد اُبال کر اُن کی زردی نکال لیں اور سفیدی پھینک دیں پھر زردی کو اس شہد میں ملا کر خوب حل کریں کہ معجون سی ہو جائے۔ پھر عاقرقرحا، لونگ، سونٹھ ہر ایک پونے چونتیس ماشہ کوٹ چھان کر ملالیں اور ایک تولہ ہر روز کھالیا کریں۔

آتشک کا بیان

یہ نہایت خبیث مرض ہے۔ اسمیں پیشاب کے مقام پر اور اسکے آس پاس آبلے یا زخم ہو جاتے ہیں اور بہت سوزش ہوتی ہے اسکے آبلے پھیلاؤ میں زیادہ اور اُبھار میں کم ہوتے ہیں اور زخموں کے آس پاس نیلا پن یا اودا پن ہوتا ہے۔ اکثر پہلے یہ زخم پیشاب کے مقام سے شروع ہوتے ہیں پھر تمام بدن میں ہوتے جاتے ہیں اسکے ساتھ گٹھیا بھی ہو جاتی ہے یہ مرض کبھی کبھی پُشت تک چلا جاتا ہے اسکے لئے ایک ہفتہ تک یہ دوا پئیں افتیمون پوٹلی میں باندھا ہوا، مہندی خشک، منڈی، بُرادہ چوب چینی، عشبہ، برہم ڈنڈی، ہرن کھری سب پانچ پانچ ماشہ برگ شاہترہ، بیخ حنظل، بسفائج فستقی چھ چھ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد،

پوست ہلیلہ کابلی نو نو ماشہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں پکائیں جب آدھا رہ جائے چھان کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ اگر گنٹھیا بھی ہو تو اسی میں سورنجان شیریں تین ماشہ اور بڑھا لیں اگر اس سے دست آویں تو غذا کھچڑی کھاویں ورنہ شوربہ چپاتی بعد سات دن کے یہ گولی کھائیں مغز جمال گوٹہ دودھ میں پکایا ہوا اور بیج کا پردہ نکالا ہوا۔ پرانا ناریل، پرانا چھوہارہ سب ایک ایک ماشہ، پرانا گڑ ڈیڑھ ماشہ خوب باریک پیس کر جب مرہم سا ہو جاتے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولی روز بوقت صبح تازے پانی کے ساتھ کھائیں اس سے دست ہوں گے ہر دست کے بعد بھی تازہ پانی پئیں اگلے دن گولی نہ کھائیں بلکہ یہ دوا پئیں۔ لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر پئیں۔ پھر تیسرے دن گولی حسب ترکیب مذکور کھائیں اور چوتھے دن ٹھنڈائی اور پانچویں دن گولی اور چھٹے دن ٹھنڈائی استعمال کریں اور احتیاطاً مناسب ہے کہ ساتویں اور آٹھویں دن بھی ٹھنڈائی پی لیں۔ غذا ان آٹھ دنوں میں سوائے کھچڑی یا ساگو دانہ کے اور کچھ نہ ہو۔ اسکے بعد مہینہ بیس روز یہ عرق پئیں۔ چوب چینی برادہ کی ہوئی عشبہ پانچ پانچ تولہ۔ برگ شاہترہ، چرائتہ، سرکھوکا، دانہ الائچی خورد، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، نیل کنٹھی برمنڈی، برادہ صندلین دو دو تولہ، سنا مکی تین تولہ رات کو پانچ سیر پانی میں بھگو رکھیں اور صبح کو دو سیر دودھ گائے کا ڈال کر عرق ساڑھے پانچ سیر کشید کرلیں اور تین دن رکھنے کے بعد چھ تولہ ہر روز شربت عناب دو تولہ ملا کر پیا کریں ان تدبیروں سے آتشک کے زخم بھی بلا خارجی دوا کے بھر جاتے ہیں اور اگر خارجی دوا کی ضرورت ہو تو یہ مرہم لگائیں۔ چھالیہ کچلہ پونے چار چار تولہ کتھا پاپڑیا ساڑھے آٹھ ماشہ، دانہ الائچی کلاں سوا تولہ۔ مردار سنگ، سنگ جراحت، مرچ سیاہ سوا چار چار ماشہ، نیلا تھوتھا ساڑھے آٹھ رتی، دھوانسہ بھڑ بھونجے کے یہاں کا تین ماشہ سب دواؤں کو اسطرح بھونیں کہ جل نہ جائیں پھر باریک پیس کر گائے کے گھی اکتیس تولہ میں ملا کر کافور سوا چار ماشہ پیس کر ملالیں اور زخموں پر لگائیں یہ مرہم چھاجن کے لئے نہایت مفید ہے۔

فائدہ:۔ آتشک والے کو زیادہ گرم چیزوں سے جیسے گائے کا گوشت، تیل، بینگن، ملیٹھی وغیرہ ہمیشہ کو پرہیز چاہیئے اور زیادہ ٹھنڈی چیزیں بھی جیسے تربوز، ککڑی وغیرہ بھی کم کھائے اور چنا بہت مفید ہے۔

سوزاک کا بیان

پیشاب کے مقام میں اندر زخم پڑ جانے کو سوزاک کہتے ہیں اسکا علاج شروع میں آسانی سے ہو سکتا ہے اور پرانا ہو جانے کے بعد نہایت دشوار ہے۔

علاج:۔ پہلے زخم کے صاف ہونے کی بعد ازاں بھرنے کی تدبیریں کریں اسطرح کہ ارنڈی کا تیل چار تولہ دودھ میں ملا کر

شکر سے میٹھا کر کے پئیں اور ہر دست کے بعد گرم پانی پئیں دوپہر کو ساگو دانہ دُودھ میں پکا ہوا، شام کو دُودھ چاول کھائیں اگلے دِن یہ ٹھنڈائی پئیں۔ لُعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ، تخم خرفہ پانچ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ حل کرکے پئیں اور اگر بہروزہ کا تیل ملجائے تو دو بوند وہ بھی بتاشہ میں کھائیں۔ تیسرے دِن پھر ارنڈی کا تیل بموجب ترکیب مذکورہ اور چوتھے دِن ٹھنڈائی اور پانچویں دِن پھر ارنڈی کا تیل اور چھٹے دن ٹھنڈائی پئیں۔ غذا برابر ساگو دانہ اور دُودھ چاول رہے۔

تینوں مسہلوں کے بعد یہ سفوف کھائیں۔ شورہ قلمی تین تولہ، سنگجراحت، مغز تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم کاسنی، خار خسک، نشاستہ نو نو ماشہ، گل ارمنی، صمغ عربی، ریوند چینی، حب کاکنج، ست بہروزہ، مغز تخم تربوز، دم الاخوین چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ گیارہ تولہ ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ایک پڑیا کھا کر اوپر سے تخم خیارین پانچ ماشہ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری بارد دو تولہ ملا کر پئیں۔ پندرہ دن یا کم از کم ہفتہ بھر کھائیں۔ غذا دودھ چاول یا ٹھنڈی ترکاریاں اور گوشت ہو بعد ازاں یہ سفوف کھائیں اگر کچھ ضرورت باقی رہی ہو طباشیر، گندھک زرد سات سات ماشہ، مغز تخم خیارین چودہ ماشہ، تخم خرفہ، کتیرا، ہلدی چار چار رتی۔ مرکی دو رتی۔ گلنار چھ رتی زرشک، افیون خالص، زراوند، مدحرج ایک ایک ماشہ، تل دھلے ہوئے ساڑھے تیرہ ماشہ کوٹ چھان کر کچی کھانڈ برابر ملا کر نو نو ماشہ کی پڑیا بنالیں اور ایک پڑیا ہر روز تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں اگر قبض رہے تو دو تولہ منقے رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں کم از کم پندرہ دِن یہ سفوف کھائیں بعد صحت مہینہ بیس دِن وہ عرق مصفی پئیں جو آتشک کے بیان میں گذرا جس میں پہلا جزو چوب چینی ہے سوزاک والے کو مرچ کم کھانی چاہیئے اور کچنال کی کلی بہت مفید ہے اور جو پرہیز آتشک کے بیان میں گذرا وہ یہاں بھی

پچکاری نافع سوزاک۔ توتیا کھیل کیا ہوا تین ماشہ، سُرمہ پسا ہوا، دم الاخوین، پھٹکڑی سفید بریان، سنگ جراحت چھ چھ ماشہ خوب باریک پیس کر انگور کے پتوں کے پانی اور مہندی کے پتوں کے پانی چھٹانک چھٹانک بھر اور بکری کے دودھ آدھ پاؤ میں ملا کر دو تہ کپڑے میں چھان کر کانچ کی پچکاری سے صبح و شام پچکاری لیں یہ ایک نسخہ چار دن کو کافی ہے۔ توتیا کی کھیل اس طرح ہوتی ہے کہ اسکو پیس کر کسی برتن میں ہلکی آگ پر رکھیں اور چلاتے رہیں جب رنگ ہلکا پڑجائے کام میں لائیں۔

فائدہ: کبھی سوزاک میں پیشاب کا مقام بند ہو جاتا ہے اس صورت میں گرم پانی سے دھاریں یا بابونہ پانی میں پکا کر دھاریں اگر کسی طرح نہ کھلے ڈاکٹر سے سلائی ڈلوائیں۔

خُصیہ اوپر کو چڑھ جانا

اس مرض میں چنک بھی ہوجاتی ہے اور پیشاب میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج: گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم کتان۔ سبوس گندم دو سیر پانی میں پکا کر دھاریں اور سینک مرزنجوش فرفیون۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ تین تین ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملا کر نیم گرم لیپ کریں اور معجون کمونی یا جوارش زرعونی کھائیں (طب اکبر) اسکا نسخہ ضعف باہ کے بیان میں گذرا۔ غذا بھی مقوی کھائیں۔

آنت اُترنا اور فوطے کا بڑھنا

پیٹ میں آنتوں پر چاروں طرف سے کئی جھلیاں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے بیچ کی ایک جھلی میں فوطوں کے قریب دو سوراخ ہیں ان سوراخوں کے بڑھ جانے یا پھٹ جانے سے اندر کی جھلی مع آنتوں کے یا بلا آنتوں کے یا اندر کی جھلی بھی پھٹ کر آنتیں فوطوں میں لٹک پڑتی ہیں اسکو آنت اُترنا کہتے ہیں عربی میں اس کا نام قیل و فتق ہے اور کبھی فوطوں میں پانی آجاتا ہے اسکو عربی میں اُدرہ کہتے ہیں اور کبھی صرف ریاح آجاتے ہیں اسکو قیلہ ریحی کہتے ہیں اس بحث کو تین قسم میں بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول۔ آنت اُترنے کے بیان میں۔ یہ مرض بہت بوجھ اُٹھانے یا کودنے یا بہت شکم سیری پر جماع کرنے وغیرہ سے ہو جاتا ہے

علاج۔ چت لیٹ کر آہستہ آہستہ دبا کر اُوپر کو چڑھائیں۔ اگر دبانے سے نہ چڑھے تو گرم پانی سے دھاریں اور روغن بابونہ گرم کر کے ملیں اور خطمی پانی میں پکا کر باندھیں جب نرم ہو جائے دبا کر اُوپر کو چڑھائیں جب چڑھ جائے یہ لیپ کریں تاکہ آئندہ نہ اُترے۔ گلنار اقاقیہ۔ مازو سبز۔ ایلوا۔ کندر۔ جوزالسرو۔ رال گوگل۔ اقل سب چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر سریش ہری مکوہ کے پانی میں پکا کر ملا کر چمڑے پر لگا کر چپکائیں اور پٹی باندھ دیں اور تین روز تک چت لٹائے رکھیں۔ یہ لیپ فتق کی جملہ قسموں کو مفید ہے۔ خواہ آنت اُتری ہو یا ریاح ہو یا پانی ہو اور غذا صرف شوربا دیں بعد تین دن کے آہستہ اُٹھا دیں اور ٹہلنے دیں اور یہ لیپ دوبارہ کریں اور لنگوٹ باندھے رہا کریں ایک تدبیر نہایت مفید یہ ہے کہ ایک پیٹی میں ایک ڈبل پیسہ یا اور کوئی سخت چیز اتنے وزن کی سیکر اس پیٹی کو لنگوٹ کی طرح ایسا باندھیں کہ پیسہ اس جگہ رہے جہاں آنت اُترنے کے وقت پھولا پن معلوم ہوتا تھا کہ اس سے وہ جگہ ہر وقت دبی رہے اس سے چند روز میں وہ سوراخ بند ہو جاتا ہے اور آنت اُترنے کا اندیشہ بالکل نہیں رہتا۔ اس ترکیب کو تالا لگانا کہتے ہیں۔ ایسی پیٹیاں انگریزی بنی ہوئی بھی بکتی ہیں۔

آنت اُترنے کے واسطے پینے کی دوا:۔ معجون فلاسفہ سات ماشہ یا معجون کمونی ایک تولہ کھا کر اُوپر سے سونف

پانچ ماشہ پانی میں پیس کر گلقند آفتابی دو تولہ ملا کر یعنی معجون فلاسفہ متواتر چند روز تک کھانا جملہ اقسام فتق کو مفید ہے بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

قسم دوم قیلہ ریحی یعنی فوطے میں ریاح آجانے کے بیان میں۔ باجرہ اور نمک اور بھوسی دو دو تولہ لیکر دو پوٹلی بنا کر گلاب میں ڈال کر سینکیں اور دار چینی قلمی پیس کر بابونہ کے تیل میں ملا کر اکثر ملا کریں اور یہ گولی کھایا کریں تخم کرفس، انیسون سوئے، اسپند مصطگی، زعفران سب سات سات ماشہ، پوست ہلیلہ کابلی، پوست بلیلہ آملہ ساڑھے دس دس ماشہ، سکبینج، گوگل ساڑھے تین تین ماشہ، پودینہ خشک، قسط شیریں، زرکچور، درونج عقربی اسارون پونے دو دو ماشہ سکبینج اور گوگل کو پانی میں گھول کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا کر گولیاں چنے کے برابر بنالیں اور ساڑھے چار ماشہ ہر روز پھانک لیا کریں اور معجون فلاسفہ یا معجون کمونی بھی کافی ہے چند روز متواتر کھائیں غذا میں بتھوا اور مولی زیادہ مفید ہیں اور بادی چیزوں سے پرہیز ضرور رہے۔

قسم سوم۔ فوطوں میں پانی آجانے کے بیان میں۔ پانی کم پیا کریں اور دوا وہی کھائیں جو قیلہ ریحی میں گذری اور یہ لیپ کریں عاقر قرحا دو تولہ۔ زیرہ سیاہ ایک تولہ باریک پیس کر مویز منقی چھ تولہ ملا کر اتنا کوٹیں کہ یکذات ہو کر مثل مرہم کے ہو جائے پھر گرم کر کے صبح و شام لیپ کریں۔ جب پانی زیادہ آجائے تو عمدہ علاج ڈاکٹر سے نکلوا دینا ہے۔

فائدہ:۔ چونکہ ان تینوں قسموں کے علاج میں زیادہ فرق نہیں ہر قسم کی علامتیں تفصیل کے ساتھ نہیں بیان کیں مختصر سا فرق یہ ہے کہ اگر قسم اول ہو خواہ فقط جھلی لٹک آئی ہو یا مع آنت کے اتری ہو تو مشکل سے اوپر کو چڑھتی ہے اور اگر ریاح ہوں تو ذرا دبانے سے چڑھ جاتی ہے اور اگر پانی ہو تو کسی طرح نہیں چڑھ سکتا اور فوطہ چمکدار معلوم ہوتا ہے اور جلد جلد بڑھتا ہے لنگوٹ باندھے رہنا جملہ اقسام میں مناسب ہے، اور حرکت قوی اور بوجھ اٹھانے اور زیادہ چلانے اور بادی چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔

فتق کی اور بھی چند قسمیں ہیں جن کا علاج بلا رائے طبیب کے نہیں ہو سکتا۔ آنت اترنے کے علاج میں کبھی مسہل کی ضرورت ہوتی ہے اس میں طبیب سے رائے لینا ضروری ہے۔

فائدہ:۔ کبھی فوطے بڑھ جاتے ہیں بدون اسکے کہ آنت اترے یا ریاح آجائیں یا پانی ہو علامت اسکی یہ ہے کہ تکلیف مطلق نہ ہو اور نہ فوطوں کی کھال چمکدار ہو نہ دبانے سے سخت معلوم ہوں۔

علاج: معجون فلاسفہ کچھ عرصہ تک کھائیں اور پھٹکڑی سفید تیل میں گھس کر لیپ کریں۔

دوسرا لیپ پنڈول بیس ماشہ شوکران (ایک بوٹی کا نام ہے) دو ماشہ سرکہ میں خوب پیس کر لیپ کریں (اگر شوکران نہ ملے اجوائن خراسانی ڈالیں) یہ مرض بعض مقامات میں کثرت سے ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ شروع ہی سے علاج کریں اور

کچھ عرصہ تک چھوڑیں فوطے یا عضوِ تناسل کا درد: کبھی ان اعضا میں درد ہونے لگتا ہے بدون اسکے کہ ورم ہو یا آفت اترے

علاج: ارنڈی کا تیل ملیں کہ اکثر اقسام میں مفید ہے اگر اس سے نہ جائے تو طبیب سے پوچھیں۔

فوطوں میں یا جنگاسوں میں خارش ہو جانا

یہ اکثر پسینے کی شوریت سے ہو جاتا ہے اسی واسطے گرمی کے موسم میں زیادہ ہو جاتا ہے۔

علاج: گرم پانی اور صابن سے دھویا کریں تاکہ میل نہ جمے اور سفیدہ کاشغری روغنِ گل میں ملاکر لگائیں اور اگر خارش بڑھ گیا ہو اور زخم ہوگیا ہو یہ مرہم لگائیں۔ کندر، دم الاخوین، مرمکی نو نو ماشہ۔ ایلوا، مردارسنگ، انزروت سات سات ماشہ باریک پیس کر روغنِ گل سات تولہ میں ملاکر خوب گھوٹیں کہ مرہم ہو جائے جسکو فوطوں اور جنگاسوں میں پسینہ زیادہ آتا ہو مہندی کا پانی یا ہرے دھنیہ کا پانی یا سرکہ پانی میں ملاکر لگایا کرے۔ عضوِ تناسل کا ورم: اگر اسمیں سوزش یا تکلیف زیادہ ہو تو سرکہ اور روغنِ گل ملاکر ملیں اور اگر زیادہ سوزش نہ ہو تو چھوارے کی گٹھلی اور خطمی سرکہ میں گھس کر لگائیں (طبِ اکبر ۱۲)

قد وقع الفراغ عنه للخامس عشر من ذیقعدہ ۱۳۲۴ سنہ ھ فی میرٹھ فالحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ بعدد الکائنات ووقع الفراغ عن النظر الثالث للسابع والعشرین من الربیع الثانی ۱۳۲۳ سنہ ھ فی میرٹھ ایضاً امتثالاً لامر اخی فی اللہ ومحبی المولوی شبیر علی التھانوی

ضمیمہ بہشتی گوہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وسلم اجمعین ۰

موت اور اس کے متعلقات اور زیارتِ قبور کا بیان

۱۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے موت کو یاد کرو اسلئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا گناہوں کو دور کرتا ہے اور دنیائے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بیزار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہ لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائیگا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہوگا پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا۔ اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بیزار ہونا جب تک دنیا سے اور اسکی زینت سے علاقہ ترک نہ ہوگا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہوسکتی۔ اور بارہا عرض کیا جا چکا ہے کہ امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین ہی میں داخل ہیں

لہٰذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں بلکہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالےٰ سے غافل کریں گو کسی درجہ میں سہی۔ جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اسکا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔

(۲) دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو بیس بار روزانہ موت کو یاد کرے تو درجہ شہادت پاوے گا۔ سو اگر تم اسکو یاد کرو گے تونگری کیحالت میں تو وہ (یاد کرنا) اس غنا کو گرا دے گا یعنی جب غنی آدمی موت کا دھیان رکھے گا تو اس غنا کی اسکے نزدیک وقعت نہ رہے گی جو باعثِ غفلت ہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب یہ مال مجھ سے جدا ہونے والا ہے اس سے علاقہ پیدا کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ محبوب کا فراق باعثِ اذیت ہوتا ہے۔ ہاں وہ کام کریں جو وہاں کام آئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے پس ان خیالات سے مال کا کچھ برا اثر نہ پڑے گا اور اگر تم اُسے فقر اور تنگی کی حالت میں یاد کرو گے تو وہ (یاد کرنا) تم کو راضی کر دے گا تمہاری بسر اوقات سے یعنی جو کچھ تمہاری تھوڑی سی معاش ہے اس سے راضی ہو جاؤ گے کہ چند روزہ قیام ہے پھر کیوں غم کریں اسکا عوض حق تعالیٰ عنقریب نہایت عمدہ مرحمت فرمائینگے۔

۳۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک زمین البتہ پکارتی ہے ہر دن ستر بار اے بنی آدم کھالو جو چاہو اور جس چیز سے رغبت کرو پس خدا کی قسم البتہ میں ضرور تمہارے گوشت اور تمہارے پوست کھاؤں گی۔ اگر شبہ ہو کہ ہم تو آواز زمین کی سنتے نہیں تو ہم کو کیا فائدہ۔ جواب یہ ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد عالی سے جب یہ معلوم ہو گیا کہ زمین اس طرح کہتی ہے تو جیسے زمین کی آواز سے دنیا دل پر سرد ہو جاتی ہے اسی طرح اب بھی اثر ہونا چاہیئے کسی چیز کے علم کے واسطے یہ کیا ضرور ہے کہ اُس کی آواز ہی سے علم ہو بلکہ مقصود تو اسکا علم ہوتا ہے خواہ کسی طریق سے ہو مثلاً کوئی شخص دشمن کے لشکر کو آتا دیکھ کر جیسا گھبراتا ہے اور اس سے مدافعت کے سامان کرتا ہے اسی طرح کسی معتبر شخص کے خبر دینے سے بھی گھبراتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں اسکو دشمن کے لشکر کا آنا معلوم ہو گیا جو گھبرانے اور مدافعت کے سامان کا باعث ہے اور کوئی مخبر رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر بلکہ آپکے برابر بھی نہیں ہو سکتا پس جب اور لوگوں کے کہنے کا اعتبار کیا جاتا ہے تو آپکے فرمودہ کا تو بطریق اولیٰ اعتبار ہونا چاہیئے کیونکہ آپ نہایت سچے ہیں حدیث میں ہے کفی بالموت واعظا وبالیقین غنا (ترجمہ) یہ ہے کہ کافی ہے موت باعتبار واعظ ہونے کے (یعنی موت کا وعظ کافی ہے کہ جو شخص اسکی یاد رکھے اسکو دنیا سے بے رغبت کرنے کے لئے اور کسی چیز کی حاجت نہیں) اور کافی ہے یقین روزی ملنے کا باعتبار غنا کے یعنی جب انسان کو حق تعالےٰ کے وعدہ پر یقین ہے کہ ہر ذی حیات کو اس اندازہ سے جو اسکے حق میں بہتر ہے رزق ضرور دیا جاتا ہے تو یہ کافی غنی ہے ایسا شخص پریشان نہیں ہو سکتا بلکہ جو مال سے غنا حاصل ہوتا ہے

اس سے یہ اعلیٰ ہے کہ اسکو فنا نہیں اور مال کو فنا ہے کیا معلوم ہے کہ جو مال اسوقت موجود ہے وہ کل کو بھی باقی رہے گا یا نہیں اور خداوند کریم کے وعدہ کو بقا ہے جس قدر کہ رزق موعود ہے ضرور ملیگا خوب سمجھ لو)

(۴) حدیث میں ہے کہ جو شخص پسند کرتا ہے حق تعالیٰ سے ملنا تو حق تعالیٰ بھی اس سے وصال چاہتے ہیں اور جو حق تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور دنیا کے مال و جاہ اور ساز و سامان سے جُدائی نہیں چاہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند فرماتے ہیں اور ظاہر ہے کہ بغیر موت کے خدائے تعالیٰ سے ملاقات غیر ممکن ہے پس چونکہ موت ذریعہ ملاقات محبوب حقیقی ہے لہٰذا مومن کو محبوب ہونی چاہیئے اور ایسے سامان پیدا کرے جس سے موت ناگوار نہ ہو یعنی نیک اعمال کرے تاکہ بہشت کی خوشی میں موت محبوب معلوم ہو اور معاصی سے اجتناب کرے تاکہ موت مبغوض نہ معلوم ہو کیونکہ گنہگار کو بوجہ خوف عذاب شدید موت سے نفرت ہوتی ہے اسلئے کہ موت کے بعد عذاب ہوتا ہے۔ اور نیک بخت کو بھی گو عذاب کا خوف ہوتا ہے اور جنّت کی بھی اُمید ہوتی ہے مگر تجربہ ہے کہ نیک بخت کو باوجود اس دہشت کے موت سے نفرت نہیں ہوتی اور پریشانی نہیں ہوتی اور اُمید کا اثر بمقابلہ خوف کے غالب ہو جاتا ہے اور اسی طرح یہ بھی تجربہ ہے کہ کافر و فاسق پر اثر اُمید غالب نہیں ہوتا اسلئے وہ موت سے نہایت گھبراتا ہے۔

(۵) حدیث میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس ڈھک لے اسکو (یعنی کوئی بُری بات مثلاً صورت بگڑ جانا وغیرہ ظاہر ہو اور اسکے متعلق پورے احکام بہشتی زیور حصۂ دوم میں گذر چکے ہیں وہاں ضرور دیکھ لینا چاہیئے) چھپالے گا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ (یعنی آخرت میں گناہوں کی وجہ سے اسکی رُسوائی نہ ہوگی) اور جو کفن دے مُردے کو تو اللہ تعالیٰ اسکو سندس (جو ایک باریک ریشمین کپڑے کا نام ہے) پہناوے گا آخرت میں۔ بعضے جاہل مُردے کے کام سے ڈرتے ہیں اور اسکو منحوس سمجھتے ہیں یہ سخت بیہودہ بات ہے کیا ان کو مرنا نہیں۔ چاہیئے کہ خوب مُردے کی خدمت کو انجام دے اور ثواب جزیل حاصل کرے اور اپنا مرنا یاد کرے کہ اگر ہم سے بھی لوگ ایسے بچیں جیسے کہ ہم بچتے ہیں تو ہمارے جنازہ کی کیا کیفیت ہوگی اور عجب نہیں کہ حق تعالیٰ بدلہ دینے کو اسکو ایسے ہی لوگوں کے حوالہ کر دیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غسل دے مُردے کو اور اُسے کفن دے اور اُسکے حنوط لگائے (حنوط ایک قسم کی مرکب خوشبو کا نام ہے اسکے بجائے کافور بھی ہے) اور اُٹھاوے اسکے (جنازہ) کو اور اس پر نماز پڑھے اور نہ افشا کرے اسکی وہ (بُری) بات جو دیکھے اس سے دُور ہو جائے گا اپنے گناہوں سے اس طرح جیسے کہ اُسدن جبکہ اُسکی ماں نے اسکو جنا تھا (گناہوں سے) دُور تھا (یعنی صغائر معاف ہو جائینگے علی ما قالوا۔)

(۶) حدیث میں ہے جو نہلاوے مُردے کو پس چھپالے اسکے (عیب) کو تو اسکے چالیس کبیرہ (یعنی صغائر میں جو بڑے صغائر

ہیں گناہ معاف کر دیئے جائینگے اور جو مُردے کو کفن دے اللہ تعالیٰ اسکو جنّت کا سندس اور استبرق پہناوے گا اور جو میت کیلئے قبر کھودے پس اسکو اسمیں دفن کرے جاری فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس قدر اجر جو مثل اس مکان کے ثواب کے ہوگا جس میں قیامت تک اس شخص کو رکھتا یعنی اسکو اس قدر اجر ملے گا جتنا کہ اس مُردے کو رہنے کے لئے قیامت تک مکان عاریت دینے کا اجر ملتا) واضح ہو کہ جس قدر فضیلت اور ثواب مُردے کی خدمت کا اسوقت تک بیان کیا گیا سب اس صورت میں ہے جب کہ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے خدمت کی جائے ریاء اُجرت وغیرہ مقصود نہ ہو۔ اور اگر اُجرت لی تو ثواب نہ ہوگا اگرچہ اُجرت لینا جائز ہے گناہ نہیں مگر جواز اُجرت امر دیگر ہے اور ثواب امر دیگر۔ اور تمام دینی کام جو اُجرت لے کر کئے جاتے ہیں بعضے تو ایسے ہیں جن پر اُجرت لینا حرام ہے اور ان کا ثواب بھی نہیں ہوتا اور بعضے ایسے ہیں جن پر اُجرت لینا جائز ہے اور وہ مال حلال ہے مگر ثواب نہیں ہوتا خوب تحقیق کر کے اس پر عمل درآمد کرنا چاہیئے یہ موقع تفصیل کا نہیں ہے مگر ان اُمور کے متعلق ایک مفید ضروری بات عرض کرتا ہوں تاکہ اہلِ بصیرت کو متنبہ ہو وہ یہ ہے کہ جن اعمال دینیہ پر اُجرت لینا جائز ہے اُن کے کرنے سے بالکل ثواب نہیں ملتا مگر بچند شروط ثواب بھی ملیگا خوب غور سے سنو۔ کوئی غریب آدمی جسکی بسر اوقات اور نفقات واجبہ کا سوائے اس اُجرت کے اور کوئی ذریعہ نہیں وہ بقدر حاجت ضروریہ دینی کام کر کے اُجرت لے اور یہ خیال کرے سچی نیت سے کہ اگر ذریعہ معیشت کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اُجرت نہ لیتا اور حسبۃً للہ کام کرتا۔ یا اب حق تعالےٰ کوئی ذریعہ ایسا پیدا کر دیں تو میں اُجرت چھوڑ دوں اور مفت کام کروں تو ایسے شخص کو دینی خدمت کا ثواب ملیگا کیونکہ اسکی نیت اشاعت دین ہے مگر معاش کی ضرورت مجبور کرتی ہے اور چونکہ طلب معاش بھی ضروری ہے اور اسکا حاصل کرنا بھی ادائے حکمِ الٰہی ہے اسلئے اس نیت یعنی تحصیل معاش کا بھی ثواب ملے گا اور نیت بخیر ہونے سے یہ دونوں ثواب ملیں گے مگر ان قیود پر نظر غائر کر کے عمل کرنا چاہیئے خواہ مخواہ کے خرچ بڑھا لینا اور غیر ضروری اخراجات کو ضروری سمجھ لینا اور اس پر حیلہ کرنا اس عالم غیب کے ہاں نہیں چلے گا وہ دل کے ارادوں سے خوب واقف ہے۔ یہ تدقیق نہایت تحقیق کے ساتھ قلمبند کی گئی ہے اور ماخذ اسکا شامی وغیرہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس میں توکل کے شرائط جمع ہوں اور پھر وہ نیک کام پر اجرت لے تو اگر وہ ان نیتوں کو بھی جمع کر لے جن کے اجتماع سے ثواب تحریر ہوا ہے تب بھی اسکو ثواب ملے گا مگر توکل کی فضیلت فوت ہو جائے گی۔ تامل فانہ دقیق مسلمانوں کو خصوصاً ان میں سے اہلِ علم کو اس بات میں خاص توجہ واحتیاط کی ضرورت ہے کہ خالقِ اکبر کے دین کی خدمت کر کے اسکی رضا حاصل نہ کرنا اور بغیر کسی سخت مجبوری کے ایک منفعت قلیلہ عاجلہ پر نظر کرنا کیا حق تعالیٰ کے ساتھ کسی درجہ کی بے مروّتی نہیں ہے۔ ہمارا کام ترغیب اور دفع مغالطہ ہے اور امور مباحہ میں تضییق کا ہم کو حق حاصل نہیں ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ ثواب کی ہم سب کو سخت حاجت ہے فمن شاء فلیقلل ومن

فلیکثروا اللہ تعالیٰ اعلم بقلوب عبادہ وکفٰی بہ خبیرا بصیرا۔

(۷) حدیث میں ہے کہ پہلا تحفہ مومن کا یہ ہے کہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس شخص کے جو اسکے جنازے کی نماز پڑھتا ہے (یعنی صغیرہ گناہ علی ما قالوا

(۸) حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ وہ مرجائے اور اس (کے جنازے) پر تین صفیں مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر واجب کرلیا اُسنے جنّت کو (یعنی اسکی بخشش ہو جاوے گی)

(۹) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ وہ مرجائے پس کھڑے ہوں (یعنی نماز پڑھیں اس (کے جنازے) پر چالیس مرد ایسے جو شرک نہ کرتے ہوں خدا تعالیٰ کے ساتھ۔ مگر بات یہ ہے کہ وہ (نماز پڑھنے والے) شفاعت قبول کیے جائینگے اس (مردے) کے باب میں (یعنی جنازے کی نماز جو حقیقت میں دُعا ہے میت کے لئے قبول کرلی جائے گی اور اُس مُردے کی بخشش ہو جاوے گی)۔

(۱۰) حدیث میں ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جس (کے جنازے) پر ایک جماعت نماز پڑھے مگر یہ بات ہے، کہ وہ (لوگ) شفاعت قبول کئے جاوینگے اس (میت) کے بارے میں۔

(۱۱) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مُردہ کہ اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے (جو عدد میں) سو ہوں پس سفارش کریں وہ (نمازی یعنی دُعا پڑھیں) اسکے لئے مگر یہ بات ہے کہ وہ سفارش قبول کئے جائینگے اسکے بارے میں (یعنی اُنکی دُعا قبول ہوگی اور اس مُردے کی مغفرت ہو جاوے گی)۔

(۱۲) حدیث میں ہے جو اٹھاوے چاروں طرفیں چارپائی (جنازے کی) تو اسکے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیئے جائینگے (اس کی تحقیق اوپر گذر چکی ہے)

(۱۳) حدیث میں ہے افضل اہل جنازہ کا (یعنی جو جنازے کے ہمراہ ہوتے ہیں ان میں) وہ ہے جو اُن میں بہت زیادہ ذکر اللہ تعالیٰ کا کرے اس جنازے کے ساتھ اور جو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ (زمین پر) رکھ دیا جائے اور زیادہ پورا کرنے والا پیمانہ (ثواب) کا وہ ہے جو تین بار اُس پر مٹھی بھر خاک ڈالے (یعنی ایسے شخص کو خوب ثواب ملیگا)

(۱۴) حدیث میں ہے کہ اپنے مُردوں کو نیک قوم کے درمیان میں دفن کرو اسلئے کہ بیشک مُردہ اذیت پاتا ہے بوجہ بُرے پڑوسی کے (یعنی فاسقوں یا کافروں کی قبروں کے درمیان ہونے سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے اور صورت اذیت کی یہ ہے کہ فساق و کفار پر جو عذاب ہوتا ہے اور وہ اسکی وجہ سے رو کے چلاتے ہیں اس واویلا کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اذیت پاتا ہے زندہ بوجہ بُرے پڑوسی کے۔

(۱۵) حدیث میں ہے جنازے کے ہمراہ کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ جنازے کے ہمراہ اگر ذکر کرے تو آہستہ کرے اسلئے کہ زور سے ذکر کرنا جنازے کے ساتھ شامی میں مکروہ لکھا ہے۔

صحیح (۱۶) حدیث میں ہے جس کو حاکم نے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے ایک خاص وجہ سے جو اب باقی نہیں رہی۔ آگاہ ہو جاؤ پس اب زیارت کرو ان کی یعنی قبروں کی اسلئے کہ وہ زیارت قبور دل کو نرم کرتی ہے اور دل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں اور رلاتی ہے آنکھ کو اور یاد دلاتی ہے آخرت کو اور تم نہ کہو کوئی غیر مشروع بات قبر پر۔

(۱۷) حدیث میں ہے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے پس (اب) اُن کی زیارت کرو اسلئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دُنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو۔ زیارت قبور سُنت ہے اور خاصکر جمعہ کے روز اور حدیث میں ہے کہ جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اسکی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمتگذار والدین کا لکھ دیا جائے گا (نامۂ اعمال میں) رواہ البیہقی مرسلاً۔ مگر قبر کا طواف کرنا۔ بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی یا کسی کی ہو۔ اور قبروں پر جا کر اوّل اس طرح سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ جیساکہ ترمذی اور طبرانی میں یہ الفاظ سلام موتی کے لئے آئے ہیں اور قبلہ کی طرف پشت کرکے اور میت کی جانب منہ کرکے قرآن مجید پڑھے جس قدر ہو سکے۔ حدیث میں ہے کہ جو قبروں پر گذرے اور سُورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مُردے کو بخشے تو موافق شمار مُردوں کے اُسکو بھی ثواب دیا جاوے گا۔ نیز حدیث میں ہے کہ جو قبرستان میں داخل ہو پھر سُورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پڑھ کر اسکا ثواب اہل قبرستان کو بخشے مُردے اُسکی شفاعت کرینگے اور نیز حدیث میں ہے کہ جو کوئی سُورۂ یٰسین کو قبرستان میں پڑھے تو مُردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا اور پڑھنے والے کو بشمار اُن مُردوں کے ثواب ملیگا۔ یہ تینوں حدیثیں مع سند ذیل میں اُردو میں لکھ دی ہیں۔

(۱۸) حدیث میں ہے کہ نہیں ہے کوئی مرد کہ گذرے کسی ایسے شخص کی قبر پر جسے وہ دُنیا میں پہچانتا تھا پھر اُس پر سلام کرے مگر یہ بات ہے کہ وہ میت اسکو پہچان لیتا ہے اور اسکو سلام کا جواب دیتا ہے (گو اس جواب کو سلام کرنے والا نہیں سُنتا)۔

۱۔ قل ہو اللہ شریف کے فضائل میں ابو محمد سمرقندی حضرت علی رض سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں جو شخص قبرستان میں گذرے وہ گیارہ مرتبہ اس سورۃ شریف کو پڑھ کر اہل قبور کو اسکا ثواب بخش دے تو پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملیگا جس قدر مُردے اس قبرستان میں دفن ہیں۔

۲۔ ابو القاسم سعد بن علی زنجانی حضرت ابو ہریرہ رض سے مرفوعاً اسکے فضائل میں بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قبرستان میں جاتے اور سورۂ الحمد اور قل ہو اللہ احد اور الھکم التکاثر پڑھے اور کہے الٰہی میں نے اس پڑھنے کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان مرد عورتوں کو بخشا تو وہ سب مُردے روز جزا اسکی شفاعت کرینگے۔

۳۔ عبدالعزیز صاحب خلال نے بروایت حضرت انسؓ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قبرستان میں آئے پھر سورہ یٰسین پڑھے اس قبرستان کے جن مُردوں پر عذاب ہو رہا ہے خدائے تعالیٰ اس میں تخفیف فرما دیتے ہیں اور پڑھنے والے کو اتنا ثواب ہوتا ہے جس قدر مُردے اس قبرستان میں ہیں ان احادیث کو امام سیوطیؒ نے کتاب شرح الصدور فی احوال الموتٰی والقبور ص۱۲۳ طبع مصر میں بیان کیا ہے بہشتی گوہر کا محشی کہتا ہے کہ حدیث اوّل و ثالث بظاہر اس پر دلالت کرتی ہے کہ ثواب زندوں کی طرف سے مُردوں کو بغیر تقسیم کے برابر ملتا ہے۔ احقر اسکی توضیح میں کہتا ہے کہ مطلب اس قبرستان کے مُردوں کے برابر ثواب ملنے سے یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے نے ایک نیکی کی ہے اسکے معاوضہ میں اسکو اس قبرستان کے تمام مدفون مُردوں کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی کیونکہ خداوند تعالیٰ جب اپنی رحمت سے مدفون مُردوں کو ثواب بغیر تقسیم کئے پورا عنایت فرمائینگے تو پڑھنے والے کے لئے بھی جزا اس طرح ملیگی گویا اُسنے ہر مُردے کے لئے علیحدہ علیحدہ پڑھ کر ثواب بخشا"

مسائل

سوال ۱:۔ جماعت میں امام کے قرارت شروع کرنے کے بعد کوئی شخص آکر شریک ہو تو اب اسکو ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر چاہیئے تو نیّت باندھنے کے ساتھ ہی یا کس وقت۔

جواب:۔ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

سوال ۲:۔ کوئی شخص رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہوا اب رکعت تو اسکو مل گئی مگر ثنا فوت ہو گئی۔ اب اسکو دوسری رکعت میں ثنا پڑھنی چاہیئے یا کسی اور رکعت میں یا ذمّے سے ساقط ہو گئی۔

جواب:۔ کہیں نہ پڑھے۔

سوال ۳:۔ رکوع کی تسبیح سہو سے سجدے میں کہی یعنی بجائے سبحان ربی الاعلیٰ کے سبحان ربی العظیم کہتا رہا یا برعکس اسکے تو سجدۂ سہو تو نہ ہوگا یا نماز میں کوئی خرابی تو نہ ہوگی۔

جواب:۔ اس سے ترکِ سُنّت ہوا اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔

سوال ۴:۔ رکوع کی تسبیح سجدۂ سہو میں کہہ چکا تھا اور پھر سجدہ ہی میں خیال آیا کہ یہ رکوع کی تسبیح ہے تو اب سجدے کی تسبیح یاد آنے پر کہنا چاہیئے یا رکوع کی تسبیح کافی ہوگی۔

جواب:۔ اگر امام یا منفرد ہے تو تسبیح سجدے کی کہہ لے اور اگر مقتدی ہے تو امام کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہو۔

سوال ۵:۔ نماز میں جب جمائی ذرا کے تو منہ میں ہاتھ دے لینا چاہیئے یا نہیں۔

جواب: جب ویسے نہ رُکے تو ہاتھ سے روک لینا جائز ہے۔

سوال ۶: ٹوپی اگر سجدے میں گر پڑے تو اُسے پھر ہاتھ سے اُٹھا کر سر پر رکھ لینا چاہیئے یا ننگے سر نماز پڑھے۔

جواب: سر پر رکھ لینا بہتر ہے اگر عملِ کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔

سوال ۷: نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ کہہ کر شروع کرے اور اگر وہ رکوع والی سورت پڑھے تو شروع سورت پر بسم اللہ کہے اور دوسری رکعت میں جب اسی سورت کا دوسرا رکوع شروع کرے تو بسم اللہ کہے یا نہیں۔

جواب: سورۃ کے شروع میں مندوب ہے اور رکوع پر نہیں۔ واللہ اعلم (کتبہ اشرف علی تھانوی)

مسئلہ ۱: امام کو بغیر کسی ضرورت کے محراب کے سوا اور کسی جگہ مسجد میں کھڑا ہونا مکروہ ہے مگر محراب میں کھڑے ہونے کے وقت پیر باہر ہونے چاہئیں۔

مسئلہ ۲: جو دعوت نام آوری کے لئے کی جائے تو اسکا قبول نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ ۳: گواہی پر اُجرت لینا حرام ہے لیکن گواہ کو بقدر ضرورت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے خرچ کے لے لینا جائز ہے بقدر اس وقت کے جو صرف ہوا ہے جبکہ اسکے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔

مسئلہ ۴: اگر مجلسِ دعوت میں کوئی امر خلافِ شرع ہو سو اگر وہاں جانے کے قبل معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے۔ اگر قوی امید ہو کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم اور لحاظ سے وہ امر موقوف ہو جائیگا تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا۔ سو اگر یہ شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں عوام الناس سے ہے سو اگر عین کھانے کے موقع پر وہ امر خلافِ شرع ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسرے موقع پر ہے تو خیر بمجبوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحبِ مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر ہمت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اُسے بُرا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن ذی اثر و صاحبِ وجاہت ہو کہ لوگ اسکے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۵: بنک میں روپیہ جمع کر کے اسکا سود لینا تو قطعی حرام ہے بعض لوگ بنک میں اپنا روپیہ صرف حفاظت کے خیال سے رکھتے ہیں سود نہیں لیتے مگر یہ ظاہر ہے کہ بنک اس رقم کو محفوظ نہیں رکھے گا بلکہ سودی کاروبار پر لگائے گا اس طرح اس میں بھی ایک قسم کی اعانت گناہ پائی جاتی ہے جو احتیاط کے خلاف ہے۔ ہاں روپیہ کی حفاظت کے لئے صاف بے غبار صورت یہ ہے کہ بنک کی تجوریوں کے ایک دو خانے (جتنی ضرورت ہو) کرایہ پر لے لئے جائیں اور ان میں روپیہ رکھا جائے۔ زیادہ روپیہ ہو تو پوری تجوری کرایہ پر لے لی جائے جب روپیہ رکھنے کی ضرورت ہو اس میں رکھ دے اور جب ضرورت ہو نکال لے اس طرح روپیہ بھی محفوظ رہیگا اور سود وغیرہ کا گناہ بھی نہ ہوگا۔ اس طرح پوری تجوری یا اسکے خانے کرایہ پر لینے کو بنک کی اصطلاح میں لاکر میں رکھنا کہتے ہیں

یہ ضرور ہوگا کہ اس طرح بجائے روپیہ کا منافع ملنے کے اپنے پاس سے کرایہ کی رقم خرچ کرنا ہوگی مگر ایک عظیم گناہ سے بچنے اور اپنی پاک کمائی میں سود جیسی ناپاک چیز کی آمیزش کرنے سے بچ سکتے ہیں جو مسلمان کیلئے ایک عظیم مقصد کا درجہ رکھتا ہے جسکے سامنے یہ خرچ بہت معمولی ہے

مسئلہ ۶۔ جو شخص پاخانہ پھر رہا ہو یا پیشاب کر رہا ہو تو اسکو سلام کرنا حرام ہے اور اسکو جواب دینا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص چند لوگوں میں کسی کا نام لے کر اسکو سلام کرے مثلاً یوں کہے السلام علیک یا زید تو جسکو سلام کیا ہے اسکے سوا کوئی اور جواب دیدے تو وہ جواب نہ سمجھا جائیگا اور جس کو سلام کیا ہے اسکے ذمہ جواب فرض باقی رہے گا اگر جواب نہ دیگا تو گنہگار ہوگا مگر اسطرح سلام کرنا خلافِ سنت ہے، سنت کا یہ طریق ہے کہ جماعت میں کسی کو خاص نہ کرے اور السلام علیکم کہے (مؤلف) اور اگر کسی ایک ہی شخص کو سلام کرنا ہو جب بھی یہی لفظ استعمال کرے اور اسی طرح جواب میں بھی خواہ جواب جسکو دیا جاتا ہے ایک ہی شخص ہو یا زیادہ ہوں وعلیکم السلام کہنا چاہیئے۔

مسئلہ۔ سوار کو پیدل چلنے والے پر سلام کرنا چاہیئے اور جو کھڑا ہو وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے سے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کریں اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور ان سب صورتوں میں اگر بالعکس کرے مثلاً بہت سے لوگ تھوڑوں کو یا بڑا چھوٹے کو سلام کرے تو یہ بھی جائز ہے مگر بہتر وہی ہے جو پہلے بیان ہوا (ق)

مسئلہ ۹ غیر محرم مرد کے لئے کسی جوان یا درمیانی عمر کی عورت کو سلام کرنا ممنوع ہے اسی طرح خطوں میں لکھ کر بھیجنا یا کسی کے ذریعے سے کہلا بھیجنا اور اسی طرح نامحرم عورتوں کے لئے مردوں کو سلام کرنا بھی ممنوع ہے۔ اسلئے کہ ان صورتوں میں سخت فتنہ کا اندیشہ ہے اور فتنہ کا سبب بھی فتنہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر کسی بڈھی عورت کو یا بڈھے مرد کو سلام کیا جائے تو مضائقہ نہیں مگر غیر محارم سے ایسے تعلقات رکھنا ایسی حالت میں بھی بہتر نہیں ہاں جہاں کوئی خصوصیت اسکی مقتضی ہو اور احتمال فتنہ کا نہ ہو تو وہ اور بات ہے

مسئلہ۔ جب تک کوئی خاص ضرورت نہ ہو کافروں کو نہ سلام کرے اور اسی طرح فاسقوں کو بھی اور جب کوئی حاجت ضروری ہو تو مضائقہ نہیں اور اگر اسکے سلام اور کلام کرنے سے ان کے ہدایت پر آنے کی امید ہو تو بھی سلام کرلے۔

مسئلہ ۱۱۔ جو لوگ علمی مذاکرہ کر رہے ہوں یعنی مسائل کی گفتگو کرتے ہوں، پڑھتے پڑھاتے ہوں یا ان میں سے ایک علمی گفتگو کر رہا ہو اور باقی سن رہے ہوں تو ان کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور اسی طرح تکبیر اور اذان کے وقت بھی (موذن یا غیر موذن کو) سلام کرنا مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان تینوں صورتوں میں جواب نہ دے۔

ضمیمہ ثانیہ بہشتی گوہر مسمّیٰ بہ تعدیل حقوق الوالدین

از جانب محشی بہشتی گوہر التماس ہے کہ یہ مضمون جو بعنوان ضمیمہ ثانیہ درج کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب کا تحریر فرمودہ

ہے جس میں والدین کے حقوق کی تحقیق و تفصیل کی گئی ہے ہر چند کہ بہشتی زیور حصہ پنجم میں بضمن حقوق، حقوق والدین کا بھی اجمالی تذکرہ آچکا ہے لیکن چونکہ وہ مشترک تھا عورتوں اور مردوں کے درمیان اور اس موجودہ مضمون کا تعلق زیادہ مردوں سے ہے اس لئے بہشتی گوہر میں اس کا ملحق کرنا مناسب معلوم ہوا۔ پس اسکو حصہ پنجم بہشتی زیور کا تتمہ سمجھنا چاہیئے اور مضمون مذکور یہ ہے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهۡلِهَا وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ۔ الاٰیۃ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ امانتیں امانت والوں کو ادا کرو۔ اور جب تم لوگوں میں حکم کرو انصاف سے حکم کرو ۱۲۔ اس آیت کے عموم سے دو حکم مفہوم ہوئے۔ ایک یہ ہے کہ اہلِ حقوق کو ان کے حقوق واجبہ کا ادا کرنا واجب ہے دوسرے یہ کہ ایک حق کے لئے دوسرے شخص کا حق ضائع کرنا ناجائز ہے ان دونوں حکم کلی کے متعلقات میں سے وہ خاص دو جزئی مواقع بھی ہیں جن کے متعلق اسوقت تحقیق کرنے کا قصد ہے ایک ان میں سے والدین کے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کی تعیین ہے۔ دوسرے والدین کے حقوق اور زوجہ یا اولاد کے حقوق میں تعارض و تزاحم کے وقت ان حقوق کی تعدیل ہے اور ضرورت اس تحقیق کی یہ ہوئی کہ واقعات غیر محصورہ سے معلوم ہوا کہ جس طرح بعض بے قید لوگ والدین کے حق میں تفریط کرتے ہیں اور ان کے وجوب اطاعت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اسی طرح بعضے دیندار والدین کے حق میں افراط کرتے ہیں جس سے دوسرے صاحب حق کے حقوق مثلاً زوجہ کے یا اولاد کے تلف ہوتے ہیں اور ان کے وجوب رعایت کی نصوص کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے اتلافِ حقوق کا وبال اپنے سر لیتے ہیں اور بعضے کسی صاحبِ حق کا حق تو ضائع نہیں کرتے لیکن حقوق غیر واجبہ کو واجب سمجھ کر ان کے ادا کا قصد کرتے ہیں اور چونکہ بعض اوقات ان کا تحمل نہیں ہوتا اسلئے تنگ ہوتے ہیں اور اس سے وسوسہ ہونے لگتا ہے کہ بعض احکام شرعیہ میں ناقابلِ برداشت سختی اور تنگی ہے اس طرح سے ان بیچاروں کے دین کو ضرر پہنچتا ہے اور اس حیثیت سے اسکو بھی صاحبِ حق کے حقوق واجبہ ضائع کرنے میں دخل کر سکتے ہیں اور وہ صاحبِ حق اس شخص کا نفس ہے کہ اسکے بھی بعض واجبہ حقوق واجب ہیں کما قال صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِنَفۡسِكَ عَلَیۡكَ حَقًّا تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے) اور ان حقوق میں سب سے بڑھ کر حفاظت اپنے دین کی ہے پس جب والدین کے غیر واجب حق کو واجب سمجھنا مفضی ہوا اس معصیتِ مذکورہ کی طرف اسلئے حقوق واجبہ وغیر واجبہ کا امتیاز واجب ہوا اس امتیاز کے بعد پھر اگر عملاً ان حقوق کا التزام کر لے گا مگر اعتقاداً واجب نہ سمجھے گا تو وہ محذور تو لازم نہ آئے گا۔ اس تنگی کو اپنے ہاتھ کی خریدی ہوئی سمجھے گا۔ اور جب تک برداشت کرے گا اسکی عالی ہمتی ہے اور اس تصور میں بھی ایک گونہ حظ ہو گا کہ میں باوجود میرے ذمہ نہ ہونے کے اسکا تحمل کرتا ہوں اور جب چاہونگا سبکدوش ہو سکے گا غرض علم احکام میں ہر طرح کی مصلحت ہی مصلحت ہے اور جہل میں ہر طرح کی مضرت ہی مضرت ہے پس اسی

تمیز کی غرض سے یہ چند سطور لکھتا ہوں۔ اب اس تمہید کے بعد اول اسکے متعلق ضروری روایات حدیثیہ و فقہیہ جمع کر کے پھر اُن سے جو احکام ماخوذ ہوتے ہیں اُن کی تقریر کر دوں گا اور اسکو اگر تعدیل حقوق الوالدینؒ کے لقب سے نامزد کیا جائے تو نازیبا نہیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان

نوٹ: عربی عبارت کا حاصل مطلب اُردو میں عوام کے فائدہ کیلئے اس مرتبہ اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ۱۲

عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس سے خوش تھا اور اُس سے محبت رکھتا تھا مگر حضرت عمر میرے باپ اس سے ناخوش تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دیدے میں نے انکار کیا اسکے بعد حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ ذکر کیا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو طلاق دے دے مرقات میں لکھا ہے کہ یہ طلاق کا امر بطور استحباب کے تھا۔ یا اگر وہاں پر کوئی اور سبب بھی موجود تھا تو وجوب کے لئے تھا۔ امام غزالیؒ احیاء میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ والد کا حق مقدم ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ والد اس عورت کو کسی غرض فاسد کی وجہ سے بُرا نہ سمجھتا ہو جیسا کہ حضرت عمرؓ کسی غرض فاسد کی وجہ سے اُسے بُرا نہ سمجھتے تھے حضرت معاذؓ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم کریں کہ اہل وعیال اور مال سے علیحدہ ہو جا مرقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ مبالغہ اور کمال اطاعت کا بیان ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے کیلئے والدین کے فرمانے کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں اگرچہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق نہ دینے سے سخت تکلیف ہو کیونکہ اسکی وجہ سے کبھی لڑکے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اور ماں باپ کی شفقت سے یہ بعید ہے کہ وہ بیٹے کی تکلیف کو جانتے ہوتے اسکا حکم کریں کہ وہ بیوی یا مال کو علیحدہ کر دے پس ایسی صورت میں اُن کا کہنا ماننا ضروری نہیں میں کہتا ہوں کہ مبالغہ کے لئے ہونے کا یہ قرینہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔ اور یہ یقیناً مبالغہ ہے ورنہ کلمۂ کفر ایسی مجبوری کی حالت میں کہنا اللہ تعالیٰ کے قول مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖ سے ثابت ہے حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے تو اگر دونوں ہوں تو دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک۔ اور اگر نافرمانی کرتا ہو تو اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو اسکے لئے دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہو تو ایک کھل جاتا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم ہی کرتے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم ہی کرتے ہوں مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ماں باپ میں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اُنکے حقوق میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور اُنکے حقوق ادا کرتا ہو اور اسمیں یہ بھی ہے کہ والدین کی اطاعت مستقل نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

جسکی اللہ تعالٰی نے خاص طور سے وصیت فرمائی ہے اسلئے اُن کی اطاعت اللہ تعالٰی کی اطاعت سمجھتے ہوئے کرنی چاہیئے یعنی جو بات وہ خدا کے حکم کے مطابق کہیں اسکو ماننا چاہیئے اور جو اسکے حکم کے خلاف کہیں اُسے نہ ماننا چاہیئے کیونکہ حدیث میں ہے اللہ تعالٰی کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں۔ اور مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے ظلم سے مُراد حدیث میں دنیوی ظلم ہے اُخروی ظلم نہیں یعنی دنیوی امور میں اگرچہ وہ زیادتی کریں تب بھی اُنکی فرمانبرداری لازم ہے اور اگر وہ دین کے خلاف کوئی بات کریں تو اسمیں اُن کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیئے۔ میں کہتا ہوں کہ حدیث میں حضورؐ کا یہ فرمانا کہ اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں ایسا ہے جیسا کہ آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کے متعلق فرمایا ہے کہ اپنے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم کیا جاوے لمعات میں لکھا ہے اس سے مقصود مبالغہ ہے یعنی تمہارے خیال میں یا بالفرض اگر وہ ظلم کریں تب بھی تم اُن کو راضی کرو کیونکہ اگر وہ واقعی ظلم کرتے تھے تو آپ اُنکو راضی کرنے کا حکم کیسے فرما سکتے تھے۔ مشکوٰۃ میں ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ان تین آدمیوں کے قصہ میں) روایت کرتے ہیں جو کہیں چلے جا رہے تھے اور بارش آگئی وہ ایک پہاڑ میں غار کے اندر چلے گئے اسکے بعد غار کے منہ پر ایک بڑا پتھر گر پڑا اور اُسنے دروازہ بند کر دیا۔ اُنہوں نے آپس میں کہا کہ تم اپنے اپنے نیک اعمال دیکھو جو خالص اللہ کے واسطے کیئے ہوں اُن کا واسطہ دے کر دعا مانگو تاکہ اللہ تعالٰی دروازہ کھول دے۔ انمیں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے بچے بھی تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا اور شام کو جب گھر آتا تو بکریوں کا دودھ نکالکر اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تھا ایک دن میں بہت دُور چلا گیا اور جب شام کو آیا تو میں نے اپنے ماں باپ کو سویا ہوا پایا۔ میں نے حسب معمول دُودھ نکالا اور دُودھ کا برتن لے کر اُن کے سر کے پاس کھڑا رہا اور اُنکو جگانا اچھا نہ سمجھا اور یہ بھی بُرا سمجھا کہ اُن سے پہلے بچوں کو پلاؤں اور بچے میرے پیروں میں پڑے روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بچوں کا رونا چلانا ایسا ہی تھا جیسا کہ ابوطلحہؓ کے مہمانوں کے قصہ میں ہے جب اُنہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کے لئے ہے؟ بیوی نے کہا نہیں صرف بچوں کی خوراک ہے تو ابوطلحہؓ نے کہا کہ بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دو۔ لمعات میں لکھا ہے کہ علماء نے اسکو اسپر محمول کیا ہے کہ وہ بچے بھوکے نہیں تھے بلکہ بلا بھوک مانگ رہے تھے جیسا کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے ورنہ اگر وہ بھوکے ہوتے اُن کو کھلانا واجب تھا اور واجب کو وہ کیسے ترک کر سکتے تھے حالانکہ اللہ تعالٰی نے ابوطلحہؓ اور اُن کی بیوی کی تعریف کی۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی ضرورت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ والد سے چھوٹے بچے کا حق مقدم ہے جیسا کہ درمختار میں ہے کہ اگر کسی کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو خرچہ کے اعتبار سے بیٹا باپ سے زیادہ مستحق ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں پر تقسیم کر دے۔ امام محمدؒ کی کتاب الآثار میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ سب سے بہتر روزی اپنی کمائی ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں داخل ہے۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں

کہ جب باپ محتاج ہو تو بیٹے کے مال میں سے کھانے کا مضائقہ نہیں لیکن ضرورت کے مطابق خرچ کرے فضول خرچی نہ کرے۔ اگر باپ مالدار ہے اور پھر بیٹے کا مال لیتا ہے تو وہ اُس پر قرض ہے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور یہ معمول بہ ہے۔ امام محمدؒ امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حماد سے اور وہ ابراہیم سے کہ باپ کے لئے بیٹے کے مال میں کوئی حق نہیں مگر یہ کہ وہ کھانے پینے کپڑے کا محتاج ہو۔ امام محمدؒ نے فرمایا کہ اسی پر ہم عمل کرتے ہیں اور یہی ابو حنیفہ کا قول ہے۔ کنز العمال میں حاکم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسکو چاہتے ہیں لڑکیاں دیتے ہیں اور جسکو چاہتے ہیں لڑکے دیتے ہیں پس وہ اولاد اور ان کا مال تمہارے لئے ہے جب تم کو ضرورت ہو میں کہتا ہوں کہ حضور کا یہ قول کہ (جب تم کو ضرورت ہو) اس مسئلہ پر دلالت کرتا ہے جو مسئلہ بھی امام محمدؒ نے حضرت عائشہ رضؓ کے قول سے اخذ کیا تھا۔ نیز حضرت ابو بکر رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی کہ "تو اور تیرا مال اپنے باپ کے لئے ہے" یہی تفسیر کی ہے کہ اس سے مراد نان ونفقہ ہے۔ در مختار میں ہے کہ ایسے نابالغ اور جوان لڑکے پر جہاد فرض نہیں ہوتا جسکے ماں باپ دونوں یا ایک موجود ہو کیونکہ انکی اطاعت فرض عین ہے اور کوئی ایسا سفر کرنا جائز نہیں جس میں خطرہ ہو مگر انکی اجازت سے۔ اور جسمیں خطرہ نہ ہو وہ بلا اجازت جائز ہے منجملہ اسکے علم حاصل کرنے کے لئے سفر بھی ہے رد المختار میں ہے کہ ماں باپ کو اس سفر سے روکنے کی گنجائش ہے جبکہ اسکی وجہ سے وہ سخت مشقت میں مبتلا ہوتے ہوں۔ اور کافر ماں باپ کا بھی یہی حکم ہے جبکہ اسکے سفر سے اُن کو اندیشہ ہو۔ اور اگر وہ اپنے اہل دین کے قتال کی وجہ سے روکتے ہوں تو اُن کی اطاعت نہ کرے مگر جب تک کہ اُن کی ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ اگر وہ تنگدست اور اسکی خدمت کے محتاج ہوں تو اس پر خدمت فرض ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔ اور فرض عین کو فرض کفایہ کی خاطر ترک کرنا ٹھیک نہیں۔ وہ سفر جسمیں خطرہ ہو جیسے جہاد اور سمندر کا سفر ہے اور جس میں خطرہ نہیں جیسے تجارت حج عمرہ کے لئے سفر کرنا وہ بلا اجازت جائز ہے مگر یہ کہ ہلاکت کا خوف ہو اور علم کا سفر بھی اسی میں داخل ہے جبکہ راستہ مامون ہو اور ہلاکت کا خوف نہ ہو۔ بحر الرائق و فتاوی ہندیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے اور فتاوی ہندیہ میں ایک مسئلہ کے ذیل میں لکھا ہے کہ والدین سے اجازت لینا ضروری ہے جبکہ ضروری کام نہ ہو۔ در مختار باب النفقہ میں ہے کہ بیوی کے لئے ایسا گھر دینا جس میں کوئی بیوی یا شوہر کے اقارب سے نہ رہتا ہو واجب ہے۔ در مختار میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ شریف مالدار عورت کے لئے متوسط درجہ کا ایک گھر دینا ضروری ہے۔ اسکے بعد لکھا ہے کہ ہمارے شام کے شہروں میں متوسط درجہ کے لوگ بھی ایسے گھروں میں نہیں رہتے جن میں اجنبی لوگ رہتے ہوں چہ جائیکہ امیر اور شریف لوگ رہیں مگر یہ کہ گھر چند بھائیوں کے درمیان مشترک اور موروث ہو تو ایسی صورت میں ہر ایک اپنے حصہ میں رہتا ہے اور گھر کے حقوق و ضروریات مشترک ہوتے ہیں۔ اسکے بعد کہا ہے کہ عرف زمان اور مکان کے اختلاف سے بدلتا رہتا ہے مفتی کو زمان و مکان پر نظر رکھنی ضروری ہے بلا اسکے معاشرۃ بالمعروف حاصل نہیں ہوسکتی۔ (ترجمہ ختم ہوگیا)

ان روایات سے چند مسائل ظاہر ہوئے۔ اول جو امر شرعاً واجب ہے اور ماں باپ اس سے منع کریں اسمیں اُنکی اطاعت جائز بھی نہیں واجب ہونے کا تو کیا احتمال ہے۔ اس قاعدے میں یہ فروع بھی آ گئے مثلاً اس شخص کے پاس مالی وسعت اسقدر کم ہے کہ اگر ماں باپ کی خدمت کرے تو بیوی بچوں کو تکلیف ہونے لگے تو اس شخص کو جائز نہیں کہ بیوی بچوں کو تکلیف دے اور ماں باپ پر خرچ کرے اور

مثلاً بیوی کا حق ہے کہ وہ شوہر سے ماں باپ سے جدا رہنے کا مطالبہ کرے پس اگر وہ اسکی خواہش کرے اور ماں باپ اسکو شامل رکھنا چاہیں تو شوہر کو جائز نہیں کہ اس حالت میں بیوی کو انکے شامل رکھے بلکہ واجب ہوگا کہ اسکو جدا رکھے یا مثلاً حج وغیرہ کو یا طلب العلم بقدر الفریضۃ کو نہ جانے دیں تو اس میں انکی اطاعت ناجائز ہوگی۔

دوم جو امر شرعاً ناجائز ہو اور ماں باپ اسکا حکم کریں اسمیں بھی انکی اطاعت جائز نہیں مثلاً وہ کسی ناجائز نوکری کا حکم کریں یا رسوم جہالت اختیار کرادیں وعلیٰ ہذا۔ سوم جو امر شرعاً نہ واجب ہو اور نہ ممنوع ہو بلکہ مباح ہو بلکہ خواہ مستحب ہی ہو اور ماں باپ اسکے کرنے یا نہ کرنے کو کہیں تو اسمیں تفصیل ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ اس امر کی اس شخص کو ایسی ضرورت ہے کہ بدون اسکے تکلیف ہوگی۔ مثلاً غریب آدمی ہے پاس پیسہ نہیں بستی میں کوئی صورت کمائی کی نہیں مگر ماں باپ نہیں جانے دیتے۔ یا یہ کہ اس شخص کو ایسی ضرورت نہیں۔ اگر اس درجہ کی ضرورت ہے تو اسمیں ماں باپ کی اطاعت ضروری نہیں۔ اور اگر اس درجہ ضرورت نہیں تو پھر دیکھنا چاہیئے کہ اس کام کرنے میں کوئی خطرہ یا اندیشہ ہلاک یا مرض کا ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ اس شخص کے اس کام میں مشغول ہوجانے سے بوجہ کوئی خادم وسامان نہ ہونے کے خود ان کے تکلیف اٹھانے کا احتمال قوی ہے یا نہیں پس اگر اس کام میں خطرہ ہے یا اسکے غائب ہوجانے سے انکو بوجہ بے سروسامانی تکلیف ہوگی تب تو ان کی مخالفت جائز نہیں مثلاً غیر واجب لڑائی میں جاتا ہے یا سمندر کا سفر کرتا ہے یا پھر کوئی ان کا خبر گیراں نہ رہے گا اور اسکے پاس اتنا مال نہیں جس سے انتظام خادم ونفقہ کافیہ کا کر جاتے اور وہ کام اور سفر بھی ضروری نہیں تو اس حالت میں انکی اطاعت واجب ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں یعنی اس کام یا سفر میں اسکو کوئی خطرہ ہے اور نہ انکی مشقت وتکلیف ظاہری کا کوئی احتمال ہے تو بلا ضرورت بھی وہ کام یا سفر باوجود ان کی ممانعت کے جائز ہے گو مستحب یہی ہو کہ اس وقت بھی اطاعت کرے اور اسی کلیہ سے ان فروع کا بھی حکم معلوم ہوگیا کہ مثلاً وہ کہیں کہ اپنی بی بی کو بلا وجہ معتدبہ طلاق دیدے تو اطاعت واجب نہیں وحدیث ابن عمر یحمل علی الاستحباب او علی ان امر عمر کان عن سبب صحیح اور مثلاً وہ کہیں کہ تمام کمائی اپنی ہم کو دیا کرو تو اسمیں بھی اطاعت واجب نہیں اور اگر وہ اس چیز پر جبر کرینگے تو گنہگار ہونگے وحدیث انت ومالک لابیک محمول علی الاحتیاج کیف وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایحل مال امرأ الا بطیب نفس منہ اور اگر وہ حاجت ضروریہ سے زائد بلا اذن لینگے تو وہ انکے ذمہ دین ہوگا جسکا مطالبہ دنیا میں بھی ہوسکتا ہے۔ اگر یہاں نہ دینگے قیامت میں دینا پڑے گا۔ فقہاء کی تصریح اسکے لئے کافی ہے وہ اسکے معانی کو خوب سمجھتے ہیں خصوصاً جبکہ حدیث حاکم میں بھی اذا احتجتم کی قید مصرح ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ اشرف علی ۲۷ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۲۲ ہجری مقام تھانہ بھون

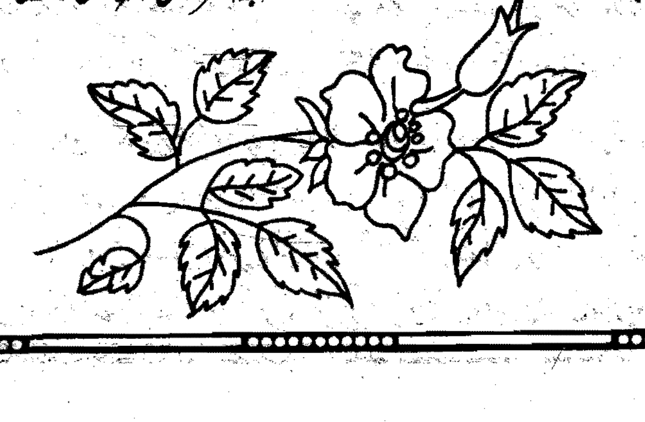

کشیدہ کاری کے مختلف نمونے

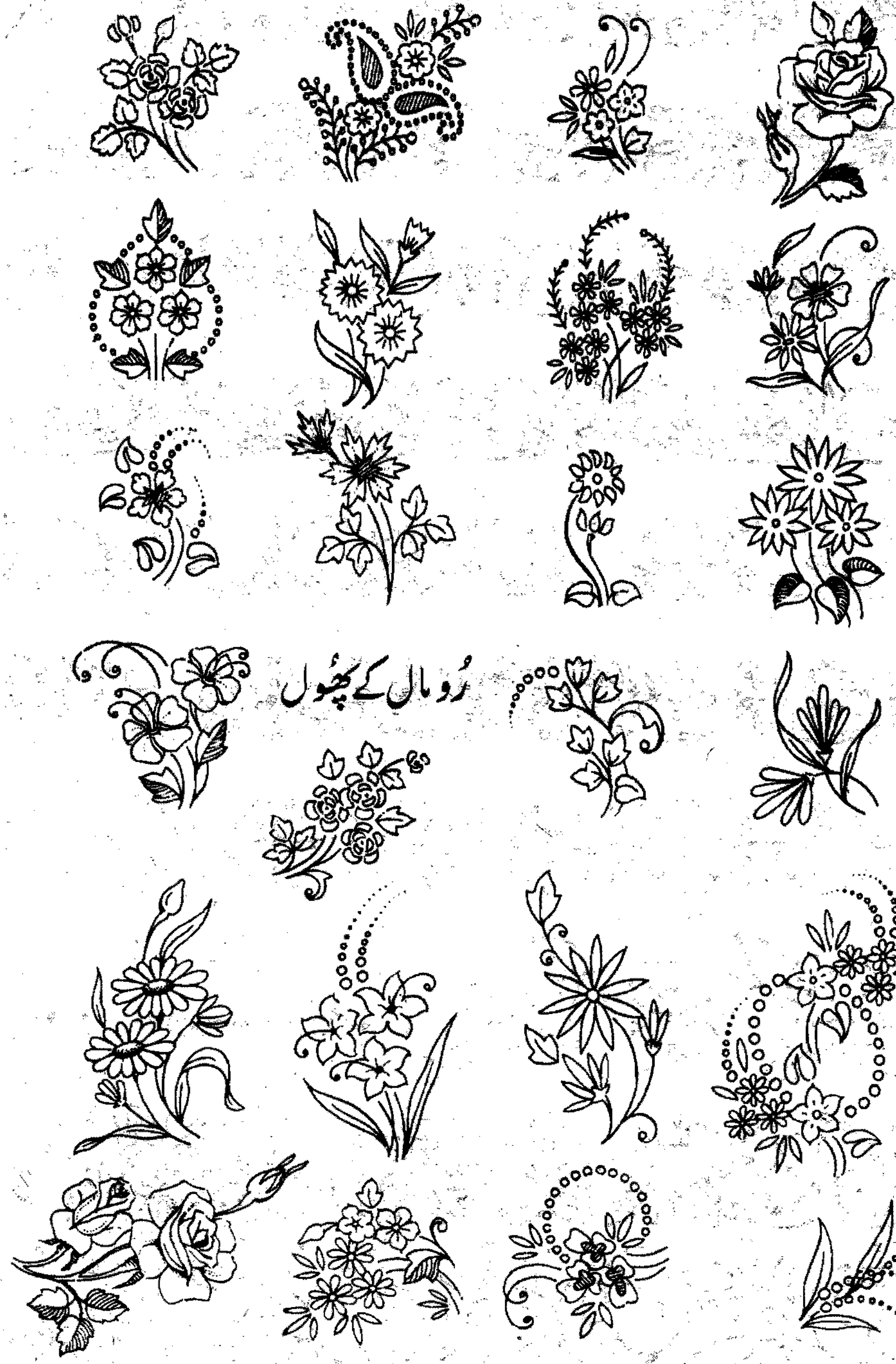
رُومال کے پھُول

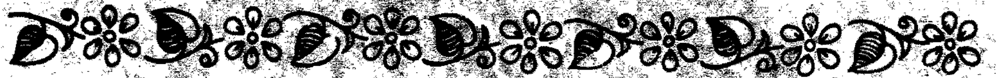

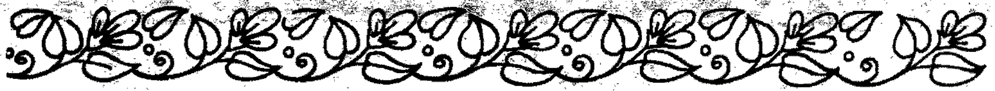

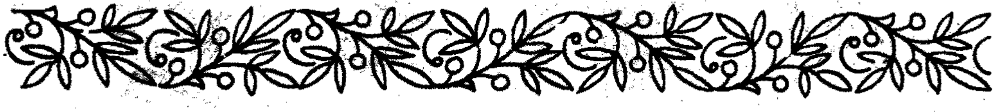

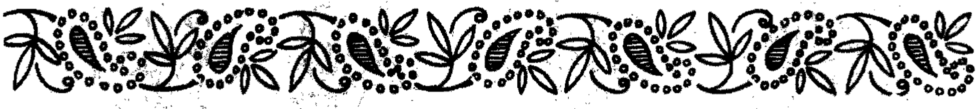

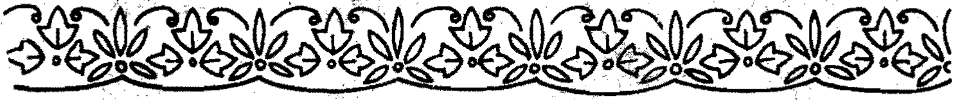

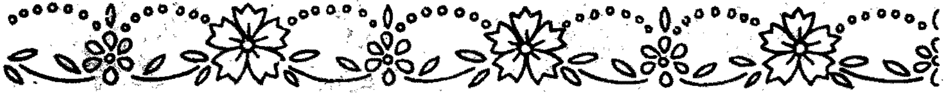

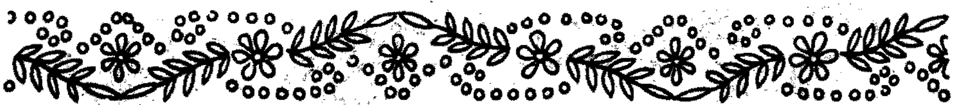

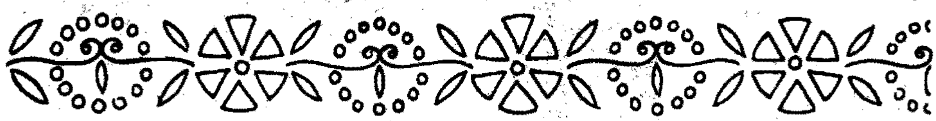

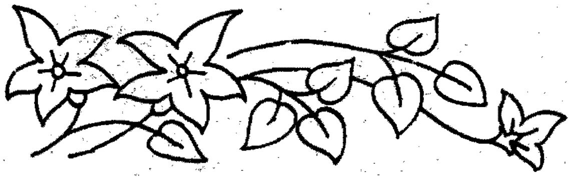

خوبصورت بیلیں

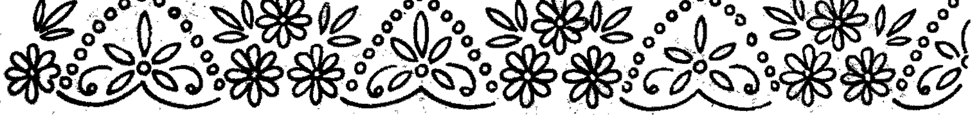

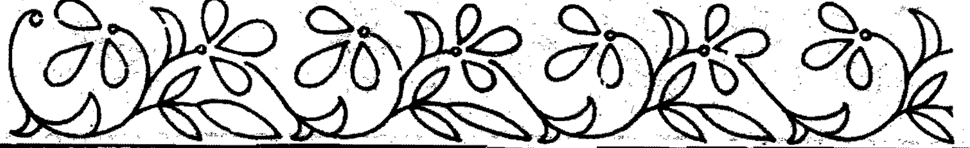

چادر کی بیل

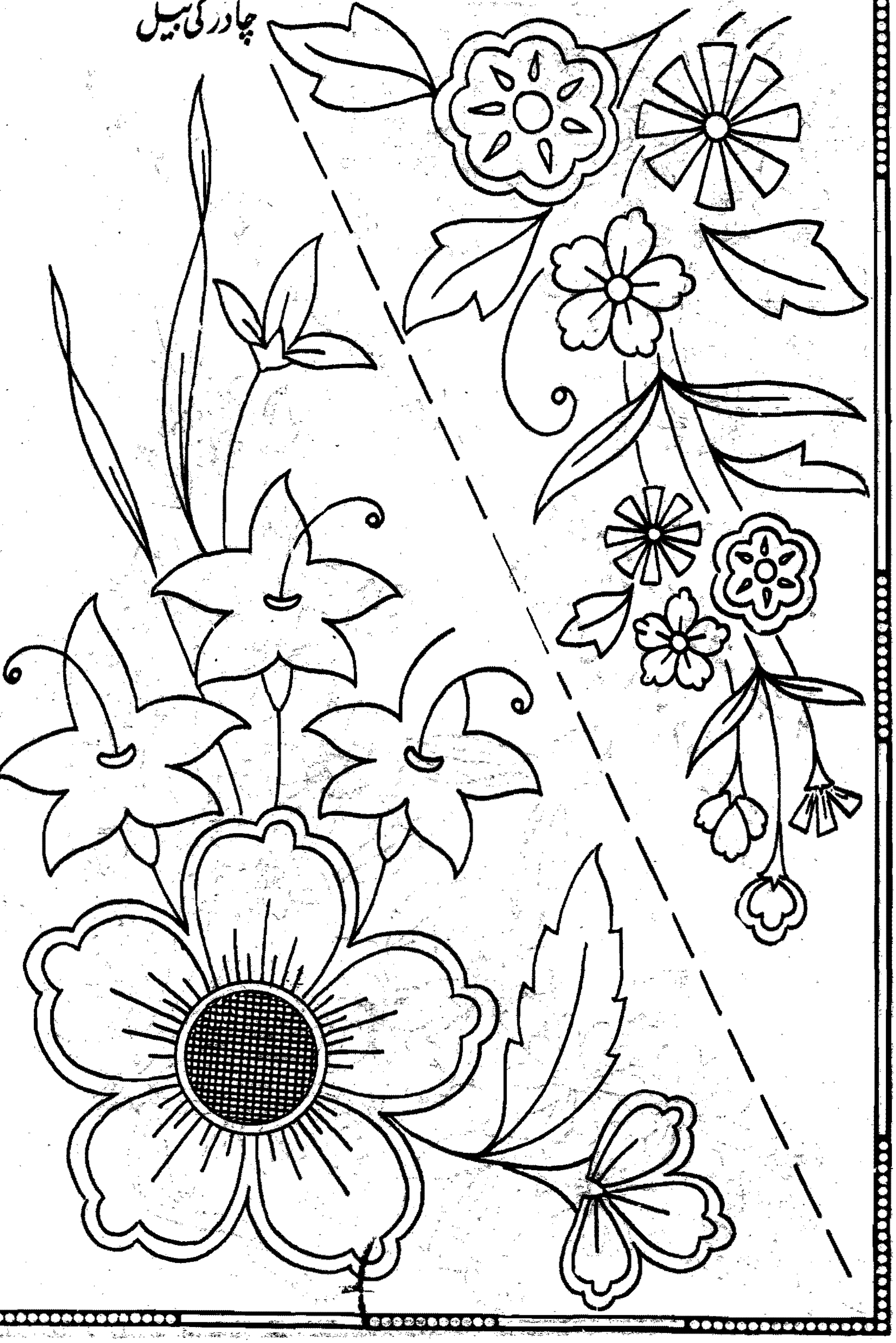

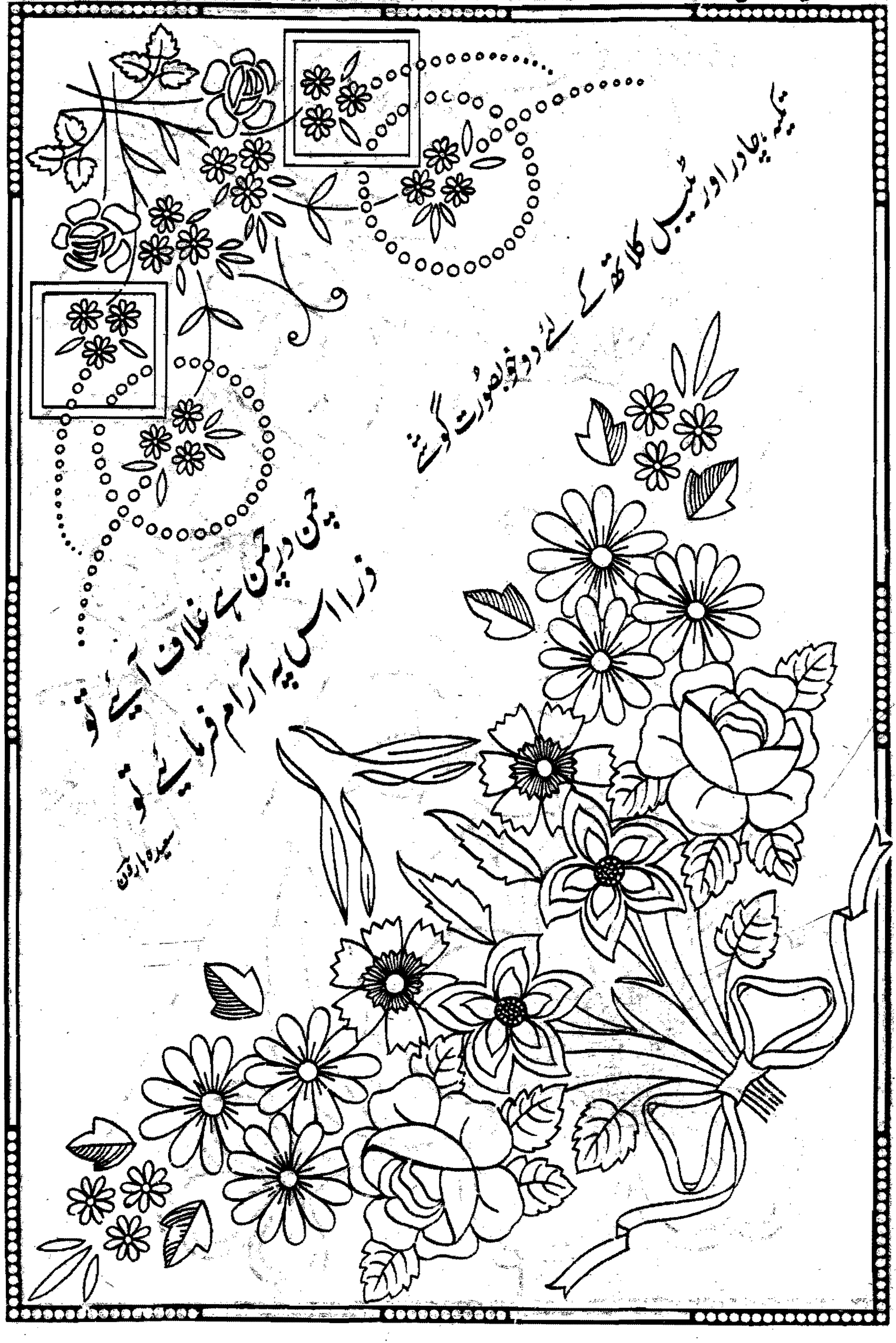

تکیہ چادر اور ٹیبل کلاتھ کے لئے دو خوبصورت گوشے

چین در چین ہے غلاف آئیے تو
ذرا اس پہ آرام فرمائیے تو

سیدہ اردن

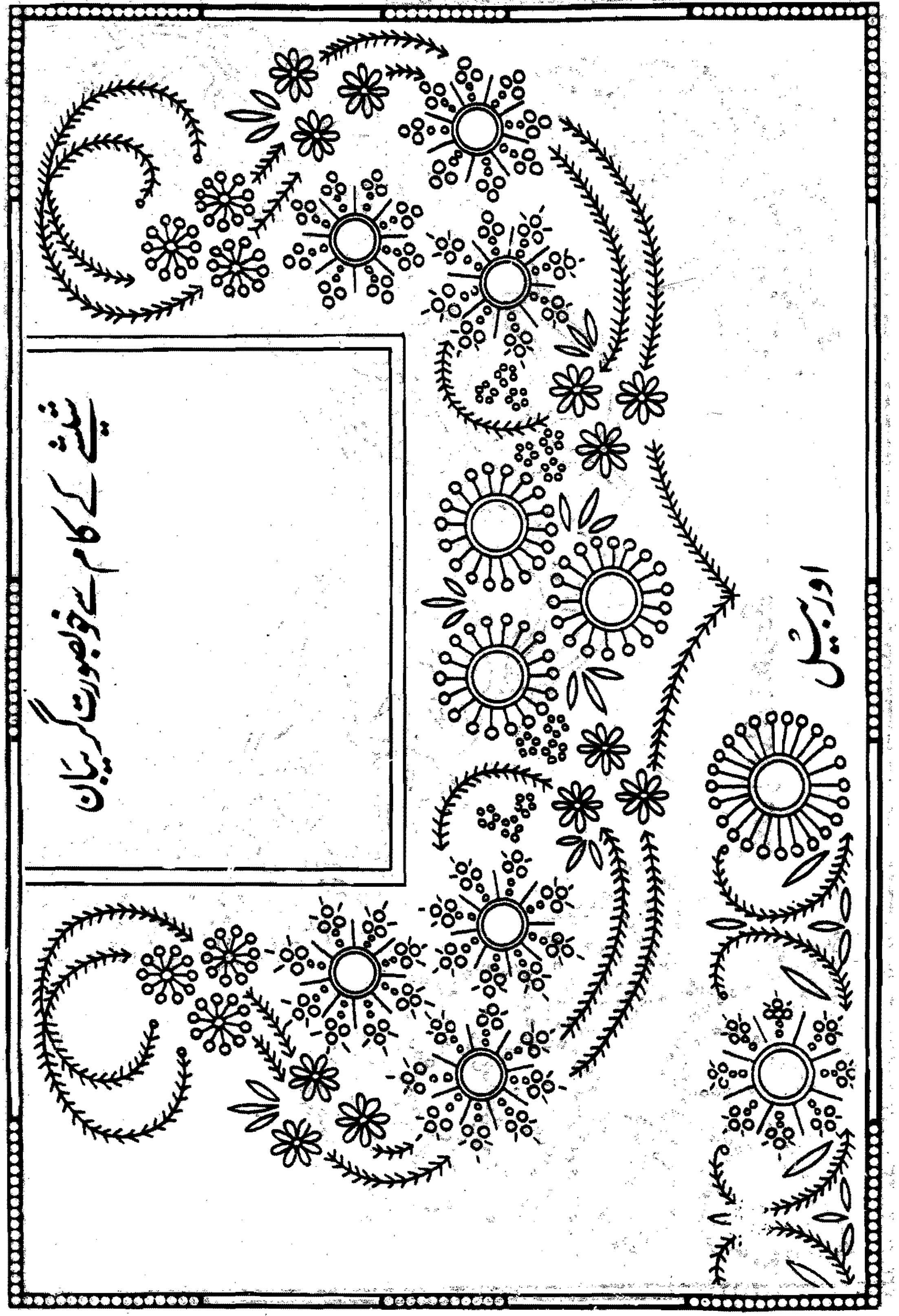
شیشے کے کام سے خوبصورت گریبان
اور بیل

کٹ ورک سے خوبصورت گریبان

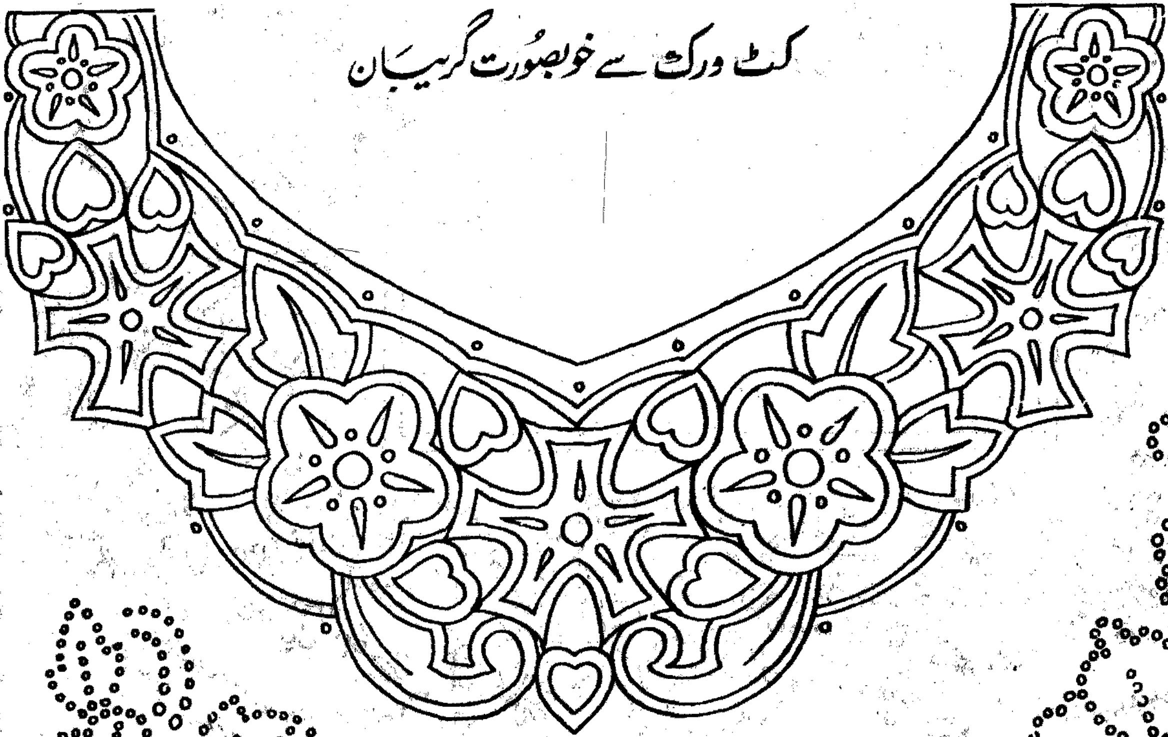

موتیوں یا کامدانی کے گلدستے

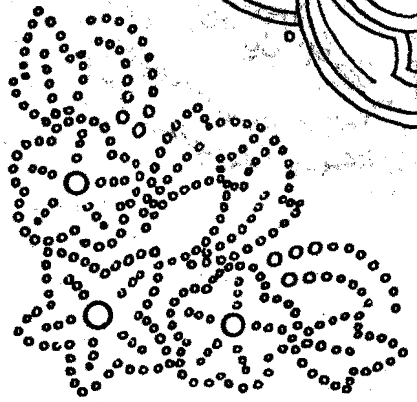

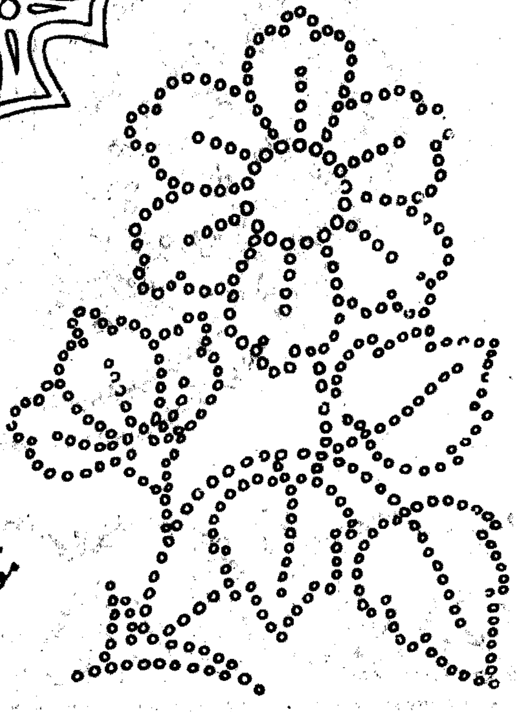

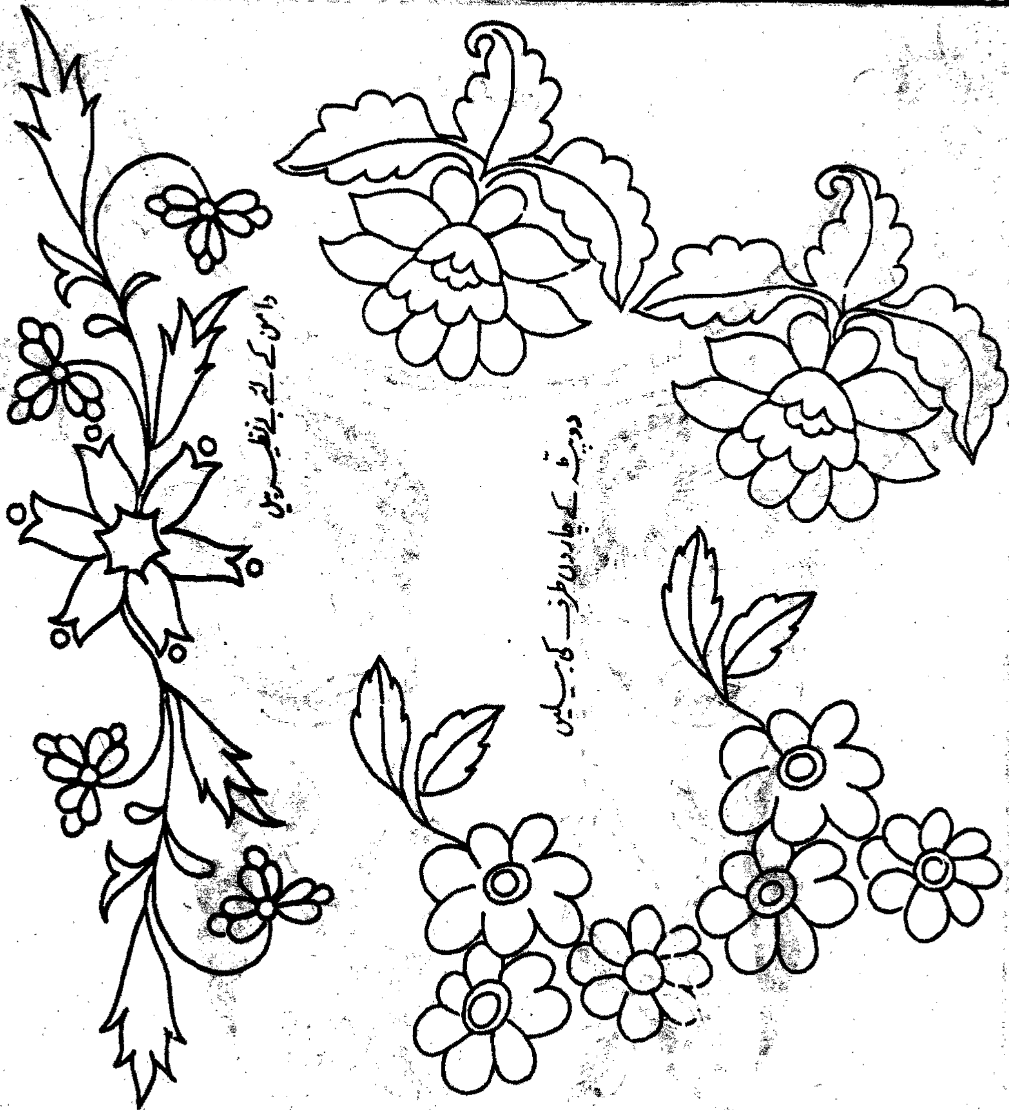

دامن کے لئے بڑا نقشی بیل

دوپٹہ کے چاروں طرف کی بیلیں

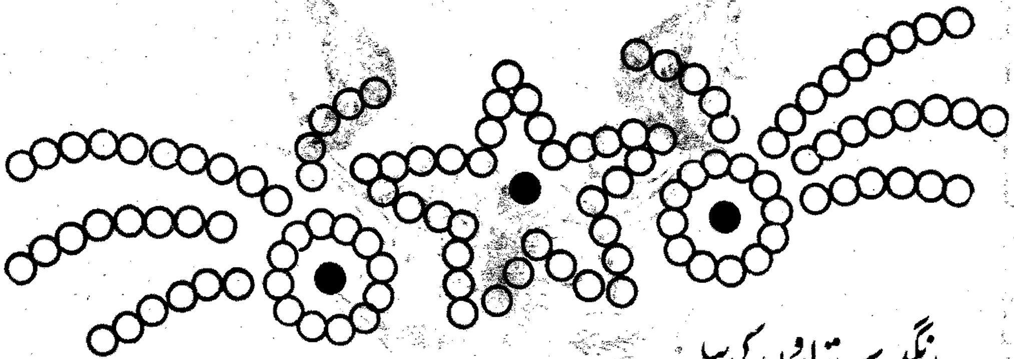

رنگین ستاروں کی بیل

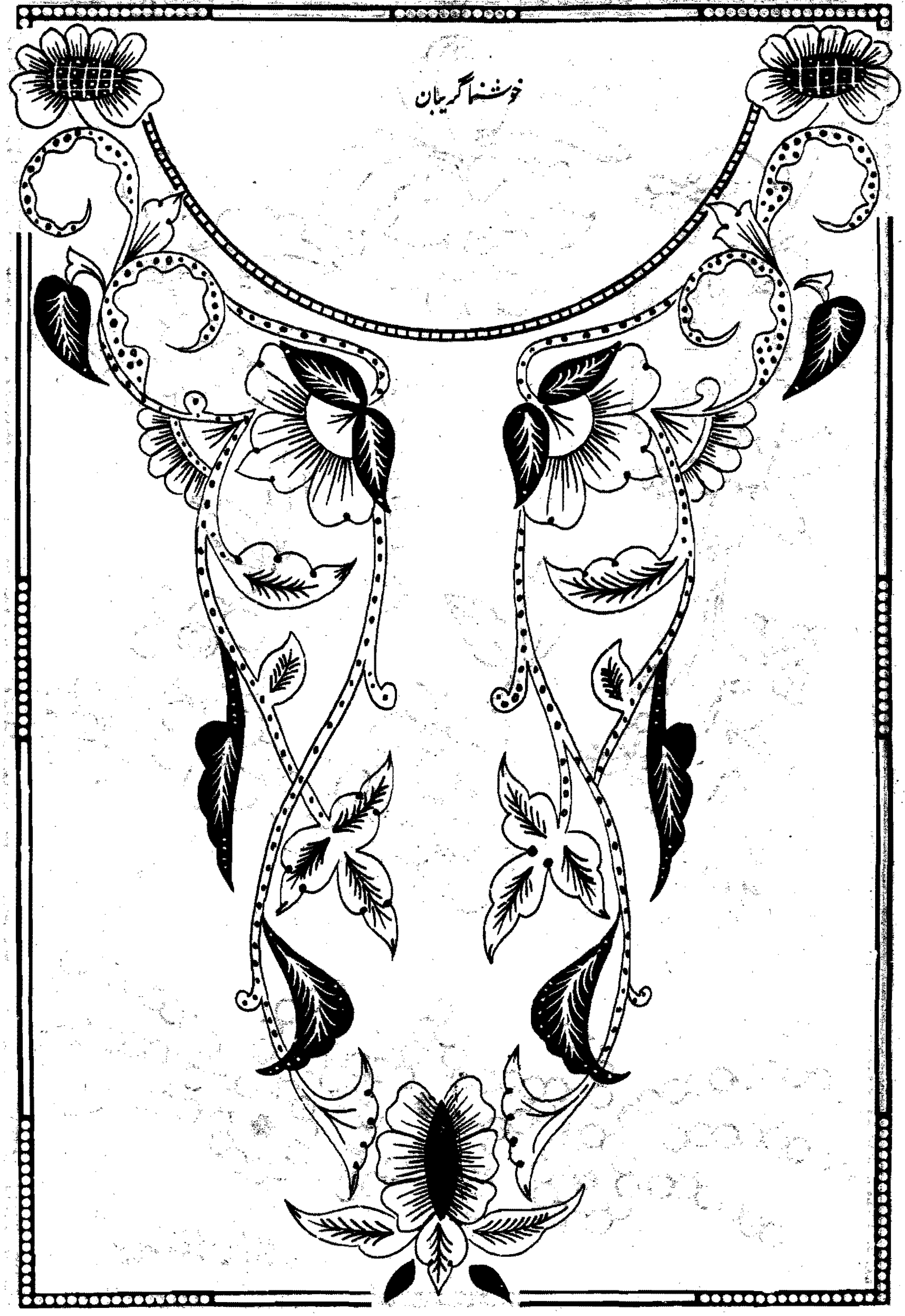

خوشنما گریبان

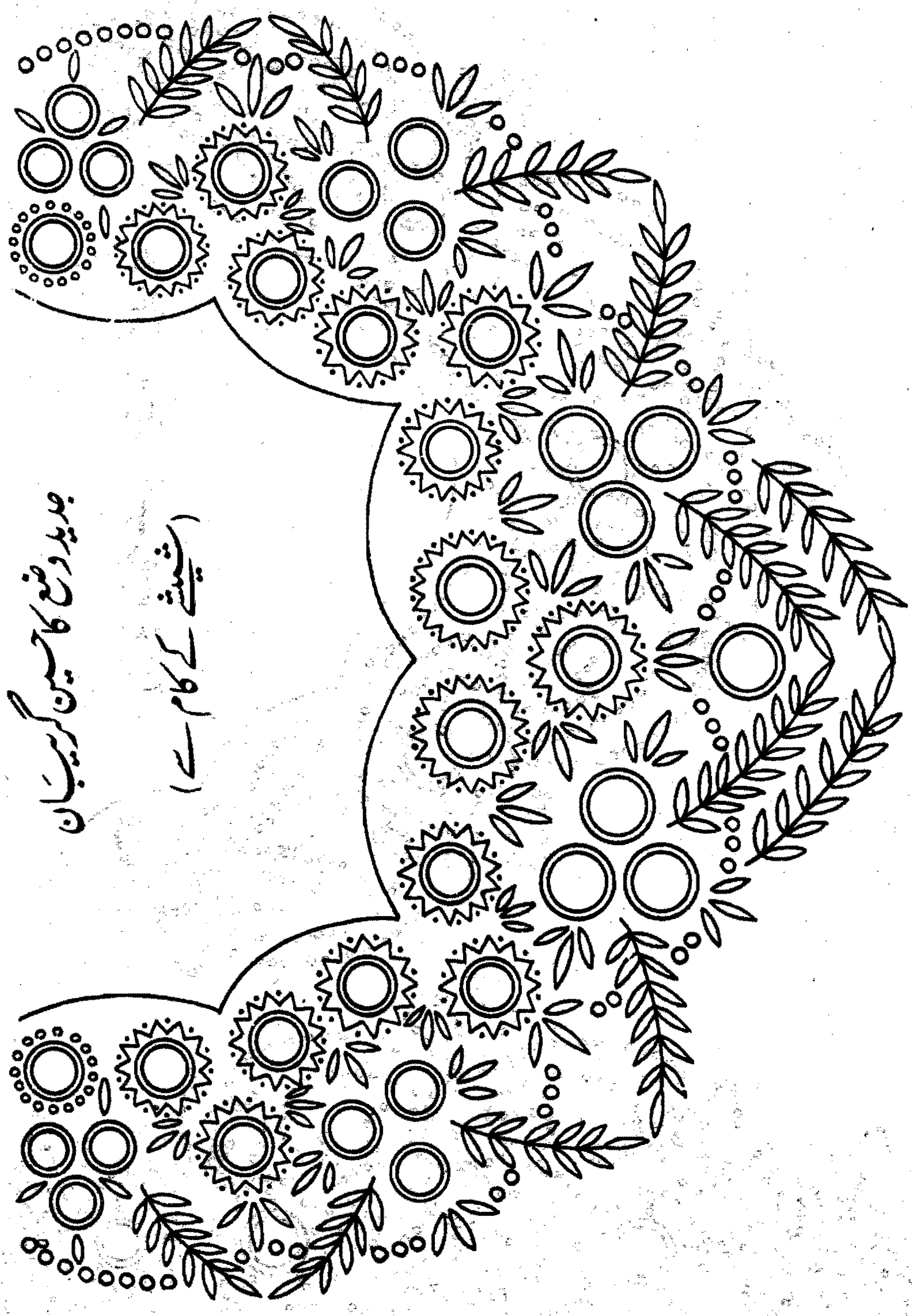

جدید وضع کا حسین گریبان

(شیشے کے کام سے)

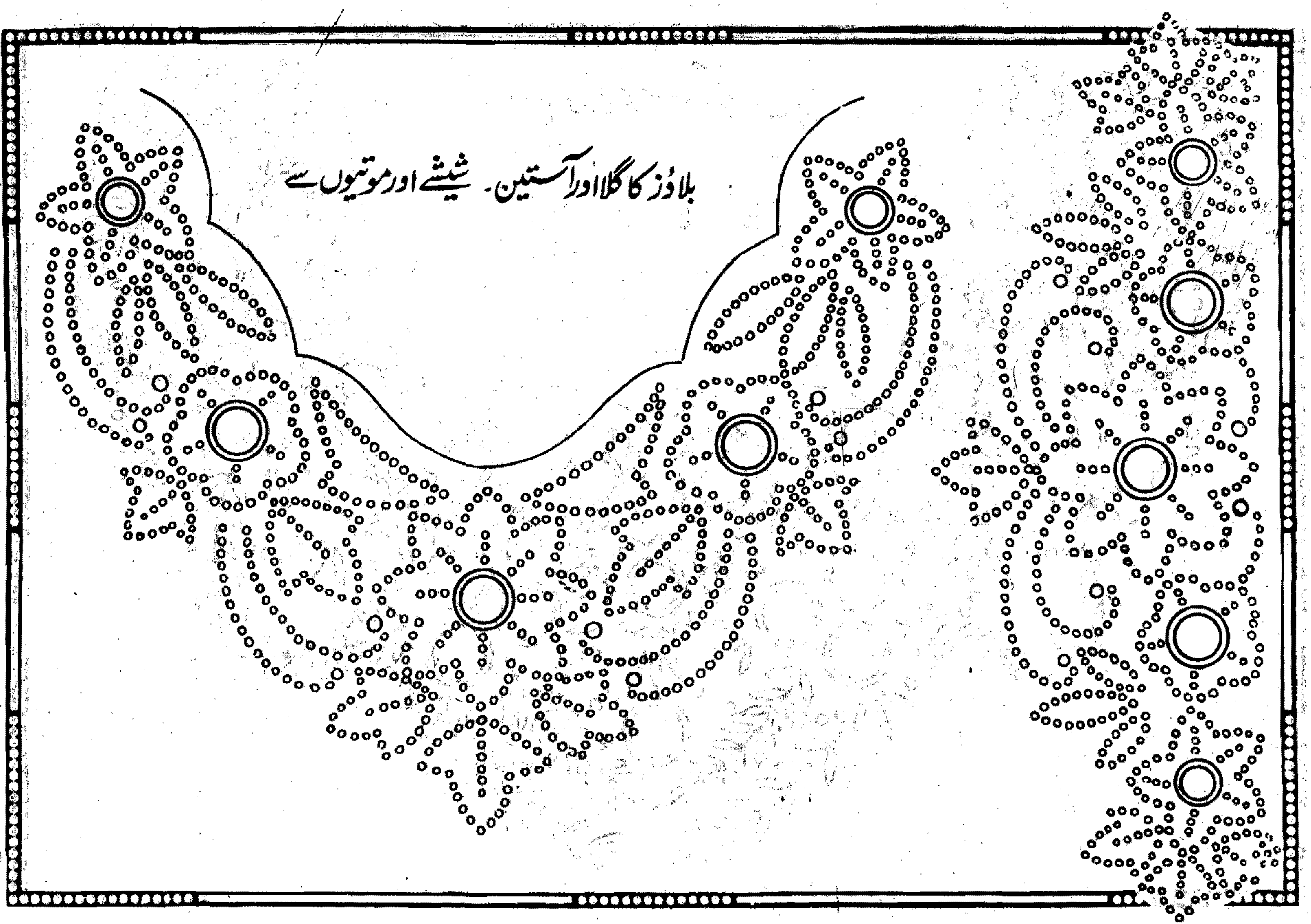

بلاؤز کا گلا اور آستین۔ شیشے اور موتیوں سے

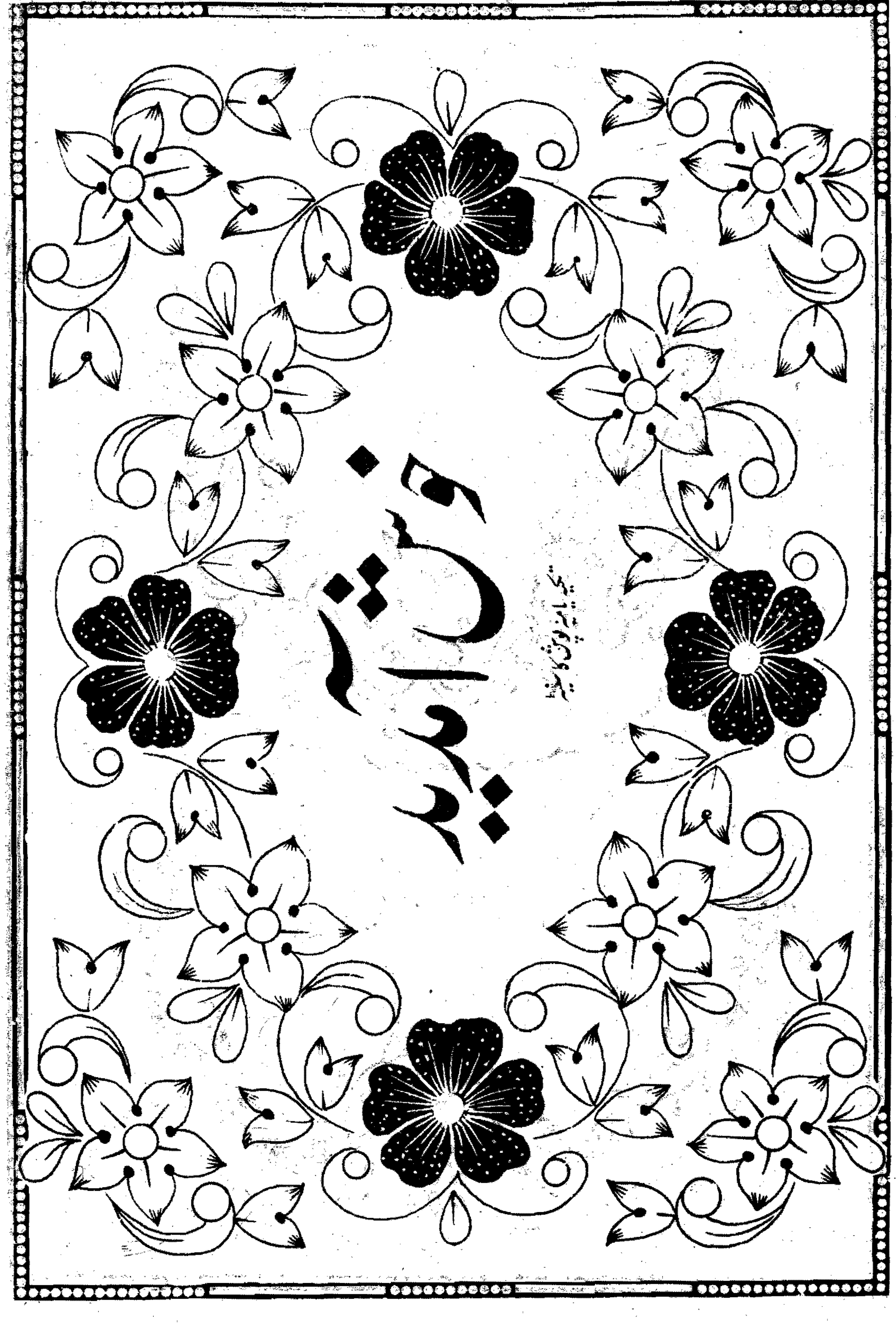
خوش آمدید
تکیہ یا میز پوش کا نقشہ

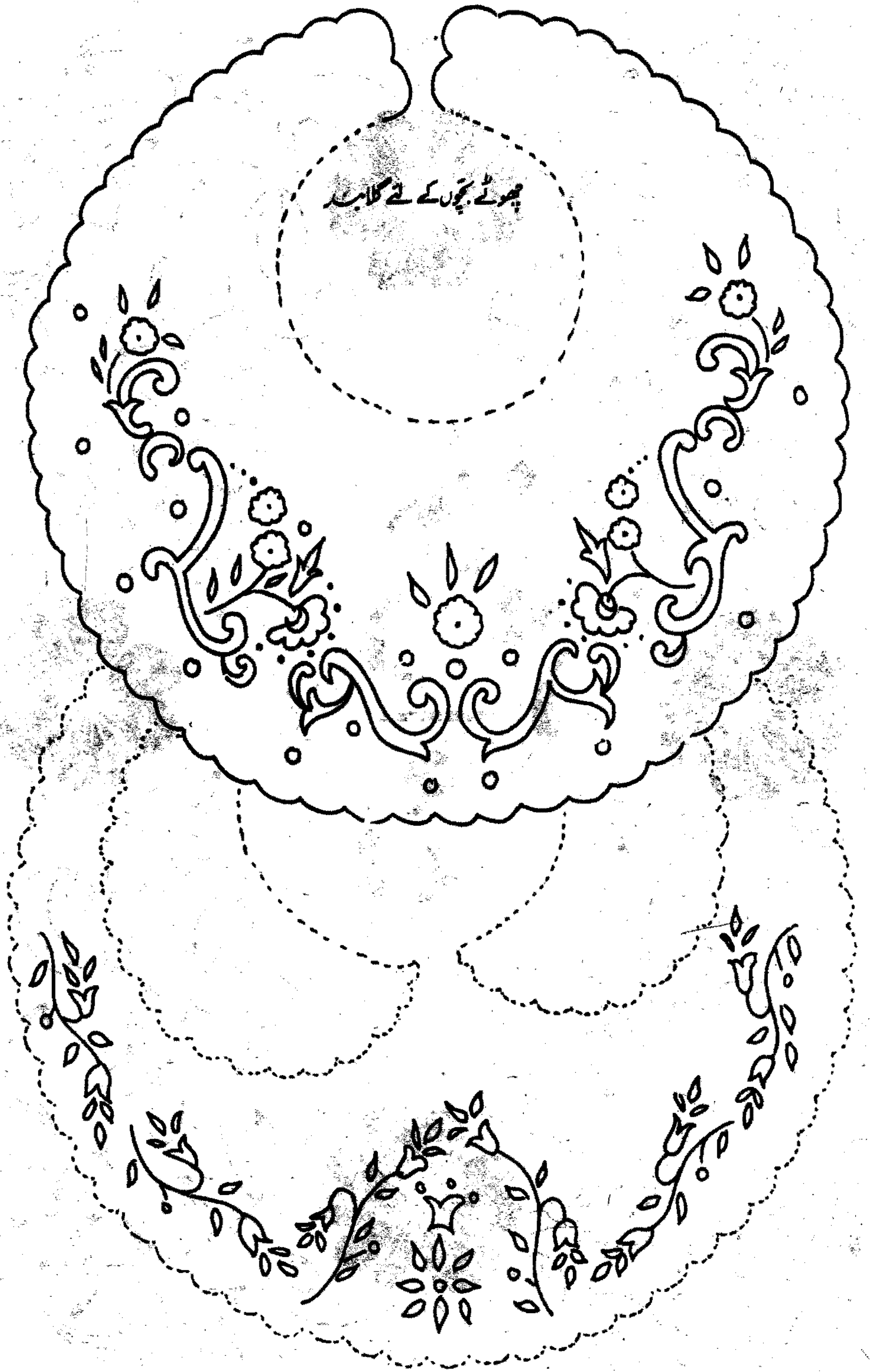

چھوٹے بچوں کے لئے گلابند

ہماری مطبوعات

نماز مترجم رنگین		روپے
عورتوں کی نماز		
بچوں کے لیے نماز (مع اردو ترجمہ)	مقبول انور داؤد	
پیاری نماز		
روحانی نماز	خواجہ شمس الدین عظیمی	
نماز حنفی مترجم	مولانا خیر جالندھری	
آسان نماز مترجم	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری	
نماز کامل مترجم	خلیل الرحمٰن نعمانی منظاہری	
بچوں سے پیار کرنے والے رسولؐ	چودھری عبدالغفور	
بچوں کے لیے قرآن	ڈاکٹر عبدالرؤف	
بچوں کے لیے حدیث	″ ″ ″	
پیارے نبی کا بچوں سے پیار	علی اصغر چودھری	
بچوں کے لیے دلچسپ کہانیاں	امتیاز علی	
″ ″ ″ کھٹی میٹھی ″	″ ″ ″	
″ ″ ″ رنگ برنگی ″	″ ″	
″ ″ ″ اسلامی ″	″ ″	
″ ″ ″ سبق آموز ″	″	

اسلامک بک سروس

۲۲۴۱۔ کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی ۲۔

القرآن المبین

کا

پہلی مرتبہ آسان اُردو زبان میں آیات بہ آیات الگ الگ آمنے سامنے ترجمہ

ترجمہ از: مولانا حاجی حافظ، قاری فہیم الدین احمد صدیقی مدظلہ،

اپنی ضعیف العمری کے باوجود بڑی محنت سے افادۂ عوام کی خاطر قرآن کریم کا نہایت آسان اور سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ فرماکر درحقیقت اُردو پڑھے لکھے لوگوں پر احسان فرمایا کہ جو شخص اُردو جانتا ہے وہ اس ترجمہ سے بہ آسانی قرآن کے معانی اور مطلب سمجھ سکتا ہے۔ بارگاہِ ربّ العزت سے دست بہ دعا ہے کہ وہ اس ترجمہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

سفید گلیز کاغذ، ریگزین بائنڈنگ گولڈن پرنٹنگ کے ساتھ

تاجرانہ ہدیہ:- ۱۱۰/- روپے

اسلامک بک سروس

۲۲۴۱- کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔ ۲